# لسان و مطالعۂ لسان

مصنفۂ

پروفیسر ڈبلیو - ڈي - هوٹني

مترجمه

حمیداللہ خان یوسف زئي

پروفیسر اف پرشین - گورنمنٹ کالج - اجمیر

## حصه اول

مطبوعه

مسلم یونیورسٹی پریس علي گڈه

# دیباچہ

جہاں تک مجھے علم ہے اردو کا خزانہ لسانیات سے قریب قریب خالی ہے ؛ صرف گذشتہ چند سال میں کچھہ کتابیں تصنیف و تالیف ہوئي ہیں مگر یہہ کل اصول لسانیات پر حاوي نہیں - " علم اللسان " مولوي سید احمد صاحب مصنف فرہنگ آصفیہ کي ایک سہ جزي تصنیف ہے اور " سرگذشت الفاظ " کا ماخذ پادري ترینچ صاحب کا " مطالعہ الفاظ " - ان کے علاوہ تیسري کتاب خواجہ کمال الدین صاحب کي " ام الالسنہ " ہے - خواجہ صاحب کي کتاب بہت سے اصول لسانیاتی کي حامل ہے مگر موصوف کا مقصد یہہ تھا کہ عربي کو دنیا بھر کی زبانوں کا ماخذ ثابت کریں چنانچہ محض انہیں اُصول کو معرض بحث میں لائے جو حصول مدعا میں اعانت کرتے تھے اور یہہ چند اصول بھی اسي تصنیف سے لئے گئے ہیں جس کا مکمل ترجمہ اب ہدیۂ ناظرین ہے- یہہ سرمایہ کافی نہیں کہا جا سکتا اس لئے میں نے پروفیسر ہوتنی کی تصنیف کا ترجمہ پیش کرنے کي جرأت کي ہے- نہیں کہہ سکتا کہ یہہ اضافہ موجودہ کمي کو پورا کردے گا لیکن کتاب کي جامعیت امید دلاتی ہے کہ ممکن ہے ایسا ہي ہو - بہر صورت اور کچھہ نہیں تو اس میں بھی کلام نہیں کہ جو عمارت تیار کي جارہی ہے اس کی تعمیر میں اسکي اعانت نظرانداز نہ کی جا سکےگي *

اس ترجمے پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے اور وہ یہہ کہ جو مثالیں دي گئی ہیں اور ان سے جو اصول اخذ کئے گئے ہیں ان کو اردو سے کوئي تعلق نہیں - یہہ اعتراض تمام و کمال صحیح نہیں - مثالیں بےشک انگریزي سے لي گئی ہیں لیکن جونتیجے نکالے گئے ہیں وہ ہمہ گیر و جامع ہیں - اس کے ثبوت کی ضرورت نہیں : کتاب کا مطالعہ اس رائے کي تصدیق و تائید کرتا ہے *

یہہ کہا جا سکتا ہے کہ جب اصول ہمہ گیر ہیں تو پھر مثالیں ہي کیوں نہ بدل دي گئیں کہ اس وقت جو غرابت و تنافر پایا جاتا ہے دور ہوجاتا مگر ترجمے کي نسبت میرا اصول جداگانہ ہے - میں اس کو خلاف دیانت سمجھتا ہوں کہ ترجمے مین دخل دے کر اصل کي صورت مسخ کر دي جائے - میرے نزدیک یہہ کام مولف کا ہے بلکہ اس کا بھي نہیں مصنف کا جو ان اصول کي جو بذریعہ ترجمہ اس تک پہنچے ہیں جرح و قدح کریگا اور اپنی زبان پر ان کا اطلاق و انطباق

کرکے دکھائےگا کہ آیا ان کی جامعیت اس کی زبان پر حاوی ہے یا نہیں- اس وقت اگر کسی بات کی ضرورت ہے تو اس کی کہ علمائے مغرب نے جو اصول لسانیات قایم کئے ہیں ان سے جہاں تک ہوسکے اردوخواں پبلک کو روشناس کیاجائے اور اس غرض کےلئے یہہ ترجمہ کافی ہے ۔

بہت سے نئے لفظ تراشے گئے ہیں- اس سے مفر بھی نہ تھا- ہندی میں بھی آج کل لسانیات پر زور دیا جا رہا ہے - " مادھوری" اور "سرسوتی" میں جو چوٹی کے رسالے ہیں اکثر اس پر مضمون نکلتے رہتے ہیں - سنسکرت سی وسیع زبان دست اعانت دراز کئے ہوئے ہے مگر نئے لفظ تراشنے یا قدیم لفظوں کو نئے معانی سے آراستہ کرنے کے سوا چارہ نہیں - ideas, acts اور facts کے سے لفظوں کے لئے ایک قدیم لفظ چن لیا جاتا اور خطوط وحدانی کے درمیان انگریزی لفظ بھی فوراً لکھہ دیا جاتا ہے تاکہ مطلب سمجھنے میں غلطی نہو - نئے لفظ حتی‌الامکان " وضع اصطلاحات" ( مصنفۂ مولوی وحیدالدین صاحب سلیم ) کے اصول مدنظر رکھہ کر تراشے گئے ہیں - کچھہ لفظ " فرہنگ اصطلاحات علمیہ " ( مرتبۂ انجمن ترقی اردو ، - اورنگ آباد - دکن ) اور اس فہرست الفاظ سے بھی لئے گئے ہیں جو " جذبات " ( مولفہ جناب عبدالماجد صاحب ) کے آخر میں درج ہیں *

جو فہرست اس ترجمے کے آخر میں درج ہے اس میں صرف وہی لفظ داخل ہیں جو نئے ہیں یا مخصوص معنی میں استعمال کئے گئے ہیں

طباعت میں کچھہ غلطیاں رہ گئی ہیں مگر غلط نامہ میں وہی چند لفظ لکھے گئے ہیں جو معنی عبارت کو مسخ کرتے ہیں *

اس ترجمے کی اشاعت میں مسٹر سلیم جعفر سے مدد ملی ہے ان کا تہ دل سے شاکر ہوں

گورنمنٹ کالج ہوسٹل - اجمیر

حمیداللہ خاں یوسف‌زئی

# پہلا لیکچر

---

## تاریخ لسانیات

جو لوگ که تحقیقات لسان میں مصروف ھیں اُنھوں نے تھوڑا ھي زمانه ھوا که اپنے مطالعه کي نسبت دعوی کیا ھے که وہ بھي ایک علم ھے اور اس خطاب کا مستحق ھے — اگرچه پتا لگتا ھے که اس کے جراثیم بہت ھي قدیم زمانه میں موجود تھے لیکن لسانیات کي نشو و نما کلیة موجودہ صدي کا کار نامه ھے — ارضیات ، کیمیا اور نجوم وغیرہ کي طرح، جن کي بنیاد اختبارات و استدلال پر قایم ھے ، در حقیقت اس کي بھي ایک تاریخ ھے جس کي بنیاد زمانه حال کي دماغي بلند پروازي نے گذشته زمانے کے قلیل اختبارات اور ناقص استدلال پر رکھي ھے — انسان کم و بیش ھمیشه زبانیں سیکھتا اور اپني مادري زبان میں ھمسایه قوموں کے محاورات کا اضافه کرتا رھتا ھے تاکه ان سے بات چیت کرسکے اور ان کے علوم و خیال تک اُس کي رسائي ھو — ایسا زمانه شاید کبھي نہیں گذرا جب که کچھه نه کچھه لوگ زبانیں حاصل کرتے کرتے مطالعه زبان کي طرف نه مائل ھوگئے ھوں — انسان کي بیش بہا اور حیرت انگیز ملک یعني زبان، جو که باقي ماندہ ذي روح سے اُس کے افضل ھونے کي علامت اور ذریعه ھے ، ھر زمانه میں غور کرنے والوں اور فلسفیوں پر اپنا گھرا اثر ڈالتي اور اُن کو اُبھارتي رھتي ھے که وہ اُس کي نوعیت ، تاریخ اور اصل پر غور کریں — الفاظ کے شجروں اور تعلقات کي تحقیقات نے بے انتہا نسلوں کے متجسس اور تیز دماغوں کي جودت کو مصروف کار رکھا ھے اور اس تحقیقات سے جو تاریخي نتائج حاصل اور قوموں کے ماخذ اور تعلق باھمي منکشف ھوئے زمانه نے تسلیم کیئے ھیں — مطالعه لسان کے عام مقاصد و طریقے اس قدر بین اور پر لطف ھیں که اُن کو کچھه نه کچھه وقار اس وقت

سے حاصل ہے جبکہ انسان نے پہلے پہل اشیاء اور اُن کے اسباب و علل کی تحقیقات شروع کی تھی

زمانہ ماضی میں اقلیم لسان میں جو تحقیقات ہوئی اگر وہ اس قابل نہیں کہ اس کو سائنس کے لقب سے ملقب کیا جائے تو علم کیمیا اور نجوم کی تحقیقات ماضیہ بھی اس قابل نہیں — عاجلانہ کلیات، بے بنیاد مفروضات ، نا مکمل استنباط ، لسانیات میں بھی اُس وقت ایسے ھی مروج تھے جیسے کہ کیمیا اور نجوم میں — اُس زمانہ کے ہر علم میں ایک ھی سی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے یعنی اختبارات کم اور محقق نے جو روش اختیار کی وہ غلط — نہ تو کافی اسباب و واقعات جمع کیئے گئے اور نہ اُن کی تقسیم ہوئی کہ اُن سے صحیح طریقوں کے قایم کرنے اور سچے اصولوں کو وسعت دینے کے لیئے استدلال کیا جاسکتا — اس کے دوش بدوش اور کسی قدر انہیں وجوہ سے بجائے استدلال کے تعصب اور مفروضات کا دور دورہ تھا — مختلف دینیات نے تو لسانیات کے دایرہ تحقیقات کی حدود کو تنگ کیا ھی تھا مگر قومی تفاخر اور پشت ہا پشت کے تعصب نے بھی اس کا ہاتھہ بٹایا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ اس فراخدلی سے محروم ہوگیا جو کہ ہر علم کی ترقی کے لیئے ناگزیر ہے — قدیم قوموں میں سے ہر ایک کا یہی خیال تھا کہ میری زبان ھی اصلی زبان ہے اور دیگر زبانیں محض وحشیانہ و مہمل کلام جس کا مطالعہ فضول ہے — موجودہ قومیں اپنی تاریخ ، تربیت اور عیسائیت کی بدولت اس قدر خودبین اور تنگ دل نہیں — یونانی اور لاطینی کے محاورات اور عہد عتیق کی زبان یعنی عبرانی کے احترام نے اُن کے لسانی زاویۂ نظر میں وسعت پیدا کردی اور رفتہ رفتہ وہ تاریخ نوعیت نطق انسان کے ساتھہ زیادہ انصاف اور فراخ دلی سے پیش آنے لگیں — اُنیسویں صدی کے بے چین اور تہ تک پہنچنے والے جوش تحقیقات نے جو واقعات پر مرتا ، استدلال پر جان دیتا ، انسانی مفاد کی وحدت کو مانتا ، اور تسلیم کرتا ہے کہ وہ تمام

ذرائع بیش بہا ہیں جن سے انسانی کوایف و تاریخ کا علم ہو ، مطالعۂ لسان کی رفتار ترقی میں اسی قدر تیزی پیدا کردی جتنی کہ اُن علوم نے مطالعہ میں جن کا ذکر ہوچکا ہے - جب اس صداقت کو ایک دفعہ مان لیا گیا کہ کوئی بولی (dialect) خواہ کیسی ہی بیہودہ اور حقیر کیوں نہ ہو کچھ نہ کچھ قدر و قیمت ضرور رکھتی ہے اور شستہ سے شستہ اور تربیت یافتہ سے تربیت یافتہ زبانوں کے افہام وتفہیم سے اُس کا تعلق ہے تو پھر جو کچھ ظہور میں آیا اُس کا آنا ضروری تھا - مواد لسان ہر گوشہ سے اکتھا کیا گیا - علم ، تجارت ، انسانی ہمدردی الغرض ہرقسم کی جد و جہد نے اس کے جمع کرنے اور اچھی طرح جانچنے اور پرتالنے میں آسانیاں بہم پہنچائیں — قدیم تحریریں تاریکی سے روشنی میں لائی اور پڑھی گئیں — نئی زبانیں گوشۂ گمنامی سے نکالی گئیں اور ان کا مطالعہ کیا گیا *

جب ایک دفعہ صراط مستقیم کی جادہ پیمائی شروع ہوگئی تو اس کے تسلیم کرنے میں کیا توقف ہو سکتا تھا کہ یورپ کی بڑی بڑی زبانوں میں باہم تعلق ہے اور یہہ زبانیں جنوبی مشرقی ایشیا کی زبانوں سے بھی واسطہ رکھتی ہیں یعنی انڈو یورپین (Indo-European) زبانوں کے خاندان (family) کی بنیاد پڑی — اس نے اس کی تاریخ میں ایک نیا باب کھولا اور لسانیات کی حقیقی ابتدا ہوئی — اس خاندان کی بے انتہا بولیوں (dialects) نے ، جن کا ماخذ مشترک تھا اور چار ہزار سال سے دوش بدوش ترقی کر رہی تھیں ، وہ اسباب مہیا کردئے جو اس علم کی ترقی کے لیئے ضروری تھے - طریق عمل خود بخود پیدا ہوگئے - مقاصد صاف نظر آنے لگے اور اُن کے حصول کے ذرائع ایجاد ہوگئے — بارآور تحقیقات کا حقیقی طریقہ ہاتھہ لگ گیا - یہہ نظر آنے لگا کہ ہم‌جنس محاورات کا وسیع اور متجسسانہ تقابل ہی وہ طریقہ ہے کہ جس سے اُن کی تاریخ کا پتا لگ سکتا ہے اور تاریخ زبان کے سوانح اور نمو واقعی طور سے سمجھہ میں آسکتے ہیں - تقابل لسانیات

(comparative philology) تاریخ اور قومیات *(Ethnology) کي
خدمت پر کمر بستہ ہوگیا اورعلم نطق انساني کا ھادي و باني بن گیا

اور کسي بات نے اس کي رفتار ترقي میں اتني تیزي نہیں پیدا
کي جتني کہ مغربي علما کے تحصیل سنسکرت نے — اس کي بہت
ھي طویل عمر ، اس کا قدیمي مصالح اور شکلوں کا حیرت انگیز تحفظ ،
اس کي لاثاني صاف نظرآنے والي ساخت اس میں بحث کي گنجائش
نہیں چھوڑتي کہ انڈویورپین زبانوں میں سنسکرت کرسي صدارت پر
متمکن ھے - جب ان کا مقابلہ کیا گیا تو سنسکرت نے صاف صاف بتادیا
کہ انڈویورپین زبانوں میں بدیہي تعلق ھے ، ان کے الفاظ کا ماخذ
ایک ھي ھے ، ان کے مطالعہ کے لیئے تحقیقات کے فلاں فلاں قواعد مد نظر
رکھنے چاھیئیں اور نیز یہہ کہ ان اصول کي پابندي اور زبانوں کے مطالعہ
کے وقت بھي لازمي ھے — اگر لسانیات کي بنیاد انڈویورپین بولیوں پر
نہ رکھي گئي ھوتي یا انڈو یورپین لسانیات کو سنسکرت کي اعانت نہ
نصیب ھوتي تو لسانیات کي کیا حالت ھوتي اس پر غور کرنا فضول
ھے — لیکن اس میں شک نہیں کہ یہہ قواعد اس قدر جلد ترقي نہ
کرتے اور ایک عرصہ تک عروج کي اُس منزل پر نہ پہنچتے جس پر
ھم آج اون کو دیکھتے ھیں - یہہ تاریخي حقیقت ھے کہ نطق انسان کا
محققانہ مطالعہ انڈو یورپین زبانوں کے تقابل لسانیات کا مرھون منت ھے،
اس سے یہہ نہ سمجھئے کہ سنسکرت کي امداد و اعانت سے انکار ھے *

ترقي لسانیات کي ابتدا سے زمانہ حال تک کي مفصل تاریخ کا بیان کرنا،
اس کے مدارج کا دکھانا ، اور جن علماء نے اس کي ترقي کا قدم آگے
بڑھایا اُن کا ذکر کرنا ان لیکچروں کے مباحث سے خارج ھے — اس لیئے
چند لفظوں پر اکتفا کي جاتي ھے — جرمني سب ملکوں سے بڑھکر
مطالعہ لساني کا گہوارہ و وطن ھے — اس صدي کے اوائل میں وھاں

---

* علم جس میں بني نوع کے دماغي و جسماني اختلافات اور ان
کے اسباب سے بحث کي جاتي ھے *

بہت اهم و وسیع پیمانہ پر ابتدائي مواد اکٹھا کیا گیا یعني بولیوں کے نمونے جمع کیئے گئے اور اُن کي تقسیم کي کوشش کي گئي -جیکب گرم (Jacob Grimm) نے جرمني بولیوں کي ایک قواعد لکھي جس سے هر بولي کي نوعیت وتاریخ سےدیگر تمام بولیوں کي نوعیت وتاریخ منکشف هوجاتي تھي اور تمام بولیاں من‌حیث‌المجموع هر ایک بولي کي نوعیت و تاریخ پر روشني ڈالتي تھیں - یہہ پہلا موقع تھا کہ جب یہہ ظاهر هوا کہ تحقیقات لساني میں تقابل کو کس قدر دخل اور اس کي کیا قدر و قیمت هے — وهیں سنہ ۱۸۱۹ع میں بوپ (Bopp) نے انڈو یورپین تقابل لسانیات کا سنگ‌بنیاد اپني تصنیف "جرمن فارسي لاطیني اور یوناني زبانوں کے طریق تصریف سے زبان سنسکرت کے طریق تصریف کا تقابل" (Conjugation system of the Sanskrit Language as compared with the Greek, Latin, Persian and German) سے رکھا - اس کے بعد اس نے ایک اور کتاب لکھي جس کا نام هے " انڈو یورپین خاندان کي تمام خاص خاص زبانوں کے قواعد کا تقابل "- یهي وہ تصنیف هے جس نے سب تصانیف سے زیادہ اس علم کو مدون و منظم کیا - یهیں شلیگل (Schlegel) پوٹ (Pott) اور ولهیلم وان همبولٹ (Wilhelm Von Humboldt) جیسے علماء نے اس میں وسعت نظر پیدا کي اور اس کے اصولوں کے کلیات قائم کیئے جس کي بدولت یہہ نطق انساني کے ایک شعبہ کي تحقیقات تاریخ کے تنگ دائرہ سے نکل گیا اور اس میں ایک عالم‌گیر زبان کے مظاهر اور اُن کے اسباب وقوع سے باقاعدہ اور فلسفیانہ بحث هونےلگي -لسانیات کے بانیوں میں راسک (Rask) اور بیورنوف (Burnouf) کا ذکر بهي ضرور هے - اول‌الذکر باشندۂ ڈنمارک، عالم و سیاح تھا اور آخرالذکر کا وطن فرانس هے - علوم کے اس نئے شعبہ کے عرصۂ وجود میں آنے کے لیئے زمانہ کس قدر مساعد تھا اور جس ماحول میں اس نے جنم لیا اُس کا یہہ کس قدر ایک طبعي اور فطري نتیجہ یہہ اِس سے ظاهر هوتا هے کہ قریب قریب ایک هي

زمانہ میں مختلف ممالک کے علماء نے بلا اعانت غیرے اس کے اهم اصول ایجاد کیئے اور اُن پر کچھه نه کچھه عمل کیا

یورپ کے هر حصه میں اور امریکه میں بهي اُن عالموں کے جن کا هم نے ذکر کیا هے ، بے شمار قابل حریف اور سعادت مند متبع پیدا هوگئے جنهوں نے اُن کے کام کو جاري رکها - اُن کي دست گیري سے یهه علم اس عروج پر پهنچ چکا هے که دیکهکر حیرت هوتي هے که جمعه جمعه آتهه دن کي پیدایش اور یهه ترقي - اگرچه یهه علم ابهي ارتقاء کي ابتدائي منزلیں روز افزوں ترقي کے ساتهه طے کررها هے اور اس کي قلمرو کي وسعت کے تعین کو تهوڑاهي زمانه گزرا اور اس وسعت کے تهوڑے هي سے حصه پر قبضه هوا هے تاهم اس کي اساس میں کافي وسعت اور عمق موجود هے ، اس کے طریقه وقوانین محقق هیں اور جو مقاصد که مدنظر هیں اور جو نتائج که اس سے مترتب هوتے هیں وہ بنفسه اور اُس اثر کے خیال سے جو علم انساني کے دیگر شعبوں پر پڑتا هے ، اهم هیں - اور ان کي بناء پر یهه صف علوم میں بجا طورسے جگه پانے کا دعوي کرسکتا هے - اگرچه کم عمر هے مگر حقیر هم نشین نهیں - اس کے اوصاف هر عالم اور اچهي تعلیم کے آدمي کي توجهه اپني طرف منعطف کرنے کا حق رکهتے هیں *

## مواد و مقاصد لسانیات

لسانیات کا مواد و موضوع زبان من حیث المجموع هے یعني نطق انساني (human speech) کي تمام اقسام مع اپنے کثیرالتعداد اختلافات کے ، خواہ وہ انسان کے دماغ میں جلوہ افگن اور زبان پر جاري هیں یا پارینه تحریریں اُن کي محافظ هیں یا پیتل اور پتهر کے کمیاب مگر دست برد زمانه سے کم متاثر هونے والے کتبوں میں منقوش هیں —— اس کا میدان و وسعت کسي خاص زمانه کے دامن سے وابسته نهیں اور نه گروہ انساني کے کسي خاص طبقه اور حصه سے مخصوص - گمنام سے گمنام اور نهایت کم عقل قوموں کي بولیاں اُسي طرح اِس کے سایۂ عاطفت میں

پناہ گزین ہیں جس طرح اُن اقوام کی بولیاں جو تاریخ عالم میں سر برآوردہ ہیں - جب اور جہاں کہیں اب انسان سے کوئی صدا اس غرض سے نکلی کہ وہ اس کی وجدانی کیفیت کو غیروں پر ظاہر کردے ، اس نے اُسے اٹھاکر اس خیال سے سینہ سے لگا لیا کہ یہہ بھی اس قابل ہے اور اس میں بھی وہ وصف ہے کہ اس کا غور و خوض سے مطالعہ کیاجائے- ہر زبان کا ہر واقعہ طالب علم لسانیات سے طالب تحقیقات ہے کیونکہ وہ صرف کل ہی کی مدد سے جزو کی کنہہ و حقیقت سمجھہ سکتا ہے — طالب علم لسانیات کی کوششوں کا مقصود یہہ ہے کہ تمام مظاہر (phenomena) لسانی کو یکجا کرے ، انہیں ترتیب دے اور اُن کی تشریح کرے تاکہ وہ الگ الگ اور ہر حیثیت سے کامل طور سے سمجھہ میں آجائیں- اُس کی حدود قلمرو جداگانہ ہیں باوجودیکہ ایک طرف تو وہ ماہر لسانیات یعنی خیالات و معلومات انسانی کا جیسے کہ وہ ادبیات میں محفوظ ہیں مطالعہ کرنے والے کی حدود سے اور دوسری طرف عالم السنہ یعنی زبانوں کو مطلب برآری کے لیئے سیکھنے والے کی حدود سے ملتے ہیں — اور باوجویکہ وہ ماہر لسانیات اور عالم السنہ دونوں سے مدد لیتا اور دونوں کو مدد دیتا ہے ، وہ زبان کو آلہ و ذریعہ اظہار خیالات تصور کر کے بحث کرتا ہے نہ کہ خزانہ مکتوبات سمجھکر — اس کے مبحث الفاظ و مرکبات ناقص ہوتے ہیں نہ کہ جمل و عبارات — اس کا مقصود ہوتا ہے کہ زبان کی حیات باطنی کا پتا لگائے ، اس کے ماخذ کو ڈھونڈ نکالے ، اس کے مدارج ترقی کو ایک ایک کرکے طے کرے اور ان قوانین کا استنباط کرے جو مسخ صورت کا باعث ہوئے ہیں اور جن کے تسلیم کرنے سے وہ موجودہ ہیئات کی وحدت و اختلاف کو سمجھہ جائے گا — اس کا مدعا ہوتا ہے کہ وہ سمجھہ سکے کہ زبان کی بہ حیثیت وصف انسانی کیا ماہیت ہے ، خیال سے اُس کا کیا تعلق ہے ، تربیت و ترقی دماغ و علم پر اس کا کیا اثر ہے ، اور دماغ و علم کا یہہ کیسا مرقع ہے *

اس قسم کي تمام تحقیقات کي بے انتہا دل چسپي آنکھ اُٹھاتے هي نظر آجاتي هے — لیکن جوں جوں غور کرتے هیں اس میں اضافه هوتا جاتا هے - هماري عادت هے که روز مرہ کي اور چیزوں کي طرح زبان کو بھي معمولي بات سمجھتے هیں اور وہ راز اور گہرے معني جو اس کي ته میں پنہاں هیں اُن تک نظر نہیں پہنچتي - هم اپنے خیالات کو بغیر فکر و کوشش کے الفاظ و مرکبات ناقص کا جامه پہنا دیتے هیں اگر کچھه خیال رهتا هے تو یہه که اُن کے اظہار و اعلام سے کیا مقصود اور اس کا کیا اثر هے - همیں اس کا خیال بھي پر نہیں آتا که هر لفظ جو همارے منه سے نکلتا هے کوئي طویل تاریخ رکھتا هے ، اس کے معني و اشکال میں کوئي تغیر هوا هے ، اس کے عرصه وجود میں آنے اور رفته رفته وسیع المعني بنانے کے لیئے بولنے اور غور و فکر کرنے والوں کي متواتر نسلوں نے محنت کي هے — هم کبھي غور نہیں کرتے که یہه قابلیت اظہار خیال همارے لیئے کس قدر اهمیت رکھتي هے - اور نه کبھي سوچتے هیں که اگر هم اس قوت سے بہرہ‌مند نہوتے تو تاریخ انسان کي حالت کسقدر متغیر هوتي اور اگر همارے بزرگ اپنے دماغي اور روحاني اکتسابات کي بولتي یادگاریں نه چھوڑ جاتے تو وہ روشني دماغ جس پر آج هم فخر کرتے هیں همارے حصه میں کس قدر کم آتي *

مختصر یہه هے که اگر نعمت نطق سے محروم هوتے تو هماري فطرت کے نفیس ودایع قطعي نا تربیت یافته اور بیکار پڑے رهتے — اس میں شک نہیں که نه تو اس کي توقع کي جاتي هے اور نه خواهش هے که زبان کے حیرت انگیز احساس کا بھوت هروقت همارے دماغوں پر مسلط رهے تاهم یہه امر نا قابل معافي هوگا اگر هم زبان کي ایسي تحقیقات سے قطعي غفلت کریں که جس کي بدولت هم اس کي ماهیت و تاریخ کو سمجھه سکتے هیں اور جو همارے ذهن میں اس کے تمام و کمال مفهوم کو منقوش کردے گي بشرطیکه هم غور کریں *

## قدر و قیمت لسانیات

زبان کا محققانہ مطالعہ کرنے والے کا مقصود یہہ اور اسی قسم کی باتیں ھیں لیکن ان کے علاوہ کچھہ اور باتیں بھی ھیں جن کی نوعیت مختلف ھے اور جن کی جانب اس کی تحقیقات فوراً اُس کی رھبری کرتی ھے اور جو اس دلچسپی کا جزو لاینفک ھیں جس سے یہہ تحقیقات معمور ہے — اس حقیقت سے کہ زبان قبل التاریخ زمانہ کے انسان کے اعمال و افعال کی سودمند تحقیقات کا خاص ذریعہ ھے ، آج کل کے لوگ اتنے ھی واقف ھیں جتنے کہ پچاس برس پہلے کے لوگ اسے سنکر جدت سمجھتے اور حیرت سے دیکھتے تھے — اس سے ھم بنی نوع کے مختلف حصص کے تعلقات کا درجہ دریافت اور اُن کو ایسے خاندانوں میں تقسیم کر سکتے ھیں جن کے ارکین نے کسی زمانہ میں ایک ھی وطن سے خروج کیا ھوگا اور جن کی عادات واطوار ایک ھی رنگ میں ڈوبے ھوں گے اگرچہ جس وقت اُن پر آفتاب تاریخ کی شعاعیں پہلے پہل پڑی ھیں اُن کی خصایل وانجمنوں میں کیسا ھی بین فرق کیوں نہ نظر آتا ھو اور اُن کے وطنوں میں کتنا ھی بعد کیوں نہ ھو — مطالعہ زبان ھی پر قومیات یعنی وہ علم جو اقوام کے شجروں سے بحث کرتا ھے ، بالخصوص مبنی ھے — ھم نے لفظ بالخصوص استعمال کیا ھے لیکن اس سے ھمارا مقصد علم طبیعیات کے دعاوی کی تحقیر نہیں — ھم اپنی تحقیقات میں آگے چلکر اس سے بحث کریں گے کہ علوم طبیعیات ولسان میں باھم کیا واسطہ ھے اور قومیات کو دونوں نے فرداً فرداً اور ملکر کیا فائدہ پہنچایا — لیکن زبان میں قوموں کے متعلق ایسی معلومات بھری پڑی ھیں جن تک علم طبیعیات کی رسائی نہیں — اس میں صاف صاف شواھد ملتے ھیں کہ دماغی و اخلاقی اوصاف و استعداد کا کیا عالم تھا ، تربیت کس پایہ پر پہنچی ھوئی تھی ، معلومات فلسفہ ومذھب کی تاریخ کی کیا کیفیت تھی ، اور اس کے بولنے والوں کے طبیعیاتی ماحول کا کیا نقشہ تھا — قصہ مختصر

زبان تاریخي معلومات گونا گوں کا ایک صحیفه هے جنهیں خدا نے اس قابل بنایا هے وه اسے پڑهیں اور جو سبق یهه سکهاتي هے سیکهیں

## ان لیکچروں کے مباحث

ان مختصر لیکچروں میں گنجایش کہاں که لسانیات کے وسیع میدان پر نظر ڈال کر سرسري طور هي سے جن جن امور پر یهه حاوي هے اور جو جو نتائج ان کي تحقیقات سے حاصل هوئے هیں ان کو دکهاویں لهذا اس کي کوشش نه کي جائیگي که اس کو باقاعده اور منظم طریقه سے هدیه ناظرین کیا جائے یعني اس کے مختلف شعبوں کي بناء قایم کر کے اُن کي حدود اور اُن حدود کے فطري تعلقات کي تشریح کي جائے — کسي قدر عام اور مروج طریقه سے حیات لساني کے حقایق کي بحث هي زیاده مفید معلوم هوتي هے — یهه وه حقایق هیں جو زبان کے وصف ذاتي کو بہت هي صاف صاف ظاهر اور اُس کے طریق مطالعه کو مشخص و معین کرتے هیں — اسي طرح شهادت لساني کي ماهیت اور جو مواد اس میں موجود هے اس سے شهادت کے اخذ کرنے کا طریقه ، اور اس شهادت میں کس بات کے اور کس طریقه سے اس بات کے ثابت کرنے کي صلاحیت هے — سب کچهه سمجهه میں آجائیگا — مختصر یهه که اس طرح هم اس علم کے اصول اساسي سمجهه سکیں گے اور جبکه اس کے سمجهنے کي کوشش کر رهے هوں گے که زبان کیا شے هے ، اس سے انسان کو کیا نفع پهنچا اور تاریخ انساني میں وه کون سے عظیم الشان حقایق هیں جن کو اس نے ثابت کیا تو اس کا بهي موقع مل جائیگا که شهادت لساني کي بدولت جو خاص خاص فواید حاصل هوئے هیں اُن پر ایک سرسري نظر ڈال جائیں *

ان مقاصد کے حصول کے لیئے هم پہلے پہل چند ابتدائي مسائل سے بحث کریں گے جس سے معلوم هوگا که زبان کیونکر زنده رهتي اور بڑهتي هے ، اس کي تحقیقات کیسے کي جاني چاهیئے

اور یہہ کیونکر ہمیں بتاتی ہے کہ صف علوم میں اسکا کیا رتبہ ہے- اس کے بعد ہم آگے بڑھیں گے اور نموئے لسان کے اعمال ارتقاء کی مفصل جانچ پرتال کریں اور بتائیں گے کہ یہہ اعمال ارتقاء بلحاظ ہیئت ومعنی زبان میں ہمیشہ کیا کیا تغیر وتبدل کیا کرتے ہیں — زان بعد اُن اسباب سے بحث ہو گی جن کے تغیر وتبدل سے زبان کی نوعیت و رفتار پر اثر پڑتا ہے اور آخر میں اس پر توجہ کی جائیگی کہ اعمال نمو کی وجہ سے زبان کیونکر ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بولیاں بن جاتی ہے— اس طریقہ سے بولیاں اور وہ زبانیں جوایک ہی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں ایک رشتہ میں منسلک کی جاسکیں گی اور اُس شہادت کا امتحان و موازنہ کیا جا سکے گا جو اُن کے تعلق کو ثابت کرسکتی ہے — اس خاندان کی تاریخ اور لسانی وسعت و اہمیت بتائی جائے گی اور اُس کی ترقی کا طرز منجہ بتایا جائیگا — اس کے بعد اُن خاندانوں پر بھی ایک نظر ڈالی جائیگی اور اُن کی خصوصیات بتائی جائیں گی جن پر نطق انسانی کی معروف ومعلوم شقیات منقسم ہیں —پھر اُن چند نہایت دلچسپ اہم اور عام مسائل کی نوبت آئے گی جن کی جانب یہہ تبصرہ رہبری کرتا ہے مثلاً کسی قوم کے بارہ میں لسانی شہادت کی قدر و قیمت اور سند کو طبیعی شہادت کی قدر و قیمت اور سند سے کیا نسبت ہے — اور زبان کا اس مسئلہ پر کیا اثرپڑتا ہے کہ آیا انواع انسان کا منبع ایک ہی ہے یا الگ الگ، سب سے آخر میں اس پر غور کرنے کی باری آئیگی کہ زبان کا ماخذ کیا ہے ، خیال سے اس کا کیا تعلق ہے ، اور بہ حیثیت عنصر ترقی انسان اس کا کیا رتبہ ہے — یہاں پہنچ کر زبان کو تحریر کردہ کلام (written and recorded speech) سے جو مدد ملی ہے اس کا تقاضہ ہے کہ فن تحریر کی تدریجی نمو کی تاریخ پر بطور ضمیمہ ہی سہی، مگر ایک سر سری نظر ڈالی جائے *

## طریقۂ بحث

ہمارا طریق عمل حتی الامکان تفصیلی ہوگا نہ کہ اجمالی تجسس و تفحص اس کے اوصاف ہوں گے نہ کہ کورانہ تقلید — سب سے زیادہ اسکی

کوشش کي جائيگي که سلاست و وضاحت هو اس لیئے صریح و واضح امور سے غامض و دقیق امور کي طرف قدم بڑھایا جائے گا اور جو باتیں که هر تعلیم یافته شخص کے دایرہ معلومات میں داخل هیں اُنهیں سے اصول مستنبط کیئے جائیں گے اور مثالیں بهي خواہ اُن سے کسي امر کي توضیح هوتي هو یا نمونه نظر آتا هو روز مرہ کے محاورات هي کے مظاهر سے انتخاب کي جائیں گي کیونکه هر زندہ زبان کي ذات میں ایک بات هوا کرتي هے جو اُن ضروري حقائق و اصول کي مثال پیش کیا کرتي هے جو نطق انساني من‌حیث‌المجموع سے تعلق رکهتے هیں — حتی‌الامکان مرصع و مسجع عبارت اور اصطلاحات علم‌الهیات و صنعت و حرفت سے بهي احتراز کیا جائیگا یعني سیدهي سادي سلیس زبان میں گفتگو هوگي — بہت سے لوگ یهه سمجهتے هیں که یهه مضمون دقیق اور راز سر بسته هے- اس کي وجهه یهه هے که عام طور سے ایسي اصطلاحات برتي جاتي هیں که جن کا ماخذ واقعات کے بجائے مشابهات و مماثلات (analogies) هیں اور اُن کے مدلول پر تخیل کا پردہ ڈالدیا جاتا هے بجائے اس کے که اُن کي صاف اور واضح تصویر کهینچي جائے ۔

## هم انگریزي کیوں بولتے هیں

گر کوزہ میں دریا بند کرنا هو تو تحقیقات لساني کے بارہ میں یهه (جو کل مضمون پر حاوي هے) کرلینا کافي هے که "هم جس طرح بات چیت کرتے هیں کیوں کرتے هیں" - مطالعه لسان به حیثیت نطق انساني اور مطالعه السنه مختلفه میں خاص مابه‌الامتیاز یهه هے که مطالعه لسان هرجگه واقعات تلاش نهیں کرتا بلکه وجوہ واقعات ڈهونڈهتا هے — هم کیونکر بولتے هیں یا همیں کیا بولنا چاهیئے یهه نهیں پوچهتا بلکه یهه که کس وجه سے همیں یوں بولنا چاهیئے - ان اسباب کي جستجو میں یهه تاریخ انساني کے واقعات کي ته تک جا پهونچتا اور فطرۃ انسان کي گهرائیوں میں غوطه زني کرتا هے — تا که یهه سوال

تحقیقات کے کل میدان پر حاوی آجائے ضرورت ہے کہ اسے صورت بدل بدل کر پیش کیا جائے — بطور تمہید بحث ہم سب سے پہلے نہایت آسان زبان اور محدود معنی میں سوال کرتے ہیں کہ ہم انگریزی کو بطور مادری یا ملکی زبان کیوں بولتے ہیں ؟ نطق انسانی کی بہت سی انواع واقسام ہیں ان میں سے کسی کو کیوں نہیں بولتے ؟ سوال تو سیدھا ہے مگر آیندہ کی ترقی اس کا صاف و صحیح جواب دینے پر منحصر ہے- اس کی بدولت بہت سے ناقص بلکہ غلط خیالات رفع ہوجائیں گے جو طالب علم لسانیات کی راہ کے خس و خاشاک بن کر مانع رفتار ہوتے ہیں *

## ہم نے اپنی مادری زبان کیونکر سیکھی

عام جواب تو اتنا صاف ہے کہ بتانے کی بھی ضرورت نہیں — ہم انگریزی یوں بولتے ہیں کہ بچپن اور زمانہ نمو میں جو لوگ ہمارے گرد و پیش تھے انہوں نے سکھادی - یہہ ہماری مادری زبان ہے کیوں کہ ہماری ماؤں کے پیارے ہونٹوں سے یہی صدائیں نکلتی تھیں- ہماری ملکی زبان ہے اس لیئے نہیں کہ ہم اسے ساتھہ لیکر پیدا ہوئے تھے بلکہ اس لیئے کہ ہم اُس ملک میں پیدا ہوئے جہاں کے باشندے اسے ہم سے پہلے بولتے تھے اور انہوں نے بھی اسے ایسے ہی سیکھا تھا جیسے کہ ہم نے - اس کی ایجاد ہمارے لیئے نہیں اُٹھا رکھی گئی تھی کہ ہم اس مسئلہ کو حل کرتے کہ بات کیوں کر کریں - ہم نے اپنے باطنی ودائع کی مدد سے مظاہر پر غور کرکے دانستہ اپنے لیئے زبان نہیں بنائی - فطری وجدان نے خیالات کی قطع برید کرکے اُن کے اظہار کے لیئے موزون و مناسب محاورات نہیں پیدا کیئے - بلکہ جیسے ہی ہمارے دماغ میں اس قدر پختگی آئی کہ وہ خیالات اور اُن کی علامات کو باہم مربوط کرسکے پہلے ہم نے گرد و پیش کی چیزوں اور آدمیوں کو اُن ناموں سے پہچاننا سیکھا جو مستعمل تھے اور پھر خود بھی انہیں کو بولنے لگے مثلاً ہم نے پہلے پہل " ماں " اور " باپ " کے لیئے وہ لفظ سیکھے جو بچے استعمال

کرتے هیں مگر ان کا تلفظ بدل دیا گیا تاکه بچے ادا کرسکیں اور پھر هم جیسے جیسے بڑے هوتے گئے اور همارا اکتساب کچھه بلا واسطه تعلیم سے اور کچھه تقلید سے روزانه ترقي کرتا گیا همارے سر پرستوں نے اپنےخیالات میں اب کثر بیونت کي اور زبان میں سادگي پیدا کي تاکه هماري کمزور عقلیں انهیں سمجھه جائیں - وہ نهایت شوق سے هر آواز پر جس پر هم حاوي هوتے جاتے تھے کان لگائے رهتے تھے - هماري بے انتها غلطیوں کو درست کرتے اور جن باتوں کو هم اچھي طرح نه سمجھتے انهیں سمجھانے رهتے تھے - جب کبھي لفاظي اور عبارت آرائي کا شوق هوا اور هم نے ٹھوکر کھائي انھوں نے فوراً سنبھالا ، اور وہ آوازیں سکھادیں جو بچے بدقت ادا کر سکتے هیں - هر شخص کو جو تعلیم و تربیت دي گئي اس کي نوعیت و درجه میں ایسا هي فرق تھا جیسا که هر شخص کي ضروریات یعني خوراک لباس اور اخلاقي تعلیم وغیرہ کے لیئے جو انتظامات کیئے گئے انمیں تھا— جس طرح بعضوں کو بچپن میں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا هے بھوکوں مرتے ، چیتھڑے لگائے پھرتے هیں ، هڈیاں نکلي هیں پھر بھي تھوڑي بهت خبر گیري کي جاتي هے ورنه جیتے کیونکر ، یهي حال زبان کا بھي هے - بعضوں کو بهت کم اور بھدي تعلیم ملتي هے مگر ابتدائي درجه کي اتني تعلیم تو ضرور مل جاتي هے که بولنا سیکھه جائیں — نا موافق سے نا موافق حالات میں بھي هماري عمر کے ابتدائي حصه میں هم میں سے هر شخص کے گردو پیش تھوڑي بهت ایسي گفتگو اور اس کےاسلوب ضرور موجود تھے اور همارے اکتساب سے ارفع اور هماري دسترس سے بالا تھے- همارا اکتساب زبان اس وقت یهه تھا که جیسي جیسي هم میں قابلیت بڑھتي گئي هم اس خزانه میں سے لے لے کر قبضه کرتے گئے - جیسي جیسي همارے دماغوں کي حرکت اور قوت فهم میں ترقي هوئي اور هماري معلومات میں اضافه هوا ، همارے خیالات و تصورات وہ صورت اختیار کرتے گئے جو همارے ماحول کے اشخاص کے خیالات و تصورات سے ملتي جلتي تھي اور هم نے وہ اسمائے اشیاء استعمال کرنے

شروع کردیئے جنھیں وہ استعمال کرتے تھے۔ مثلاً جب ہم نے رقیق، بے رنگ
اور سفید چیزیں دیکھیں تو بیٹھ کر ان کے خواص کا مطالعہ اور اُن پر
غور نہیں کیا کہ ان کے لیئے موزوں نام گھڑیں یہاں تو 'پانی' اور 'دودھ'
پہلے ھي تراشے جا چکے تھے ہم بھي یہي بولنے لگے — وہ پاني جو گڑھوں
میں بھرا یا سبز کناروں کے درمیان بہتا تھا اسے ہم نے حالات کے لحاظ
اور اپنے معلم کي تعلیم کو ترجیح دینے کي وجہ سے 'ندي' نالا' 'تالاب' کہنا شروع
کردیا — فاصلہ پر نیلگوں سطح مرتفع نظر آتي تھي یا پاس ھي کھڑي
آسمان سے باتیں کررھي تھي، اس نے ھماري توجہ کو جذب کیا اور
ھمارے منہ سے بےساختہ نکلا کہ یہہ کیا ھے، جواب ملا 'پہاڑ' یا 'پہاڑي'
اس جواب نے ھمارے خزانہ لغات میں اضافہ کیا، اسي طرح اس سے پہلے
بھي بہت سے اضافات ھو ئے تھے — ظاھر اور محسوس اشیاء کے ناموں
کے ساتھہ ساتھہ ھم نے ان کي وہ تقسیم وتفریق بھي سیکھہ لي جس کو
زبان تسلیم کرتي ھے — ھمیں ندي اور نالہ، پہاڑ، اور پہاڑي، درخت اور
جھاڑي، بیل اور پودے وغیرہ کے فرق کي تمیز ھوگئي — اسیطرح بہت
سے کام جو ھم کرتے ھیں ان میں سے چند کو خاص خاص ناموں سے
مخصوص کرنا بھي آگیا مثلاً بہت کچھہ گھڑکیاں جھڑکیاں کھاکر ھم بالکل بچہ ھي
تھےکہ سمجھنے لگے کہ چیخنے، مارنے، دھکا دینے، لات مارنے، کاٹنے اور بہت
سي ان شرارتوں میں، جو بچپن کا مقتضا ھیں اور اُن بچوں سے بھي
سرزد ھوتي ھیں جن کي تعلیم کي بہت نگراني کي جاتي ھے کیا، فرق
ھے۔معلوم نہیں کہ کسي قسم کي مدد نہ ملنے کے باعث ھماري دماغي
کیفیات کب تک واھمہ کے لیئے ایک غیر ممیز ومعین دفتر پریشان بنے
رھي ھیں لیکن ھم کو بہت جلد ھي امداد مل گئي اور ھم نے ان میں
سے چند کو اوروں سے الگ کرلیا اور موزوں و نامزوں سے پہچان لیا مثلاً ایک
پرجوش احساس تشفي و تعلق کا اظہار لفظ 'محبت' سے کرایا گیا
اور اس سے ادنیٰ تر احساس کے لیئے لفظ 'پسند' اور ان دونوں کي نقیض
کے لیئے لفظ 'نفرت'، سکھادیا گیا — اِس سے پہلے کہ ھم اِس قابل ھوں

که اشياء کے ماله و ماعليه پر غور کرنے سے 'سچ' اور 'جهوٹ'، 'بهلائي' اور 'برائي'، کا تصور پيدا هو نهايت احتياط سے يهه لفظ همارے سامنے رکهدئے گئے اور اُن کے صحيح معني زجز و توبيخ يا اس سے بهي زياده نا گوار طريقه سے سمجها دئے گئے — يهي نهيں هوا که اس طرح سے هميں اپنے نفس اور اس دنيا کو جس ميں هم پهنسے هوے تهے پهچاننے ميں مدد دي گئي هو بلکه فوراً اُن چيزوں سے بهي همارا تعارف شروع کرديا گيا جو هماري پهنچ سے باهر تهيں بهت سي اشياء و مقامات و حيوانات کے نام جنکو هم نے نه جب ديکها تها اور نه آج تک ديکها هے محض سنکر يا پڑهکر سيکهه ليئے اور تعليم بلاواسطه کے طفيل هم نے کچهه مخصوص باتيں بهي منسوب کرديں مثلاً هم جانتے هيں که انگلستان ايک ملک هے اور خاص خاص اوصاف کي بناء پر اور ملکوں سے الگ هے ليکن اس غرض کے ليئے نه تو هم نے کبهي سمندر پار کيا اور نه اس سے پرے جو جزيره هے اس کے کنارے کنارے کشتي ميں گهومتے پهرے اور طرفه يهه هے که جن ملکوں سے هم اسے جداگانه تصور کرتے هيں انهيں بهي کبهي آنکهه سے نهيں ديکها - انگلستان سے سننے اور پڑهنے سے واقف هوئے تهے ان سے بهي سننے اور پڑهنے هي سے واقفيت هوئي *

اس قدر مثالين کافي هيں - ان سے صاف صاف ظاهر هے که تو مکتسب زبان هماري بهت هي ابتدائي زمانه کي تعليم وتربيت کا ايک جزو تها - هم نے اپني زبان يا اسکا کوئي حصه خود نهيں گهڑا — نه تو هم نے اشياء، جيسے افعال، دماغي کيفيات اور تعلقات کا اس ليئے انتخاب کيا که اُن کے الگ الگ نام رکهيں گے اور نه ان ميں فرق و تميز پيدا کرنے کے ليئے الگ الگ نام هي رکهے — جو کچهه همارے معلموں نے سامنے لا رکها اس ميں سے جتنا هم سے ليا گيا ليا اور جهانتک بن پڑا کام ميں لائے — نه تو کسي نے حوصله بڑهايا اور نه اجازت دي که هم جس طرح چاهيں بوليں بلکه خود هميں بهي نه سوجهي که هم اوروں

کي تقليد کيوں کرتے هيں — هماري غرض يهه تهي که جن لوگوں میں قسمت نے لا ڈالا هے اُن سے مبادله خيالات هو ، اپني سمجهادیں اور اُن کي سمجهه ليں — اس مدعا کے حصول کے لیئے هميں جيسے وه غور وفکر کرتے اور بولتے تهے ويسے هي غور وفکرکرنا اور بولنا پڑا ، اور هم نے اسي پر قناعت کي — هم نے کبهي ادهر توجه هي نهيں کي که کيوں فلاں فلاں مجموعهٔ اصوات سے فلاں خيال موسوم کيا گيا ، هم تو اتناهي جانتے يا جاننا چاهتے تهے که اور لوگ يهي فلاں خيال کو فلاں مجموعهٔ اصوات سے ظاهر کرتے هيں يا نهيں — مثلاً يهه امر همارے نزديک قطعي بے معني تها که لفظ ''پهاڑ'' کا ماده کيا هے، اسے هم نے کهيں سے مستعار ليا هے يا مرور ايام نے همارے هي لفظ کي صورت مسخ کردي اور ''پهاڑي'' ميں 'ي' بڑها کر جو تصغير بنالي گئي يهه کس اصول کے مطابق هے — هم نے الفاظ اورمدلول الفاظ کےدرميان کبهي کوئي حقيقي تعلق تسليم هي نهيں کيا ، جو کچهه هم نےتسليم کياوه يهه هے که همارے ذهن نےگرد و پيش کے اشخاص کي هدايت اور تقليد کي وجه سے اشياء اور مدلول اشياء ميں ايک خود ساخته انتساب پيداکرديا—جب ذرا بڑے هوئے اوردل ميں کبهي خيال آيا که فلاں لفظ کے يهه معني کيوں اور وه کيوں نهيں تو ايک حيرت سي هوئي ليکن معاملهمحض حيرت هيحيرت تک رها— ايسا کبهي نهيں هوا که اگر کسي لفظ کے معني کي وجه نه معلوم هوسکي يا معلوم هوگئي اور هيچ و ناکافي هوئي تو هم نے اس بناء پر اُس لفظ هي کو ترک کرديا هو— هر لفظ محض ايک علامت تها اور يهه علامت اصول و قواعد کي قيد سے آزاد اور رسم و رواج کي زنجيروں ميں جکڑي هوئي تهي — قيد اصول و قواعد سے آزاد اس ليئے که هزاروں لفظوں ميں سے هر لفظ اسي طرح آساني سے سيکها جاسکتا تها اور جو خيال چاهتے اس سے منسوب کرسکتے تهے ، ليکن اس کام کو هم نے کسي اُصول و قاعده کے مطابق نهيں کيا ، رسم و رواج کي زنجير ميں جکڑا هوا اس لئے که جس لفظ کو هم نے سيکها اس کے سيکهنے کي محض يهه وجه تهي که جس جماعت کا هم جزو تهے اُس نے اُسے سند رواج و قبول عطا کر رکهي تهي

یہہ اظہر من الشمس ہے کہ نسل و خون کو ہماري زبان کي تعیین و تشخیص سے کوئي بلا واسطہ تعلق نہ تہا — انگریزي حسب ونسب کي وجہ سے ہم ہرگز انگریزي نہیں بول سکتے تہے - آبا و اجداد سے قطع نظر اگر ہمارے گردوپیش کے لوگ بجائے water (پاني) اور milk (دودہ) کے wasser and milch *or* eau and lait *or* hüdōr and gala بولتے تو ہم بہي یہي الفاظ بولنے کے عادي ہوتے - ایسے ہي جو والدین آرزو مند ہیں کہ اُن کے بچے جیسے جیسے بڑے ہوتے جائیں ویسے ہي ویسے شائستہ اور قابل ہوں تو وہ اپنے بچوں کو فرانسیسي نرسوں کے حوالہ کردیتے اور اس کي احتیاط کرتے ہیں کہ اُن کے سامنے انگریزي نہ بولي جائے - اب اگر اُن کي رگوں میں برطانیہ بہر کے انگریزوں کا خون بہردیا جائے تو بہي وہ بچے پہلے پہل فرانسیسي ہي بولیں گے گویا اُن کي مادري زبان فرانسیسي ہي ہے — اسي طرح فرض کرلو ایک جہاز غرق ہوگیا اور موجوں نے ایک جیتا بچہ ماں کي گود سے چہین کر ساحل پر پہینکدیا ، اب یہہ بچہ اُن لوگوں کي زبان سیکہے اور بولے گا جن لوگوں نے اُس کي پرورش کي ہے — بہولے سے بہي طبعي اور آباواجداد کي زبان کا کوئي لفظ منہ سے نہ نکلے گا کہ پتہ لگے کہ اس کا وطن کونسا ہے — جس بچے کے ماں اور باپ کے ملکوں کي زبان الگ الگ ہے وہ بچہ دونوں زبانوں میں سے اُس ملک کي زبان سیکہتا ہے جس کي وہ دونوں سکہانا چاہیں اور جس ماحول میں وہ رہا ہے یا دونوں کي زبانیں بے تکلف سیکہتا اور بولتا ہے اور اُسے تمیز نہیں ہوتي کہ میري مادري زبان کونسي ہے — افریقیوں کے وہ گروہ جنہیں امریکي پکڑلائے ہیں ایک ہي پشت میں اپنے کانگو (Congo) اور مینڈي (Mendi) کہو بیٹہتے اور ایک گنوارو بولي سیکہہ جاتے ہیں جو اُن کے آقاؤں اور ہم پیشہ غلاموں کے درمیان آلۂ اظہار خیالات بن جاتي ہے — ہزاروں غیر ملکي سواحل امریکا پر نئے وطن کي تلاش میں پہنچتے اور اپني اپني زبانیں ساتہہ لاتے ہیں — یہہ چند ہي روز میں غائب ہوجاتي ہیں اور اگر باقي رہتي ہیں تو وہیں جہاں کسي بولي کے بولنے والے ایک ہي

جگهه آباد هیں — آئرلینڈ کے کسان جب که وه نوآباد انگریزوں سے ملتے جلتے اور تعداد میں ان سے کم هوتے هیں ، انگریزی طرز حکومت کے تابع هوتے هیں ، بھلائی اور برائی هر معامله میں اُن پر اعلی تر انگریزی تہذیب کا پورا پورا اثر پڑتا هے اور حضیض فلاکت و جهالت سے بغیر انگریزی زبان پر قادر هوئے نہیں نکل سکتے تو رفته رفته اپنی سیلٹی (Celtic) بھول جاتے اور حکمراں و تربیت یافته طبقه کی زبان اختیار کرلیتے هیں *

مجھے اعتماد کامل هے که کوئی شخص اس کے تسلیم کرنے میں پس و پیش نه کریگا که تحصیل مادری زبان کے طریق کا یهه بیان صحیح هے — هر شخص اس کو مانتا هے که زبان سے بہت بڑا فائدہ یهه هے که اس میں وه خزائن ، حقائق و علوم پوشیده هیں جو هر پشت نے حاصل کیئے هیں یا جن تک اس کی رسائی هوئی هے اور اس کی وساطت سے وه آینده نسلوں کے سپرد کیئے جا سکتے هیں — اس کی اصلا حاجت نہیں که هر شخص بذات خود دنیا کا مطالعه کرے تاکه وه اشیاء کو بلحاظ اوصاف و تعلقات تقسیم کر کے اُن کے لیئے نام تراشے ، همارے پیشرو یهه کام کرچکے اور اب هم اُن کی مساعی سے مستفیض هوتے هیں — یهه تو ابوالبشر کا کام تها که جب کوئی چرند مرغزاروں میں چرتا یا پرند هوا میں اُڑتا نظر آئے تو سوچے که اسے کیا کہے ، هر ذی روح مخلوق کو اُس نے جس لفظ سے موسوم کیا وهی اُس کا نام پڑ گیا جس کا استعمال صرف اسی کی ذات تک محدود نه رها ، بلکه اس کا کنبه اور اولاد بهی هر چیز کے لئے اسی نام کے بولنے پر قانع هوگئے جو اُن کے باپ نے استعمال کیا تها *

مگر اب تک تحصیل زبان کا جتنا حال بیان کیا گیا یهه جزوی اور ناقص هے *

## هر شخص کی انگریزی ایک مخصوص هیئت رکھتی هے

اول تو یهه که جس انگریزی کو هم نے اس طرح سیکها وه اُس خاص شکل یا مقام سے وابسته هے جس کو همارے معلم یا جن کی هم تقلید کرتے تهے ، بولتے تهے — یهه بالکل قرین قیاس هے که پیدائش کے وقت سے

ایک شخص ایسے ھی لوگوں میں رھا ھو جن کی گفتگو بالکل معیار کامل کے مطابق ھو پھر بھی اگر وہ کوئی ایسی بات سیکھہ جائے جو ٹکسال باھر اور مسلمہ انگریزی کے خلاف ھو تو یہہ اُسی کا قصور ھے ، لیکن ایسی مثالیں ' الشاذ کالمعدوم ' کی مصداق ھیں - اس سے قطع نظر کہ بہت کم لوگ اس مسئلہ پر متفق ھیں کہ انگلستان اور امریکا میں کس کے محاورات اعتراض سے ارفع ھیں اس میں شک کو بہت کم گنجائش ھے کہ دونوں مقامات کے باشندوں میں چند ھی ایسے ھیں جو محاورات کو صحیح صحیح جانتے اور بولتے ھیں - ایسے لوگ شاذ و نادر ھی ھیں کہ جن پر بچپن میں مقامی زبان کا ، ان دھقانی محاورات کا جو ان کے طبقہ یا پیشہ سے مخصوص ھیں ، حتی کہ ان لوگوں کا جنھوں نے ان پر اسرار زبان منکشف کئے رنگ نہ چڑھا ھو - اب اس کا ظہور خواہ تلفظ کے بھونڈے پن یعنی خاص خاص الفاظ کے طرز ادا یا لب و لہجہ سے ھو خواہ خلاف قواعد جملوں اور ناموزوں تراکیب سے ھو، خواہ اس قسم کے تکیہ کلام مثلاً 'سمجھے ، آپ جانیئے وغیرہ ' سے ھو، خواہ ایسے روز مرہ سے ھو جو شائیستہ و عمدہ صحبتوں میں منہ سے نہ نکلنا چاھیئے ، اور خواہ ایسے الفاظ سے ھو جو کسی بولی میں مروج ھیں مگر زبان انھیں تسلیم نہیں کرتی - یہہ سب عیوب یا انمیں سے کوئی ایک یا ان سے ملتے ھوئے عیوب ھم اپنی زبان کے ساتھہ ساتھہ سیکھ لیتے ھیں اور ھمیں نیک و بد کی تمیز بھی نہیں ھوتی - ھم تم جانتے اور افسوس بھی کرتے ھیں کہ اکثر غلطیاں اور عیوب اس طرح ھمارے ذھن میں گھر کرلیتے، اور ھماری طرز ادائے خیالات کا ایسا جزو بن جاتے ھیں کہ بڑے ھوکر ھزار احتیاط کریں یا سمجھایا جائے مگر وہ نہیں چھٹتے — افسوس کہ بہت سے تعلیم یافتہ اور قابل اشخاص ایسے ملتے ھیں جن سے عمر بھر ایسی باتیں ظاھر ھوتی رھتی ھیں کہ جن سے پتہ چلتا ھے کہ ان کی بچپن کی تعلیم و تربیت ناقص وخراب تھی — عادات کا زبان پر بھی اتنا ھی اثر پڑتا ھے جتنا کہ امر بہت ھی باتوں کا جن کو ھم حاصل کرتے اور جن پر عمل کرتے رھتے ھیں -

صرف یہي سچ نہیں ھے کہ جس نے ایک دفعہ انگریزي اچھي طرح سیکھہ لي پھر وہ اس قابل نہیں رھتا کہ کسي غیر زبان کو ایسا سیکھہ سکے کہ گفتگو میں اھل زبان کي سي سہولت ، صحت اور فصاحت ھو بلکہ یہہ بھي سچ ھے کہ اگر خراب انگریزي کسي کے رگ وپے میں سرایت کرجائے تو پھر لاکھہ کوشش کیوں نہ کرے مگر اپني مادري زبان کے مقبول ومستند معیار تک نہ پہنچ سکے گا — مگر ایسے زبردست اور کثیر اسباب بھي ھیں کہ جو مقامي خصوصیات اور شخصي اغلاط کو دبادیتے اور بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالتے ھیں — ان میں سے سب سے زیادہ اثر مدرسہ کي تعلیم کا ھے — ھماري تعلیم کا یہہ اھم جزو قرار دیا گیا ھے کہ صحیح صحیح زبان بولیں اور لکھیں — قابل اور دیانتدار معلم اپنے شاگرد کو پڑھنا، بولنا، فقروں کو منہ سے ادا کرنا اور قلم سے لکھنا اس طریقے سے سکھاتا ھے کہ جس کو ھر جگہہ کے اچھے تعلیم یافتہ پسند کرتے ھیں- باھمي صحبتیں بھي کچھہ کم ذریعہ تربیت نہیں ھیں اور اُن کا اثر بھي دیر پا ھوتا ھے — جب تک ھم جیتے ھیں ایسے اشخاص کي صحبت سے جو صحیح بولتے ھیں ھماري غلطیاں ھمیں معلوم ھوتي رھتي ھیں اور انکو درست کرنے کي تحریص ھوتي اور تعلیم ملتي رھتي ھے — پڑھنا، جو در حقیقت اس قسم کي صحبت کي بدلي ھوئي صورت ھے ، مستند اساتذہ کے کلام کا مطالعہ اور مختلف قسم کے علمي ذوق بھي اس میں مدد دیتے ھیں — طالب‌علم بننے اور اپنے سے بہتر بولنے والوں کي تقلید کرنے سے ھماري گفتگو جیسي پہلے تھي اس سے ترقي کرتي اور کمال کو پہنچتي ھے — جو شخص دل و جان سے مادري زبان کي تکمیل پر مائل ھے وہ کامیاب ھوکے رھے گا خواہ اس کي بچپن کي تعلیم کیسي ھي ناقص کیوں نہ ھو — جیسے وہ ایک غیر زبان مثلاً جرمن اور فرانسیسي وغیرہ میں موافق ذاتي استعداد ، محنت اور مدت مطالعہ کے لحاظ سے کچھہ نہ کچھہ کمال حاصل کرلیگا ویسے ھي مادري زبان میں بھي ضرور کریگا

## هر شخص کي انگريزي کي حد و غايت

جو طريق هائے تربيت و تعليم اوپر بيان کيئے گئے هيں اگرچه ان سے بالعموم کلام ميں صحت و سهولت پيدا هوجاتي هے ليکن اس سے انگريزي کے تمام اصناف پر همه گير قدرت نهيں حاصل هوتي - يهه کوني عظيم الشان غير منقسم اور منفرد شے نهيں که جسے يا تو تمام و کمال سيکهه سکيں يا بالکل نه سيکهه سکيں — يهه ايک مجموعهٔ افراد هے اور هر شخص اس ميں سے کم و بيش بقدر ذرائع و استعداد حاصل کر ليتا هے مثلاً بچه جن الفاظ کے استعمال کرنے کي قوت حاصل کرتا هے ان کي تعداد قليل هوتي هے - اس کا اکتساب گفتگو کے نهايت هي ضروري اجزا پر موقوف و محصور هوتا هے يعني معمولي معمولي چيزوں کے نام ، پيش يا افتاده خيالات اور سيدهے سادے تعلقات - بچے سے چند قسم کے محدود معاملات هي پر گفتگو کي جا سکتي هے — جو کتاب خاص طور سے اس کے ليئے نه لکهي گئي هو اس کا جزو اعظم وه سمجهتا هي نهيں کيوں که ابهي تک اس نے اظهار خيالات کے ليئے جو علامات اس ميں لکهي هيں وه سيکهي هي نهيں — ان علامات کا ايسي علامات ميں ترجمه کيا جانا ضروري هے جو اسے آتي هيں ورنه ان خيالات تک اس کي عقل کي رسائي نه هوگي کيونکه جو بات بتائي جارهي هے وه اس کے دائره علم سے خارج هے - ليکن اس لحاظ سے تو هم تم سبهي بچے هيں ، وه کون هے جو اپني مادري زبان کي تکميل کرچکا اور دعوی کرسکتا هے که ميں نے ميدان مارليا - انگريزي لغات ميں ايک لاکهه الفاظ هيں اور يهه بهي ايک بڑي تعداد سے انتخاب کئے گيئے هين - اگر وه تمام علامات خيال (الفاظ) جو همارے اسلاف نے برتي هيں اور جو اب موجود هيں اکٹها کي جائيں ، اگر تمام متروک لفظ ، اصطلاحات ، صنعت و حرفت اور بوليوں کے وه لفظ جو انگريزي کے لفظ نهيں هيں اور کسي مروجه زبان سے منسوب بهي نهيں کئے جاسکتے سب يک جا کئے جائيں ، تو مذکوره تعداد بهت بڑه

جائیگی — اس کثیر تعداد میں سے صرف تین ہزار سے پانچ ہزار تک لفظ ایسے ہیں جو معمولی اغراض کے حصول کے لیئے کافی ہیں — محض عام آدمیوں کی اغراض نہیں بلکہ نہایت تعلیم یافتہ اشخاص کی اغراض اس سے پوری ہوسکتی ہیں — انگریزی بولنے والی جماعت کا ایک بڑا حصہ، جس میں ان پڑہ اور جاهل بھی شامل ہیں، تین ہزار الفاظ سے بھی کام نہیں لیتا - یہہ تو بچوں کی طرح صرف وہی لفظ جو معمولی سے معمولی اور سیدھے سادے خیالات کی علامات ہیں استعمال کرتا ہے — اس ذرا سے سرمایہ میں ہر حرفہ والا خواہ وہ جاهل ہی ہو اپنے پیشہ کی اصطلاحات مثلاً اوزاروں، طریق کار اور اس کے نتائج وغیرہ کے نام کا بھی اضافہ کردیتا ہے جنہیں وہ روزانہ تجربہ کی بناء پر جانتا ہے، لیکن وہ لوگ جو اس کے هم پیشہ نہیں ہیں ان سے ناواقف ہیں - جاهل سے جاهل پیشہ ور بھی بہت سے معاملات پر ایسی گفتگو کرسکتا ہے جس کا ایک لفظ بھی تمہاری سمجھہ میں نہیں آسکتا — مذکورہ لاکھہ لفظوں کی فہرست ایسی ہی اصطلاحات سے بھری پڑی ہے - حرفت اور صنعت اور سائنس کے ہر شعبہ کی بولی الگ الگ ہے اور اس کو وہی خوب سمجھتے ہیں جنہوں نے اس میں کمال پیدا کیا ہے — تقاضائے حیات یہہ ہے کہ ہر باخبر اور تعلیم یافتہ شخص کو خاص خاص شعبوں میں دسترس ہو اور حسب ضرورت ان کی زبان بھی آئے لیکن وہ شخص بلاشبہ عجوبہ روزگار ہے جس نے ان سب کی زبانوں پر قدرت کامل حاصل کرلی ہو — کون ہے وہ جس کو مروجہ لغات کے ہر صفحہ پر چند لفظ ایسے نہیں ملتے جن سے وہ ناواقف نہیں، جن کو اُسے سمجھانے کے لیئے تشریح کی ضرورت نہیں، اور جن کا محل استعمال اُسے ٹھیک ٹھیک آتا ہے — اور یہہ نہ سمجھو کہ یہہ حال محض اصطلاحات ہی کے بارے میں ہے، بہت سے لفظ یا اُن کے معنی ایسے ہیں جو اب عام طور سے نہیں بولے یا لکھے جاتے، یا پرانے یا عنقریب ترک کیئے جانے والے ہیں - لیکن باوجود اسکے

انکو مروجہ انگریزي کي محفل میں جگہ دینے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔
بہت سي چیزیں ایسي ہیں جن پر معمولي لوگوں یا ایک پوري کي پوري
جماعت کي نظر نہیں پڑتي چنانچہ ان کے ناموں سے جب انہیں سابقہ پڑتا ہے
تو وہ ان سے صحیح صحیح خیال منسوب کرنے سے عاجز ہوتے ہیں ۔
بہت سے تصورات و احساسات وغیرہ بہتوں کے آئینہ دل پر کبھي منطبع
ہي نہیں ہوتے چنانچہ ان کے اظہار کا نہ تو انہیں موقع ہي پیش آیا
اور نہ وہ ان کے ظاہر کرنے ہي پر قدرت رکھتے ہیں ۔ خیال کے ہر شعبہ میں
صدہا قسم کے فرق ہیں انکي تفریق اور ان کا تسمیہ ہر شخص کو نہیں
آتا اسپر طرہ یہہ کہ ایک ہي بات کے اظہار کے لیئے کئي کئي اسالیب
ہیں اور ہر شخص ان پر قادر نہیں ۔ ایک مصنف و مقرر کے
سامنے ہر قسم کے لفظ ہاتھہ باندھے کھڑے رہتے ہیں اور اسکے
پاس اظہار خیالات کے لیئے طرح طرح کے مرکبات ناقص ہیں وہ
ان کا گلدستہ سجا کر ہمارے سامنے رکھہ دیتا اور مشام جان
کو معطر کر دیتا ہے اس کا لفظ لفظ بے تکلف سمجھہ میں آتا ہے بر خلاف
اس کے ایک اور صاحب ہیں جو علم و فضل اور دوربیني میں تو اس کے
ہم پلہ ہیں مگر لفظ نہیں سوجھتے اور طرز بیان بھونڈا ہے ، وہ
اپنے خیالات بے ڈھنگے پن سے پیش کرتے ہیں اور عبارت غیر مربوط
ہوتي ہے — ان کا مطلب تو سمجھہ میں آتا ہے لیکن دماغ سوزي
اور جگر خراشي کرني پڑتي ہے — اگرچہ یہہ بزرگ اوروں کا کہا
سب سمجھتے ہیں مگر ان کي نسبت یہہ کہنا کہ زبان پر حاوي ہیں
غلط ہے — ان کا حال غیر زبان کے اس طالب علم کا سا ہے جو اس کا
ترجمہ بآساني کرلیتا ہے لیکن اُس زبان میں گفتگو کا موقع آئے تو
رواني مفقود ہو جاتي ہے — اس مثال سے بخوبي سمجھہ میں آگیا
ہوگا کہ محاورات کیونکر مختلف اشخاص کي اکتسابي قابلیت
اور فطري ودیعت کا فرق عیاں کرتے ہیں — جیسے دو آدمي ایک
ہي خد و خال کے ملنے دشوار ہیں ویسے ہي دو آدمي ایسے بھي
نہیں مل سکتے جن کو زبان پر بالکل برابر کا عبور ہو ●

## هر شخص کي انگريزي کے الفاظ کے معني مخصوص هين

ایک بات اور سنئے ! کسي زبان کے سب بولنے والے کسي ایک لفظ کے بھي ایک ھي معني نہیں لیتے — هم لفظوں کا مفہوم یا تو اُن کي تعریف سے سمجھتے هیں یا جن مواقع پر بولے جاتے هیں ان سے اخذ کرتے هیں - تعریف میں تو یهه دقت هے که یهه نه تو آج تک درست و کامل هوئي هے اور نه کبھي هوگي اور اخذ و استنباط کي یهه صورت هےکه اس میں غلطي کا کھٹکا لگا هواهے - سب جانتے هیں که بچے همیشه لفظوں کے معني سمجھنے میں دهوکا کها جاتے اور ان کا غلط استعمال کیا کرتے هیں—جبتک تحصیل زبان ترقي نہیں کرتي بچه هر شخص کو "ابا" هي کہتا هے ، لفظ "آسمان" سیکهه لیا تو چهت کو بھي آسمان هي کہنے لگا - اسکے نزدیک "گدهے" اور "خچر" دونوں کو "گهوڑا" کہنا درست هے اور یهه کوئي خلاف بات بهي نہیں کیونکه جن جانوروں کےلیئے وه "کتا" استعمال کرتا هے ان کي شکلیں آپسمیں اس قدر مشابه نہیں هیں جتني که گهوڑے گدهے اور خچر کي - جب تک تحصیل زبان جاري هے اس قسم کي غلطیوں کا کھٹکا لگا هواهے- لفظ خیالات کا من و عن نمونه تو هیں هي نہیں وه تو فقط ان کي علامات هیں جن کا مفہوم حتي الامکان سمجهه میں آتا هے اور پهر ایک دماغ دوسرے دماغ سے اس قسم کا ربط و تعلق بهي تو نہیں پیدا کرسکتا که جن کیفیات کا مورد ایک هو بالکل انهیں کیفیات کا دوسرا ، اور جو اسے سوجهے بالکل وهي اُسے— فقرات مجسمات خیالات تو هیں هي نہیں جن کا عکس ایک مصفا آئنه میں پڑرها هے اور نه وه فوٹو کي تصویریں هیں که جن میں صرف رنگ بهرنے کي ضرورت هے، وه تو ناقص اور ادهورے نقش هیں جن کے خطوط صرف اتنے هي هیں که جس کے سامنے پیش کیئے جائیں وه جو منظر مقصود هے اسے سمجهه سکے اور جو کچهه باقي رهگیا هے اسے پورا کرکے ایک مکمل تصویر بنالے — اب رها تکمیل کا

مسئلہ سو کوئي سي بھي دو طبیعتیں کبھي کوئي ایسي تصویر نہ تیار کریں گي جو ایک دوسرے سے من و عن ملتي ہو یا بالکل اصل کے مطابق ہو *

مختلف اقسام کے الفاظ کے مختلف معاني کے درجات بھي جداگانہ ہیں — اگرچہ مدرک بالحواس اشیاء کے ناموں کے مفہوم سمجھنے اور بولنے میں کسي سخت غلطي کا اندیشہ کم ہے تاہم کچھہ کم اختلاف کي گنجائش نہیں کیونکہ جس کا علم بڑھا ہوا یا تخیل عمدہ ہے وہ اس خیال میں، جو کسي شے کے نام سے دل میں پیدا ہوتا ہے، وہ جادو بھر دیتا ہے جو دوسرے کے امکان ہي سے خارج ہے - مثلاً دو آدمي لفظ "سورج" بولتے ہیں ، اس کے معني بھي دونوں سمجھتے ہیں لیکن ایک کے نزدیک تو یہہ محض ایک گرم اور روشن گولا ہے جو ہر روز صبح آسمان پر نمودار ہوتا اور شام کو غائب ہوجاتا ہے، لیکن دوسرے کي زبان پر جب اس کا نام آجاتا ہے تو فوراً اُس کا خیال اس جانب متبادر ہوتا ہے کہ سائنس نے اس عظیم الشان روشن شے کے بارہ میں کیا کیا بتایا اور زمین پر اس کا کیا کیا اثر پڑتا ہے- اسي طرح بہت سے آدمیوں کے سامنے لفظ "پیکن" بولا گیا اور سبھوں نے اسے سمجھہ لیا لیکن ان میں سے بعض تو صرف اتنا ہي جانتے ہیں کہ یہہ ایشیا کے ایک بہت بڑے شہر کا نام ہے جو چین کا دارالسلطنت ہے، بعض نے ملک چین کي عادات و رسوم کا مطالعہ کیا ہے، وہاں کے مناظر، عمارات، لباس اور حرفت کي تصویریں دیکھي ہیں انہیں اس لفظ سے جو تصور پیدا ہوتا ہے اسکے ساتھہ ساتھہ کچھہ وہاں کي کیفیات کا بھي خیال آتا ہے - ان ہي میں ایک شخص ایسا ہے جو وہاں گیا بھي ہے اُس کے کان میں اس لفظ کي آواز پڑتے ہي سیکڑوں باتوں کي یاد تازہ ہوگئي، اس کي چشم تصور کے سامنے جو تصویر آتي ہے وہ حقیقي رنگوں سے بنائي گئي ہے- مجھے اعتماد کامل ہے کہ رنگ کا جو اثر میري قوت ادراک پر پڑتا ہے وہي میرے دوست کي قوت ادراک پر بھي پڑتا ہے اور جب ہم دونوں

الفاظ ' لال ' اور ' نیلا ' بولتے ھیں تو ھمارا مقصود واحد ھوتا ھے مگر اس صورت میں بھي اس کا امکان ھے کہ ھم دونوں میں سے کوئي عمي اللون (colour blind) ھو اور ان الفاظ سے ایک ان رنگوں کو جتنا گہرا یا ھلکا سمجھتا ھے دوسرا نہ سمجھتا ھو - اسي طرح زبان کے ھر جزو پر متکلم کي شخصیت کا اثر پڑتا ھے اور سب سے زیادہ اُن معاملات میں جن کا تعلق ھر شخص کے تعقل ذاتي یا فہم موضوعي ( subjective apprehension ) سے ھے مثلاً عیاش، مغلوب الغضب اور ظالم ، فلسفي اور نیک مزاج جب ' محبت ' یا ' نفرت ' بولتے ھیں تو ھرگز ان کا مقصود ایک ھي قسم کا نہیں ھوتا — ھماري زبان میں جو لفظ روز مرہ بولے جاتے ھیں اگر بولنے والوں سے کوئي کہے کہ ان کي تعریف کیجئے تو بہت سے نصف تعداد کي بھي ایسي تعریف نہ کرسکیں گے جو اُنھیں الفاظ کي اوروں کي تعریف سے ملتي ھوئي ھو ، کون نہیں جانتا کہ اکثر لفظي بحثیں ھوا کرتي ھیں جن کا مدار محض معاني الفاظ پر ھوتا ھے اور یہہ جھگڑے ختم ھونے نہیں آتے

مذکورۂ بالا سے اس کي صراحت ھوتي ھے کہ اگر ھم یہہ دعوی کریں کہ اگرچہ ھم سب بولتے تو انگریزي ھي ھیں لیکن ھم میں سے دو کي انگریزي بھي من وعن یکساں نہیں یعني اس کي شکل الگ ھے ،اس کي وسعت الگ ھے اور اس کے معني الگ ھیں تو یہہ مبالغہ نہ ھوگا *

## انگریزي زبان کیا ھے اور اسکي ھستي کیسے قایم ھے

اچھا تو پھر انگریزي زبان ھے کیا ؟ اس کا جواب ھم دیتے ھیں — یہہ ایک بہت بڑا مجموعہ ھے منہہ سے ادا کي ھوئي علامات خیالات (الفاظ) کا جن کو ایک بڑي جماعت نے تسلیم کرلیا ھے اور جو اس میں رائج ھیں — اس جماعت کو ھم انگریزي بولنے والي جماعت کہتے ھیں اور اس میں باشندگان امریکا اور کثیر تعداد ساکنان برطانیہ اعظم مع اُن لوگوں کے جو دنیا کے اور حصوں میں آباد ھیں

لیکن گفتگو انهي کي سي کرتے هیں شامل هیں — یهه حاصل جمع هے اس جماعت کے مختلف افراد کي زبانوں کا یا یوں کهئے که اوسط هے کیونکه هر شخص بعض باتیں ایسي یا اس طریقے سے کهتا هے جو انگریزي کے اعلی معیار پر پوري نهیں اترتیں — یهه مذکورہ مجموعه کا وہ حصه هے جسے کثیر تعداد استعمال کرتي هے لیکن یهه کثرت محض شمار پر منحصر نهیں بلکه اس سے تعلیم و تربیت یافته اشخاص کا بهت بڑا حصه مراد هے - یهه کلام انساني کا ایک بهت هي وسیع جزو هے جسکے حدود کسیقدر غیر معین اور گهٹتي بڑهتي رهتي هیں — اس وسیع جزو کا ایک حصه هر شخص کے قبضه میں هے لیکن ایک وسطي حصه اسکا ایسا بهي هے جو ملک مشترکه هے اور یهاں سب دوستانه حیثیت سے ملتے هیں اس سے باهر نکلے اور پهر ایک دوسرے کو پهچانتا بهي نهیں - اگرچه زبان ایک هے لیکن اس کي بے انتها اقسام هیں جنکي نوعیت و درجات میں بڑا فرق هے مثلا ایک قسم وہ هے جس کا تعلق هر شخص کي ذات سے هے، دوسري وہ جس پر جماعت کا اثر پڑا هے اور تیسري وہ جو مقام و مکان سے اثر پذیر هوئي ، اسلیئے یهه بعید از مکان نهیں که دو شخص اسطرح بات کریں که ایک کا مطلب دوسرا نه سمجهه سکے - جو بات اس زبان میں وحدت پیدا کرتي هے وہ یهه هے که اسکے تمام بولنے والے ایک بڑي حد تک بهت هي عام وضروري معاملات پر اس طرح گفتگو کرسکتے هیں که آپس میں مطلب سمجه لیں *

مذکورۂ بالاصراحت سے صاف صاف عیاں هے که اس زبان کے قایم رهنے کي کیا وجوہ هیں — تسلسل روایت اسے زنده رکهتا هے اور هر نسل آنے والي نسل کو اسے ورثه میں دیجاتي هے - هر شخص اس کام میں شریک هے اور همارا یهه کهنا بے جا نهوگا که جس طرح حیوانات کا هر فرد اپني نوع کي بقا کا بنفسه کفیل هے اسي طرح هر انسان بهي بقاے زبان کا بنفسه ضامن هے — هر شخص اپني بساط بهر اس کي اشاعت میں کوشش کرتا هے یعني اپني جبلي اور اکتسابي

خصوصیات کے لحاظ سے زبان کي وسعت واسلوب کے لیئے جو کچھہ بن پڑتا هے کرتا هے اور اگرچہ هم میں سے هر شخص کے حصہ میں جو کام آتا هے وہ هیچ هي کیوں نہ هو لیکن سبھوں کے حصے ملکر زبان کے منتقل هونے کا سبب پیدا کردیتے هیں ـــ اگر کوئي ایسي زبان هو جیسي کہ هماري هے تو علم ادب بھي شخصي کوشش میں بہت مدد دیتا هے ـــ هر کتاب ایک انسان هے جو پنجۂ شاهین اجل سے مامون و مصئون هے اس کے مخاطبین کي تعداد اُس تعداد سے کہیں زیادہ هے جسے کوئي شخص مخاطب کرسکتاهے اور جو زبان خود بولتاهے سکھلانا چاهتا هے۔ مسلم الثبوت اور مستند اساتذہ کا کلام اُس قوم میں پہنچ کر ، جسے اس کا شوق هے اور اس پر فخر کرتي هے، زبان کي حفاظت اور منتقل هونے کا ایسا ذریعہ بن جاتا هے کہ جس میں مبالغہ کو کوئي دخل نہیں ـــ تاریخ لساني کي تحقیقات کرتے هوئے جب هم آگے بڑھیں گے تو قدم قدم پر علم ادب کے اثرات کا خیال رکھنا پڑیگا۔ لیکن باوجود اس کے هر تصنیف هے کیا ؟ ایک انسان جس کي کوششوں کا دائرہ تنگ ، جس کي ذات خامیوں کا مخزن اور جس کا اثر پابند حدود ۔کون تبحر اورقادرالکلامي میں شیکسپیر کا مقابلہ کر سکتا هے لیکن وہ بھي صرف پندرہ هزار لفظ استعمال کرتا هے اور ملٹن اس کے نصف سے کچھہ هي زیادہ ، یہہ تعداد همہ گیر انگریزي زبان کا محض جزو حقیر هے - اگر زبان کسي تنہا فرقہ یا شخص کي ملک هوجائے تو بہت جلد اس کي قوت کا خاتمہ بھي هو جائے - بقائے زبان کے لیئے تمام قوم کي متفقہ مساعي کي ضرورت هے، هر فرقہ هرطبقہ،مختلف طبائع، مختلف کوائف، مختلف ضروریات سب کو اس کام میں شریک هونا پڑتا هے

## تغیرات زبان انگریزي

اگرچہ هماري زبان ان لوگوں کي بدولت جو اسے خود سیکھتے اور سیکھہ کر اوروں کو سکھاتے هیں نسلاً بعد نسل آگے بڑہ رهي هے لیکن ایک هي حالت پر قائم نہیں هے ـــ اسي اثناء میں آهستہ آهستہ اصلاحات هورهي هیں حتی کہ ایک دن وہ آئیگا جب اسکي صورت

اس قدر بدل جائے گي نه آج جو اسے بول رهے هيں وه اسے نه سمجهه سکيں گے — اگر اُس کا يقين نه هو تو اس کي گذشته تاريخ پر نظر ڈالو اور اُس زمانه کا حال پڑهو جس کي ترقي کي آئينه داري اُس وقت کی تحريزات کر رهي هيں ، خود يقين آجائيگا — آج هم جو کچهه بول رهے هيں، اور هر شخص سمجهتا هے ، ملکه الزبتهه کے زمانه والوں سے اس کي نسبت دريافت کيا جائے تو کهينگے که اس کا بهت کچهه حصه مهمل و غير مانوس هے — اسي طرح اُس وقت کي زبان کا بهت کم حصه آج کل کے روز مره کا جزو هے ۔ مثلا شيکسپير کي گفتگو کے بهت سے مرکبات ناقص اور تراکيب، اس موقع کے سوا جب اُس کے مقولات نقل کرنے هوں، آج بهول کر بهي کسي کي زبان پر نهيں آتے ، اُس وقت کے بهت سے لفظ تو ياد هي نهيں رهے اور بهت سے ايسے هيں جن کے معني کچهه کے کچهه هوگئے — اب رجعت قهقري شروع کرو اور پچاس پچاس برس کے زمانه پر نظر ڈالو حالت بد سے بدتر هي دکهائي ديگي حتى که چاسر ( Chaucer ) اور گوور (Gower) کے زمانے ميں تو زبان محض ايک بولي ره جاتي هے جو قريب قريب اجنبي نظر آتي اور بغير غور و فکر اور شرح کي مدد کے سمجهه ميں نهيں آتي هے حالانکه انکو گزرے فقط پانسو برس هوئے اور پندره بيس هي پشتوں کا فرق هے — اور پانسو برس آگے چل کر شهنشاه الفريڈ کے عهد کے سيکسن انگريزوں (Anglo-Saxons) کا زمانه آجاتا هے ، اب زبان کا رنگ بالکل بدلا هوا هے ايک لفظ بهي سمجه ميں نهيں آتا گويا جرمني زبان هے اور اس کي تحصيل بهي اُتني هي دشوار جتني که جرمني زبان کي — ليکن کون کهه سکتا هے که انگريزوں کي ان تيس يا چاليس پشتوں ميں سے جن کا سلسله نسب الفريڈ کے وقت کے لوگوں تک پهنچتا هے ايک پشت بهي ايسي تهي جو هماري طرح يهه نه چاهتي تهي که هم اپني اولاد کو ورثه ميں وهي زبان ديجائيں جو همیں اپنے آبا و اجداد سے ملي هے — يهه صحيح هے که آج کل اس کے

مسخ ہونے کے اسباب بہت کم ہوگئے اور شاید ہزار برس میں ہماری مشترکہ زبان میں جو تغیر و تبدل ہوگا وہ گذشتہ تغیر و تبدل کے دسویں حصہ کے برابر بھی نہ ہو لیکن جو اسباب اُس وقت اس کے تغیر کا باعث تھے وہ اب بھی موجود ہیں اور جو اثر اُن کا اُس وقت تھا وہی آج ہے۔ یہہ دونوں باتیں اس کی سرشت میں داخل ہیں اور اگر آپ اسے بولتے رہیں گے تو انہیں اس سے نکال نہیں سکتے ۔ ایک مختصر سی تحقیقات سے یہہ معاملہ صاف صاف سمجھ میں آجائیگا *

ہماری زبان کا سب سے سریع اور ممتاز تغیر وہ ہے جو ہمیشہ ہمارے لغات کے معنی اور ان کی وسعت کو بدلتا رہتا ہے ۔ زبان انگریزی اس لیئے عرصہ وجود میں آئی ہے کہ جو کچھہ ہمیں معلوم ہے اوروں کو بتاتے رہیں ۔ جسطرح الفاظ کا وہ خزانہ جو ہر شخص کے پاس ہے اسکے مبلغ علم کا پتہ دیتا ہے اسیطرح کسی قوم کے مبلغ علم کا پتہ بھی اسکی زبان کے خزانہ لغات سے لگتا ہے ۔ جن چیزوں سے وہ واقف ہے ، جو مابہ‌الامتیاز اس نے انمیں پیدا کیئے ہیں ، اور مادی اور ذہنی عالم میں جو تجربات اسے ہوئے ، اور جو دلائل اسنے قایم کیئے ہیں ، سب کو موزوں طریقہ سے ظاہر کرنا ضروری ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ زبان اس سے زیادہ نہیں ظاہر کرسکتی جتنا کہ اسکے بولنے والوں کے ذہن میں ہے ۔ بجا ، لیکن اسمیں بھی کلام نہیں کہ وہ اس سے کم بھی نہیں کرسکتی یعنی زبان اور اسکے بولنے والوں کا علم دونوں کی وسعت برابر ہے ۔ سارا انحصار علم پر ہے اور علم کی یہہ کیفیت ہے کہ ہر پشت کے علم کو دوسری پشت کے علم سے کوئی نسبت ہی نہیں رہتی ۔ تجارت ، صنعت ، فن اور سائنس اپنے اپنے سامان ، طریق کار اور اسکے ثمرات کو بدل رہے ہیں اسکے ساتھہ ہی ساتھہ انکی بولیاں بھی بدلتی جاتی ہیں ۔ پس اس تغیر کا اس قدر حصہ جسے عوام سے تعلق ہے لوگوں کے روز مرہ میں داخل ہوتا جاتاہے ۔ جیسے جیسے ہماری مادی حالت ، ہمارا طرز زندگی ، ہماری شخصی اور عام انجمنیں کایا پلٹتی ہیں ویسے ہی ویسے ہماری

زبان میں اس کایا پلٹ کي جھلک آتي جاتي هے - آجکل ریل ،
جهاز ، فوتو گرافي ، کیمیا ، ارضیات ، نئے نئے ملبوسات ، سامان آرائش ،
طرز عمارات ، اشیائے خوردني اور طرح طرح کے عیش و عشرت کا دور
دورہ هے اسلیئے هر شخص کي زبان سے بهت سے لفظ ایسے نکلتے هیں
جو ایک صدي قبل کے عالم متبحر کي سمجهه میں نهیں آسکتے ، بفرض محال
وہ قبر سے نکلکر همارے بازاروں میں سیر کرنے آجائے - زبان کا جو حصه
خاص طور سے بدلتا رهتا هے وہ مادي اشیاء اور ان کے باهمي تعلقات کے
ظاهر کرنے والے محاورات اور صنعت و حرفت کي تشریحات هیں
کیونکه انهیں میں بالخصوص تبدیلي کي ضرورت پیش آتي هے - هر زبان کا خاص
اور نهایت ضروري حصه اشیاء ، املاک اور افعال کے اسماء سے مرکب هے جن کا
مفهوم اتنا هي قدیم هے جتني که نوع انسان ، جنکو انسان نے اسي وقت
سیکها تها جب که بولنا سیکها ، اور جو نه معدوم هوسکتے هیں اور نه اُن کي
جگهه اور اسماء چهین سکتے هیں - الفاظ "سرخ ، سبز ، نیلا ، زرد"
یا ان کے مترادفات کا پتا کلام انساني کے ابتدائي سے ابتدائي زمانے تک
لگتا هے - نئے ناموں کي تلاش کي ضرورت تو اسوقت هوئي جب
نئے نئے دلفریب رنگ ایجاد هوئے مثلاً مجنٹا (Magenta) سولفرینو
(Solferino) ، یهه نام اُن مقامات کے نام پر رکهے گئے جن کو اس وقت
کے واقعات نے یک به یک شهرت دیدي - حضرت آدم سے لیکر آج تک کے
دو دهقاني حسب ضرورت آپس میں " متي ، چتان ، کنکر اور پتهر "
وغیرہ کي نسبت گفتگو کر سکتے هیں مگر موجودہ صدي کے آغاز سے ماهر
معدنیات و ارضیات نے سیکڑوں نئي باتیں زمین کي سطح اور اُن چیزوں
کي ، جن سے وہ بنتي هے ، تاریخ اور ساخت کے بارہ میں ڈهونڈه نکالي هیں ،
زمین کے طبقات اور ان طبقات کے اجزا کي تدوین و تقسیم کي هے ،
علت و معلول ، اصل و تاریخ وغیرہ کے تعلقات کو منکشف اور اُن کے اظهار
کے لیئے انگریزي زبان میں بهت سي اصطلاحات کا اضافه کیا هے جن کي
تعداد هر سال بڑهتي جاتي هے - یهي حال نباتات ، الهیات اور سائنس
اور فنون کے شعبوں کا هے - اور اگرچه اصطلاحات کا بهت بڑا حصه محض

اصطلاحات هي کے دائرے میں مقید رهتا هے یعني اُس کو وهي سمجھتے اور کام میں لاتے هیں جو اُن شعبوں کا مطالعه کرتے هیں - لیکن یهه نه سمجھنا چاهیئے که عام گفتگو پر اس کا کچھه اثر هي نهیں پڑتا - عقلاء و علماء علوم میں ترقي کرتے هیں تو اس کے ثمرات کا کچھه نه کچھه حصه ادنی سے ادنی طبقه ، یا سب سے ادنی طبقه کو چھوڑ کر ، اور سبھوں تک پهنچتا هے، اُن کي زبان انهیں اداکرتي هے اور اس طرح وہ اس خزانۂ خیالات کي اساس بن جاتا هے جو هر پشت کا ورثه هیں اور هر بچه کو سکھائے جاتے هیں — مختصر یهه که زبان کي وسعت، اس کے بولنے والون کي ضرورت کے مطابق، کم و زیادہ هوتي رهتي هے — اگر ان کے دماغ نئي معلومات سے مالامال هوتے رهتے هیں تو یهه بھي پھلتي پھولتي رهتي هے اور اگر ان میں انحطاط آیا تو یهه بھي قعر تنزل میں گر گئي *

میں پهلے هي کهه چکا هوں که یهي زبان کے تغیر کا بهت هي نمایاں ، طبعي ، لابدي[۱۵] اور جائز طریقه هے — نک چڑھے سے نک چڑھے شستگي زبان کے مدعي تک اس پر اعتراض نهیں کرسکتے اور نه کسي اور طریق کے آرزو مند هوسکتے هیں — یهاں تنگ نظري جهلا کي تنگ نظري کي هم معني هوگي یعني یهه ترقي تهذیب و علم کي مخالفت هے - اس تغیر کے دوش بدوش اس کي نقیض بھي ظهور پذیر هوتي رهتي هے، یعني بلحاظ کوایف جن الفاظ کا یا الفاظ و مرکبات ناقص کے معني کا زندہ رکھنا غیر ضروري هے اُن کا بھولنا یا ترک کیا جانا - یهه لفظ یا تو ازمنۂ ماضیه کي چیزوں کے نام بتاتے هیں یا اب بیکار اور فضول هیں کیونکه ان کے عوض ان سے زیادہ مقبول عام لفظ مستعمل هیں *

لیکن اسي عرصه میں هماري زبان میں ایک اور قسم کي اور قابل اعتراض تبدیلیاں بھي هوتي رهتي هیں - ان کا الفاظ زبان سے اتنا تعلق نهیں هے جتنا که هیئت الفاظ سے ، یهه ایک اعتبار سے فضول بھي هیں اور اس لیئے صحیح روایت ان کي سخت مخالف هے — باوجود

اس کے اُنھوں نے ثابت کردیا کہ ہماري ضرورت بھي اوروں سے کچھہ کم نہیں — اس کا ذکر پہلے آچکا ہے کہ زبان بذریعہ روایت منتقل ہوتي رہتي ہے لیکن یہہ طریقہ بذات خود ناقص ہے — اگر چند دفعہ کي روایت سے قصوں کي اصلي صورت میں فرق آجاتا ہے تو لفظ بھي پشت در پشت منتقل ہوکر اپني ہیئت قایم نہیں رکھہ سکتے - کون نہیں جانتا کہ چھوٹے چھوٹے بچے الفاظ اور مرکبات ناقص کو اس طرح بگاڑ کر بولتے ہیں کہ صرف جو لوگ ان سے واقف ہیں وهي سمجھتے ہیں کہ یہہ کیا کہتے ہیں - لیکن بڑے بچے بھي جو بالعموم کسیقدر صحت کے ساتھہ بولنا سیکھہ چکے ہیں بعض بعض آوازیں نہیں ادا کرسکتے ، اس لیئے وہ انھیں یا تو بالکل چھوڑ جاتے ہیں یا ان سے مشابہ آوازیں انکي جگہ بولتے ہیں - بعض حروف صحیح کے اتصال سے جو آوازیں پیدا ہوتي ہیں وہ نہیں نکلتیں اس لئے اس طرح بولتے ہیں کہ جہاں تک ہوسکے تلفظ ٹھیک ٹھیک ادا ہو جائے - لمبے چوڑے الفاظ کا ایک آدہ جزو اڑا جاتے ہیں - بعض الفاظ کے آخري حصے ندارد - مشتقات کي ہیئت میں دھوکا کھا جاتے ہیں مثلاً "میں ، میرا ، مجھکو" سب کے جگہ فقط "مجھکو" هي بولتے ہیں - یا "کھانا" (مصدر) سے اس کے مشتقات کي جگہ بھي کام لیتے ہیں - یا تجربہ سے یہہ سیکھہ کر کہ زمانۂ گذشتہ مصدر میں 'd' بڑھا کر ظاہر کرتے ہیں انھیں خیال ہوتا ہے چونکہ ہم loved بولتے ہیں اس لیئے bringed کہنا چاهیئے یا شاید کہیں یاد رهگیا کہ sing کي ماضي sang ہے تو brang کہدیا، جمع بنانی پڑي تو foots اور mouses بناڈالي ، چیزوں کي صفات کا مقابلہ gooder اور goodest سے کیا — اور sit and set, lie and lay کا فرق هي نہیں معلوم — ان طفلانہ غلطیوں کو ذاتي احتیاط اور معلموں کي تعلیم رفتہ رفتہ دور کردیتي ہے لیکن اکثر یہہ احتیاط مفقود یا ناکافي ہوتي ہے اس لیئے بڑھاپے تک یہہ پیچھا نہیں چھوڑتیں - علاوہ ازیں ہم

اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ بچے هي نہیں بلکه بوڑھے بھی تا زیست تحصیل زبان میں مصروف رهتے هیں اور کوئی آدمی ایسا نہیں جو بے احتیاطي یا ناقص تعلیم کے باعث غلط لفظ یا مرکبات ناقص سیکھنے یا انہیں اوروں کی تقلید میں بولنے سے بچا هو - ان وجوه کی بناء پر زبان کے بولنے والوں کے ادنی طبقے میں یا غیر تعلیم یافته یا نیم تعلیم یافته لوگوں میں بہت سے الفاظ کا بکثرت ایسا استعمال هوتا رهتا هے جس کو مستند استعمال سے کوئي علاقه نہیں، جو سنجیدگي زبان کے دربار میں گناه هے، اور جسے شسته زبان بولنے والوں کا اثر مانع اظہار هوتا هے - باوجود اس کے یہه هروقت رنگ لانے کے لیئے آماده رهتا هے اور کبھی کبھی اپنا رنگ لاتا اور اور مستند سے مستند اهل زبان سے اپنی هستي کا اقرار کرالیتا هے

زبان کے اس قسم هي کے تغیر هیں جو اس وقت زیر غور هیں - ان کي ابتداء لساني لغزشوں سے هوتي هے لیکن یہه انگریزي بولنے والوں کي اُس کثیر تعداد کے اثر کا ثبوت دیتے هیں جو صحیح بولنے والوں کي پرواه نہیں کرتي مگر اُس کي غلطیاں آخرش زبان کے لیئے سند اور قاعده بن جاتي هیں — یہه بالخصوص دو طرح کے رجحانات کا ثمره هیں جو مذکوره مثالوں سے ظاهر هوچکے هیں - یعني ایک تو یہه که همارے اعضائے تلفظ کو تکلیف نہو ، اظہار خیالات میں دقت پیش نه آئے اور وقت ضائع نہو دوسرا یہه که بے قاعده اور غیر معمولي مشتقات سے نجات مل جائے - آؤ اب چند مثالوں پر غور کریں *

هماري تحریري زبان میں غیر ملفوظ حروف کي کثرت هے - هر شخص اس سے واقف هے که یہه حروف قدیم طرز تلفظ کي یادگار هیں - کسي زمانه میں تو یہه تقریري زبان کے لازمي جزو تھے لیکن رفته رفته حذف هوتے گئے کیوں که بغیر ان کے بھي باساني کام چل سکتا تھا مثلاً knight, calm, psalm, would, doubt وغیره - اگر هم اپني تحقیقات کا قدم اور آگے بڑھائیں گے یعني الفاظ کي موجوده تحریري هیئت سے قطع نظر کریں کے تو اس تخریب و اختصار کي اس سے بڑھکر عجیب و غریب صورتیں نظر آئیں گي — فقط اِس ایک اور حیرت

انگیز مثالؔ کو لیجئے - ھمارا alms یونانی لمبے چوڑے لفظ eleēmosunē کي قطع و برید کردہ یادگار ھے - تمام یک جزے لفظ (monosyllables)، جن سے ھمارے روز مرہ کا اینگلو سیکسن حصہ بھرا پڑا ھے، کثیرجزے (polysyllabic) الفاظ کي یادگار ھیں جو کہ زبان کي ابتدائي منزل میں مروج تھے — آج بھي بعض لفظ ایسے ھیں جو اس قسم کي منزل سے ابھي گزرے یا اس سے گذررھے ھیں — Often اور soften میں نستعلیق گو اصحاب درحقیقت غلطگو کي پیروي کررھے ھیں جنھوں نے اس میں سے t کو نکال دیا ، اور جو اب بھي t کو ادا کرتے ھیں انھیں لوگ دقیانوسي یا اپني قابلیت جتانے والا کہہ کر الزام دیتے ھیں، برخلاف اس کے captain کي t اب تک بولتے ھیں اور جو capan کہنے کي جرات کرتے ھیں انھیں گنوار سمجھکر الزام دیتے ھیں

انگریزي کا مروجہ طریقہ یہہ ھے کہ دوجزے (dissyllabic) اسماء کا جزو اول موکد (accented) ھوتا ھے — اب اس اصول سے مطابقت پیدا کرنے کے لیئے بہت سے ایسے اسماء جن کي اصل فرانسیسي ھے اُن کا تلفظ بھي بدلدیا گیا — اس قسم کے تغیر ھماري زبان کي تاریخ کے ھر زمانہ میں ھوتے رھے ھیں — پوپ ، ملٹن ، شیکسپیر اور چاسر سب کے عہد میں ان کے اثرات کي مثالیں ملتي ھیں اور تحقیقات کا قدم جیسے جیسے آگے بڑھتا جاتا ھے ان کي کثرت ھوتي جاتي ھے، ان کا اب بھي خاتمہ نہیں ھوا مثلاً لفظ ally کا تلفظ مستند لوگوں کے نزدیک allyʹ ھے حالانکہ امریکہ اور انگلستان دونوں مقامات کا رجحان یہہ ھے کہ اس کا تلفظ ály کیا جائے — اور اغلب ھے کہ آخر میں عوام ھي پھر نستعلیق گو سے اسي طرح بازي لے جائیں جیسے پہلے بارھا لے جا چکے ھیں *

جب ھماري انجیل کا ترجمہ ھوا ھے تو مصدر speak کي ماضي spake تھی اور جسطرح کوئي تعلیم یافتہ انگریز آج He come and done it نہیں لکھہ سکتا اسي طرح اُس وقت He spoke نہ لکھہ سکتا تھا

ایکن جیسے آج بھي کم تعلیم اور بے پروا اول الذکر غلطیاں کر بیٹھتے ھیں
اسي طرح اس میں کلام نہیں کہ بہت سے آدمیوں نے spake کي
جگہ spoke بولنا شروع کردیا اور آخرش نا اُمید ھوکر اس کي
مخالفت چھوڑ دي گئي — اور اب I spake کوئي نہیں بولتا
سوا اس کے کہ دانستہ انجیل کے طرز کي نقل مقصود ھو — اُسي
زمانہ میں یعني ڈھائي صدي پہلے زبان انگریزي لفظ its سے بالکل
ناآشنا تھي — قدیم سیکسن انگریزي میں he اور it دونوں کے لیئے ضمیر
اضافي his تھا اور بے تکلف بولا جاتا تھا لیکن اس زبان کے ضمائر اضافي
کے بنانے کا طریقہ یہہ تھا کہ ضمائر فاعلي میں حرف s لگا دیتے تھے —
his سے تو ظاھر ھوتا تھا کہ یہہ اسي اصول کے مطابق بنا ھے ، مگر
it کا his سے کوئي تعلق ھي نہ معلوم ھوتا تھا ، مذکورہ طریقہ سے it کے
لیئے ضمیر اضافي کیوں نہیں بنائي جاتي غالباً یہ سوال ایک ھي
وقت هزاروں دلوں میں پیدا ھوا ھوگا اور سیکڑوں مقامات میں لفظ
its پیداھوا اور پھیلادیا گیاھو گا۔ نستعلیق گو سر پیٹتے اور کہتےھي رھے ھوں
گے کہ یہ تو ایسي ھي بےھودگي ھے جیسے her کے بجائے shes کہنا ،
اور اس سے باحتیاط دامن بھي بچایا ھوگا مگر ایک دن وہ آگیا ھوگا کہ
قبول عام اور ظاھري مناسبت نے اسےعام طورسے منوالیا اور رواج دیدیاھوگا -
آج ھم میں سے شاید چند ھي ایسے ھوں گے کہ جنھوں نے اناجیل کواس
غوروخوض سے پڑھا ھو کہ انھیں معلوم ھو کہ "پیدائش" (Genesis) سے
لیکر "مکاشفات" (Revelations) تک کہیں لفظ its نہیں آیا *

اینگلوسیکسن میں ye (ge) بطور فاعل اور you (eow) بطور
مفعول مستعمل تھے اور ابتداء میں انگریزي میں بھي اس کا لحاظ
رکھا جاتا تھا اور اب بھي باقي ھے لیکن ye تو اب اس طرز کے لیئے
مخصوص ھے جس سے سطوت و جبروت کا اظہار مقصود ھو اور you
فاعل و مفعول دونوں کا کام دیتاھے - ایک زمانہ تھا ye are کے بجائے
you are کي آواز صحیح بولنے والوں کے کانوں کو ایسے ھي ناگوار
گذرتي تھي جیسے کہ آج thee is کي

ہماري زبان کے بہت سے بے قاعدہ مصدر ایسے ہیں جنہیں زمانۂ ما بعد میں اُن مصادر کے مطابق کرلیا گیا جن کي کثرت تھي اور اُن کي تصریف باقاعدہ مصادر کي طرح کي جانے لگي مثلاً help کو لیجیئے انجیل میں اب تک helped کے بجائے اس کا پرانا اسم مفعول holpen ملتا ہے، علیٰ ہذا work کي قدیم ماضي wrought ہے مگر زمانہ حال میں اس کي ماضي اور مفعول کے صیغے worked بنالیئے گئے ہیں-wrought اب بھي مستعمل ہے لیکن اس کے معني میں تغیر و تخصیص پیدا ہوگئي ہے

مذکورہ مثالیں مختلف قسم کے تغیرات کو ظاہر کرتي ہیں:— ان کے اسباب کا پتا لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ ایک ہي نوع کے رجحانات کا ثمرہ ہیں — الفاظ کي شکل تو بدل جاتي ہے مگر اُن کي وہ خصوصیات نہیں بدلتیں جن سے اصلیت کا پتا لگتا ہے - پراني شکلیں، پراني علامات مميزہ نظر انداز کردي جاتي یا مفقود ہوجاتي ہیں — ان میں سے بعض تو ایسي ہیں جن کے نظر انداز کرنے یا مفقود ہوجانے کا مضائقہ نہیں مگر بعض ایسي بھي ہیں کہ جن کے نظر انداز کرنے یا مفقود ہونے، اور ان کے بجائے نئي شکلوں کے گھڑنے یا نئے علامات مميزہ کو روزمرہ میں داخل کرکے انگریزي زبان کا جزو لاینفک بنانے سے زبان کي قوت اظہار میں خرابي پیدا ہوتي ہے *

تغیر زبان کے اس شعبہ میں جتني مثالیں چاہیں اتني ایسے واقعات سے نہیں اخذ کرسکتے جن سے ہر روز سابقہ پڑتا ہے کیونکہ کچھہ عرصہ سے ہماري مادري زبان میں ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں اور زبان کو منتقل کرنے میں اس قدر احتیاط برتي جاتي ہے کہ آج جسے ہم اچھي انگریزي کہتے ہیں وہ عرصہ سے ایسي ہي چلي آتي ہے اور غالبا ایسي ہي چلي جائیگي — یہہ تغیر اس قدر آہستہ آہستہ ہوتا ہے کہ محسوس بھي نہیں ہوتا - اور مذکورہ اسباب کا اسي وقت پتا چلتا ہے جب ہم کسي خاص زمانہ کي حالت کا اس سے ماسبق یا مابعد کے زمانہ کي حالت سے مقابلہ کریں — ترقي یافتہ زبانون میں انگریزي وہ زبان ہے کہ جس پر اُن اسباب کا جن کا ہم ذکر کرچکے ہیں سب سے زیادہ اثر پڑنے

کے باعث اس کی لغات اور قواعد میں بہت ہی زبر دست تغیر ہوا ہے - لیکن یہہ تغیر ایک خاص زمانہ سے مخصوص ہے اور اس کی وجوہ ظاہر و باہر ہیں - الفریڈ (Alfred) اور چاسر (Chaucer) کے درمیان کے زمانے میں ہمارے اسلاف کو نارمنز (Normans) کی فتوحات کے سامنے، جو فرانسیسی بولتے تھے، سر تسلیم خم کرنا پڑا اور بعد میں انگریزوں کے مقابلہ پر ایرستانیوں (Irish) کا یہی حال ہوا - اگر سیکسنز نے ایرستانیوں کیطرح اپنی زبان چھوڑ کر فرانسیسی میں گفتگو کرنی نہیں سیکھی تو اسکی وجہہ یہہ تھی کہ وہ تہذیب میں ان سے بڑھے ہوئے تھے اور طبیعت میں آزادہ روی تھی - عرصہ تک گڑ بڑ رہی اور ایک دوسرے کی بات ہی نہیں سمجھتا تھا، آخرش کچھہ یہہ بڑھے اور کچھہ وہ یعنی کسیقدر سیکسنز نے اپنی زبان چھوڑ کر نارمنز کی زبان بولنی شروع کی اور کسیقدر نارمنز فرانسیسی کو خیرباد کہہ کر سیکسن بولنے لگے اور قواعد میں تو بالکل سیکسنز کا اتباع کیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ ایک معجون مرکب یعنی ہماری بولی تیار ہوگئی جسکی قواعد میں تصریف برائے نام رہ گئی - واقعات کے بے پناہ حکم سے چند ہی پشتوں میں کسی زبان کی کسقدر صورت مسخ ہوسکتی ہے یا مساعدت زمانہ اس کے تغیر کی کسقدر مانع اور اسکے صحیح و سالم رہنے کی کس قدر ضامن ہے انگریزی اس کی مثال ہے، مگر وہ مثال جو دونوں صورتوں کے انتہائی درجہ کو ظاہر کرتی ہے *

## عالم گیر زبان کی خصوصیات

مذکورہ واقعات و حالات جن پر ہم غور کرتے رہے ہیں کسی زبان سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ بنی نوع میں جتنی زبانیں مروج ہیں سب میں پائے جاتے ہیں - جو باتیں اس بیان میں ضروری ضروری ہیں وہ دنیا بھر پر صادق آتی ہیں - ہر مروج زبان علامات یعنی الفاظ کا ایک مجموعہ ہے اور ہر لفظ (با ستثنائے الفاظ جو لوگوں نے زبان میں خود بڑھائے ہیں اور جن سے بعد میں بحث کی جائیگی ) جو کسی کے منہہ سے نکلتا ہے اس نے اُسے کسی اور سے سیکھا اور جس

سے سیکھا ھے وہ اس سے پہلے بھي اسے بارھا استعمال کر چکا ھے - اس نے اسے ایک خیال کي علامت کے طور پر محض اس لیئے اختیار کرلیا کہ اور لوگ بھي اسے استعمال کرتے تھے- دنیا کي کسي زبان میں الفاظ و خیالات میں وہ باطني اور لازمي تعلق قطعي نہیں ھے کہ جس کي بناء پر ایک کا دل میں آنا تھا کہ دوسرا بھي آگیا اور پیدا ھو گیا - نطق انساني کي ھر موجودہ شکل مجموعۂ علامات ھے جو قاعدہ و قانون سے آزاد اور رسم و رواج کا پابند ھے - روایت نے ایک پشت سے دوسري پشت کے حوالہ کیا - کسي پشت میں کسي فرد واحد نے اس تمام و کمال مجموعہ کو نہ تو خود پایا اور نہ کسي کو دیا - بلکہ مختلف لوگوں نے جو کچھہ علیحدہ علیحدہ ورثہ میں چھوڑا یا پایا اسي نے زبان کو قایم رکھا اور ضروري جزو کو تباھي سے بچایا - تاھم زبان کے بذریعہ روایت منتقل ھونے کا عمل، جو دنیا کے ھر حصہ میں جاري رھا ھے اس وقت جاري ھے اور آیندہ جاري رھے گا، ناقص ھے - کوئي زبان نہ تو عرصہ تک ایک حالت میں رھي ھے اور نہ رھے گي - جس طرح کہ ترقي اور تغیر ھر ذي روح کا لازمہ ھیں اور اس سے جدا نہیں کئے جاسکتے اسي طرح یہہ زبان کے زندہ رھنے کے اسباب ھیں - زبان زندہ رھتي ھے جب تک وہ تمام قوم کے خیالات کي ترجماني کرتي اور اسکے دلایل و تجربات، آراء و احساسات کا معمولي آلہ اظہار بني رھتي ھے اور جب تک اس میں اور اس قوم کي پرواز تخیل میں اتنا گہرا تعلق رھتا ھے کہ ایک میں دوسرے کي جھلک پائي جائے، دونوں ساتھہ ساتھہ ترقي کریں اور دوران ترقي میں زبان ضروریات کے مطابق رنگ اختیار کرتي جائے - جس طریقہ سے کہ زبان ضروریات کے مطابق رنگ اختیار کرتي ھے اور وہ اسباب جو اسکے ناگزیر تغیر کي رفتار کو تیز یا سست کر دیتے ھیں ان پر ایک سرسري نظر ڈالي جاچکي اور مفصل بحث آیندہ کيجائیگي، اس وقت اس تغیر کا تسلیم کرلینا ھي کافي ھے- یہہ وہ اساس ھے جس پر طریق مطالعہ لسان کا حصر ھے

---

# دوسرا لیکچر

پہلے لیکچر میں ہم نے لسانیات کے مقاصد و تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈال کر اس سے بحث کی تھی کہ ہماری مادری زبان ہمیں کن کن ذرایع سے ملی ہے — اس بحث کا مدعا تھا کہ لسان کے منتقل ہونے اور محفوظ رہنے کا طریقہ عیاں ہوجائے - اس نے بتادیا کہ یہہ روایت کا کرشمہ ہے اور ہر پشت آنے والی پشت کو الفاظ ، مرکبات ناقص اور تراکیب کا خزانہ ، جو تقریر کا سنگ بنیاد ہے ، جیسا اس کے پاس ہے حتی الامکان ویسا کا ویسا ہی حوالہ کرجاتی ہے، مگر اسکے ساتھہ ہی ساتھہ ہمیں یہہ بھی معلوم ہوا کہ طریق انتقال زبان سراسر ناقص ہے - اسمیں زبان کو شستہ رکھنے اور مانع تغیرات ہونے کی صلاحیت نہیں بلکہ بلا قید زمان و مکان لسان میں آہستہ آہستہ اصلاحات ہوتی رہتی ہیں جو کچھہ عرصہ میں اس کی ساخت کو بہت کچھہ بدل کر ایک بالکل نئی زبان پیدا کر دیتی ہیں - ہم نے اسکی توضیح انگریزی زبان کی تاریخ سے کی تھی جو گذشتہ ہزار سال میں ۳۰-۴۰ پشتوں کی دست مال رہ کر شہنشاہ الفریڈ کی اینگلوسیکسن سے مسخ ہوتے ہوتے زمانہ حال کی زبان بن گئی- یہہ ان تغیرات کا نتیجہ ہے جو رفتہ رفتہ ظہور میں آئے اور اپنا مجموعی اثر ڈالتے رہے - اب ہم اعمال تغیر لسانی کی بہ شرح و بسط جانچ پرتال کرنے ، اس کے اسباب و طریقہائے عمل کو بیان کرنے ، اور ان کو وسیع پیمانہ پر دکھانے سے پہلے جو کچھہ اگلے لیکچر میں کہہ چکے ہیں اس سے دو ایک اہم نتائج اخذ کریں گے - اس سے عیاں ہوجائیگا کہ اس قوت کی ماہیت کیا ہے جو ان عمال کی محرک ہے اور اس مطالعہ کی کیا نوعیت اور علوم میں کیا مرتبہ ہے جس میں ان کی تحقیقات کی جاتی ہے *

## زبان کو کونسي چیز بدلتي ہے

میرا خیال ھے کہ جس طریقہ سے زبان کے سیکھنے سکھانے اور اس کے زندہ رکھنے کے بارہ میں بحث کي گئي اس سے عیاں ھوگیا ھے کہ جب ھم کہتے یا لکھتے ھیں کہ زبان اپني ھستي کے لیئے محتاج غیر نہیں ، یہہ ایک شے ھے جو قوت نامیہ سے معمور ھے یا اس کي ساخت میں قوت نامیہ مضمر ھے ، یعني یہہ قوانین نمو کے تابع ھے ، رجحانات وقت سے متاثر ھوتي ، تربیت پاتي اور ھماري ضروریات کے مطابق صورت اختیار کرتي رھتي ھے تو ھمارا مفہوم سمجھنے میں دقت نہیں ھوتي - یہہ طرز کلام مسجع ، مرصع ، پُر از استعارات ھے ، سیدھي سیدھي باتیں نہیں ، لیکن جب بغرض اختصار و رنگیني بیان استعارات ، سجع و ترصیع سے دانستہ و بر محل کام لیا جائے تو یہہ امر قابل اعتراض نہیں رھتا - ان سے نقصان اسي صورت میں پہنچتا ھے کہ لطف عبارت کے سرور میں کوئي اندھا ھو جائے اور جو حقایق و معارف انکي تہ میں پنہاں ھیں ان تک نظر نہ پہنچے - زبان درحقیقت کوئي جدا گانہ ھستي نہیں رکھتي ، اس کا وجود اسکے بولنے والوں کے منہ اور دماغ میں ھے - یہہ منہ سے ادا کي ھوئي اور الگ الگ علامات خیال سے بني ھے ، اور علامات کي یہہ کیفیت ھے کہ اگر تصور دستگیري نہ کرے تو انکے مدلول تک رسائي محال ، اگر دانستہ کوشش نہ کي جائے تو منہ سے نہیں نکل سکتیں ، اگر متکلمین اور سامعین میں اتفاق نہو یعني دونوں کسي علامت کا ایک ھي مدلول نہ تسلیم کریں تو ان کي قدرو قیمت اور ترویج معرض خطر میں ، الغرض زبان اپنے بولنے والوں کے قبضہ قدرت میں اور ان کي مرضي کے تابع ھے — جس طرح اس کا وجود ان کا مرھون منت ھے اسیطرح وہ اس کي اصلاح و تغیر اور متروکات کے بارہ میں مختار ھیں بشرطیکہ وہ اس معاملہ میں ھم خیال و متفق ھوکر عمل پیرا ھوں ، ورنہ نہیں

## کون سي قوت تغیرات زبان پیدا کرتي هے

جو لوگ که زبان پر غور کرتے اور اس کے وجوہ سوچتے هیں ان کي نظروں سے اکثر یهه صداقت پوشیدہ هي نهیں هوجاتي بلکه بعض اوقات وہ اس سے صاف صاف انکار کرتے هیں، اور ایک بالکل متضاد اصول قایم کرتے هیں که زبان کے وجود کو اس کے بولنے والوں سے کوئي واسطه نهیں اور انسان اس میں دخل نهیں دے سکتا - حال هي کا ایک هر دل عزیز مصنف (Max Muller) دعوی کرتا هے که " اگرچه زبان میں همیشه تغیر هوتے رهتے هیں لیکن ان کا هونا یا نهونا آدمي کے بس کي بات نهیں - قوانین زبان کے بدلنے یا اپني مرضي کے موافق الفاظ تراشنے کا خیال ایسا هي هے جیسے که ان قوانین کے بدلنے کا خیال جن کے ماتحت همارے جسم میں خون گردش کرتا هے یا اپنے قد کی لمبائي میں ایک انچ بڑهالینے کا خیال " اور اپني رائے کي اصابت کے ثبوت میں چند تاریخي مثالیں پیش کرتا هے - ان مثالوں میں دکهایا گیا هے که تبراس (Tiberius) شهنشاہ رومة الکبری اور سگسمنڈ (Sigismund) شاہ جرمني نے لاطیني بولنے میں غلطیاں کیں اور کم رتبه قواعد دانوں نے انهیں تنبیه کي ، ان کي اصلاح کي اور کها که صولت و سطوت میں جهاں پناہ کا مثیل روئے زمیں پر نهیں لیکن خداوند نعمت کے جلال و جبروت کي رسائي دامان لاطیني تک نهیں هے اور وہ اس میں تغیر و تبدل کا مجاز نهیں رکهتا - اس دلیل اور اس کے نتیجه کے معني یهه لیئے جاسکتے هیں که جب ایک بادشاہ جیسا رفیع الشان اور باجبروت شخص کسي لفظ کي تذکیر و تانیث میں دخیل هونے اور اس کے عوامل بدلنے کي قدرت نهیں رکهتا ( اس کي کوشش سگسمنڈ نے کي تهي ) حتی که زبان مردہ هے ، اور اس لیئے یهه سمجهه لینا چاهیئے که وہ اپنے آپ کو اس توهین سے نهیں بچا سکتي تو ادنی مرتبه کے لوگ ایسي تبدیلي یا اس سے کم و بیش درجه کي تبدیلیاں جو تاریخ زبان کا سرمایه هیں کیا کرسکتے هیں — مقصد یهه که تغیرات زبان اس کے بولنے والوں کی دسترس سے بالاتر هیں

یہہ امر کہ اس قسم کے مسائل کا ایسے دو ، ایک کوڑي ، سو ، یا ھزار ، واقعات سے استنباط کرنا قطعي فضول ھے اس قدر بد یہي ھے کہ توجہ دلانے کي زحمت بھي نہ کرني چاھیئے۔ وہ کونسي طاقت تھی جس کے مقابلہ میں ان دونوں فرمان رواؤں کي طاقت گرد تھی اور جس کي بارگاہ کے یہہ مجرم تھے — اس طاقت کا نام محض "استعمال" تھا جس پر مہر قدامت ثبت تھي ، جس کا موقع و محل معین تھا ، اور جس کے مورث وہ سب لوگ تھے جو لاطیني لکھتے تھے یا جنھوں نے کبھي لاطیني لکھي تھي — وہ طاقت اس کے سوا اور کوئي شے نہ تھي — بہ حیثیت سیاسي رفیع المنصب ھونے کے کوئي اس کا مستحق نہیں ھوجاتا کہ زبان کو بنائے یا بگاڑے۔ جس طرح کسي معمولي آدمي کي غلطیاں زبان کے لیئے قانون نہیں ھوسکتیں ویسے ھي بادشاھوں کي قواعدي غلطیاں بھي اُن کي رعایا کے لیئے قانون و قاعدہ نہیں بن سکتیں۔ ھرشخص ھمیشہ اُس وقت سے لیکر جب کہ وہ بچپن میں ایسي آوازوں اور اجزائے الفاظ کو ترک کرنا شروع کرتا ھے جن کے تلفظ میں اُسے دقت ھوتي ھے یا فریب دہ مشابہات کي بناء پر تصریف کے طریقے ایجاد کرنے لگتا ھے اس وقت تک اپني مادري زبان کي اصلاح کے تجربات میں کوشاں نظر آتا ھے جب کہ سن تمیز کو پہنچ کر ابتذال ، دھقانیت ، اور خلاف ورزي قواعد کا مرتکب ھوتا یا اپنے مخصوص طرز او تصنع کے جال میں پھنستا یا جہالت وخبط کي وجہ سے لفظوں کے صحیح معني سے گریز کرتا ھے — لیکن اُس کا ذاتي اثر اتنا نہیں ھوتا کہ قوم کے مسلمہ استعمال کے سامنے اس کي چل سکے — تاوقتیکہ کوئي خاص وجہ نہ ھو اس کي تجاویز پر کوئي دھیان نہیں دیتا اور وہ مجبور ھوجاتا ھے کہ اُس کي گفتگو اوروں کي گفتگو کے مطابق ھو یا اگر وہ اپني بات پر اڑا رھا تو لوگ مطعون کرتے ھیں کہ غلطیاں کرتا ھے ورنہ ظریف سمجھکر قہقہہ لگاتے ھیں *

یہہ محالات سے تھا کہ سگسمنڈ کے زمانہ میں لاطینی قواعد پھر کوئی اصول خود بادشاہ یا عیسائیت بھر کے تمام حکمرانوں یا عالموں کے بدلنے سے بدل جائے ، کیونکہ زبان مرچکی تھی ، اب اس کے خواص زمانہ حاضرہ کی سند قبول سے محروم ہوچکے تھے اور غیر منقلب نمونے مدار حیات تھے — آج جو کچھہ ہم بول رہے ہیں اس کا بڑا حصہ اچھی انگریزی تصور کیا جاتا ہے حالانکہ شیکسپیر اور ملٹن اس سے نا آشنا تھے ، مگر سسرو ( Cicero ) ورجل ( Virgil ) یا ان کے حریفوں کے کلام میں جس کا پتہ نہیں وہ اچھی لاطینی سے موسوم نہیں کیا جاسکتا — تبرآس کے زمانہ میں بھی یہی حال تھا کیونکہ وہ بلند پایہ مصنف جن کا کلام لاطینی کے لیئے سند و آئین تھا اس سے پہلے ہی لکھہ کر چل بسے تھے — اُن کے کلام سے اعراض وانحراف آئندہ نسلوں کے نزدیک محض تخریب مابعد کا مترادف ہوتا ، پس اگر اس بادشاہ کی غلطی کو لوگ سند بھی مان لیتے ، خوشامد میں اس کے درباری ، فوج اور رعایا تقلید بھی کرنے لگتی تو ان کے اتفاق و اتحاد سے ایک اچھی مگر دوسرے درجہ کی لاطینی بنجاتی — ہاں ایطالوی ، فرانسیسی اور هسپانی زبانوں کے لیئے یہہ استعمال بہت صحیح و مستند ہوتا لیکن کٹر ادیب تو اسے مردود ہی سمجھتے اور اس سے بچتے — اور یہہ سب اس لئے نہوتا کہ انسان کو زبان پر کسی قسم کی قدرت ہی حاصل نہیں بلکہ اس کے بالکل برعکس اس وجہ سے کہ اس پر وہ ہر طرح سے قادر ہے یعنی انسان استعمال الفاظ سے زبان کو بناتا ہے لہذا جو استعمال الفاظ میں دخیل ہوسکتا ہے وہی زبان بناتا یا بدلتا ہے — اگر یہہ صورت ہو تو رفیع المنصب ہونے سے زبان پر بھی حکومت کی جا سکتی ہے اور اس کے باعث ہر چیز کا بہت جلد قبول عام و رواج کی سند حاصل کرلینا ممکن ہے جس کے بغیر کوئی بارگاہ زبان میں باریاب نہیں ہوسکتا — ایسی مثالیں ضبط تحریر میں ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بادشاہ کے تمسخر نے کسی لفظ کی شکل کو ہمیشہ کے لیئے مسخ کردیا — ماہرین

قومیات اس سے بخوبي واقف هیں که جسے هم قوم تارتر (Tartar) کہتے هیں یہه اصل میں "تاتار" هے اور وہ اب کوشش کر رهے هیں که اس کا املا درست لکھا جایا کرے — اس میں "ر" ( r ) کے داخل هونے کا یہه قصه هے — فرانس کے بادشاہ سنت لوئي ( St. Louis ) کے زمانه میں جب که اس وحشي قوم کي جماعتیں مشرقي یورپ کو تباہ کررهي تهیں ان کي دست درازیوں کے افسانے اس نیک دل بادشاہ کے گوش گذار کیئے گئے اور وہ مبہوت هوکر چیخ اتها — " انهیں تو تار تر کہنا زیبا هے کیونکه ان کے افعال اُن شیطانوں کے سے هیں جو تارترس (Tartarus) سے آئے تهے " - اس مسخ شدہ نام کي موزونیت و مناسبت رنگ لائي اور اس کے بعد سے فرانسیسي مصنفین اور ان کے دیکھا دیکھي کل یورپ تاتاریوں کو " تارترز " (Tartars) کہنے لگا — اب اس سے تو غرض نہیں که یہه روایت اس قدر مستند هے یا نہیں که اس کي صداقت میں شک کیا یا نه کیا جائے لیکن یہه هر شخص سمجھه سکتا هے که اس کا سچ هونا ممکن هے اور ازل سے هزاروں ایسے اسباب منصه شہود پر جلوہ گر هوتے رهے هیں جن کے نتائج ایسے هي هوئے هیں *

## زبان میں اضافے کیونکر کیئے جاتے هیں

یوں کہنا چاهیئے که وہ قوم جو کسي زبان کو بولتي هے ایک جمہوریه (republic) یا عمومیه (democracy) هے جس کے اختیارات کا منبع محض عوام کي رضامندي اور وجوہ موجہه هیں اور ان اختیارات سے جب وہ کام لیتي هے تو حدود معینه سے ایک قدم آگے نہیں بڑھا سکتي اور طرز مقررہ کي پابندي کے لیئے مجبور هوتي هے — هر شخص کو اجازت هے زبان میں جس قدر چاهے اضافه کرے بشرطیکه اس اضافه کي وجہه هو اور اس سے جمہوریه کے دل کو تهیس نه لگنے پائے - جبکه ساحل مساچٹ پر پہلا اسکونر (schooner) تیار هوکر تختوں پر سے اتارا اور پاني میں ڈالا گیا تو اسکے چلنے کا انداز دیکھه کر ایک شخص جو اتفاق سے تماشه دیکھنے آیا تها متحیر

هوکر بول اٹھا Oh, how she *scoons* – اس کو سنتے هي اس کے موجد نے جواب دیا " اچھا تو اس کا نام schooner رکھا " اور یوں ایک نیا لفظ گھڑ دیا — اُس کي قوم نے اُس کے فعل کي تصدیق کي اور جو لفظ اس نے پیش کیا تھا اسے منظور کرلیا کیونکہ نئي چیز کے واسطے نئے نام کي ضرورت تھي اور موجد سے بڑھکر کسے حق تھا کہ اپني ایجاد کا نام رکھے ، اس کے برعکس اگر وہ اپني مرضي سے ایک نئے جنگي جہاز کا نام اسکونر رکھدیتا تو اس کے همسایوں کے سوا کوئي اس نام سے واقف نہ هوتا – جو شخص مریخ ومشتري کے درمیان کوئي سیارہ دریافت کرے اسے اختیار هے کہ وہ اس کا نام منتخب کرے لیکن یہہ نام کسي دیوي کے نام پر هونا چاهیئے کیونکہ ایسے موقعوں پر یهي هوتا آیا هے اس پر بهي اُس کي وجوہ انتخاب کي تنقید کي جاسکتي هے — چند سال هوئے ایک انگریز نجومي نے ، جو اپنے جوش وفا داري پر پردہ پڑا رهنا پسند کرتا تھا ، ایک سیارہ دریافت کیا اور اس کا نام وکٹوریا رکھہ دیا ، اس کو کسي نے نہ مانا اور آخرش اس کو ترک کرکے اُسے دوسرا نام رکھنا پڑا – گذشتہ صدي میں ایک طباع وعالم ایطالوي حکیم نے ایک نئي قوت دریافت کي اور کسي نے اس کے نام پر اس کا نام گالوانیت ( galvanism ) رکھدیا — هم میں سے بہتوں کو یاد هوگا کہ بہت عرصہ نہیں هوا کہ ایک فرانسیسي عالم نےچند کیمیاوي اجزا کے استعمال کا ایک حیرت انگیز و پرلطف طریقہ نکالا اور لو یہاں بھي وهي صورت پیش آئي کسي نے اس کا نام بهي موجد هي کے نام پر ڈیگرو ٹائپ ( daguerreotype ) رکھدیا جسے اس کي قوم نے بهي منظور کر لیا — آج گالوانیت اور ڈیگروٹائپ معہ اپنے ماخذ کے انگریزي زبان کے ایسے هي اصلي اور مسلم الفاظ هیں جیسے چاند اور سورج یا ماں اور باپ – اگر گالواني ( Galvani ) اپني تحقیقات کا نام abracadabra رکھدیتا یا ڈاگیر ( Daguerre ) اپني تحقیقات کا aldiborontiphoscophornios تو یہہ نام بهي اُن لوگوں کي نظر میں جو ان دونوں ایجادات سے کام لیتے هیں اُن ناموں سے کچھہ

کم موزوں نہوتے جو انتخاب کیئے گئے کیونکہ ایسے تو تھوڑے ھي آدمي ھیں جو ان دونوں موجدوں کے نام سے واقف ھیں یا جنھیں اتني یوناني آتي ھے کہ وہ لفظ ٹائپ ( type ) میں بلحاظ اصول اشتقاقیات جو خوبي ھے اسے سمجھہ سکیں — باوجود اس کے جن لوگوں کے ھاتھہ میں پبلک کي رائے کي باگ ھے وہ بگڑجاتے اور زور دیتے کہ ایسے نام رکھے جائیں جن میں اُن کے خیال کي رو سے صریح وجوہ و مناسبت پائي جائے - گذشتہ نصف صدي سے پبلک خاموشي سے تماشا دیکھہ رھي ھے اور ھمارے ماھرین ارضیات انگریزي زبان میں ایسے الفاظ یعني اسماء ، صفات ، اور افعال کي بھر مار کیئے جارھے ھیں جن کے ماخذ الگ الگ اور شکل وصورت بدنما و وحشت انگیز ھے تاکہ اُن کے ذریعہ سے اس خزانہ عام میں جس سے ھم سب مستفیض ھوتے ھیں اُس علم کا اضافہ ھو جس تک اُن کي رسائي ھوئي ھے - حق یہہ ھے کہ اس معاملہ کو کچھہ وہ خود ھي خوب سمجھتے ھیں اگر وہ اس امر میں متفق الرائے ھیں کہ ضرورت ومناسبت کا یہي تقاضا ھے کہ ھم silurian, oölite اور post-pleiocene بولیں تو ھمیں بھي عذر نہیں خواہ ھم جدید و قدیم جغرافیہ اور قدیم ادبیات سے اس قدر واقف ھوں یا نہوں کہ اس کے اسباب دریافت کرسکیں اور لفظ کي موزونیت کا اندازہ لگاسکیں *

لیکن قوم ، زبان کے بہت ھي ضروري اور عزیز حصہ یعني ایسے الفاظ و مرکبات ناقص کے بارہ میں بھي جو بالعموم بولے جاتے ھیں، ان لوگوں کو کسي قدر اختیارات عطا کرتي ھے جو اسکے اھل ھیں - اس زمرہ میں فن تقریر کے زبر دست ماھر یا وہ مقرر جنکي جادو بیاني دلوں کو مسخر کرلیتي ھے یا وہ ادیب جن کے زور قلم کے اعلیٰ و ادنیٰ سب قائل ھیں داخل ھیں - ایسے باکمال اگر بھولے بھٹکے کوئي لفظ گھڑ ڈالیں مگر مسلمہ مشابہات کا لحاظ کرکے یاکسي متروک لفظ کو پھر رواج دیں یا کسي پرانے لفظ کے معني میں ایسا تصرف کریں جو اسکے قدیم مدلول سے قریب قریب ملتا ھو تو مضایقہ نہیں - انکي اس

جسارت کو قبول عام ضرور سند رواج بخشدیگي - ایک زبردست مصنف محض اپني سند پر کسي ایسے لفظ یا مرکب ناقص کو تکسال میں داخل کرسکتاھے جس کا استعمال متنازعہ‌فیه هو، جو خرابي تلفظ یا غلطي کي وجهه سے پیدا هو گیا هو، جسے دیکھکر ناک بهون چڑھا لیجاتي تهي، اور جس کا استعمال گناه سمجها جاتا تها - یهي نهیں بلکه یهه بهي ممکن هے که اس کي "خصوصیت" اور اُس کا مروجه اصول سے دانسته اعراض بهي زبان کے لیئے سند و آئین بنجائے - هر زبان کے هر حصه پر یهه مقوله که "رواج هي کا نام قاعدہ زبان هے" صادق آتا هے - رواج کے بر حق هونے سے انکار نهیں کیا جاسکتا اور نه اسکے اثرات کي روک تهام هي ممکن هے - هر شخص اپنے همجنسوں سے وهي لکهوا یا کهلا سکتا هے جو خود لکهتا یا بولتا هےلیکن اس میں اُسے اسي حد تک کامیابي هوگي جس حد تک که وہ اسکا کهنا ماننے کے لئے آمادہ هوں گے *

ایسي زبانوں میں جن کي کیفیت هماري زبان سے مشابه هے کبهي کبهي اس مسئله پر معقول اور طویل بحثیں چهڑ جاتي هیں که آیا فلاں لفظ تکسال میں داخل هونے پائے یا نه پائے —— هم سب کو یاد هوگا که چند روز گذرے اخباروں میں بحث و مباحثه هو رها تها که جو پیغام بذریعه تار بهیجا جاتا هے اسکو telegraph کهنا جائز هے یا telegram اور اس میں کلام نهیں که هم میں سے بهت سے اسکے منتظر هیں که استادان فن اس کا کیا فیصله کرتے هیں —— هماري زبان میں ایک لاحقه (suffix) هے able جسے دیگر اضافات کیطرح نهایت بے تکلفي سے نئے الفاظ بنانے کے لیئے کام میں لاتے رهتے هیں - ابهي کي بات هے بعض مصنفین و مقررین نے اسے فعل rely کے آخر میں لگا کر reliable اسم صفت بنا ڈالا - یهي حال اور افعال کا بهي هوا هوگا مگر کسي گوشه سے صداے اعتراض و احتجاج بلند نه هوئي حالانکه اعلیٰ درجه کي یا اور نهیں تو ایسي انگریزي بولنے والي سوسائیتي سے جو بهت هي محتاط هے یهه اب بهي راندۂ درگاه هے - کیوں؟ پهلي وجهه تو معترض یهه بتاتے هیں که اس لفظ کي ضرورت هي نهیں کیونکه trustworthy موجود هے -

جس کے یہي معني هیں — علاوہ اس کے غلط طریقه سے اور خلاف اصول بنایا گیا هے — چوں که هم کہتے هیں "rely on anything" اس لئے اگر اس سے اسم صفت بنانا هے تو relionable هوگا نه که reliable دوسرے فلاں فلاں اصحاب کے، جو انگریزي کے مسلم الثبوت استاد هیں ، قلم سے یہه بھولے سے بھي نہیں نکلتا — مخالفین اپني بات پر اڑے هوئے هیں اور مانتے هي نہین — وہ کہتے هیں که معترضین کا پہلا اعتراض قابل پزیرائي نہیں — اضافه مترادفات سے ثروت زبان ترقي کرتی هے اور اس کي مخالفت کا کسي کو حق نہیں اگر اس سے خیالات کے باریک امتیازات ظاهر هوتے هوں — اُن کا یہه جواب صحیح بھي معلوم هوتا هے کیوں که ان الفاظ کے محل استعمال سے پته چلتا هے که ان کے معني میں فرق هے - دوسرے اعتراض کو وہ یوں غلط بتاتے هیں که انگریزي اشتقاقیات میں able لاحقه (suffix) کے استعمال کے واسطے کوئي قاعدہ نہیں مقرر هے اور اس بارہ میں معترضین کے دعاوی غلط هیں اس میں بہت سے الفاظ پہلے سے موجود هیں مثلاً laughable وغیرہ حتی که marriageable اور objectionable بھي — تیسرے کا جواب وہ یہه دیتے هیں که فلاں فلاں اصحاب چاهیں جو کچھه کریں مگر زید بکر خالد اور دنیا بھر نئے الفاظ بے درنگ استعمال کرتي هے اور ایسے مقبول الفاظ کي مخالفت فضول هے جنھیں اتني تائید اور ایسي معتبر سند حاصل هے — یہه قضیه کیونکر طے هوگا یا هونا چاهئے همیں اس وقت اس سے غرض نہیں اس کا ذکر محض اس لئے کیا گیا که گو خود اس لفظ کے بارہ میں تو دانسته اور تحریري بحث هورهي هے لیکن یہه در اصل اُس قسم کے مباحث کي ایک مثال هے جو چپ چاپ اُن دماغوں میں هوتے رهتے هیں جن کے اجلاس میں منظوري و نا منظوري کے لئے مروج استعمال الفاظ کے تغیر و تبدل کا مقدمه پیش هوتا رهتا هے ، اور وہ ان امور کو که آیا اس کي ضرورت هے ، یہه زبان کی مشابہات کے مطابق هے — اسے مستند اشخاص نے پیش کیا هے یا وہ اس کي

تائید کرتے ھیں مدنظر رکھہ کر اس کي منظوري یا نا منظوري پر متفق الرائے ھوتے ھیں اور ان کا یہہ اتفاق رائے وہ قول فیصل ھوتا ھے جس کي اپیل نہیں ھوسکتی

وہ لوگ بھي ، جو اس کے قائل نہیں کہ زبان قوت نامیہ سے معمور ھے ، کسی زندہ زبان کي لغات میں اضافہ کو انسان کے سوا کسي اور کي طرف منسوب نہ کریں گے — کیوں کہ کوئي شخص جس کے ھوش و حواس بجا ھیں اس کا مدعی نہیں ھوسکتا کہ جب کسی کے دماغ میں کوئي خیال آتا یا وہ کوئي نتیجہ اخذ کرتا یا کوئی طباع و ذھین کوئي ایسي بات ایجاد و اختراع کرتا ھے جس کا انسان کی معیشت و معاشرت سے تعلق ھو تو زبان خود بخود ایک لفظ اس ایجاد و اختراع کے نام کے لئے اُگل دیتي ھے

جس نے کوئي بات دیکھي ھے وہ ھي بیان بھي کرسکتا ھے — جس شخص نے کوئی شے ایجاد کي ھے ، کیوں کر ممکن ھے کہ اسے اس کا نام رکھنا نہ آئے

## زبان میں تغیرات صوتي کیوں کر ھوتے ھیں

لیکن یہہ نہ سمجھئے کہ اُن تدریجي تبدیلیوں کا کچھہ اور سبب ھے جن سے کسي زبان کي تراکیب قواعد پر آفت آتي یا لفظوں کي آواز میں رد و بدل ھوتا ھے — اگرچہ وہ اضافۂ لغات کے مقابلے میں کسي قدر نظروں سے پوشیدہ رھتي ھیں اور انھیں تسلیم نہیں کیا جاتا مگر اُن کے اسباب وھي ھیں جو اضافۂ لغات کے — اگر ھم knight لکھہ کر nit بولتے ھیں اور ھمارے آباؤ اجداد اس کا املا cniht لکھتے اور ھر حرف کو صاف صاف ادا بھي کرتے تھے ( وہ i کا وھي تلفظ کرتے تھے جو pin کي i کا ھے ) ، جس طرح کہ اھل جرمني آج بھي اس لفظ کو knecht لکھتے اور بولتے ھیں ، تو اس کي وجہ یہہ نہیں ھے کہ لفظ میں بنفسہ کوئي بات ایسي ھے کہ جس کے باعث اِس کي پوري شکل بدل کر ایک سیدھي

سادي صورت رهگئي بلكه انساني اعضائے صوت کے لئے ابتدائے لفظ میں kn کا جمع هونا تلفظ میں دشواري پیدا کرتا تها اس لئے بے پرواه اور سهولت پسند اشخاص کے تلفظ سے k رفته رفته غائب هونے لگا اور یهه عیب مرور ایام کي بدولت شرف قبول عام سے سرفراز هوگیا حتی که هماري زبان کا یهه قاعده هي هوگیا که خواه کوئي لفظ هو جب غنه سے پهلے وقفیه آتا هے تو آخرالذکر کا تلفظ نهیں کرتے مثلاً ( knife اور gnat وغیره ) — اسي طرح حلقیه h حروف علت کے بعد ناپسند کیا جانے لگا کیونکه اسکے ادا کرنے کي زحمت گوارا نه تهي اس کا نتیجه یهه هوا که h هر لفظ سے اُڑا دیا گیا ( یعني یا تو بالکل حذف کر دیا گیا جیسے nigh اور ought میں یا f سے بدل دیا گیا جیسے laugh اور cough میں) مگر اس حرف صحیح کے نقصان کي تلافي یوں ہي گئی که حرف علت i کي آواز کو کهینچ کر ادا کرنے لگے گویا دو حرف علت هیں — یهي حال بے انتها الفاظ کا هوا — کوئي وجهه نظر نهیں آتی که دهقاني cow کا تلفظ kau کریں یهه محض کهینچ کر تلفظ کرنا هے جس سے طبیعت کا تساهل ظاهر هوتا هے اور اس میں منهه بهي کم کهولنا پڑتا هے — اسي طرح grăft, dănce اور grăsp میں ، جو کچهه عرصه هوا dâncé ، grâft اور grâsp بولے جاتے تهے اور بعض جگهه اب بهي یونهي بولے جاتے هیں ، ă کا تلفظ اس قدر عام هوگیا که اب سب اسي طرح بولتے هیں اگرچه وه یهه بهي جانتے هیں که یهه قدیم تلفظ کي بگڑي هوئي صورت هے جو تقلید و تمثیل کے باعث مروج هوئي اور یهه ترویج اُس تساهل کي مرهون منت هے جس نے همارے بهت سے حروف علت کي ، جو صاف صاف ادا کیئے جاتے تهے ، آواز کو مدهم کر دیا — هماري قوم میں آج کل eīther اور neīther کا رواج زوروں پر هے اور اندیشه هے که کچهه عرصه کے بعد ēither اور nēither ، جو زیاده مستند اور مماثلت و مشابهت کے لحاظ سے بهي صحیح تر هیں ، مفقود هو جائیں گے کیوں که کچهه لوگ جو سمجهتے هیں که نئے تلفظ میں کچهه خوبي هے اور انگریز یونهیں بولتے هیں قدیم تلفظ

کو دانستہ بدل رہے ھیں اور عوام اُن کي تقليد کر رہے ھیں — ھماري علادت ھے کہدیا کرتے ھیں کہ ایسے تغیرصوتي ناگزیر ھیں اور خود بخود زبان میں داخل ھوجایا کرتے ھیں لیکن بالفاظ دیگر یہہ اس امر کا اعتراف ھے کہ ھمیں معلوم نہیں کہ کون وہ خاص شخص ھے جسے تخریب زبان کا الزام دیں — اگر جرم کا ھونا لابدي ھے تو جرم کرنے والا بھي ضروري ھے، بغیر مجرم کے جرم نہیں ھوسکتا خواہ مجرم کا پتا چلے یا نہ چلے

اس مضمون پر اس سے زیادہ بحث کرنا فضول ھے اور اس سے زیادہ مثالوں کي بھي ضرورت نہیں کیونکہ جو لوگ یہہ تعلیم دیتے ھیں کہ زبان کا وجود کسي کا محتاج نہیں اور اس کي ذات قوت نامیہ سے معمور ھونے کي وجہ سے وہ نمو کرتي ھے وہ بھي تو مانتے ھیں کہ تغیرات صوتي حضرت انسان ھي کي کارستاني ھیں جو اعضائے نطق کو زحمت سے بچانے کي فکر میں گرفتار رھتے ھیں

## زبان پر افراد و جماعت کے اثرات

اُس زبان میں جس کي حالت ھماري زبان کي سي ھو، یعني جس کي طرف ھزاروں آنکھیں ٹکٹکي لگائے دیکھ رھي ھوں کہ اس کي سالمیت میں تو فرق نہیں آیا اور ھزاروں قلم ھر وقت روشنائي میں ڈوبے تیار ھوں کہ ادھر کسي نے کسي لفظ کي بگڑي ھوئي ھیئت یا کسي نئے اور غیرضروري عنصر کو زبان میں داخل کیا اور ادھر اُنھوں نے مخالفت میں صفحے کے صفحے رنگ ڈالے ' رفتار تغیرات بہت ھي سست ھوگي اور محض نہایت ضروري تبدیلیاں وقوع پذیر ھوں گي — تخریب کا زور تو اسی وقت ھوتا ھے جبکہ ناتربیت یافتہ اور بے پرواہ بولنے والوں کے ھاتھہ میں اسکي باگ ھوتی ھے — وہ نہ تو اصول ادبیات کے پابند ھوتے ھیں نہ مسلمہ و قدیم استعمال و رواج کے — اُنھیں محض وقتي ضرورت سے غرض ھوتي ھے، اس سے مطلب نہیں کہ پہلے کیا تھا اور آگے چل کر کیا ھوگا — عام لوگوں میں بولیاں پیدا ھوتي رھتي ھیں لیکن تعلیم یافتہ

اور خوانده طبقه‌کي گفتگو ميں فرق نهيں آتا - مگر ياد رکهو که‌اس‌سے ان قوتوں کي‌ماهيت ميں بهي، جو اپنا اثر ڈال رهي‌هيں، کوئي فرق نهيں آتا - ترقي‌وتنزل کے اسباب ايک هي هيں يعني تغير لساني زبان کے بولنے والوں کي مرضي سے ظهور پذير هوتا هے - يهه مرضي اغراض کے تابع هوتي هے جسکي اعانت اعضائے صوت کرتے هيں اور وه اپني ضروريات و سهولت کے لحاظ سے اعضائے صوت سے مترتب نتائج ( مراد تلفظ الفاظ ) کو بدلتي رهتي هے - تغير کا هر جزو خواه کسي نوع اور درجه اهم هو کسي تغير کرنے والے يا تغير کرنے والوں کا پتا ديتا هے جو اس کا موجب هوئے ، جن کي تقليد روز بروز پهيلتي گئي حتي که اُسے وه قبول عام نصيب هوگيا جس کے بغير کوئي شے تکسال ميں داخل اور مستند نهيں هوسکتي - زبان ميں تغير کا رفته رفته هونا اور قريب قريب اس طرح هونا که تميز نهو لازمي هے کيونکه ايک تو قبول عام کي رفتار آهسته هے دوسرے اسے کوئي ايسي چيز جو سابقه استعمال و رواج سے کوسوں دور هے حاصل نهيں کرسکتي، اس کا باعث يهه هے که مشابهت‌موجوده نهونے کي وجهه سے وه ايسي نظر آتي هے گويا بعيد از قياس ، خلاف رواج اور بعيد از فهم هے - زبان کي مشابهات کا مجموعي اثر شوق " ايجاد بنده " کا گلا گهونٹنے کے لئے هر وقت اسي طرح آماده رهتا هے جس طرح که کسي ايسے لفظ و معني کي ترويج کي اعانت کے لئے جس کو سابقه لفظ و معني سے صريح و طبعي لگاؤ هو - مثلاً رواج عام کو نئي ضمير اضافي its کو انگريزي زبان ميں داخل کرنے ميں کوئي دقت نهوئي - work کي ماضي wrought تو تهي هي مگر worked کا بهي بطور ماضي باساني اضافه هوگيا اور cow کي جديد جمع cows کو قديم جمع kye يا kine کو اکهاڑ دينے ميں کسي دشواري کا سامنا نه کرنا پڑا کيوں که جديد جمع معمولي نمونوں کے مطابق تهي برخلاف اس کے اگر worked, its اور cows کے استعمال کي ترويج کو روکنے اور بجائے اُن کے his wrought, اور kine کو رواج دينے کي کوشش

کي جاتي تو کامیابي نہوتي - کسي شعار کے بارہ میں، جو تمام قوم کے مفاد سے وابستہ هو اور هر شخص کے خیال و اعمال روز مرہ کا جزو بن گیا هو، یہہ اندازہ کرنا کہ اس میں تغیر کا مقابلہ کرنے کي کس قدر طاقت هے کوئي آسان کام نہیں- مثلاً فرانسیسیوں کو اعشاري طریق کے باٹ اور ناپ استعمال کرنے کے لئے رضامند کرنے میں کچھہ کم عرصہ نہیں لگا - ابهي کي بات هے کہ وہ لوگ کیسے کیسے ناکام رهے اور خفیف هوئے هیں جو صریح وجوہ کي بناء پر چند صورتوں میں انگریزي الفاظ کے هجے میں اصلاح کرنا چاهتے تھے - لیکن زبان کا رتبہ تو ان باتوں سے کہیں اعلی و ارفع هے — یہہ هماري املاک میں سب سے زیادہ بیش بہا ملک هے — یہي همارا آلۂ اظہار خیالات هے ، یہي هماري فطرت کے اجتماع پسند هونے کا راز بے نقاب کرتي هے اور یہي هماري تعلیم و تربیت کا ذریعہ هے — هم اس سے هر روز یا هر گهڑي هي کام نہیں لیتے بلکہ ایک لمحہ یہي اس کے بغیر گذر نہیں، سب سے پہلے اسے سیکهتے اور سب کے بعد بهولتے هیں- یہہ وہ عادت هے جو رگ رگ میں بسي ، مشکل سے چهوٹتي اور قریب قریب فطرت ثاني هوگئي هے اس لئے اس میں آنکهہ بند کرکے بے تکلف تغیر نہیں کئے جاسکتے- جس قوم کي یہہ ملک هوتي هے وہ هرگز گوارا نہیں کرتي کہ کوئي بے وجہ اس میں دخل دے- محض ایسي هي اصلاحات کو جو عام طور سے پسند کي جاتي اور درحقیقت محسوسات زمانہ کي ترجماني کرتي هیں شرف پسندیدگي اور قبولیت کا موقع مل سکتا هے، وهي رواج پاسکتي اور جزو زبان بن سکتي هیں

مذکورۂ بالا سے یہہ تو ظاهر هے کہ انسان زبان کو بدلنے کي قوت نہیں رکهتا لیکن یہہ کہنا هرگز درست نہیں کہ وہ باعث تغیر نہیں - وہ باعث هے مگر شرط یہہ هے کہ اُس حد تک جس حدتک کہ اس کے گرد و پیش والے اسے باعث تسلیم کرتے هیں - زبان اور تغیرات زبان قوم کے کام هیں لیکن قوم کوئي کام نہیں کرسکتي تاوقتیکہ اس کے افراد کسي معاملہ میں سبقت نہ کریں هاں اس سبقت کے منظور یا نا منظور کرنے کا اسے اختیار هے — هرشخص جو کچھ کرتا هے اسے غور و فکر

کرکے نہیں کرتا یا یہہ کہئے کہ عالم بے خبري میں کرتا ھے۔ اُس شخص کا منشاء صرف اتفاقی ھوتا ھے کہ متاع مشترکہ سے میں بھي فائدہ اٹھاؤں اور اپنے ذاتي مقاصد کي تکمیل کروں لیکن اس سے زبان کے دوام و قیام اور ھیئت اختیار کرنے کے کام میں خود بخود مدد ملتي ھے – ھر کیڑا ساحل مرجان پر محض اپني غذا کي تلاش میں مصروف رھتا اور اپني بقا و حیات سے متعلق ضروریات کے تابع مرجان بنانے والا مادہ خارج کرتا رھتا ھے لیکن سب کیڑوں کي محنت ملکر ایک مرجان کي چٹان تیار کردیتي ھے جس سے موجیں سر ٹکراتی ھیں مگر اسکا بال بیکا نہیں کر سکتیں – ایک متنفس کو خواہ وہ بادشاہ ھي کیوں نہ ھو ، منتخب کرلینا اور اس کي بے بسي کو بطور ثبوت پیش کرکے کہنا کہ انسان تغیر و تبدل زبان پر قدرت نہیں رکھتا ، بالکل ایسا ھي ھے کہ کوئي ایک بڑے سے بڑا اور بہت ھي چمکدار کیڑا چٹان پر سے اُٹھالے اور کہے " اس کم زور ننھے سے کیڑے کو دیکھو اور بتاؤ کہ اس کے بنائے ایک چٹان یا جزیرہ بن سکتا ھے " — آج تک کسي نے دانستہ زبان کو ایجاد کرنے یا ترقي دینے کا کام نہیں کیا یا کیا ھے تو اس سے دایمي اور سود مند نتیجہ نہیں نکلا — تمام کام وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے باعث ، جو کچھہ وقت پر سوجھہ گئي اس پر عمل کرنے ، اور اُن امکانات کو سمجھہ لینے کي وجہ سے ھوا ، جو پہلے سے حاصل کیئے ھوئے خزانۂ الفاظ و مشتقات اور اُن کے استعمال نے سمجھائے اور بتائے — اس لحاظ سے کہہ سکتے ھیں کہ زبان نشو و نما پاتي ھے کیونکہ انسان کي قابلیت اور روز افزوں ضروریات کے مطابق ھر وقت اور نہایت موزوں صورت اختیار کرکے بڑھتي رھتي ھے *

زبان کا ذکر کرتے ھوئے جب ھم کہتے ھیں کہ " اس کي ذات قوت نامیہ سے معمور ھے یا اس کي ترقي و تربیت قانون نامیہ کے ماتحت ھے، تو ھمارا وھي مقصد ھوتا ھے جو اوپر بیان کیا گیا — نامي اجسا کي طرح زبان محض ھم جنس عناصر کا مجموعہ ھي نہیں بلکہ یہہ

ایک مرکب شے ھے جس کے اجزا باھم تعلق رکھتے اور ایک دوسرے کي اعانت کرتے ھیں — جس طرح جسم نامي ایسے مادہ کے نمو سے بڑھتا ھے جس کي ساخت اور جسم نامي کي ساخت ایک سي ھوتي ھے اور اس کے موجودہ اعضاء تخلیق اضافه کا باعث ھوتے ھیں اور اس تخلیق کي ایک جاني بوجھي غرض ھوتي ھے ، یعني بقائے جسم نامي کو مدد پہنچانا اور اُن کاموں کے سر انجام دھي کي اعانت کرنا جس کے لئے قدرت نے اُسے پیدا کیا ھے ، اسي طرح زبان بھي ترقي‌ا کرتي ھے - اس کا نیا خزانه پہلے مادہ سے اور اس کے مطابق بنایا جاتا ھے، یہہ خود کو اپنے باطني اعمال ارتقاء اوراپني ھستي کي اغراض بہ خوبي حاصل کرنے کے لئے جن کي ملک ھے ان کے اظہار خیالات سے مالا مال کرتي ھے — اس کي پیدایش ، ترقي ، زوال ، اور انعدام ذي روح مخلوق کي پیدایش ، نمو ، زوال اور موت سے مشابه ھیں

## لسانیات اور طبیعیات میں مشابہت

حیات زبان اور حیات مخلوق ذي روح میں ایک اس سے بھي قریب تر مشابہت ھے- ھر شخص کي زبان کیا ھے گویا انواع میں سے کسي کا ایک فرد ھے جسے اپني نوع سے عام مشابہت تو ورثه میں ملي ھے لیکن اس میں ذاتي خصوصیات بھي ھیں ، اختلاف کي صلاحیت بھي موجود ھے اور خود ایک نئي نوع بھي بنا سکتا ھے - طالب علم لسانیات نے ، بولي ، زبان ، زمرہ ، خاندان اور اصل وغیرہ میں جو فرق و امتیازات قائم کے ھیں وہ ماھر حیوانیات کے ان فرق و امتیازات سے ملتے ھیں جنھیں وہ اختلاف نوع اور اجناس سے موسوم کرتا ھے—وہ مسایل جن پر آج کل طلبائے طبیعیات زور و شور سے بحث کر رھے ھیں یعني خاص امتیازات کي ماھیت، انواع کا ماخذ جو انفرادي اختلاف اور طبعي انتخاب پر مبني ھے، اور وحدت مبدۂ ذي روح ، ان مسائل سے بہت ملتے جلتے ھیں جن سے طالب علم لسانیات ھر وقت بحث کرتا رھتا ھے -

یہاں اب اس سے زیادہ مقابلہ کر کے دکھانے کي ضرورت نہیں - اس پر خود بہ خود نظر پڑتي ھے اور اسقدر پر لطف سبق آموز مشابہات ھاتھہ لگ جاتي ھیں کہ اکثر اس سے طلبائے لسانیات و طبیعیات دونوں نے کام لیا ھے *

لسانیات اور ارضیات کے حقایق و طریق میں بہت ھي مطابقت ھے اور اکثر اس پر بحث بھي ھوئي ھے — یوں کہنا چاھئیے کہ لسانیات کیا ھے جدید ترین زمانہ کا ارضیات ( عمر انسان ) ھے — اس کا کام ھے کہ زمین اور اس پر رھنے والوں کي اُس وقت کي تاریخ نشوونما کو تیار کرے جس کا پتا دفتر ارضیات میں نہیں چلتا ، یعني جب کہ انسان حیوان مطلق سے ترقي کرکے حیوان ناطق کے درجہ پر پہونچ گیا اور بذریعہ زبان اپنے اور اپنے ماحول کے ارتقاء کي شہادت دینے لگا - قدیم زبان کي باقیات گویا ازمنۂ ماضیہ کے طبقات ارض ھیں جواُس وقت کے طرز زندگي کو زبان حال سے بیان کر رھے اور کہہ رھے ھیں کہ وہ اسباب کیا تھے جو طرز کے تعین وتشخص کا باعث ھوئے اور جنھوں نے اُس پر اپنا اثر ڈالا - الفاظ تہ بہ تہ سنگریزے ھیں جن کي ھرتہ سے نظم و نسق حیات کي ترقي پر روشني پڑتي ھے اور جن کي مشابہت وتعلقات مختلف طبقات کے تسلسل وتشابہ کو ظاھر کرتے ھیں - برخلاف اسکے اور علوم میں جو شواھد ھیں ان کي اس کثرت سے قطع وبرید ھوئي ھے کہ اُن کے مکمل ھونے میں فرق آگیا اور یہہ ممکن نہیں کہ اُن کے ارتقاء کي تمام وکمال منازل کو اچھي طرح دکھایا جاسکے *

جن دماغوں کو اس قسم کي تلاش ھے اُنھیں ان سے بھي زیادہ حیرت انگیز مشابہات مل سکتي ھیں — مگر وہ سب ان کي طرح مشابہات ھي ھوں گي اور محض توضیح ھي کا کام دیں گي — اگر ھم نے ماھیت زبان اور طریق مطالعہ زبان کے بارہ میں ان کي بناء پر رائے قائم کي تو ان سے بہت سي غلطیاں پیدا ھوجانے کا اندیشہ ھے ، کیونکہ ھم زبان کو اس باعث سے کہ حیوانیات و ارضیات کي یہي حالت ھے زندہ اور نمو کرنے والا نظام کہہ چکے ھیں — یہہ بات فلسفۂ لسانیات میں

ایک معرکةالآراء معاملہ ھے — تاریخ لسانیات کے اسباب کو فرداً فرداً یا من حیث المجموع ھم کبھی نہیں سمجھہ سکتے ، اگر ھم نے اُن محرکات کي ماھیت کے سمجھنے میں غلطي کي جو ان اسباب کو پیدا کرتے ھیں – درحقیقت زبان ایک انجمن ھے ( اگرچہ لفظ انجمن کچھہ غیرموزون سا نظر آتا ہے لیکن اس سے بڑہ کر واضح مطلب لفظ ملتا بھي نہیں ) ، یہہ اُن لوگوں کي ساختہ و پرداختہ ھے جن کي ضروریات پوري کرتي ھے ، یہہ محض اُنھیں کے قبضہ و اختیار میں ھے ، انھوں نے اس کو اپني ضروریات و ماحول کے سانچے میں ڈھالا ھے اور اب بھي ھر جگہ ڈھال رہے ھیں – جن افراد سے یہہ بني ھے اس کے ھر فرد کي موجودہ ھیئت ( کیونکہ ابھي ھم اُس منزل پر نہیں پہنچے جہاں نطق انسان کے ماخذ سے بحث کي جائیگي ) مسلسل تغیرات کا نتیجہ ھے جو لوگوں کي مرضي اور اقرار سے رونما ھوا — یہہ لوگ تاریخي کیفیات اور فطرت انساني کے مطابق عمل کر رھے تھے اور اغراض، جن کے بیشتر حصہ کا سراغ لگایا جاسکتا ھے اور جو بنفسہ تحقیقات کے لئے ایک موزوں موضوع ھیں، انھیں اس کام کے لئے اُبھار رھي تھیں *

## مطالعہ لسانیات مطالعہ تاریخ ہے

ان امور کي بناء پر ھم زبان کو علم تاریخ یا اخلاق تصور کرکے اس کے مطالعہ کي نوعیت معین و مقرر کرسکتے ھیں — یہہ نسل انسان اور انساني انجمنوں کي تاریخ کا ایک شعبہ ھے — یہہ بہت سے علوم سے ، جو اخلاقیات و طبیعیات پر محتوي ھیں ، اعانت کا خواستگار ھو سکتا ھے— معقولات سے کہہ سکتا ہے کہ بتاؤ وہ کیا باتیں تھیں جن کے باعث معني رنگ بدلتے رھے ، آئین خیالات میں فرق پیدا ھوتا رھا اور ھمہ گیر اصول تعلقات قواعد کي داغ بیل ڈالتے رھے – عضویات سے پوچھہ سکتا ھے جواب دو کہ اعضائے صوت کي کیا ساخت اور اُن کے کام کرنے کا کیا طریقہ ھے – جو آوازیں ادا کي جاتي ھیں اُن کا ساخت اعضاء سے کیا تعلق ھے کہ وہ قوانین خوش الحاني معین و مشخص اور تغیرات

صوتي کے طریقے مقرر کرتي ھے — جغرافیه طبعي سے دریافت کرسکتا ھے
که اطلاع دو وہ کون سي مادي کیفیات اور آب و ھوا کي تاثیرات تھیں
جنھوں نے نمونے لساں پر اثر کیا — لیکن دماغ انسان ، جو خیالات
انسان کے لئے طریقه ھائے اظھار کي تلاش میں رھتا اور اُن کا انتخاب کیا
کرتا ھے، زبان کے دوران ترقي میں اس ترقي کو معین و مشخص کرنے والے
اسباب اور اُن اسباب کے نتائج کے درمیان ایک ثالث ھے - یھه اسباب و
نتائج کسي لحاظ سے زبان پر اثر کرتے ھیں جس لحاظ سے که خود انسان
کي خواھشات ، رجحانات اور قابلیت پر جو چیز که فوراً اپنا اثر کرتي
ھےوہ خود لوگوں کي مرضي ھے جو ضروریات، خیالات و عادات کے اشارہ پر
چلتي ھے — طبیعیات کا سرمایه کیا ھے ؟ مادي اشیاء جو مادي قوتوں
کي معمول ھیں — ارضیات میں آخرش اس امر کو ماننا پڑتا ھے که
طبقات قوانین خواص مادہ سے بنے ھیں — جس چیز پر اثر پڑا ھے وہ
محسوس مادہ ھے اور جو نتیجه مرتب ھوا ھے وہ بے حس و بے خبر ھے -
حیوانیات میں بھي تشریح الابدان اور عضویات کي طرح محقق کو
مادي چیزوں سے سابقه پڑتا ھے جن کي ساخت کا دار و مدار
اُن قوانین پر ھے جو خود مادہ کي ذات میں موجود ھیں
اور جن میں اختیارات انسان کو دخل نھیں - بر خلاف اس
کے زبان میں ذي شعور مخلوقات کو باعث قرار دیا گیا ھے ، اس کا
سامان محض منھه سے نکلي ھوئي آوازیں ھي نھیں ھیں جو بعض
لحاظ سے طبیعیاتي نتائج کھے جا سکتي ھیں بلکه وہ آوازیں ھیں جن سے
اظھار خیالات کا کام لیا گیا ھے - اور ان کے نتائج بھي ان سے جدا کانه
نھیں ھیں یعني ایک بامعني نظام اصوات ھے جوکه بني نوع کي رفته
رفته جمع کي ھوئي دولت عقل و تجربه کو ظاھر کرتا اور خود اپنے
نفس اور مخلوقات کي ماھیئت بتاتا ھے - جن چیزوں کے مطالعه میں
اسقدر اختلاف ھے ان میں مشابھت کے سوا اور کیا ھوسکتا ھے *

زمانه حال کے فلاسفه کا ایک گروہ کوشش کررھا ھے که ھر قسم کے
سائنس کو مادي بنادے - طبیعیات ، معقولیات و اخلاقیات کي

تمیز کا قصہ پاک کردے - ثابت کردے کہ کسي معاملہ میں انسان کي مرضي کو بے روک توک دخل نہیں ھے اور قصہ تقدیر کا بخیہ ادھیڑ کر دکھادے کہ یہہ محض چند مادي اثرات کا نتیجہ ھے جن کے وہ طبعي اسباب معلوم کئے جاسکتےھیں جو انکو عرصہ وجود میں لائے اور اگر ان اسباب کا بہ خوبي علم ھو اور یہہ تسلیم کر لیا جائے کہ انسان کي بے چون چرا اطاعت کرنے والي سرشت پر ایسے محرکات کا اثر پڑتا ھے جن میں انسان کو دخل نہیں تو اسکي گذشتہ تاریخ یا آیندہ روش کا پتا چل سکتا ھے - ایسے لوگوں کے نزدیک تو زبان بھي اور چیزوں کیطرح محض طبیعیات کي پیدا کي ھوئي شے ھے اور اس کا مطالعہ بھي محض طبیعیات کا مطالعہ ھے - اگرچہ ھم ان کي اس تقسیم عام سے متفق نہیں ھیں مگر اس سے انکار نہیں کرسکتے کہ طبیعیات کے اصول اس پر منطبق ھوتے ھیں - جو لوگ اب بھي اخلاقیات اور طبیعیات کے زبردست فرق کے قایل ھیں اور جن کا خیال ھے کہ ذي شعور مخلوق کے فعل یعني اغراض کا میزان عقل میں تولنا ، طرز عمل کا پسند کرنا ، مقاصد کا سمجھنا اور ان کےاصول کے ذرایع تلاش کرنا اور ذرات کے فعل میں جنکو کہ قوت کشش ، کیمیاوي ، الف و مجانست اور قدرت کے دیگر غیر متغیر قوتین گردش میں رکھتي ھیں، اصولاً اور لا بدي طور سے اختلاف ھے. وہ تو زبان کو، جس کا افعال ارادي پر اسقدر مدار ھے کہ اگر انسان کي مرضي نہو تو اس کا ایک لفظ بھي منھہ سے نہ نکلے ، فلسفۂ اخلاقیات ھي تصور کرتے ھیں - زبان کا حقیقي تعلق ان شعبہ ھائے علم انساني سے ھے جن میں رائے عامہ اسکو جگھہ دیتي رھي ھے یعني اخلاقیات ، لسانیات اور تاریخ *

## غور و فکر اور ارادہ کو حقایق زبان میں دخل نہیں

اس کے تسلیم کرنے سے تو مفر نہیں کہ نطق انساني کا ھر جزو انسان کے ایسے فعل کا نتیجہ ھے جسے اسنے جان بوجھہ اور سوچ سمجھکر کیا لیکن اس کے ساتھہ یہہ بات بھي ھے کہ اگر ھم اس امر کو نظر انداز کر جائیں کہ طالب علم لسانیات جس کا جویا ھے وہ شے وہ

نہیں ہے جسے انسان نے اپنی مرضی سے اور دانستہ زبان میں داخل کیا ہے تو تحقیقات لسانیات میں ایک اہم مسئلہ کی فروگذاشت کے مرتکب ہونگے - جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے وقتی ضروریات کا پورا کرنا اصلاح یا ابداع زبان کا سبب ہے ، ہر واقعہ کا اقتضاء اس کا محرک ہے ، یہہ محض اسواسطے عرصہ وجود میں آئی کہ اس سے باسانی دوسروں کو اپنے خیالات سے واقف کرنے کا کام لیا جائے- اس کے سوا اس کا کوئی اور مدعا و مقصد نہیں - قوم اسکو اس لئے مان لیتی ہے کہ یہہ صاف صاف نظر آنے والی کمی کو پورا کرتی اور میل جول میں جو ضرورتیں پڑتی ہیں ان میں سے ایک مسلمہ ضرورت کو پورا کرتی ہے - واضعین لسان اس کی قطعی پروا نہیں کرتے کہ نظام کا جزو ہونے کے لحاظ سے اس کا کیا مرتبہ یا قدر و قیمت ہے ، یا بہ حیثیت شہادت اس میں کونسے تاریخی خزانے پوشیدہ ہیں اور نہ وہ اس دماغی میلان ہی کی ، جس کی یہہ تشفی کا باعث ہے ، وجوہ کا پتا لگانے اور اُن پر غور و خوض کرتے ہیں - زبان درحقیقت ایک بہت بڑا نظام ہے جس کی ساخت پیچیدہ اور اجزاء متناسب ہیں — اس کو بجا طور سے ایک منظم شے کہہ سکتے ہیں ، لیکن اس کی تنظیم کا باعث یہہ نہیں ہے کہ کسی نے اسے بیٹھہ کر بغور سوچا اور باحتیاط بنایا ہے — اس نظام کا ہر جزو ارادہ اور دانستہ کوشش کرنے سے پیدا ہوا ہے لیکن کل نظام طبعی ہے اور خود بخود پیدا ہوگیا ہے — دماغ انسانی اپنے مخطورات اور دنیاوی واقعات کی گتھیاں سلجھانے اور اُن کے نتائج بذریعہ زبان محفوظ رکھنے میں مصروف تھا کہ از خود اس نظام میں وحدت و تناسب پیدا ہوگیا- یہی وہ فرق ہے جو حقیقی زبان اور اُن مشرح و فلسفیانہ مصنوعات میں ہے جن کو وقتاً فوقتاً ذکی الطبع اصحاب نے بجائے زبان کے رائج کرنا چاہا - یہہ مصنوعات بےشبہ عاقلانہ ایجادات ہیں جن میں ہر جزو کی نوعیت و تعلق کو پہلے سے خوب جانچ تول اور معین و مقرر کرکے رکھا گیا ہے اور ان کے مقابلہ میں زبان محض

ایک خود رو چیز ھے — لیکن اگر ایک بڑھتا ھوا کیکڑا اپنا خول پھینک کر چاندي کا خول ، جسے انسان نے بہت محنت و کاریگري سے بنایا ھے ، پہن سکتا ھے تو خیال انساني بھي اپنے قدرتي لباس کے بدلے ان مصنوعات میں سے کسي کو قبول کرسکتا ھے — ان مصنوعي زبانوں کے خد و خال کیا ھیں ریاضي کي ایک شکل ھے جو احتیاط سے قاعدہ اور خطوط کو مد نظر رکھکر بنائي گئي ھے - زبان کي یہہ حالت ھے کہ دماغ انساني حتےالامکان اس کے کونہ کونہ میں پہونچتا اور اپنا نقش ثبت کرتا ھے لیکن اس کي پرواز چونکہ محدود ھے اس لئے جب یہہ دیکھتا ھے کہ دائرہ سے باھر قدم نہ نکال سکا تو ھکا بکا رہ جاتا ھے *

زبان کے حقایق کو خواہ کسي لحاظ سے دیکھا جائے صاف نظر آتا ھے کہ غور و فکر اور ارادہ کو ان میں دخل نہیں — رحجانات خود بخود پیدا ھوکر اپنا اثر ڈالتے ھیں اور اس سے تغیر اصوات ظهور پذیر ھوتا ھے ، اگرچہ انسان نہ تو ان رحجانات کي ھستي ھي کو قبول کرتاھے اور نہ اعضاء کي ساخت و اعمال ھي سے واقف ھے — نطق وہ صحیفہ ھے جس میں ظاھري اسباب ، تاریخي واقعات ، اور علم و تہذیب کي ترقي مرقوم ھے کیونکہ روزمرہ کے کاروبار کا تقاضہ ھي یہہ ھے — کسي نے کوشش کرکے ان کو اس صحیفہ میں رقم نہیں کیا - زبان حسب و نسب اقوام کو بھي ظاھر کرتی ھے - اسکا باعث یہہ نہیں کہ لوگوں نے اس ذریعہ سے جماعات و اقوام سے اپنے تعلق کي شہادت کو محفوظ رکھنا پسند کیا بلکہ یہہ شہادت جب تک اس کے مٹانے کي کوشش نہ کي جائے خود مٹ نہیں سکتي- اعمال دماغ ، ترقي تمدن ، قوانین تعلقات ذاتي یا موضوعي سب اسمیں موجود ھیں لیکن محض اسي حیثیت سے کہ وہ زبان کي کایا پلٹ کا ذریعہ ھیں - ان کے اعمال کی تمیز نہیں ھوتي مگر اثرات سے ان کا موجود ھونا اخذ کیا جا سکتا ھے *

## لسانیات کو کیوں طبیعیات سمجھا جاتا ھے

چونکہ جان بوجھکر کسي کام کے کرنے اور غورو خوض کو حقایق

زبان میں دخل نہیں اس لئے ان کی ذات میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جسے دیکھکر کوئی سمجھے کہ زبان فکر و ارادہ کا نتیجہ ہے حالانکہ بحیثیت فعل ارادی ان میں یہہ بات پائی جانی چاہئے تھی — طالب‌علم لسانیات بوقت تحقیقات یہہ نہیں محسوس کرتا کہ وہ مصنوعات انسانی سے بحث کر رہا ہے — جہاں تک اس کا تعلق اُن اغراض سے ہے جن کی تکمیل کے واسطے وہ ان کی جانچ پرتال کرتا ہے اور ان نتائج سے ہے جو اسے اخذ کرنے ہیں وہ ان کو ایسا ہی صنعت انسان نہیں سمجھتا جیسا وہ اپنے کاسۂ سر کی ہیئت ، چہرہ کے خطوط یا دست و بازو کی ساخت کو — اُن کو سرشت و تاریخ انسانی‌سے تعلق رکھنے والے واقعات کا ایک ایسا عکس تصور کرنا بجا ہوگا جو آئینہ میں پڑ رہا ہے ، یہہ آئینہ ناقص تو ہے مگر اس میں عکس جیسی چیز ہوتی ہے ویسا کا ویسا ہی پڑتا ہے اور اُس کا اعتبار کیا جا سکتا ہے — یہہ حقایق وہ تصویریں نہیں ہیں جن کو آدمی نے ہمارے وقوف و آگاہی کے لئے ہاتھہ سے بنایا ہو — یہی تو وجہہ ہے کہ مطالعہ زبان اور مادی علوم میں ایسے گہری مشابہت اور اس کے اور اُن کے سارے کے سارے طریق عمل میں اساسی مطابقت پائی جاتی ہے — اُن علوم کے مطالعہ کی طرح مطالعہ زبان بھی مدعی ہے کہ میری بنیاد خاص خاص واقعات کی جانچ پرتال اور اختبارات پر رکھی گئی ہے اور جب نتائج اخذ کرنے چلتا ہے تو سخت استقراء ، تقابل ، تنظیم ، تقسیم اور تفتیش تعلقات سے کام لیتا ہے — دکھاتا جاتا ہے کہ زبان ایک طبعی نظام ہے — ایسے اصول جن کا عام طور سے یا ہمہ‌گیر انطباق ہو مستنبط کرتا جاتا ہے اور عناصر زبان کے ہر قسم کے تباین و تخالف کے نقاب کے نیچے اسے اس کے مبدۂ و ارتقاء میں ایک ہر وقت موجود رہنے والی وحدت نظر آتی ہے جو زبان کی ترکیب اور غرض و غایت‌میں بھی جلوہ گر ہے — اس میں کلام نہیں کہ یہہ مطابقت طرز عمل ہی تھی کہ جس نے بہت سے پرستاران لسانیات کو الجھن

میں پھنسا دیا اور ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا کہ اُن کی نگاہ اُن انتہائی حقایق کی کنہ تک نہ پہنچ سکی جن پر ان کے مطالعہ کا دارومدار ہے ورنہ وہ انسان کو زبان کے بدلنے اور پیدا ہونے کا باعث نہ مانتے اور علی العلان کہتے کہ یہہ ایسی شے ہے کہ جس کا نفس خواص حیات و نمو سے معمرر ہے اور قوانین نامیہ کے تابع *

دوسرا سبب، جو پہلے کے برابر اہم نہیں ، جس کا احساس بھی نہیں ہوتا اور جو شائقین لسان کو ابھارتا رہتا ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ صنف تحقیقات کو دیگر مادی علوم کے پہلو میں جگہہ دئے جانے کا دعوی کرتے رہیں، میرے نزدیک اس کے سوا کچھہ نہیں کہ وہ ڈرے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اسے کیونکر کرسی علوم پر بیٹھنے کا مستحق ثابت کریں گے —— شیدایان مادی علوم میں، جن کی تعداد روز افزوں ترقی کررہی ہے اور جن کا دائرۂ اثر وسیع ہوتا جاتا ہے، یہہ خیال زور پکڑ رہا ہے کہ اصناف علوم میں سے صرف انہیں کو سائنس کے معزز خطاب سے سرفراز کیا جائے جو مادیات کے غیر متغیر قوانین پر مبنی ہیں اور اُن کو سائنٹفک طریق عمل و نتائج کے قابل نہ سمجھا جائے جن کی قوت محرکہ محض انسان کا ارادہ ہے جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا ہے اور جس کو قیام و قرار نہیں —— امید ہے کہ مذکورۂبالا مباحث اس خوف کو زائل کردیں گے —— یہہ خوف بذات خود بھی فضول ہے کیون کہ جس رجحان نے اس کو پیدا کیا وہ غلطی پر مبنی اور غیر معقول ہے - اصطلاح سائنس اس قسم کی قیود کی متحمل نہیں ہوسکتی - کسی مطالعہ کے اقلیم کی وسعت، جن مختلف حقایق پر کہ وہ مبنی ہے ان کا اتفاق و وحدت ، ان حقایق کے ایسے باہمی تعلقات جن کی بخوبی تقسیم کی جا سکتی ہے اور جو استقراؤ استنباط کے لئے کار آمد ہو سکتے ہیں ، جو نتائج حاصل ہوے ہیں ان کی قدرو قیمت ، اور وہ صداقت جس کا اس سے پتہ چلتا ہے ، یہی سب چیزیں متاع سائنس ہیں اور ان سب باتوں میں مطالعہ زبان کو کسی سائنس سے مقابلہ کرتے وقت ہر گز نہ ڈرنا چاہیئے - اِس کی اقلیم کل

بني نوع کا نطق ہے خواہ وہ وحشي ہوں یا مہذب - اسمیں وہ ہزاروں موجودہ بولیاں مع اپنے ان پیشروؤں کے، جو ضبط تحریر میں آچکے ہیں، اور وہ بےشمار تفصیلات جو ان بولیوں میں موجود ہیں اور جن کا ہر فرد کسي ظاہري یا باطني تاریخي واقعہ کي طرف چشمک زن ہے ، شامل ہیں - زبانوں کي ثروت کو وہي حالت ہے جو کہ عالم حیواني میں کسي نوع حیواني کي ثروت کا حال ہے - ان کو جو بات ایک ہي رشتہ میں منسلک کرتي ہے وہ یہہ ہے کہ ان سب کے بولنے والوں کي سرشت میں باعتبار ضروریات و استعداد ایک وحدت پائي جاتي ہے اور سب کا مدار عام یہہ ہے کہ موجودہ اشیاء اور ان کے تعلقات کو دماغ سمجھتا اور گفتگو میں جلوہ گر کرتا ہے - جیسے حیوانات و نباتات کي بے انتہا اقسام ہیں، مگر ان کي ساخت میں ایک وحدت پائي جاتي ہے جوانکو ایک ہي رشتہ میں منسلک کرتي ہے، ایسے ہي زبانوں کي بھي اقسام ہیں اور ان میں ایک وحدت پائي جاتي ہے جو انکو ایک ہي لڑي میں پروتي ہے اور جتني متحد کرنے کي قوت حیوانات و نباتات کي وحدت میں ہے اتني ہي وحدت السنہ میں بھي ہے اور سب سے آخر میں یہہ بات ہے کہ مطالعۂ زبان سے بے حد پر لطف نتائج حاصل ہوتے ہیں جو تدوین تاریخ انسان میں جس سے تاریخ کیفیت تخیل و تہذیب تعلقات اقوام مراد ہے مدد دیتے ہیں اور ان سے منکشف ہوتا ہے کہ انسان کا اس اعتبار سے کہ فطرت نے اسے کیا کیا اعلی ودایع عطا کئے اور ان سے اس نے کیا کیا کام لیا ، کیا مرتبہ ہے -ان نتائج کي قدر و قیمت کا اُن نتائج سے جو اور علوم سے حاصل ہوتے ہیں مقابلہ کرنا بے سود ہے— صداقت ہر رنگ میں بے بہا ہے اور وہ صداقت جس کا تعلق انسان کي سرشت و تاریخ سے ہے دلچسپي میں اس صداقت سے کم نہیں ہوسکتي جس کا تعلق انسان کے ماحول سے ہے - پس لسانیات میں خود اس قدر عظمت اور حقیقي سائنٹفک وصف موجود ہے کہ اسے ضرورت نہیں کہ ان دونوں باتوں میں سے کسي کے حصول کے لئے وہ اور شعبہ ہائے تحقیقات

کے دامن میں پناہ لے جن کا مبحث اور دائرہ عمل تو جدا گانہ ہے مگر لسانیات کے طریقوں سے ملتے جلتے طریقوں کے ذریعہ انہیں اغراض کے جویا ہیں جو لسانیات کا مدعا ہیں یعني اضافۂ معلومات اور معرفت نفس و کائنات کي منازل طے کرنے میں انسان کي دستگیري کرنا *

## مطالعہ لسانیات کے عام طریقے

اس ضروري اعراض کے بعد ہم پھر اپني تحقیقات کي طرف رجوع کرتے ہیں - "ہم جس طرح گفتگو کرتے ہیں کیوں کرتے ہیں"- جتنا کہ ہم گذشتہ لیکچر میں کہہ چکے ہیں اس سے اب ایک قدم آگے بڑھاتے اور صرف یہي نہیں دریافت کرتے ہیں کہ جن علامات سے ہماري مادري زبان بني ہے وہ ہمیں کیونکر ملیں بلکہ یہہ بھي کہ جن سے ہم نے یہہ علامات سیکھیں انھوں نے انہیں کیوں کر حاصل کیا اور کیونکر روایت کو، جس کي معرفت یہہ ہم تک پہنچیں، یہہ اسي شکل میں ملیں جنمیں کہ اس نے انہیں ہمارے حوالہ کیا - مختصر یہہ کہ ہمارے الفاظ کي جو ہیئت ہے وہي کیوں ہے اور طرح کي کیوں نہیں - ہم دیکھہ چکے ہیں کہ ہر موجودہ لسان کے اجزاء کو تاریخ نے پیدا کیا ہے اور وہ مسلسل تغیرات کے آخري نتائج ہیں جو کیفیات زمانہ کے مقتضاء اور اغراض کي ہدایت کے مطابق رفتہ رفتہ عرصہ وجود میں آئے اور جن تک ہماري رسائي ہے- یہہ واقعہ نفس الامري ہمیں زبان کے مطالعہ کا طریقہ بتاتا ہے - اگر ہم چاہتے ہیں کہ کسي چیز نے جو صورت اختیار کي ہے اس کو سمجھہ لیں تو صرف اسکي موجودہ ہیئت کا علم ہي کافي نہیں ، ہمیں اس کي گذشتہ تاریخ کے ہر باب پر نظر ڈالني پڑے گي اور جو جو صورتیں اس نے اختیار کي ہیں اور جن جن اسباب کي وجہہ سے ایک کے بعد دوسرا رنگ بدلا ہے ان کا پتہ لگانا پڑے گا - کسي زندہ زبان کے مظاہر ، استعمالات و اسالیب کي محض تقسیم و تنظیم اور باقاعدہ تشریح تو قواعد یا لغت کا کام ہے لسانیات کا نہیں - قواعد و لغت تو محض کیفیت بیان اور آئین مقرر کرتي ہیں بر خلاف اس کے لسانیات کا کام وجوہات بیان کرنا ہے - اور اگر بیان وجوہات تاریخ پر مبني ہے تو

کیوں کر ہو سکتا ہے کہ تلاش وجوہات کا طریقہ کسی اور چیز پر منحصر ہو - پس طالب علم لسانیات کا خاص کام یہہ ہے کہ تاریخ اور ارتقائے لسان کو ابتداء سے انتہا تک تاریخ پر مبني طریقوں اور ان تاریخي شواهد کي مدد سے مرتب کرے جو اسکے پاس هیں - یہي وہ طریقہ ہے کہ جس سے وہ زبان کي کنہ و حقیقت اور تخیل و تاریخ انساني سے اس کے تعلقات کو صحیح صحیح طور سے سمجھہ سکے گا *

مزید براں شاید اس کے اظہار کي ضرورت نہیں کہ تاریخ لسان کا دارومدار تاریخ الفاظ پر ہے - زبان ایسي علامات سے مرکب ہے جس کے مدلول خیالات هیں اور اگرچہ ایک لحاظ سے تو یہہ علامات ایک کل کا جزو هیں مگر دیگر اور اهم لحاظ سے کل سے ان کا کوئي تعلق نہیں اور هستي منفرد رکھتي هیں - هر لفظ کے تراشنے کي ایک خاص وجہہ ہے اور صرف اسي پر حیات لساني کے تغیر و تبدل کا اثر پڑتا ہے اور اس کے استعمال و قابلیت کے لحاظ سے اسکي اصلاح کیجاتي یا اسکو ترک کیا جاتا ہے - پس اشتقاقیات یعني منفرد الفاظ کا تاریخي مطالعہ تحقیقات زبان کي بنیاد ہے ، اور عمارت لسانیات کے بالائي حصص یعني وسیع اصول ، وسیع الاثر نظریئے اور همہ گیر و اهم صداقتیں ، الفاظ کے شجروں پر قایم هیں - الفاظ یکہ و تنہا وہ گواہ هیں جن سے اشتقاقیات وہ شہادت دلواتا ہے جو ان کے پاس اپنے ، جس زبان سے انکا تعلق ہے اس کے ، اور نطق انسان کے بارہ میں ہے *

کوئي لفظ یا قسم الفاظ ایسي نہیں کہ جس کي تاریخ کم و بیش کامل طور سے مختلف اقسام تغیرات لساني کا مرقع نہو - مگر ان اقسام سے یکے بعد دیگرے بحث کرنے میں آساني هوگي - لہذا جو مثالیں هم منتخب کریں گے وہ اسي لحاظ سے کریں گے کہ ان اقسام کو بتدریج ظاهر کریں ، اور چونکہ اشتقاقي تحلیل و تجزیہ اس امر پر کچھہ کم انحصار نہیں رکھتا کہ الفاظ کو بجائے شے منفرد تصور کرنے کے جدا جدا عناصر کا مجموعہ خیال کیا جائے پس اجزائے نطق کے مرتب هونے کا وصف اگر سب سے پہلے اپني طرف توجہ کو منعطف کرتا ہے تو کوئي بے جا بات نہیں ہے *

## مرکب الفاظ

یہہ اظہر من الشمس ہے اور اس سے ہر شخص واقف ہے کہ ہم ہمیشہ دو لفظوں کو جو بذات خود بامعنی ہیں یکجا کرکے مرکب لفظ بناتے رہتے ہیں—مثلاً break-neck, god-like, fear-inspiring house-top—یہہ ان ہم‌معنی مرکبات ناقص کے مترادفات ہیں inspiring fear, like a god, apt to break one's neck, top of a house—طریق اظہار خیال میں زیادہ چستی اور اسانی کی خاطرهم نے روابط کو حذف اور ترتیب عام کو الٹ کر بلکہ سب سے زیادہ مسئلہ توکید میں طریق واحد اختیار کرکے مرکب الفاظ میں مرکبات ناقص سے زیادہ وحدت پیدا کردی — توکید کا طریق خاص ظاہری ذریعہ ترکیب ہے- یہہ دو ہستیوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کا تابع بنا کر ایک واحد ہستی پیدا کردیتا ہے — ہماری معمولی گفتگو میں اس قسم کے الفاظ بہ کثرت پائے جاتے ہیں مگر جو مرکبات ناقص کہ اُن کے ماخذ ہیں اُن کی ترتیب الفاظ (collocation) نے اس قدر آہستہ آہستہ یہہ صورت اختیار کی ہے کہ سمجھہ ہی میں نہیں آتا کہ well-known اور mother-tongue کی مانند مرکب الفاظ کو، محض ترتیب الفاظ مرکب ناقص کو مد نظر رکھکر، الگ الگ لکھنا چاہئے یا ان کے درمیان علامت وصل ہونی چاہئے کیونکہ یہہ ایسے مرکب الفاظ ہیں جن کو کسی مرکب ناقص کی ترتیب الفاظ سے تعلق نہیں - ایک قسم کے الفاظ مثل dial-plate, well-being کا یہہ حال ہے کہ کبھی ان میں علامت وصل لکھی جاتی ہے اور کبھی نہیں، حالانکہ رواج اسی کو مانتا ہے کہ مرکب لفظ کے اجزا کے درمیان علامت وصل ہونی چاہئے - ان کے علاوہ herself, godlike ہیں، ان کے اجزا ایسے گھل مل گئے ہیں کہ کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ یہہ مرکب الفاظ ہیں، کیونکہ یہہ ایک عرصہ سے ملے ہوئے لکھے جاتے ہیں اور ہم بھی ان کو یونہیں لکھنے کے عادی ہوگئے ہیں - اس سے بڑھکر ہم نے بعض ایسے مرکبات بنائے ہیں کہ اب اُن کا تجزیہ و تحلیل کرنے میں سوچنا

پڑتا ھے — اسي طرح کا ایک لفظ forehead ھے جو اب بھي اس طرح لکھا جاتا ھے کہ اپنے ماخذ سے ملتا رھے لیکن تلفظ میں اتنا فرق آگیا ھے کہ اگر اس کے ھجے نظر انداز کردئے جائیں تو اس کے استعمال کرنے والوں میں سے سو میں سے ننانوے کي نظر کا اس کي اصل تک پہنچنا محال ھے — fortnight بھي ایسا ھي ھے، اس کا تلفظ اور ھجے دونوں بدل گئے ، یہہ fourteen nights سے بنا ھے — breakfast بھي اسي زمرہ میں شامل ھے—ھم نے صبح کے کھانے کا یہہ نام اس لئے رکھا کہ یہہ ھمارے دن کے طویل‌ترین روزہ کو توڑتا ھے۔ اس دن میں رات کا سونا بھي شامل ھے—ابتدا میں یوں بولا کرتے اتھے I broke fast at such an hour this morning ( آج صبح میںنے فلاں وقت روزہ کھولا) جس نے پہلے پہل بہہ کہنے کي جرأت کي I breakfasted (میں نے روزہ کھولا) وہ اصول قواعد کي خلاف ورزي کا ایسا ھي مجرم ھے جیسا کہ آج کے روز وہ شخص جو بجائے I took dinner کے I take dinnered کہے—لیکن مذاق سلیم نے یاوري کي اور غلطي پر مہر تصدیق ثبت کردي کیونکہ قوم و جماعت اس پر آمادہ تھي کہ صبح کے ناشتہ اور اس کے کھانے کے فعل کو ایک خاص نام سے موسوم کیا جائے چنانچہ اس نے ترتیب الفاظ breākfast سے ایک اصلي مرکب لفظ brĕakfast گھڑ لیا *

صرف وھي الفاظ ھماري زبان میں مرکب الفاظ نہیں ھیں جن کو دیکھتے ھي یا ذرا سے غور سے ھم پہچان لیتے ھیں کہ ان کي ترکیب میں فلاں فلاں عناصر شامل ھیں بلکہ بہت سے ایسے مرکب الفاظ بھي شامل ھیں جن پر نظر پڑتے ھي خیال پیدا ھوتا ھے کہ یہہ تو مفرد وغیر منقسم ھیں اور ان کے مرکب ھونے کي ھماري موجودہ زبان میں کوئي شہادت نہیں ملتي ، لیکن جن کي تاریخ کا پتہ دیگر اور ھماري زبان سے قدیم‌تر زبانوں سے لگایا جائے تو معلوم ھوتا ھے کہ یہہ بھي مرکب ھیں اور ان کے بھي ٹکڑے کئے جا سکتے ھیں— مثال کے طور پر دو ایک

معمولي الفاظ ليجئے - جيسے such اور which—اينگلو سيکسن ميں اُن لفظوں کي يهه صورتيں هيں swylc اور hwylc - ان ميں آخري تو اهل اسکاٹ لينڈ کے whilk سے، جس کو وہ بجائے which کے بولتے هيں، بهت هي ملتا جلتا هے - اور يهه دونوں جرمني زبان کے الفاظ solch اور welch سے بهي مناسبت رکهتے هيں - ان الفاظ کے شجرے کو ديکهنے سے معلوم هوتا هے که پرانے زمانه ميں جو الفاظ so اور who کے بجائے بولے جاتے تهے اُن پر لفظ like کا اضافه کرديا گيا هے—so-like سے such اور who-like سے which بن گيا *

ليکن اب هم اس قسم کے الفاظ چهوڑ کر جو ايسے دو لفظوں سے بنے هيں جن کے معني اور شکل الگ الگ هيں ايسے الفاظ کي طرف توجه کرتے هيں جو تاريخ لسان ميں اول الذکر سے زيادہ اهميت رکهتے هيں *

هم پهلے لفظ fearful کو ليتے هيں—غور کرنے سے معلوم هوتا هے که بديهي طور سے يهه ويسا هي مرکب لفظ هے جيسا که fear-inspiring— صاف صاف نظر آتا هے که همارا عام اسم صفت full اس کا جزو آخر هے، تاهم گو اس کا اصلي ماخذ يهي نظر آتا هے ليکن يهه کسي قدر مختلف قسم کا مرکب هے - جزو متبوع يعني full ، چونکه اس سے careful, truthful plentiful, dutiful وغيرہ بهت سے الفاظ مرکب بنا لئے گئے هيں، هماري نظروں ميں اپني ممتاز و مميز شخصيت کهو بيٹها اور محض ايک لاحقه هي رہ گيا هے جيسے اسم ذات کے آخر ميں لگاکر اسمِ صفت بنايا جاتا هے جيسے که لاحقۂ ous الفاظ perilous, riotous, plenteous اور duteous ميں—يهه اس لئے بهي لاحقه هي کي حد تک پهنچ جاتا هے که جو الفاظ مرکب اس سے بنائے جاتے هيں اگر هم اُن کا تجزيه کرنا چاهئيں تو وهي معني نهيں پيدا هوتے جو که الفاظ fear-inspiring اور house-top کا تجزيه کرنے سے هوتے هيں يعني ان مرکب الفاظ کے اور جن اجزاء سے يهه بنے هيں دونوں کے معني ميں فرق نهيں پڑتا — dutiful اور

plentiful کے معني full of duty اور full of plenty نہیں ھیں بلکہ وہ duteous اور plenteous کے صحیح مترادفات ھیں - کسي نئے اسم ذات پر full لگا کر هم بجا طور سے اسم صفت بنا سکتے ھیں اور اس کا ذرا بهي اندیشہ نہیں رهتا کہ آیا اس کا مترادف مرکب ناقص " full of so and so " مہمل هوگا یا بامعني — اسي لئے جب هم کسي اسکاٹ لینڈ والے کو 'carefu اور 'fearfu بولتے سنتے هیں تو نہ تو اس کا مفہوم سمجھنے میں دقت هوتي هے اور نہ یہہ فکر هوتا هے کہ اس نے full کي قطع و برید کر کے 'fu بنا لیا *

اس کي نقیض یعني fearless کو دیکھتے هي خیال هوتا هے کہ یہہ بهي مرکب اور اس کا جزو آخر همارا روزمرہ کا لفظ less هے اور اس کے معني تو minus fear یا deprived of fear هیں اور اس لئے exempt from fear، لیکن اگر هم ایسے الفاظ کي تاریخ کا ، جو اور بولیوں میں مسطور هے، مطالعہ کریں تو معلوم هوتا هے کہ همارا خیال غلط هے اور همارے less کو اس مرکب سے کوئي واسطہ هي نہیں — صریحاً نظر آتا هے کہ اینگلو سیکسن کا لاحقۂ leas در اصل اسم صفت leas هے جو همارے اسم صفت loose کا هم‌معني هے اور fearless کے لغوي معني هیں loose from fear اور free from fear—اس مرکب کا اصلي جزو متبوع منقلب هوتے هوتے محض لاحقہ هوکر رہ گیا اور جن لفظوں سے اسے واسطہ تها اُن سے اتنا دور جا پڑا کہ اس کے ماخذ پر پردہ پڑگیا اور جو دماغ کہ اس پر غور کرتا هے یہہ اس کي غلط اشتقاق کي جانب رهنمائي کرتا هے *

## سابقات و لاحقات منفرد الفاظ سے نکلے هیں

اب ایسے لفظوں کو او مثلاً godly ‚homely ‚brotherly اور lovely- مذکورہ مثالوں کي طرح یہہ بهي دو اجزاء سے مرکب نظر آتے هیں - لیکن ان کا پہلا جزو تو همیں ایک اسم نظر آتا هے جو هماري زبان میں اپني منفرد هستي رکهتا هے

اور دوسرے کي نسبت اس کے سوا کچھہ گمان نہیں ھوتا کہ یہہ ایک صفتی لاحقہ ھے اور خود اس کي کوئي حیثیت نہیں - یہہ ھماري زبان کے الفاظ کا ضمیمہ بنکر رو نما ھوتا اور اُن کے معني میں تغیر پیدا کرتا ھے — مگر اس لاحقہ کي تعریف کیا ھے ؟ جب ھم اپني گفتگو کي قدیم شکل یعني اینگلوسیکسن میں اس کا کھوج لگاتے ھیں تو پتہ چلتا ھے کہ ھمارے موجودہ استعمال نے اس کي ایسے ھي کایا پلٹ کردي جیسے کہ fearful کے full کي اسکات لینڈ کي بولي نے، یعني ایک اصلي حرف صحیح جو آخر میں واقع ھوا تھا اسے حذف کردیا—اس کي ابتدائي شکل lic تھي—آخري حلقي حرف الماني الاصل زبانوں کے لاحقہ ھائے مترادف میں آج تک چلا آتا ھے، مثلاً جرمني میں lich ، سویڈي میں lig اور ڈچ میں lijk -یہہ واقعہ طبعاً ھمیں اس خیال کي جانب لیجاتا ھے کہ ھو نہو یہہ ھمارے معمولي اسم صفت like کي مسخ شدہ صورت ھے اور قدیم تریں جرمني بولي میسو گاتھک (Moeso-Gothic) کا مطالعہ تو اس میں شک و شبہ کی گنجائش تک نہیں چھوڑتا کیونکہ وھاں ایک تو لاحقہ اور اسم صفت میں کوئي فرق ھي نہیں دوسرے جو مرکب الفاظ کہ مشتقات پر لاحقہ لگاکر بنائے جاتے ھین اُن کي ترکیب میں اسم صفت ایسے ھي صاف صاف نظر آتے ھیں جیسے کہ ھمارے god-like اور child-like وغیرہ میں - تمام الماني الاصل بولیوں میں ایسے الفاظ عام طور سے پائے جاتے ھیں مگر ھم لوگوں نے، جو انگریزي بولتے ھیں ، اس لاحقہ کے معني میں ترمیم اور اس کے انطباق و اطلاق میں وسعت پیدا کردي - یہہ باتیں اس کو کسي اور زبان میں حاصل نہیں ھیں - ھماري زبان میں یہہ وہ لاحقہ " متعلق فعل " ھے جسے ھر اسم صفت میں لگاکر " متعلق فعل " بنا لیا جاتا ھے ، مثلاً fearfully, badly, truly fearlessly - قدیم اینگلوسیکسن میں ایسے متعلقات فعل ان اسمائے صفت کي جن کا جزو آخر lic ھوتا تھا "حالت غیر فاعلي" (oblique cases) کہلاتے تھے پس لابدي تھا کہ یہہ متعلقات فعل ایسے ھي اسمائے

صفت سے مشتق ہوں جو lic لگا کر بنائے گئے ہیں۔ پورا لاحقہ " متعلق فعل" lice تھا ، اس کی e "حالت" (case) کی علامت ہے۔ اس کی مثالیں یہہ ہیں : ânlîce (only, singularly =) جو ânlîc (sole, singular =) سے بنا ہے اور جس کے لغوی معنی ہیں one-like اور leôflîce (lovelily =) جو leôflîc (lovely) سے بنا ہے۔ عہد جدید کے لوگوں نے اس لاحقہ سے اسم صفت بنانا ترک کردیا اور اس قسم کے صرف وہی اسم صفت اب باقی رہ گئے جو پرانے زمانے سے چلے آتے ہیں مگر ہم اس سے 'متعلق فعل' بنانے لگے اور اس کو نظر انداز کرکے کہ اس کی اصلیت کیا ہے اور اگلے زمانے میں یہہ محض ایک خاص نوع کے اسمائے صفت کا لاحقہ تھا ، بے تکلف جس اسم صفت کو چاہتے ہیں اُس کے آخر میں اسے بڑھا کر متعلق فعل بنا لیتے ہیں۔ علاوہ اس کے ہم نے اس کی صورت بھی بگاڑ دی ، آخر کا حرف علامت e فضول سمجھہ کر حذف کردیا اور اس کے ساتھہ ساتھہ اُس حرف صحیح پر بھی آفت آئی جس کے بعد یہہ لگایا جاتا تھا —— اس لاحقۂ متعلق فعل کی تاریخ خاص توجہ کی مستحق ہے کیوں کہ ہمارے نظام قواعد میں اس لاحقہ کا قریب ترین زمانے میں اضافہ ہوا ہے اور اسکی توضیح اس زمانے میں ظہور میں آئی ہے جب کہ ہماری زبان کی نمو کو تحریرات معاصر نے بے نقاب کیا ہے۔ یکے بعد دیگرے جو تغیرات ہوئے وہ یہہ ہیں : ابتداء میں اسم صفت like بہت سے اسمائے ذات کے آخر میں بڑھا کر اسیطرح سے بہت سی اقسام کے مرکب اسمائے صفت بنائے جاتے تھے جیسے کہ ہم آج بھی full بڑھا کر بنا لیتے ہیں ، زاں بعد full کی طرح ایک حد تک اسکی اصلیت کا خیال جاتا رہا اور یہہ ایک لاحقہ تصور کیا جانے لگا جس کی مدد سے مشتق شدہ اسم صفت بنائے جانے لگے ، پھر ان اسمائے صفت کی ایک " حالت غیر فاعلی " اکثر متعلق فعل کے معنی میں استعمال کی جانے لگی اور لاحقہ کی واضح شکل اور ترمیم شدہ صورت کا استعمال اهمیت حاصل کرتا گیا اور اس کا رواج

کثرت سے ہونے لگا حتی کہ اسم صفت کے معني میں اس کا استعمال مفقود ہوگیا اور اسم صفت کي منفرد هستي فنا ہوکر محض لاحقۂ "متعلق فعل" ہوگئي - جیسے جیسے اس کي صورت بگڑتي گئي ویسے هي ویسے لوگ اسکي اصلیت اور اس کے استعمال میں جو تغیر ہوتا گیا اسے بهي بهولتے گئے - مسخ هیئت سے یهه نسیان اور نسیان سے مسخ هیئت پیدا ہوئي *

ایک اور جرمن ماخذ لاحقه ship کي ، جو friendship, worship, اور lordship وغیرہ میں پایا جاتا هے اصلیت کا اگر پتہ لگایا جائے تو صریح طور سے معلوم ہوتا هے کہ یهه لفظ shape هے اور اس کے معني کا form سے بدل کر status, condition, aspect اور rank ہو جانا بین طور سے طبعي اور آسان دکهائي دیتا هے - اگرچہ جو مثالیں هم نے اوپر لکهي هیں به نسبت اُن کے یهه تغیر کسي قدر کم صریح هے *

ایسي صورتوں میں جیسي کہ I loved هے کسیقدر زیادہ دقت کا سامنا ہوتا هے - یہاں آخري d ، علامت زمانۂ ماضي ، مادہ love میں لگادي گئي هے تاکه فعل کا وقوع زمان گذشته میں ظاهر کرے اور جو شواهد کہ هماري زبان میں ملتے هیں وہ اس کا خیال بهي نهیں آنے دیتے کہ یهه ایک سالم لفظ سے لي گئي هے - اسکي اصلیت نہ اینگلو سیکسن بتاتي هے نہ کوئي اور جرمن ماخذ بولي جو اینگلو سیکسن کي هم عصر تهي - چونکه یهه علامت ماضي ان زبانوں کا ایک خاص وصف هے جو جرمن ماخذ زمرہ سے تعلق رکهتي هیں اور اس بڑے خاندان میں اس کا کهیں نام و نشان نهیں ملتا جس سے یهه وابسته هیں اس لئے اس کے سوا چارۂ کار هي نهیں کہ هم فرض کرلیں کہ ان زبانوں کے اپنے خاندان سے جدا ہونے کے بعد اس علامت ماضي نے جنم لیا جیسے کہ لاحقۂ "متعلق فعل" ly جو کہ هماري زبان کي ایک خصوصیت هے اس کے جرمن ماخذ زبانوں سے جدا ہو-

کے بعد پیدا ہو گیا - حاصل کلام یہہ کہ یہہ علامت حال ہي میں همارے زبان میں داخل هوئي هے اور اسکي پیدایش کا پتہ لگالینے کي توقع کي جاسکتي هے - درحقیقت اس کا حال همیں میسوگاتهک بتاتي هے جو جرمن ماخذ بولیوں میں قدیم ترین هے - باقي بولیوں سے اس کا وهي تعلق هے جوکہ اینگلوسیکسن کا انگریزي سے - میسوگاتهک کي قدیم اور اصلي شکلیں اس امر کو واضح کرتي هیں کہ فعل کے مادہ میں ایک اور فعل یعني to do کي ماضي did لگاکر صیغہ هائے ماضي بنائے جاتے تھے - میسوگاتهک بولي میں we tamed کے بجائے tamidêdum بولتے تھے جس کے معني ایسے هي واضح طور سے tame-did-we هیں جیسے کہ اینگلوسیکسن میں لفظ sôthlîce (= truly, soothly) کے معني in a sooth-like (truthlike) way — پس I loved در اصل I love did هے یعني I did love ، جس کا هم آج بھي بارها اعادہ کیا کرتے هیں مگر محسوس نهیں کرتے کہ یہہ پراني ترکیب هے - اس لاحقہ کي ترکیب بالکل ویسي هي هے جیسي کہ truly کے ly کي، فرق صرف اتنا هے کہ اسکو عرصۂ وجود میں آئے مدتیں گذر گئیں اس لئے نظر وهاں تک مشکل سے پهنچتي هے *

اب تک همنے جو مثالیں لي هیں وہ هماري زبان کے جرمن ماخذ حصہ سے تعلق رکھتي هیں اور ایسي شکلیں هیں جو جرمن ماخذ بولیوں کے لئے مخصوص هیں لهذا ، جیسا کہ هم اس سے قبل کهہ چکے هیں ، همیں یقین کامل هے کہ وہ اس زمرہ کي باقي بولیوں سے جن سے کہ ان کا تعلق هے الگ هوجانے کے بعد عرصۂ وجود میں آئي هیں - تاهم لاحقۂ متعلق فعل ly کے استعمال کے علاوہ اوروں کا ظهور اسوقت سے پهلے هي هوچکا تھا کہ هم جرمن ماخذ بولیوں کي کیفیت سے بذریعہ تحریرات معاصر واقف هوں ، لیکن یہہ ایسي وجهہ نهیں کہ جس سے هم اپنے اشتقاقي تجزیہ کو بنظر اشتباہ دیکھنے لگیں یا جو نتائج هم نے اس تجزیہ

سے اخذ کیئے ھیں ان کے صحیح و موجبه ھونے میں شک و شبه ھو۔ ھمیں
ان الفاظ کے وھی اور وھی دو حصے ھونے کا، که جن میں وہ آج بھی
تقسیم ھوسکتے ھیں ایسا ھی یقین ھے جیسا که اس صورت میں ھوتا
جبکه ان کے اجزاء ھمارے سامنے ترکیب دئے جاتے - اگر ایسا نہوتا
اور نمونۂ لسان کے متعلق جو نتائج هم نے اخذ کئے هیں وہ محض
تحریری شواهد هی پر محصور و مقصور هوتے تو تاریخ اسان
میں جو انکشافات هم نے کئے هیں ان کا ابتداء هی میں
خاتمه هو جاتا - ایسی زبانیں تو کم هی هیں جنکے معتدبه حصه کی
نشو و نما تحریرات معاصر سے ظاهر هوتی هو - ادبیات بہت کرتا هے
تو یهه که کسی بولی کی تاریخ کے بعض ممتاز قرنوں پر روشنی ڈالدیتا
اور ان قرنوں کے درمیانی زمانوں کو تاریکی میں چھوڑ دیتا هے - اس
کی اس قسم کی اعانت سے هم کبھی اس منزل پر نہیں پہنچتے که
جہاں کسی بولی کی واقعی اصلیت قریب قریب معلوم هو جائے، اس لئے
عالم اشتقاقیات مجبوراً خود زبان هی سے سوال کرتا اور جانچ پرتال کرکے
خود لفظوں هی کی زبان سے ان کا فسانه کہلاتا هے، جو اعمال تغیر اور
نشو و نما درحقیقت زبان میں جاری هیں ان کے اور ابتدائی زمانے کے
ویسے هی یا ان سے ملتے هوئے اعمال کے درمیان مشابہت قایم کرکے
ابتدائی زمانے کی کیفیت بیان کرتا هے - اگر وہ مناسب احتیاط اور
معقول پابندی اصول سے کام لے تو پھر اس کے نتائج اسی قدر قابل اعتراض
هوسکتے هیں جتنے که عالم ارضیات کے، جو خواص نامیه سے معمور
حیوانات و نباتات کو جو چٹانوں میں گہرائی پر دبے هوئے تھے دیکھکر
یهه نتیجه نکالتا هے که یهه چٹانیں اسی زمانے کی هیں جس
زمانے میں وہ حیوانات و نباتات، جو زمانۂ حال کے حیوانات و نباتات
سے مشابه هیں، بکثرت موجود تھے *

اب هم اگر اپنی انگریزی زبان کے ان حصوں کی طرف متوجه هوں
جو همیں لاطینی سے ملے هیں یا جن کی نمو زمانۂ قدیم کی هے تو یہاں

بھي وھي حالت نظر آتي ھے - مضمون اس قسم کا ھے کہ بہت سي اور مختلف‌النوع مثاليں پيش کي جاسکتي ھيں ليکن ھم ايک يا دو پر ھي قناعت کرتے ھيں *

سلسلۂ اعداد اضافي يعني quadruple, triple,'double اور quintuple وغيرہ ميں ھميں لاحقہ ple ملتا ھے جو خاص طور سے بتاتا ھے کہ لفظوں کي حيثيت بروئے قواعد کيا ھے - جب ھم لاطيني کي اعانت سے، جس سے کہ ھم نے يہہ لفظ مستعار لئے ھيں ، تحقيق کرتے ھيں تو معلوم ھوتا ھے کہ يہہ مختصر سا لاحقہ لفظ plic کي بگڑي ھوئي صورت ھے اور plic ايک مشہور مادہ ھے جس کے معني ھيں to bend, to fold پس double در اصل duplic اور duo-plic کا مخفف ھے اور بلحاظ معني ھمارے جرمن ماخذ لفظ two-fold کا صحيح صحيح مترادف - لفظ duplicate ميں اس کي پوري شکل اب بھي موجود ھے *

ھماري روز مرہ کي گفتگو ميں قديم ترين لفظ am ھے جو مصدر to be کا صيغۂ واحد متکلم ھے — اس ميں کوئي بات ايسي نہيں پائي جاتي کہ جس سے يہہ مفرد و غير منقسم نہ معلوم ھوتا ھو ليکن جب ھم اس کے گذشتہ تغيرات کا پتہ لگاتے اور اُن زبانوں کا مطالعہ کرتے ھيں جن سے رشتۂ موانست کي ھماري زبان مدعي ھے ، تو معلوم ھوتا ھے کہ اس کي دو آوازيں دو مختلف عناصر کے دھندلے نقوش ھيں — پہلا يعني a تو اصلي جزو as ( अस् ) کي نشاني ھے جس سے کسي شے کے وجود کا خيال ظاھر کيا جاتا تھا اور دوسرا يعني m ايک لاحقہ يعني mi ( मि ) کا قايم مقام ھے جو در اصل ايک ضمير تھا — اس کے وھي معني تھے جو ھمارے موجودہ لفظ me کے ھيں ، اس سے فاعل کے صدور فعل يعني موجودگي کو محض متکلم کي ذات تک محدود کرنے کا کام ليا جاتا تھا - در حقيقت يہہ ايسا لاحقہ تھا جو ھماري زبانوں کے خاندان کي ابتدائي تاريخ کے زمانے ميں عام طور سے واحد متکلم بنانے کے ليئے رائج تھا — پس am ميں ايک فعل اور اس کي ضمير فاعلي

دونوں شامل هیں اور اس کے معني هیں I — be یعني I exist —
اسي فعل کے صیغۂ واحد غائب is میں بالکل یهي باتین پائي جاتي
هیں اگرچه استعمال لساني نے اس کے ساتهه ویسا برتاو نهیں کیا ـ
جس طرح که am قایم مقام as-mi ( असृ मि ) هے جس کے معني هیں
be-I اسي طرح is قایم مقام as-ti ( असृ ति ) هے جس کے معني هیں
be-that — کثرت استعمال نے دوسرا جزو بالکل اُڑادیا اور همارا is اب
محض as کا قایم مقام هے مگر جرمن ماخذ بولیوں اور دوسري بولیوں
کي، جوقدیم زبان سے نکلي هیں اور جن میں مرکب asti پهلے پهل بنا تها ،
بهت بڑي تعداد نے کم سے کم ضمیري لاحقه ti (ति) کا پهلا حرف صحیح
اب بهي قایم رکها هے، مثلاً جرمني میں اس کا مترادف ist ، سلیواني میں
yest ، لاطیني میں est ، یوناني اور لتهواني میں esti اور سنسکرت میں
asti (अस्ति) هے - یهي وه t هے جو th یا s کے بهیس میں اب بهي
تصریف افعال میں موجود اور صیغۂ واحد غائب حال کے آخر میں نظر آتي
هے - he loveth or loves یوں بنا هے *

جو مثالیں که هم اوپر لکهه چکے هیں اُن سے همارا مقصود، یعني کیوں
کر لاحقات اور الفاظ کي انواع پیدا هوتي هیں ، بخوبي واضح هے —
وه اسمائے صفت جو full یا less سے بنے هیں ، ایسا زمرہ الفاظ
بناتے هیں جس کے افراد سے تسلسل تعلق نمایاں هوتا هے یعني سب
لفظ بلحاظ وصف ذاتي یکساں هیں ، مثلاً سب لفظ اسمائے
ذات سے مشتق هیں — ان اسمائے ذات کے معني میں ایک
قسم کا تعلق هے — یهه اپني قدیم شکلوں سے ایک هي قسم کا تعلق
رکهتے هیں — گفتگو میں ان کا ایک خاص محل استعمال هے
جس کي علامت full یا less هے جو آخري جزو یا لاحقه هے —
اگر ly پر غور کیا جائے تو یهه بات عیاں تر هوجاتي هے — هم لاحقه ly
سے عام طور سے " متعلق فعل " کے معني پیدا کرتے هیں اور همارے
" متعلقات فعل " کي بهت بڑي تعداد اسي سے بنائي جاتي هے —
هماري مادري زبان کے ابتدائي زمانے میں آخر میں m اور اس سے

بھي قديم تر زمانے ميں me مادۂ فعل کے آخر ميں لگاکر افعال کے صيغہ هائے واحد متکلم حال بنائے جاتے تھے ، اسي طرح جيسے کہ آج بھي s ، جو کہ جزو اصلي ti کا قايم مقام ھے، بڑھاکر صيغہائے واحد غايب حال بنائے جاتے هيں — ايک زمانہ تھا کہ يہہ تمام علامات قواعد محض علامات نہ تھيں بلکہ ان کے بجائے ايک ايک لفظ تھا جس کے معني الگ تھے اور ديگر الفاظ سے ملکر الفاظ مرکب بناتا تھا — يہہ صورت شاذ ونادر نہ تھي بلکہ عام تھي اور ان الفاظ سے طرح طرح کے مرکب لفظ بنائے جاتے تھے - ان ميں سوا اس کے کہ معني ميں وسعت پيدا کردي گئي هو اور بکثرت استعمال هونے لگے هوں اور کوئي خاص بات ايسي نہ تھي کہ جس کي وجہ سے ان ميں اور break-neck, house-top forehead, اور fortnight وغيرہ اور اسي قسم کے مرکب الفاظ مين کوئي فرق هو - تاهم يهي واقعہ اس کے لئے کافي تھا کہ ان کا مسلمہ وصف ذاتي بدل جائے اور مميز و ممتاز لفظ محض بے حقيقت لاحقہ هوکر رہ جائيں - هر لفظ مسخ هوکر محض ايک ترکيبي عنصر هوگيا يعني ايک ايسا عنصر جو مشتق کي منطقي صورت اور بلحاظ قواعد اس کا وصف ذاتي ظاهر کرنے لگا — يہاں مشتق سے مراد وہ لفظ ھے جو کسي قديم لفظ سے ، جس کے آخر ميں علامت لگائي جاتي تھي ، بنا هو - ايک وقت تھا کہ جب fear-struck, free-making, fear-free fear-loose, fearful love-like, love-rich, love-sick اور love-lorn ايک هي قسم کے الفاظ سمجھے جاتے تھے، گو ان مرکبات کي ترکيب ميں سستي پائي جاتي ھے- محض اِس امر نے کہ کون کس حد تک مقاصد گفتگو حل کرنے کے کام آسکتا ھے اور ادائے مطالب کي ضروريات محسوسہ کے لئے کار آمد ھے ان ميں سے دو يا تين کا وصف ذاتي بدل ديا اور باقي جيسے تھے ويسے کے ويسے هي رهے *

## اجتماع لاحقات و سابقات

هر شخص جانتا ھے کہ اکثر ايک هي لفظ ميں بہت سے ترکيبي عناصر جمع هو جاتے هيں مثلا truthfully ميں قديم لفظ (primitive)

truthful میں لاحقۂ متعلق فعل ly لگا ہوا ہے اور صفتي لاحقہ full قدیم تر لفظ truth کا صفتي لاحقہ ہے - ایک اور قسم کے ترکیبي عنصر سے ، یعني ایک سابقہ بڑھاکر ، ہم اس سے بھي زیادہ پیچیدہ مرکب untruthfully بنا سکتے تھے- سلسلۂ ترکیب یہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ خود truth میں ایک لاحقہ موجود ہے ، یہہ لفظ اسم صفت true سے مشتق ہے جیسا کہ strength, width, wealth وغیرہ سے ، جو well strong, wide وغیرہ سے بنے ہیں، اس کا مشابہ ہونا ظاہر کرتا ہے - true بھي اگر ہم اپني تحقیقات کو اسکے زمان آغاز کي تاریخ تک پہنچادیں تو معلوم ہوگا کہ ایک ترکیبي عنصر پر ختم ہوتا اور ایک مادۂ فعل سے، جس کے معني ہیں 'to be firm, strong, reliable' نکلا ہے- ہماري زبان کا لاطیني حصہ، جس میں تغیرالاجزاء الفاظ کي بھر مار ہے،اس قسم کي پیچیدہ ساخت کے الفاظ کي کثرت سے مثالیں پیش کرتا ہے، مثلاً لفظ inapplicabilities میں دو سابقے یعني نفي کا in اور حرف جر ad جس کے معني ہیں to اور تین لاحقے ہیں یعني able جس سے اسم صفت بنتا ہے ، ty جس سے اسم صفت سے اسم ذات بنایا جاتا ہے اور s جس سے جمع بنائی جاتي ہے - یہہ سب سابقے اور لاحقے مادۂ فعل plic کو گھیرے ہوئے ہیں جس کو ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ الفاظ triple, double وغیرہ میں لاحقہ کا کام دیتا ہے اور جس کے معني ہیں bending اور folding - معني کي بہ تدریج توسیع و ترمیم اور بذریعہ مناسب علامات ایک سلسلے سے دوسرے میں منتقل کرنے سے ہم نے اس خیال واحد کو ایک ایسي شکل میں تبدیل کردیا کہ جو اب ایک لمبے چوڑے مرکب ناقص سے ادا کیا جاسکتا ہے - یعني numerous conditions of being not able to bend (or fit) to something.

## تمام الفاظ در اصل مرکب ہیں

سوائے چند مستثنیات کے جو بدیہي ہیں ہماري زبان کے تمام الفاظ کا اسي طرح تجزیہ سے کیا جا سکتا ہے - اس تجزیہ سے یہہ معلوم

ہوتا ہے کہ ان میں کم سے کم دو عنصر موجود ہیں جس میں سے ایک تو کسی مخصوص خیال کا مُظہر ہے اور دوسرا اُس خیال کا محدود کیا جانا ، استعمال ، یا تعلق بتاتا ہے — اُن مختصر الفاظ کی نسبت بھی جو سادہ سے سادہ نظر آتے ہیں ثابت کیا جاسکتا ہے کہ وہ یا تو am مترادف as-mi کی طرح بگڑے ہوئے ترکیبی عنصر کی باقیات صالحات ہیں یا is مترادف as-ti کی مانند ایک عنصر کھو بیٹھے ہیں جو زمان سابق میں اُن میں موجود تھا — پس یہہ ہماری زبان کے ہر لفظ کی طبعی ساخت ہے — جس خاندان سے ہماری زبان کا تعلق ہے اس کی سب زبانوں کا یہی حال ہے — اس میں ہمیشہ ایک اصلی اور ایک ترکیبی حصہ ہوا کرتا ہے یعنی مادے پر لاحقہ ، یا لاحقہ و سابقہ ، یا ان دونوں میں سے کئی کئی کا اضافہ کیا جاتا ہے — اگر اصطلاح کی زیادہ پابندی مقصود ہو تو یوں کہئے کہ کوئی مستغنی عن الترکیب نہیں ہے ، کوئی یہی بذات خود ایک ممیز ہستی نہیں رکھتا ، سب میں ان کا تعلق ظاہر کرنے والی علامات موجود ہیں اور وہ ان کو کسی نہ کسی سلسلے یا زمرے سے منسلک کرتی ہیں

## سب ترکیبی عناصر در اصل مفرد الفاظ ہیں

اس سے صاف ظاہر ہے کہ لسانی تجزیہ کا خاص حصہ ایسے الفاظ کی ، جن کو کہ ہم مرکب کہتے ہیں ، تحلیل اجزاء پرمشتمل نہ ہوناچاہیئے بلکہ اصلی اور اشتقاقی عناصر کی تمیز و فرق ، ان کے مادے کو اضافوں سے جو ان میں بڑھائے گئے ہیں پاک کرنے ، اور ہر اضافے کو الگ الگ تسلیم کرکے اس کی جدا گانہ ہستی اور استعمال کو دکھانے ، پر مشتمل ہونا چاہیئے — لیکن میرا خیال ہے کہ ہماری مثالوں سے یہہ امر واضح ہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں حقیقتہً کوئی بین فرق نہیں ہے — دونوں صورتوں میں طریق تجزیہ یہہ ہے کہ زمان سابق کی اس ترکیب کا پتا لگاتے ہیں کہ جس نے مفرد عناصر کے قالبوں کو ملایا

اور ایک جان کردیا۔ ایک حد تک یہي حالت هے ـــ یہہ ایسي محسوس صداقت هے کہ جس میں انکار یا شک و شبہہ کي گنجائش نہیں ـــ اگر جرمن ماخذ زبانوں میں اسم صفت full نہوتا تو fearful اور truthful جیسے مشتق اسمائے صفت بھي نہ پیدا هوتے ـــ اگر اُن میں اسم صفت like نہوتا تو انہیں godly اور lovely کي مانند نہ تو اسمائے صفت نصیب هوتے اور نہ fearfully اور truly جیسے متعلقات فعل ـــ یہي is, am, loved, friendship اور باقي ماندہ الفاظ پر صادق آتا هے - هماري زبان کے اشتقاقي عناصر کي ، خواہ اُن کا تعلق قواعد سے هو یا الفاظ کو ترکیب دینے سے ، بہت بڑي تعداد کا پتا لگا کر ثابت کیا جا سکتا هے کہ وہ منفرد الفاظ سے بنے هیں - یہہ سچ هے کہ اب بھي بہت سے لفظ ایسے هیں جن کي اصلیت معلوم* کرنا ممکن نہیں لیکن اس بناء پر هم کو یہہ نتیجہ مرتب کرنے کا حق نہیں کہ ان کي تاریخ کي نوعیت جدا گانہ هے - جیسے کہ اور علوم میں تسلیم کرنا پڑتا هے کہ اگر متعدد معلول ایک سے هیں تو ان کي علتیں بھي ایک سي هوں گي اسي طرح قواعد میں بھي ماننا پڑتا هے کہ :ـــ گندم از گندم بروید جو ز جو - هم ابھي دیکھہ چکے هیں کہ ترکیبي عنصر کیوں کر بگڑتے اور مسخ هوجاتے هیں حتیٰ کہ ان کي علامات اصلیت پر پردہ پڑجاتا هے اور کبھي کبھي تو وہ معدوم هي هوجاتي هیں- truthful کے full کا پہچاننا تو دشوار نہیں لیکن truly کے like کو سمجھنے کے لئے کسي قدر تاریخي تحقیقات کي ضرورت هے-جہاں تک همارا علم هے hateful اور lovely بلحاظ قدامت برابر هیں لیکن آخرالذکر کے شواهد ماخذ پر استعمال لساني کي اسقدر نظر عنایت نہیں رهي جس قدر کہ اول الذکر کے شواهد ماخذ پر - لفظ am میں ضمیر me یا I loved میں did کا پتا لگانے کے لئے اس سے بھي زیادہ دور رس تحقیقات کي ضرورت هے ـــ اگر حسن اتفاق سے دو ایک بوسیدہ مسودات، جو کہ میسوگاتھک زبان کي واحد تحریرات هیں ، دست برد زمانہ سے نہ بچ گئے هوتے تو آخرالذکر کي پیدائش کا حال ایک مسئلہ مالاینحل

بتا رهتا ، خوب خوب عقل آرائیاں هوتیں مگر دست ثبوت اس کے دامن تک نه پهنچتا - کسی بولي اور اس کے قدیم ترین بزرگ کي درمیاني پشتوں میں سے کسي پشت کے حالات معدوم هوجانے کے یهه معني هیں که شهادت کا وہ حصه معدوم هوگیا جو اس کي هیئت کي اصلیت بتاتا — اگر انگریزي روئے زمین کي زبانوں کي صف میں یکه و تنها هوتي" تو" اس کي تاریخ الفاظ کا ناقابل التفات حصه هي معلوم هوتا ، مگر اس کے بہت بڑے حصے کا پتا اس سے ملتي جلتي بولیوں سے لگتا هے جن میں سے بعض معاصر هیں" اور بعض قدیم ، اور همیں اس کے یقین کرنے میں ذرا بهي تامل نهیں که اس کي زندگي کے هر زمانے کي مستند تحریرات "کا محفوظ هونا باقي مانده حصے پر روشني ڈالے گا — چوں که استدلال" بالمشابهات یا قیاسات کا سلسله کهیں نهیں توتتا اس لئے" طالب علم لسانیات هر معاملے میں اپنے تجزیه و تحلیل کے بے خطا هونے کا یقین اور اُن عناصر میں تمیز و فرق پیدا کرنے پر ، جن سے که الفاظ در اصل ترکیب دئے گئے هیں ، مجبور هوتا هے - اس یقین هي پر اس کے تحلیلي اعمال کي قدر و قیمت کا دار و مدار هے - اگر ان اعمال کے کچهه حصے کو تاریخي اور اصلي تصور کیا جائے اور کچهه کو نظري اور فرضي تو تاریخ لساني میں اس نے جو انکشافات کئے هیں سب خاک میں مل جائیں گے— پهرتو یهه سمجهنا چاهیئے که وہ متلاشي صداقت نهیں هے بلکه بادیۂ ضلالت میں بهتکتا پهرتا هے *

مطالعه الفاظ کرتے کرتے جب هم اُس منزل پر پهنچتے هیں جہاں هم کو ماننا پڑتا هے که فلاں عنصر بذات خود معني و استعمال رکهتا هے اور مطالب ادا کرنے کے لئے اس کو دیگر عناصر سے ترکیب دیا جاتا هے تو یهه تسلیم کرناهي پڑتا هے که یهه هستي منفرد رکهتا هے- مختصر یهه که همارے الفاظ کے اجزاء کسي زمانے میں خود لفظ تهے *

اس اصول سے جو بعض بعیدي نتائج مرتب هوتے هیں ان کي طرف تو هم اُس وقت متوجه هوں گے جب تاریخ نطق انساني کي تحقیقات

عرتے کرتے اس سے ارفع تر منزل پر پہنچیں گے ، فی الحال تو ہمارے مقصد لفظ کا تقاضا ہے کہ چوں کہ تمام لفظ جو ہمارے علم میں ہیں زبان کے پہلے سے موجود اجزاء کے یک جا کرنے سے بنتے ہیں یعنی پرانے مصالح سے نئی عمارتیں بنائی گئی ہیں ، اس لئے یاد رکھیں کہ مرکب الفاظ کا بنانا ؛ جس کی وجہ سے اکثر ایک جزو مخفف ہوکر محض ایک علامت ترکیبی رہ جاتا ہے ، ہماری زبان کے مکانیہ میں سے ایک ممتاز پرزہ ہے — یہہ وہ اساسی اور اہم عمل ہے جس کے باعث یہہ ہمیشہ بڑھتی اور تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اس کی عضوی نشو و نما ظہور میں آتی ہے — کون کون سے اعمال اس عمل کے ساتھہ ساتھہ وقوع میں آتے اور اس کی اعانت کرتے ہیں ، اس کی تحقیقات ہم اگلے لیکچر میں کریں گے *

# تیسرا لیکچر

گذشتہ صحبت میں ہم نے اعمال نموئے لسان کي جانچ پرتال اور توضیح کي تھي - اس صحبت میں بھي ہم یہي کریں گے — اس وقت ہم نے زبان کے محفوظ رھنے اور منتقل ھونے کے طریقے کي ابتدائي تحقیقات کي تھي اور اس نے ہم کو اس قوت کي اصلي ماھیت بتادي جس کے سوا اور کسي شے سے حیات لساني کے تمام اعمال، یا جن کو اگر زیادہ صحت مقصود ھو تو تاریخ اساني کے واقعات کہنا چاھئیے ، متاثر نہیں ھوتے - ھم نے دریافت کیا تھا کہ یہہ قوت ارادۂ انسان ھے — ھر لفظ جو موجود ھے وہ صرف ویسا ھي موجود ھے جیسا کہ انساني اعضاء کي کوشش ارادي نے اسے بولا یا لکھا ھے - یہہ محض ایک ایسے فعل سے جس کا منبع افراد ھیں بدلتا ھے اور مقرروں اور مصنفوں کي رضامندئے عام اس پر مہر تصدیق ثبت کرتي ھے — پس زبان نہ تو ایک عضویہ ھے اور نہ اسے طبیعیات نے پیدا کیا - اس کا مطالعہ مطالعۂ مادي علوم نہیں بلکہ اخلاقیات یعني نسل انساني اور اس کي انجمنوں کي تاریخ کے ایک شعبہ کا مطالعہ ھے — تحقیقات کے لئے جو طریقہ اختیار کیا جاتا ھے وہ تاریخي ھے یعني اگر تحریري شہادت مل سکے تو ازمنۂ ماضیہ کے اُن اعمال کا ، حتی کہ جس وقت سے وہ شروع ھوئے ھیں ، پتا لگایا جاتا ھے جن سے خود ھماري زبان یا دنیا بھر کي زبان نے بدل کر وہ صورت اختیار کرلي جو آج ھے ، اور پھر اُن اعمال کے اسباب وقوع اور وہ اثرات جن کے ماتحت وہ ظھور پذیر ھوئے ، اور وہ مقاصد جو اُن سے حاصل کرنے مد نظر تھے ، دریافت کئے جاتے ھیں — چنانچہ سب سے پہلے ھم نے اُس عمل کو بتایا جو پرانے مصالح سے نئي عمارت بناتا ھے ، یعني ترکیب الفاظ مرکب ، اور دکھادیا

نه موجودہ اجزائے زبان کے بنانے میں اُسے بالعموم کہاں تک دخل هے - یهي نہیں که جنہیں هم مرکبات سمجهتے هیں اور جو همیں اب تک ویسے هي نظر آتے هیں جیسے که وہ بنائے گئے تھے ، وہ محض الفاظ کو ملاکر بنائے گئے هوں بلکه وہ اس قدر گھلا ملا دئے گئے که اُن کے مفرد هونے کا دھوکا هوتا هے ، یا ، جیسا که به کثرت هوتا رهتا هے اور زیادہ اهم اثر رکھتا هے ، اجزاء میں سے ایک جزو ادنی حیثیت کا هوجاتا اور اپنے رتبه سے گرکر لاحقه بن جاتا هے اور اس کے جداگانه استعمال و معني ندارد هو جاتے هیں — همارا دعوی تھا که وہ طریقه ، جس سے تمام اجزائے ترکیبي یعنی تمام وہ علامات جو الفاظ کو بروئے قواعد تقسیم کرتي هیں ، پیدا هوئے هیں ، یهه هے — چونکه هماري زبان میں ایک یا ایک سے زیادہ اجزائے ترکیبي داخل هیں یا پہلے داخل تھے اور اب نکال دئے گئے ، لہذا عمل ترکیب وہ شے هے که تاریخ لساني میں اس کي حدود کا اندازہ کرنے میں تعلي بیجا کا امکان نہیں هے

لیکن وهي مثالیں جن کي مدد سے هم نے بتایا هے که کیوں کر اور کس کثرت سے الفاظ ملائے اور مشتقات بنائے جاتے هیں یهه بھي صاف صاف ثابت کرتي هیں که زبان میں لفظوں کا بگڑنا ، ان کے اجزاء کا حذف هونا ، اور پھر اُن سے مرکبات و مشتقات کا بننا همیشه نموئے لسان کے ساتهه ساتهه هوتا رهتا هے — معلوم هوتا هے که قانون

هر آنکه زاد بناچار بایدش نوشید
زجام دهر مئے کل من علیها فان

اقلیم زبان پر بھي ویسا هی کار فرما هے جیسا که عضوي عالم پر - اس کے بعد اب هم اُن اصول کی طرف ، جو تغیر لساني کے اس شعبه کے دامن میں نہاں هیں اور اس کے چند طریق هائے عمل اور اثرات کي جانب متوجهه هوں گے *

## تخریب صوتي

سب سے پہلا اور نہایت اهم اصول ، جس پر همیں غور کرنا هے اور جو زبان میں هر قسم کے تغیر صوتي کا باعث

ھے ، یہہ رحجان ( جس کی طرف ھم دوسرے لیکچر میں اشارہ
اور جس کو مختصراً واضح کرچکے ھیں ) ھے کہ متکلم کو تلفظ الفاظ میں
آسانی ھو ، جو آوازیں ثقیل ھیں اُن کی جگہہ نرم آوازوں کو دیں
اور جو فضول ھیں ان کو قطعی ترک کردیں — تمام موضوع
آوازیں کوشش سے پیدا ھوتی ھیں یعنی اُن کے ادا کرنے کے لئے
قوت اعصابی صرف کرنی پڑتی ھے جس کا مرکز پھیپڑا ، حلق
اور منہہ ھیں - انسان کا یہہ میلان طبعی ھے کہ وہ اس
کوشش سے اسی طرح جی چراتا ھے جسطرح کہ ھر اس موقع سے
جہاں اسے کوشش کرنی پڑتی ھے ، اب اسے اس کا تساھل
کہئے یا کفایت شعاری - مگر درحقیقت یہہ اسکی سہل انگاری ھے
یا کفایت شعاری ، اس کا فیصلہ حالات کو مد نظر رکھکر کیا جاتا ھے —
اگر جتنا ھاتھہ آیا ھے اس سے زیادہ کھو دیا تو یہہ سہل انگاری ھے
اور اگر جتنا کھو بیٹھا ھے اس سے زیادہ ھاتھہ لگ گیا تو کفایت
شعاری - زبان کے ھر فرد پر اس میلان کا اثر پڑتا اور یہہ گونا گوں
طریقوں سے جلوہ آرا ھوتا ھے - سب سے پہلے ھم اس امر پر غور کریں
گے کہ پرانے مصالح سے نئی عمارتیں بناتے وقت کس کس طور سے اس کا
فعل ساتھہ ساتھہ وقوع پذیر ھوتا ، مدد دیتا اور اصلاح کرتا رھتا ھے ؛
کیونکہ محض ترکیب ھی ، یعنی لفظوں کا ایسے عناصر سے بنانا جو بذات
خود منفرد ھستی رکھتے تھے ، وہ شے ھے جس نے اعمال تغیرات صوتی
کے لئے ایک وسیع میدان پیدا کر دیا اور زبان کی ترمیم و تخلیق کا
سبب ھونے کی حیثیت سے ان میں بہت اھمیت پیدا کردی - اگر
جملہ الفاظ کی ساخت مفرد اور شکل مختصر ھوتی تو اُن کے مسخ
ھونے کا دائرہ بھی تنگ ھوتا اور اعمال نموئے لسان کے ایک عمل ھونے کی
حیثیت سے ان تغیرات کی اھمیت بھی ادنی درجے کی ھوتی ،
مثلاً ھمارے اسم صفت like کے استعمال میں اُس استعمال سے
جو اینگلوسیکسن میں lic کا اور میسوگاتھک میں liek کا ھے
کچھہ یونہی سا فرق ھے ، برخلاف اس کے جو مرکبات اِس سے بنائے

گئے هیں اُن میں اس کی صورت اس قدر بدل گئی که پہچانا بھی نہیں جاتا — ایسے اسمائے صفت اور متعلقات فعل میں جیسے که godly اور truly هیں اس کا آخری حرف صحیح ندارد هوگیا اور such اور which ، (اینگلوسیکسن swylc اور hwylc اور میسوگاتھک swaliek اور hwaliek) میں محض آخری حرف صحیح هی باقی رہ گیا اور وہ بھی بہت هی ترمیم شدہ شکل میں — اس میں شک نہیں که هماری ماضی did اپنی قدیم شکل کی یادگار هے مگر love-d میں تخفیف کی انتہا هی نه رهی *

## تغیر صوتی مرکب الفاظ میں

اُس وجهه میں جو که تغیر صوتی کو تراکیب لسانی میں بہت هی رواج دیتی هے اور اُس میں جس کے باعث لسان میں کسی قسم کے تغیر صوتی کا پیدا هونا ممکن هوتا هے کوئی فرق هی نہیں - یہه وجهه خود لفظ کے باطن اور اُس تعلق میں ، جوکه لفظ کو اُس خیال سے هے جس کو وہ ظاهر کرتا هے ، مضمر هے - هم پہلے هی دکھا چکے هیں که لفظ نه تو خیال ، نه اُس کے بیان اور نه اُس کی تعریف ، کسی کا بھی عکس طبعی نہیں - یہه تو محض خیال کا ایک نام هے اور قیود اصول و آئین سے آزاد اور رسم و رواج پر مبنی ایک ایسی علامت هے جس سے هم اُس خیال کو منسوب کرنا سیکھه لیتے هیں — پس اس میں کوئی ایسی باطنی قوت نہیں که جس سے اس کی هیئت محفوظ رہ سکے بلکه یہه ان سب تغیرات کا نشانه بن سکتا هے جن کو بیرونی اسباب ، ضروریات استعمال اور اس سے کام لینے والوں کی سہولت اور تلون طبع سجھادیں — ایک دفعه لفظ مرکب بناکر اور اس کا استعمال مقرر کرکے هم اس کے یاد رکھنے کا ذرا بھی فکر نہیں کرتے که هم نے اس کو کیوں بنایا تھا ، بلکه هم اس بات کو بھولنے کے لئے هروقت آمادہ و مستعد رهتے هیں — جہاں ایک دفعه لفظ تراش لیا گیا ، پس هم تسلیم کرلیتے هیں که جس خیال سے هم نے اسے منسوب کیا هے یہه

اس سے جدا نہیں کیا جاسکتا اور یہي هماري ساري توجه کا مرکز بن جاتا هے ، هم اس کے اشتقاق یا اشتقاقي موزونیت پر غور کرنے کي زحمت هي نہیں گوارہ کرتے ، اگر خیال رهتا هے تو بس اپني سہولت کا — خیال سہولت کے سامنے اور کسي قسم کے خیال کو پاس هي نہیں آنے دیتے- آؤ اب دو ایک مثالوں پر غور وخوض کرلیں - ایک قسم کے بہت هي چمکدار اور خوبصورت کیڑے هیں جن سے عالم اشتقاقیات واقف هے — انگلستان اور امریکه دونوں میں اس کي نوع کا رنگ زرد هوتا هے — ان زرد پھرپھرانے والوں کے جھنڈ کے جھنڈ بعض موسموں میں سڑکوں کو گھیرے هوا میں اُڑے رهتے هیں - اب چونکه butter (مکھن) کا رنگ زرد هوتا هے یا هونا چاهئے همارے سیدھے سادے اسلاف نے اس کیڑے کا نام butterfly رکھ دیا ، اسی طرح ایک اور زرد پھول کو وہ buttercup کہتے تھے — هم نے اس لفظ کو بطور ایک نام کے استعمال کرنا شروع کردیا مگر هم صرف اس کیڑے کی زرد نوع هي کے لئے یہه لفظ نہیں بولتے بلکه اس قسم کے جتنے کیڑے هیں سب کو butterfly کہتے هیں — اگرچه ابھي تک اس لفظ کي شکل نہیں بگڑي اور آج بھی ویسي هي نظر آتي هے جیسي که اُس دن تھي جب که پہلي دفعه یہه دونوں لفظ ملائے گئے تھے ، مگر غالباً سو میں سے ایک آدمي بھي ایسا نه هوگا جس کے دل میں خیال آیا هو که یہه لفظ کیوں کر بنا یا جو کام وہ اس سے لے رہا هے اس کے لئے یہه کیوں معین کیا گیا — اب هم کو اُن هیچ اور بے لطف باتوں کا خیال بھي نہیں آتا جو اس کے اشتقاق کے باعث طبعاً یاد آني چاهئیں ، بر خلاف اس کے چونکه عرصے سے همارے خیال نے اس کو اُن خوبصورت جانوروں سے وابسته کردیا هے جن کا یہه نام بتاتا هے اس لئے هماري نظروں میں یہه لفظ شاعرانه حسن و نزاکت کا بدرجۂ اتم حامل هے *

اسي طرح زمانۂ قديم کے ایک جہازراں نے امريکه کے شمالي مشرقي ساحل پر ایک بڑا سا جزيره دریافت کیا - اتني عقل تو تھي نہیں که کوئي اچھا سا نام تجويز کرے اس لئے اُس نے اُس کا نام The new found land رکھه دیا — ظاهر هے که يهه نام اس جزيره کے لئے اتنا هي موزوں و مناسب هے جتنا که زمانۂ اکتشاف میں اُن حصص ملک کے لئے موزون تھا جو پہلے پہل دریافت کئے گئے، تاهم لوگ رفته رفته اس خاص جزيره کے لئے اس نام کو ایک موزوں نام سمجھنے اور اسے بولنے لگے - اس میں شک نہیں که شروع شروع میں تو وه اس کا صاف صاف تلفظ Newfound land کرتے تھے مگر جیسے هي که ان الفاظ نے شئے واحد کے ایک مخصوص نام کا رتبه حاصل کر لیا ان پر باقاعده متحد هونے کي مہر لگنے لگي ، تین اجزاء میں سے ایک پر زور دیا جانے لگا اور باقي کے اسکے سامنے ماند پڑ گئے، کیا بلحاظ وقعت اور کیا بلحاظ صفائي لہجه - بے شک اس کے تصفيه میں دقت هوئي که ان تین اجزاء میں سے، جو بلحاظ قدر و قیمت برابر هیں، کس پر زور دیا جانا چاهئے - آج بھي اس کے تلفظ میں اختلاف هے ، کوئي Newfoúndland کہتا هے اور کوئي Néwfoŭndland بلکه کبھي کبھي Newfoŭndlánd بھي سننے میں آجاتا هے ، لیکن آخر کار استعمال فصحاء اس کا فیصله کریگا ، ان میں سے ایک اختیار کر لیا جائے گا اور باقي کے مردود هوجائیں گے - ذرا کوئي بتائے تو سہي که اس مرکب کے ابتدائي معني کس حد تک اس کے بولنے والوں کي آنکھوں کے سامنے رهتے هیں اور پھر جب اس جزيره کا نام وهاں کي ایک بہت هي مشہور پیداوار کو دیکر هم کسي کي نسبت The fortunate owner of a fine Néwfoundland کہتے هیں تو کیا همیں اس کا سان گمان بھي هوتا هے که هم اسے ایک قطعه زمین کا مالک بنائے دیتے هیں جو حال هي میں دریافت هوا هے *

## اشتقاق کا بھولنا

مذکورہ دونوں مثالوں کي اصلي صورتیں جب سے کہ وہ الگ الگ عناصر کو ملاکر بنائي گئي ھیں جیسي کي تیسي چلي آرھی ھیں ، اول تو انمیں کوئي ترمیم نہیں ھوئی اور اگر کچھہ ھوئي بھي تو برائے نام، لیکن ان سے عیاں ھو تا ھے کہ لوگوں کا لغوي یا وضعي معني کا فراموش کرکے اصطلاحي معني مد نظر رکھنا ، یعني اصلي معني سے اعراض کر کے مجازي حیثیت کا لحاظ کرنا ، الفاظ کو بگاڑ اور ان کي صورت بدل دیتا ھے - ایک ادنی درجے کے بحري افسر کا نام وضع کرنے کے لئے ھم نے boat اور swain دو لفظوں کو ملا دیا - ھم جانتے ھیں کہ ان لفظوں کا مدلول کیا ھے اور کیوں ھے - ملاح بھي اس کے مدلول سے واقف ھیں لیکن انہیں اس سے غرض نہیں کہ یہہ معني کیوں‌کر پیدا ھوئے - انہیں اتني فرصت کہاں کہ وہ bōätswāin کے سے لمبے چوڑے مرکبات کا پورا پورا تلفظ اداکریں - انھوں نے اسے کاٹ چھانٹ کر bos'n کر دیا - ان میں سے وہ شخص جو پڑھا لکھا نہیں اتفاق ھی سے بتا سکے گا کہ ان کے سیٹي بجانے والے جمعدار کا یہہ نام کیوں رکھا گیا - اسي طرح ملاح ایک اور لفظ to'gal'nts'ls بولتے ھیں جسے ھم زمین پکڑنے والے topgallantsails کہتے ھیں ، یہہ بروئے اشتقاق صحیح تو ھے مگر طوالت سے خالي نہیں - ان مثالوں سے ظاھر ھوتا ھے کہ ابتداء سے تاریخ لسان کي کیا کیفیت رھي ھے - لفظ تراشتے ھی لوگ سوچنے لگتے ھیں‌کہ اس‌کے بولنے میں‌جو وقت لگتا اور محنت کرني پڑتي ھےاس‌میں کس‌طرح کمي ھوسکتي‌ھے ، اس کا پیچیدہ اور مشکل مجموعۂ اصوات کیوں کر اس طرح بدلا جاسکتا ھے کہ تلفظ میں روانی پیدا ھو جائے ، اس کو مختصر کیوں کر کریں ، اس کا کون سا حصہ ایسا ھے کہ ترک کردیا جائے تو افہام و تفہیم میں خلل نہ پڑے گا - یہہ باتیں کوئي دانستہ اور غور و فکر کر کے نہیں کرتا ، خود بہ خود ھوتي رھتي ھیں، ایک عالم بے خبري سا ھوتا ھے *

چند گذشتہ مثالوں کي طرف ھم پھر متوجہ ھوتے ھیں - ادھر ھمنے fourteen-night, fōre-hĕad, breăk-făst کي مانند مرکب الفاظ

کے اجزاء کا الگ الگ ہونا بھولنا اور جو وحدت دلالت ہم نے انہیں بخش دي ہے اس پر زیادہ توجہ دینا شروع نہیں کیا کہ ادھر یہہ بدل کر fŏrïed, brĕakfast اور fôrtnít ہوئے نہیں - یہي حال ان تمام مرکبات کا ہے جن سے ترکیبي عناصر اور شکلیں پیدا ہوئي ہیں— جب تک ہم کو god-like اور father-like کے اسباب پیدایش بخوبي یاد ہیں اسوقت تک ان کے کسي جزو کے بگڑنے کا بہت کم اندیشہ ہے ، لیکن جہاں ہم نے یہہ سمجھا کہ اس کا جزو آخر جزو اول کا ہم پلہ نہیں رہا بلکہ اس کا ایک تکملہ و ضمیمہ ہے جس سے دلالت معنی میں ترمیم ہو جاتي ہے پس فوراً جزو متبوع کو مخفف کرکے ly بنادیا جس سے godly اور fatherly بن گئے- ان دونوں اعمال کا قاعدہ ہے کہ ساتھہ ساتھہ ہوتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کي مدد کرتا ہے *

## تخریب صوتي کا مفید اثر

مذکورہ وجوہ کے باعث ہمیں رجحان سہولت تلفظ اور تغیرات صوتي نے ، جو اس رجحان سے عرصہ وجود میں آئے ہیں، مواد لسان کے تیار کرنے میں جو اہم اور قابل قدر کام کیا ہے اسے تسلیم کرنا پڑتا ہے - اگر ہم کسي لفظ کو کسي مرکب لفظ سے نکال کر اور اسکو اس کي منفرد ہستي کے رتبہ سے گرا کر محض ایک ترکیبي عنصر قرار دیتے ہیں، یا کسي مرکب لفظ کو بدل کر نیا جامہ پہناتے ہیں ، یا کسي اور طریقے سے ملا کر ایک مفرد لفظ بناتے ہیں تو یہہ کام خارجي ترمیم کي مدد کے بغیر نہیں کر سکتے - ہمارے الفاظ truthful, fearful, thankful وغیرہ زمرۂ مشتقات خالص سے خارج ہیں کیونکہ ہمارے ذہن میں ہر وقت یہہ خیال موجود رہتا ہے کہ ان کا جزو آخر خود ایک لفظ ہے اور اپنے معني الگ رکھتا ہے - تخریب صوتي کے نزدیک godly کي مانند اصلی مرکبات اور godlike کے سے مجموعہ میں فرق ہے - ثاني الذکر میں لوچ بہت کم ہے اور یہہ روز مرہ کي ہر لحظہ بدلنے والي ضرورت کے مطابق کام نہیں دے سکتا - اس کے نزدیک I loved

جیسے ترکیبي اجتماع اور I did love کي سي تفصیلي ترتیب الفاظ جداگانه شے هیں- یهه وه شے هے که جسکي بدولت اصلي اور بروئے قواعد درست شکلیں بنائي جاتي هیں جو هر منصرف زبان کا سرمایه اور قوت هیں - هم کبهي کبهي اپنے جرمن همسایوں کا مذاق اُڑاتے اور کهتے هیں که ان کي زبان کے مرکب الفاظ کیا هیں شیطان کي آنت هیں ، Rittergutshesitzer (knight's-property-possessor) یا schuhmacherhandwerk (cobbler's trade) همیں اس قدر لمبے چوڑے الفاظ نظر آتے هیں که اُن کا استعمال گران گذرتا هے لیکن تخریب صوتي نے اگر هماري زبان کے نصف حصهٔ الفاظ کو مختصر و مخفف نه کر دیا هوتا تو یهه ان سے کچهه کم لمبے چوڑے اور بهدے نه هوتے - اگر یهه طریق نه جاري هوتا تو truthfully اور inapplicabilities کے سے پیچیده مشتقات ان وضعي معنوں پر ، جو ان کے پریشان کن تشریحات سے ظاهر کئے جاتے هیں ، کوئي فوقیت نه رکهتے

پس تغیر ، قصر ، تخریب اور مسخ هیئت اشتقاق لازمه هیں هماري زبان کي ایسي ساخت کا جس سے که همارے روز مره کي لغت بني هے ، ان سے بچنا نا ممکن تها اور ان کا هونا موزوں و مناسب - ان کا نهایت هي اهم رجحانات سے تعلق هے اور یهه عاقلانه کفایت شعاري کا ایک جزو هیں - ان سے کلام میں زور اور ایجاز پیدا هوتا هے ، یهي لفظوں کے یک جان کرنے کي علامت اور ذریعه هیں - یهه وه باتیں بهلا دیتے هیں جو پشت ها پشت سے مصطلحات کا نام لیتے هي یاد آجاتي تهیں - اگر ایسا نهوتا تو یک سوئي خیال میں خلل پڑ جاتا اور موضوع اور موضوع له کے تعلق کو مدنظر رکهکر جس قدر یکسوئي کے ساتهه خیال مرتکز هونا چاهیئے ، نهوتا - یهه لفظ کو ایک شے واحد بنا دیتے هیں جو ایسے اجزاء سے ترکیب دیا گیا هے جو اس کے تابع هیں - ان کي بدولت وه منفرد هستیوں کا ، جو ایک سست ترکیب کے

ذریعہ ایک هي رشتہ میں منسلک هیں اور جن کا یکے بعد دیگرے خیال آتا رهتا ہے ، مجموعہ نہیں رهتا *

## تعزیب هوئي لفظوں کو بناتي اور بگاڑ تي ہے

لیکن وہ رجحان جس سے یہہ قیمتي نتائج مرتب هوتے هیں اندها بھي ہے یا اگر زیادہ صحت بیان منظور هو تو یہہ کہنا چاهئے کہ غور و فکر سے کام نہیں لیتا ، اس کا فعل کچھہ کم باعث بربادي نہیں ، یہہ اس عمارت کو منہدم بھي کر دیتا ہے جسے بناتا ہے ' اس کا اصلي مطلب یہہ هوتا ہے کہ آساني و سہولت پیدا هو ، یہہ اس فکر میں رهتا ہے کہ زبان کے بولنے والوں کا وقت بچے اور محنت کم پڑے - ظاهر ہے کہ اس قسم کے رجحان کي تسکین خاطر کے ساتھہ ساتھہ تباهي اور کفایت شعاري دونوں لگي هوئي هیں - ممکن ہے کہ مقراض اقتصار اپني رواني میں ان حصوں کي بھي قطع و برید کر جائے جن کے چھوڑ دینے میں کوئي قباحت نہ تھي - جیسے ایک فضول شے قربان گاہ سہولت پر بھینٹ چڑہ سکتي ہے ویسے هي ایک قابل قدر شے بھي - در حقیقت کوئي زبان، تاوقتیکہ اس کے بولنے والے دماغي اور اخلاقي انحطاط میں نہ گرفتار هوں، قطعاً نہ تو اپنے ذرایع اظہار خیال سے دست بر دار هوتي ہے اور نہ اپنا کوئي بیش بہا اور ضروري حصہ بغیر اس کا بدل محفوظ رکھے یا حاصل کئے هاتھہ سے نکلنے دیتي ہے - تاهم کہیں کہیں ایک آدہ چیز ایسي بھي هاتھہ سے نکل جاتي ہے کہ غور کرنے سے معلوم هوتا ہے کہ پاس رهتي تو اچھا تھا - یہہ ممکن ہے کہ زبان رواج اعمال اقتصار کي کثرت سے اور بہت سي ایسي باتوں کے ترک کرنے سے بہت بدل جائے جو ملتي هوئي زبانوں نے محفوظ رکھي هیں اور جن کي وہ قدر کرتي هیں - پس نہایت ضروري ہے کہ اس رجحان کے تباهي آور و برهم! کن نظام اعمال پر غور کیا جائے کیونکہ هماري انگریزي زبان میں دنیا کي اور ترقي یافتہ زبانوں کي نسبت بہت سي یک لخت اور اندهادهند تبدیلیاں هوئي هیں

## تغیر صوتي کے تباہ کن اثرات

یہہ پہلے هي بیان هو چکا هے که هماري زبان کے اس ابتدائي دور میں جس کا هم پتا لگا سکے هیں صیغۂ واحد متکلم افعال کے آخر میں mi لگا کر بنایا جاتا تھا ، am کا m اس کي یاد گار هے ، اب هماري زبان میں صرف یہي ایک ایسا لفظ رهگیا هے - لاطیني میں یہہ فقط دو لفظوں یعني sum اور inquam کے صیغۂ حال میں باقي رہ گیا هے اور یوناني میں ایک قسم کے چند هي افعال مثل tithēmi اور didōmi میں نظر آتا هے - مگر تاریخ تصریف افعال ایک اور طرح کے لاحقوں یعني علامات جمع پر غور کرنے سے زیادہ واضح هو جاتي هے - اپنے ارتقاء کے ابتدائي زمانے میں وہ زبان، جس سے هماري زبان نکلي هے، صیغہائے غائب، حاضر اور متکلم کي جمع ایک طویل سلسلۂ لاحقات سے ظاهر کیا کرتي تھي - ان کي قدیم سے قدیم شکلیں ، جن کا هم پتا لگا سکے هیں، nti, tasi, masi هیں اگرچه اسوقت بھي یہ عناصر ترکیبي کا درجه حاصل کر چکي تھیں - بلحاظ اصلیت یہہ مرکبات ضمائري هیں جو مادۂ فعل سے ضم هو گئے یعني پہلے تو لوگ محض بوجه عادت انہیں مادۂ افعال کے ساتھہ بولنے لگے پھر ان کو مادہ افعال کے ساتھہ منضم کردیا اور آخر اس کا جزو هي بنا ڈالا - ان کے الگ الگ معني یہہ هیں I and thou ( میں اور تو ) یعني we ( هم ) ، he and thou ( وہ اور تو ) یعني ye ( تم )، اور they ( وہ ) مثلاً lagamasi lagatasi اور laganti - پہلے پہل هر بولنے والے کو صاف صاف نظر آتا تھا که یہہ lie-ye, lie-we اور lie-they کے هم معنی هیں - انہیں صیغوں کا استعمال کرتے وقت ان کے آگے دو بارہ ضمائر فاعلي کا لگانا ایسا هي عبث معلوم هوتا تھا جیسا که آج کسي کا I loved کے بجائے I did loved کہنا - لیکن احساسِ اصلیت لاحقات کمزور پڑ جانے اور ان کے الگ الگ معني آنکھہ سے اوجھل هونے کے بعد وہ عمل اقتصار کے پنجه میں پھنس گئے اور اس نے تراش خراش کر سیدھي سادي

شکل بنادي - جیسا کہ لاطیني سے ظاهر هے ، پہلے ان پر عمل اقتصار کي یورش هوئي اور اس نے سب کا آخري حرف علت نکال ڈالا - legitis, legimus اور legunt سے، جس کے معني هیں we read, ye read اور they read، ظاهر هوتا هے کہ یہہ mus و is اور nt بن گئے - قدیم گاتھک نے ، جو جرماني بولیوں میں قدیم ترین هے ، معلوم هوتا هے کہ اس سے بھي زیادہ ستم ڈھایا ، پہلے دو کو تو کاٹ چھانٹ کر صرف ان کے شروع هي کا حرف رهنے دیا مثلاً ligith, ligam اور ligand - ابھي تک تو هر لاحقے میں باوجود تغیرات اس کي علامات شناخت باقي هیں اور وہ اپنا کام بخوبي انجام دے رها هے ، اگرچہ شکل بگڑ چکي اور خراب هو گئي لیکن بے دقت تمیز کیا جا سکتا هے اور اس میں اچھي خاصي خصوصیات ذاتي مو جود هیں ، لیکن اب عام رواج هو چلا تھا کہ گفتگو میں افعال سے پہلے ضمایر رکھدي جائیں - ابتداء میں تو یہہ محض کلام پر زور دینے کے لئے لگائي جاتي تھیں لیکن جوں جوں ان لاحقوں کا ضمایري وصف ذاتي خیال سے اترتا گیا وہ فعل کے تمام صیغوں کے ساتھہ ایک معمولي دمچھلا بن گئیں ، اگر چہ صیغہاے غائب کے ساتھہ اکثر نہیں بھي آتي تھیں کیونکہ اس صیغے کے فاعل میں اختلافات گونا گوں کا هونا ممکن هے - چونکہ اسوقت سے فاعل بارز فعل کا صیغہ بتانے کے لئے کافي تھا اس لئے افعال پر لاحقات کا اضافہ کرنا محض بیکار تھا ، اس کو مد نظر رکھہ کر اینگلو سیکسن نے تخفیف کرکے صرف ایک لاحقۂ جمع یعني ath صیغہاے حال اور on صیغہاے ناتمام کے لئے باقي رکھا اُس میں ye licgath, we licgath اور hi licgath آتا تھا اگرچہ ان میں سے آخر کا قریب قریب ویسا هي غلط هے جیسا کہ همارے جہلا کا في زمانہ I is اور says I وغیرہ بولنا ، تاهم اس کو اختیار کرلیا گیا اور جماعت نے اس کي تصدیق کردي کیونکہ اُس کا یہہ فعل ایک جائز رجحان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا مترادف تھا جو فضول علامات ممیزہ کو چھوڑنے اور

نکالنے پر تلا ہوا تھا — دیگر جرمانی زبانوں نے بھی یہی کیا کسی نے کم اور کسی نے زیادہ اور آخر میں تو ہم نے انتہا ہی کردی کہ لاحقات کو قطعی خارج ہی کردیا اور اُن کے ساتھہ ہی ساتھہ ایک خاص مصدر میں تو مادۂ فعل کا آخری حرف صحیح بھی اُڑا دیا کیونکہ اب ہم we lie ,ye lie اور they lie بولتے ہیں - ہمیں اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ اس طرح ہم نے اُس صفائی بیان کا کوئی حصہ قربان کردیا جس کو پیدا کرنے کی ہر زبان میں کوشش کرنی چاہئے— lagamasi سے we lie کچھہ کم مبہم نہیں - یہہ دراصل برابر کے اجزاء سے اسی قسم کا مرکب بنا لیا گیا ہے جیسے کہ I did love کی شکل مسخ ہوکر I loved بن گیا *

ہم نے تصریف اسماء میں اس سے بھی زیادہ انقلاب پیدا کردیا جتنا کہ تصریف افعال میں کیا تھا — وہ قدیم زبان جس سے ہماری زبان دور کا رشتہ رکھتی ہے اپنے اسماء کی تصریف، خواہ وہ اسمائے ذات ہوں یا اسماء صفت، تین طرح سے کیا کرتی تھی اور ہرقسم کی آٹھہ "حالتیں"* ہوتی تھیں - ان اقسام میں سے ایک یعنی تثنیہ کو اینگلوسیکسن نے قطعی چھوڑ دیا، صرف ضمائر میں کہیں کہیں اس کا نقش پا باقی ہے، اور "حالتیں" عام استعمال میں صرف چار طرح کی باقی رہ گئیں یعنی فاعلی، اضافی، متعلق فعلی اور مفعولی، اور پانچویں کا جو ذریعہ ظاہر کرتی ہے برائے نام پتا لگتا ہے - چونکہ تثنیہ کا عملی فایدہ بہت کم ہے اسلئے یہہ ہمارے خاندان کی کل موجودہ زبانوں سے غایب ہو گیا اور اب اس کا کام جمع دیتی ہے - حروف جر عرصے سے لاحقات حالتی کی جگہ چھین رہے یا ان کو غیر ضروری ثابت کئے جارہے ہیں - انگریزی میں اسمائے صفت کی تصریف متروک ہوگئی اور اسمائے ذات کے لئے محض ایک "حالت اضافی" باقی ہے - اس میں چند ضمائر "حالت مفعولی" کا اور اضافہ کرتی ہیں مثلاً his, he their, they, him اور them، وغیرہ - یہاں ہم نہ تو اس کو ماننے کے

* विभक्तियां

لئے آمادہ ھیں کہ ھم نے ان باتوں کو چھوڑ دیا جنھیں حقیقي اغراض زبان محفوظ رکھنا چاھتي تھیں اور نہ اس کو کہ ھم اپنا مافي الضمیر اتني اچھي طرح ظاھر نہیں کرسکتے جتني اچھي طرح کہ ھمارے اسلاف اپنے ساز سامان تصریفي کي بدولت ظاھر کر سکتے تھے

جس طرح کا برتاؤ کہ ھمنے ''جنس'' کے ساتھہ کیا ھے وہ نظام قواعد کے ایک حصے کو بغیر کسي نعم البدل کے ترک کر دینے کي قابل غور مثال پیش کرتا ھے - جس خاندان سے ھماري انگریزي کو تعلق ھے اس کي زبانوں کا یہہ بہت ھي ابتدائي زمانے سے وتیرہ چلا آتا تھا کہ الفاظ کا مذکر ، مونث ، اور غیر ذي روح ھونا لاحقات اور فرق تصریف سے ظاھر کیا جاتا تھا - یہہ طریقہ صرف انھیں اشیاء کے ساتھہ مخصوص نہ تھا جو واقعي تذکیر و تانیث سے متصف تھیں بلکہ تمام اسماء اسکے معمول تھے خواہ وہ کسي قسم کے ھوں ، حتی کہ خیالي اور ذھني اصطلاحات بھي اس کي زد سے باھر نہ تھیں ساري کي ساري زبان ایک لا تعد ولاتحصي تخاطب کا منظر تھي ، دنیا کی ھر شے خواہ وہ مادي تھي یا خیالي مذکر یا مونث بنادي گئي اور محض اُن تصورات ومشابہات کي بناء پر جن کے تسلیم و پسند کرنے میں ھمیں بہت پس و پیش ھوتا ھے —— اینگلوسیکسن کي بھي یہي حالت تھي - روایات قدیمہ کے مطابق ھر اسم مذکر ، مونث اور غیر ذي روح سمجھا جاتا تھا مثلاً tooth = tôth مذکر ، sin = syn مونث اور woman, wife = wîf غیرذي روح تصور کئے جاتے تھے - ھر اسم صفت کي تصریف تین طرح کي جاتي تھي اور اسم موصوف کي تذکیر وتانیث ، ''تعداد'' اور ''حالت'' کے مطابق اس کي تذکیر وتانیث ، تعداد وحالت ھوتي تھي ، اینگلوسیکسن کیا تھي گویا لاطیني یا یوناني تھي - مگر قواعدي شکلوں کے اس زبردست زوال و تباھي کے زمانے میں جو ھماري موجودہ انگریزي کي سیکسن اور نارمن زبانوں کے عناصر سے آراستگي وپیراستگي اپنے ساتھہ لائي اوروں کے ساتھہ تصریف تذکیر وتانیث کے لاحقات تمیزي پر بھي وبال آیا اور وہ اپنے ساتھہ ساتھہ وہ مصنوعي

نظام فرق و امتیازات بھي لے گئے جس کي قدامت کا دامن دامن ازل سے بندھا اور جو تاج قبول عام سے سرفراز تھا — اب ہمارے حافظے اور ذہن میں اُس کا پتا ھي نہیں لگتا ، اس نے اپنا کوئي نقش پا نہیں چھوڑا ، چند ضمایري صورتیں یعني it, she, he اور his its, her, him جو " جنس " بتاتي ھیں اور جنہیں ہم نے باقي رکھا ھے ان کے استعمال کا یہہ حال ھے کہ اسم اگر في الحقیقت مذکر ھے تو وہ بھي مذکر ھیں اور مونث ھے تو مونث اور غیر ذي روح ھے تو غیر ذي روح — اسي لئے جرمني یا فرانسیسي سیکھتے وقت ھمیں یہہ ناگوار گذرتا بلکہ نا مناسب معلوم ہوتا ھے کہ " قواعدي جنس " کا نا قابل عمل اور رسم و آئین سے آزاد بار گراں اٹھانا پڑتا ھے *

## ایک طریق علامات ممیزہ چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کیا جانا

یہہ میلان کہ الفاظ میں جو چیزیں فضول یا ایسي ھیں کہ جن کے ترک سے کام چل سکتا ھے اور سلاست بیان میں خلل نہیں پڑتا ، چھوڑ دي جائیں ، سب زبانوں کي طرح ھماري زبان میں بھي اس کا باعث ہوا ھے کہ ابتدائي زمانے کے طریق اظہار معني کے بجائے مابعد کا طریق اختیار کیا جائے اور جس غرض و غایت کے لئے یہہ طریق ایجاد کیا گیا تھا اسکے خلاف اس سے کام لیا جائے ، چنانچہ mouse سے mice ‘foot سے feet اور man سے men ایسي جمعین ھیں جو مشہور و معروف مستثنیات میں داخل ھیں اور قاعدۂ عام کے مطابق نہیں بنائي گئیں — قدیم بولیوں کے تقابل سے فوراً معلوم ہو جاتا ھے کہ ایسے الفاظ کے حروف علت کا بدل جانا محض ایک اتفاقي امر ھے — یہہ تبدیلي کسي مطلب کو ظاہر نہیں کرتي بلکہ اس کا تعلق الحان سے ھے — اس کا باعث بعض " لاحقات حالتي " کے حروف علت ہوئے ، جنہوں نے اُن اسماء کے حروف علت کو اپنا سا بنالیا جن کے آخر میں وہ لگائے جاتے تھے — تغیر حرف علت کس حد تک اینگلوسیکسن میں علامت جمع تھا اسي سے بخوبي ظاہر ہوتا ھے کہ

دو موقعوں پر تو یہہ سالمہ ''حالت،، جمع تک میں نہیں بدلتا اور ایک موقع پر ''حالت،، واحد هي میں بدلجاتا هے — man کي تصریف یوں کی جاتي تھي :—

| | Singular | Plural |
|---|---|---|
| Nom. | ... *man*, 'man'; | *men*, 'men'. |
| Gen. | ... *mannes*, 'man's'; | *manna*, 'men's'? |
| Dat. | ... *men*, 'to man'; | *mannum*, 'to men'. |
| Acc. | ... *man*, 'man'; | *men*, 'men'. |

چونکه '' حالت ،، فاعلي اور مفعولي میں جب اسم واحد هوتا تھا تو ایک طرح کا حرف علت نظر آتا تھا اور جمع هوتا تھا تو دوسري طرح، کا ' اس کا رواج بھي بکثرت تھا اور حسن اتفاق سے تلفظ میں بھي فرق تھا – اس لئے لوگوں کو خیال پیدا هو گیا که یہه فرق تلفظ ''تعداد،، پر دلالت کرتا هے – وہ اس حرف علت کي پیدایش کا حال بھول گئے کیونکه اس کے جنم داتا لاحقات '' حالت ،، غائب هو چکے تھے – انھوں نے اسکے لئے ایک نیا استعمال مقرر کر دیا اور غور و فکر سے کام نہیں لیا جس کا ثبوت یہه هے که book کي جمع بجائے beek کے books بناتے هیں اور یہه خیال نہیں کرتے که هم foot کي جمع feet بناتے هیں نه که foots –یہه معاملہ ایسا هي هے جیسا چونکه هم nātion سے مشتق اسم صفت کا تلفظ nătional کرتے هیں اسلئے مرور ایام سے لاحقه al کو فضول سمجھ کر ترک کردیں اور nātion اور nătion میں سے ایک کو اسم ذات اور دوسرے کو اسم صفت مان لیں

همارے بعض افعال کے ساتھه بھي یہي برتاؤ هوا – قاعدہ اور تقاضائے نظام کے مطابق بني هوئي علامات ممیزہ کے بجائے وہ علامتیں استعمال هونے لگیں جو در حقیقت اتفاقیه عرصهٔ وجود میں آگئیں – اینگلوسیکسن میں (to deal) dælan میں لاحقات تصریفي اکاکر نا تمام dælde اور اسم مفعول dælede بنایا جاتا تھا – لیکن ان لفظوں کو بولتے وقت

سہولت تلفظ کو مد نظر رکھکر ہمنے انکے حروف علت کي آوازونمیں فرق قایم کردیا اور we have dĕalt, he dĕalt, I dēal بولنے لگے - یہاں ایک باطني علامت تمیز جس کا منبع الحاان ہے لاحقات تصریفي کي خارجي علامت تمیز کي ہم عنان ومعاون موجود ہے لیکن ایسے بہت سے افعال میں سے، جو تغیر حرف علت کوظاہرکرتے ہیں، چند میں، جن کاحرف آخر d ہے ، یہہ عمل حیثیت ضمني سے بڑھکر درجۂ حیثیت اصلي پر پہنچ گیا ، مثلاً جہاں اینگلوسیکسن læded, lædde, lædan اور rædan rǣded, rædde, لکہتي ہےہم وہاں we have lĕd, he lĕd, I lēad اور we have rĕad, he rĕad, I rēad بولتے ہیں - موخرالذکر میں تو تلفظ سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے ہم ہجے بدلنے کي بھي تکلیف گوارا نہیں کرتے

## جرماني ماضیوں کي تاریخ

جرماني خاندان کي زبانوں میں اس سے مشابہ ایک اور مظہر بھي ہے جو بہت ہي قدیم ، اہم اور مروج ہے ، یعني ان افعال کے حرف علت " اصلي " کا تغیر جن کي تصریف کو ہم تصریف سماعي کہتے ہیں ، مثلاً sing کي ماضي اور اسم مفعول کا باہمي فرق اور اور پہر ان دونوں کا فرق صیغۂ حال سے محض اختلاف حروف علت ہي سے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ sang, sing اور sung سے عیان ہے - دیگر افعال سے تغیر کي صرف دو ہي صورتیں ظاہر ہوتي ہیں اور ان کا اسم مفعول یا تو حال کے مطابق ہوتا ہے یا ماضي کے ، مثلاً came, come اور bound, bind, come اور bound - یہہ امر کہ یہہ طریق تصریف جرماني زبانوں کے لئے مخصوص ہے ثابت کرتا ہے کہ یہہ اُس وقت پیدا ہوا جبکہ جرماني زبانیں اپنے اُس بڑے خاندان سے الگ ہوچکیں تہیں جس کي وہ ایک شاخ ہیں — ہم ابھي دکہا چکے ہیں کہ تصریف اسماء و افعال کے وقت الحاان کو مدنظر رکھکر حروف علت بدل دئے گئے - یہہ تغیر بھي در اصل ویسا ہي ہے

اور اس کو موجودہ وقعت و دلالت حاصل کئے ہوئے بہت دن نہیں ہوئے - در حقیقت انگریزي ھي وہ زبان ھے جس نے کہ ھیأت مختلفۂ افعال کي شناخت کے لئے اختلاف حروف علت کو تسلیم اور دیگر ذرائع کو مسترد کرکے اس طریقے کو کامل نشو و نما کا موقع دیا — اینگلوسیکسن میں تو یہہ بلحاظ الحان ھي رائج تھا - اُس زبان میں مصدر اور اسم مفعول کي علامات الگ الگ تھیں singan مترادف تھا to sing کا اور sungen مترادف sung کا اس کے حال ic singe اور اسکي ماضي ic sang کا ھر صیغہ جداگانہ لاحقات سے بنایا اور پہچانا جاتا تھا - پس اختلاف حروف علت فقط افہام مطلب میں ممد و معاون تھا اس کا جزو لاینفک نہ تھا - قدیم وجدید جرماني بولیوں میں اس کي یہي قدر و قیمت تھي اور اب بھي ھے - علاوہ ان صورتوں کے اور صورتیں بھي تھیں کہ جن میں بوقت تصریف افعال اکثر حروف علت بدلنجایا کرتے تھے - صیغۂ واحد غائب اور واحد حاضر اکثر متکلم سے جدا گانہ ھوتے تھے ، اور ایک قسم کے افعال کی بہت بڑي تعداد کے صیغہائے ماضي کے واحد اور جمع میں فرق تھا مثلاً to help=helpan سے =ic healp; he helpeth= he hylpth; I help=ic helpe we helped=we hulpon ; I helped اور سب کے آخر میں holpen سے helped بنا - یہاں حرف علت نے پانچ رنگ بدلے - جب کہ ھم دانستہ کوشش کر رھے تھے کہ جو چیزیں مفید ھیں ان سے کام لیں اور جو فضول ھیں انھیں چھوڑ دیں ، ھم نے تین طرح کا فرق باقي رکھا اوراسے تسلیم کر لیا اور بیکار لاحقات کو نکال کر ان کو براہ راست اور بلا اعانت غیرے معني خیز بنا دیا *

جس طریقے سے تخریب صوت نئي شکلوں کي ضرورت پیدا کردیتي اور اُن کو عرصۂ وجود میں لاتي ھے اسکي ایک دلچسپ مثال پر بھي لگے ھاتھوں غور کر لینا چاھیئے - یوناني اور بعض لاطیني صیغہائے ماضي کي طرح جرماني زبانوں میں بھي در اصل ماضي بنانے کا طریقہ یہہ

تھا کہ جزو اول لفظ یا مادہ لفظ کا " تکرار " کیا جاتا تھا - حرف علت اصلي بدلا جانے لگا تو تکرار کا رواج بہت کم ہوگیا - یہہ طریقہ اس کي جگہہ کام دیتا تھا اور اسکي بدولت قدیم افعال سے تکرار جاتا رہا - اب وہ نہ تو زمان گذشتہ کي علامت تسلیم کیا جاتا تھا اور نہ اسکي مدد سے نئے افعال بناتے تھے - مگر اسکے ساتھہ ھي ساتھہ یہہ بات بھي ھے کہ تبدیل حرف علت کا کوئي قاعدہ مقرر نہ تھا اور یہہ طریقہ محض خیالي اور وھمي تھا اسلئے بجا طور سے تکرار کي نیابت کي اھلیت نہیں رکھتا تھا - واضعین لسان کے سامنے کوئي مشابہت ایسي موجود نہ تھي کہ جس کي بے خوف اور معقولیت کے ساتھہ تقلید کي جاسکے - اسلئے تمام جعلي مصادر کي، جن سے کہ ھر زبان اپنے خزانۂ اظہار خیالات کو مالا مال کرتي رھتي ھے ' ایک نئي قسم کي ماضي قدیم " مکرر " ماضي did لگا کر بنانی پڑي جیسا کہ اس سے پہلے بیان ھوچکا ھے — اس did نے بہت جلد ایک لاحقہ کي صورت اختیار کرلي اور اس کے ذریعہ جو ماضیان بنائي جاتي تھیں ان کي تعداد بہت اور جلد بڑھنے سے یہہ رفتہ رفتہ صدور فعل بزمان گذشتہ کي ایک عام علامت بن گیا اور خیال عامہ نے اس کو علامت ماضي تسلیم کرلیا - اُس وقت سے اس نے اپنا دائرۂ عمل بڑھانے کا میلان ظاھر کیا اور ماضي بنانے کے قدیم طریقوں کو دباتا چلا گیا — یہي وہ میلان ھے جو آج بھي ھر بچے میں پایا جاتا ھے اور اُس وقت تک اس سے I goed, I bringed اور I seed کہلاتا ھے جب تک کہ ھم اسے ھزار کوششوں سے مختلف سماعي شکلیں اور اُن کا مروج استعمال کے مطابق بولنا نہ سکھادیں - استعمال مروج پہلے ہي ھماري زبان کي ایسي بہت سي غلطیاں درست کرچکا ھے — بہت سے قدیم جرماني افعال جن کي تصریف بربنائے مشابہت give، bind, come, sing وغیرہ کي طرح کي جاتي تھي اب قیاسي مصادر کي طرح گردانے جاتے ھیں - ایک مثال ھم اس سے پہلے ھي پیش کرچکے ھیں - مصدر help کا قدیم اسم مفعول holpen = helped اب تک ھماري انجیل میں ملتا ھے اس قسم کے اور مصادر

کي مثاليں يهه هيں :— smoke, bake, creep, fold, leap
starve, wade, wield. *

## لاحقات جمع اور حالت اضافي

اس ميلان کي اگر اور ايسي مثاليں ديکهني هوں جهاں يهه
مشابهات مروجه کو اُن کي اُن حدود سے بهي آگے لے گيا جو بروئے تاريخ
صحيح هيں تو اپنے اسماء کي موجوده تصريف پر غور کيجئے - هم حرف
s کو علامت "حالت" اضافي مانتے هيں ، محض اُسي صورت ميں
نهيں جب که اسم واحد هو بلکه اُس صورت ميں بهي جب که اس کي جمع
s لگاکر نه بنائي گئي هو مثلاً children's, child's; men's, man's—
اينگلوسيکسن ميں يهه محض واحد کا لاحقهٔ اضافي تها اور وه بهي هر
اسم کے لئے نهيں ، اسمائے موئنث کي "حالت اضافي" هميشه اور
طريقے سے بنائي جاتي تهي اور بهت سے مذکر اور غيرذي روح اسماء کي
حالت اضافي بنانے کا بهي قاعده الگ تها ليکن اس ميں کلام نهيں
که بهت سے اسماء کي علامت حالت اضافي يهي حرف تها اور کوئي
اور لاحقه ايسا نه تها جو اس کا کام ديتا هو ، چنانچه انگريزي بولنے
والوں کے دل و دماغ ميں يهه بات بس گئي که قبضه اسي سے ظاهر کيا
جاتا هے اور جب که اينگلوسيکسن رفته رفته بدل کر انگريزي بن رهي
تهي اور قواعد ميں تبديلياں اور سادگي پيدا کي جارهي تهي اس وقت
بتدريج اس کے استعمال کو وسعت دي گئي حتى که يهه قاعدهٔ کليه
بن گيا اور اس ميں استثناء کو بهي دخل نه رها — اسي قسم کے
برتاؤ نے همارے لاحقهٔ جمع ميں وه وسعت استعمال پيدا کردي جسے
آپ ديکهه رهے هيں — اينگلوسيکسن ميں آدهے سے بهي کم اسموں کي
جمع s لگاکر بنائي جاتي تهي اور يهه صرف ايک هي قسم کي "جنس"
يعني مذکر کے لئے مخصوص تها اور اس پر بهي هر مذکر کي جمع
اسي سے نهيں بنائي جاتي تهي حالانکه هم سب اسماء کي جمع s هي
لگاکر بناتے هيں- اس قاعده سے صرف وهي اسم (foot, mouse, man

وغیرہ ) مستثنی ہیں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے - ان کے علاوہ چند الفاظ از قبیل ox ہیں جس کی جمع oxen ہے - ان میں دیگر قسم کے طریق تصریف کے نقوش باقي ہیں جو کسي زمانے میں ایک بہت بڑي قسم اسماء کي جمع بنانے کے کام آتا تھا- ہماري زبان میں جو رواج اس لاحقہ نے پایا ہے اسکي ایک جزوي وجہہ فرانسیسي بولنے والے نارمنوں کا اثر سمجھا جاتا ہے - ان کي زبان میں ہر اسم کي جمع s سے بنائي جاتي تھي - یہہ طریقہ در اصل لاطیني کا ہے جس کو نارمنوں نے اختیار کر لیا *

## نئے الفاظ سے نئے نئے مطالب کا ظاہر کرنا

وسعت استعمال ترکیبي عنصر زبان کا ایک لازمي اور ناگزیر وصف ہے - اس کي ضرورت نہیں کہ جب موقع آئے بار بار قدیم طرز ترکیب اور ما بعد کے طریق تخفیف پر عمل پیرا ہوں - بس اتنا ہي کافي ہے کہ کسي زبان کے روز مرہ میں ایک اچھي خاصي تعداد ایسے الفاظ کي ہو کہ جن کے آخر میں ایک خاص جزو بڑھا دینے سے صاف صاف نظر آنے والے الفاظ قدیم کے معني میں ایک خاص و صریح ترمیم ہو جاتي ہو پھر تو ہم فوراً اس جز و اور ترمیم معني میں ایک قسم کا ایتلاف قایم کر دیتے ہیں اور جہاں اظہار ترمیم معني کي خواہش ہوئي اور ہم نے اس جزو سے کام لیا - مثلاً جب ہمکو متعلق فعل بنانا ہوتا ہے تو لاحقہ ly استعمال کرتے ہیں اور یہہ نہیں سوچتے کہ آیا اسم صفت like کا اس لفظ کے ساتھہ ترکیب دینا مناسب ہے یا نہیں جس کے آخر میں یہہ لاحقہ لگایا جا رہا ہے - صرف یہي ایک طریقہ ہے کہ جسکي بدولت ہم ہر وقت اپنے مواد لساني سے کام لے سکتے ہیں یعني اپنے نئے اور پرانے لفظوں سے جس وقت جیسا موقع ہو کام لیں - ہم نے اپني گفتگو میں ایک نئي اصطلاح مثلاً telegraph داخل کرلي - یہہ قدیم یوناني زبان کے خزانۂ لغات سے کاٹ چھانٹ کر تراشا گیا ہے ـــ اس کا موجد اُس زبان کا ماہر ہوگا - عوام نے علماء کي منظوري و سفارش سے اسے بے چون وچرا قبول کرلیا ـــ انہیں نہ تو اس کا ماخذ معلوم

ہے اور نہ وہ اس کے جاننے کی پرواہ کرتے ہیں وہ تو اتنا جانتے ہیں
کہ ہمیں ایک چیز کے ایک نام کی ضرورت ہے اور اس لفظ سے ہمارا
کام نکل جاتا ہے ، اور بس - اب ذرا اس یونانی کی جسارت ملاحظہ
ہو - یہہ ہر معنی و لحاظ سے انگریز بن گیا — اس توطن نے اسے ہمارا
ہم وطن بنا دیا اور اس کو وہ سب حقوق مل گئے اور اس پر وہ
فرائض عائد ہوگئے جو ہم کو حاصل اور ہم پر عائد ہیں - یہہ اُن
حقوق اور فرائض کا بھی مالک رہا جو اُس کو اپنے اعزا و اقربا میں
بوجہ تعلق خاندان حاصل تھے، چنانچہ اب ہم انگریزی تصریفات کے جملہ
قوانین کا ، جنہیں اعمال تغیر لسانی نے منصہ شہود پر جلوہ گر کیا اور
اب تک صرصر فنا سے مامون ومصئون رکھا، اس پر اطلاق کرتے ہیں —
ہم نے اس کو فعل بنادیا اور اس سے مشتقات بنانے لگے مثلاً he telegraphs
I shall telegraph, they telegraphed اور the art of
telegraphing ، اس سے اسماء بھی بنتے ہیں جیسے telegrapher
telegraphist, اور telegraphy، اسم صفت بھی بنایا جاتا ہے یعنی
telegraphic اور پھر اسی سے متعلق فعل telegraphically - ہمیں
تاریخی مناسبت و موافقت کا کبھی بھولکر بھی خیال نہیں آتا - ہم ایک
بے دردانہ انداز سے ایک یونانی لفظ کے آخر میں قطعی مختلف الماخذ
لاحقات لگاتے چلے جاتے ہیں - ان لاحقات میں سے زیادہ تر جرمانی ہیں جو
اینگلو-سیکسن سے ملے ہیں اور دو ایک یعنی ic اور ical لاطینی ہیں
فقط ایک ist ایسا ہے جو یونانی ہے — چوں کہ ہماری انگریزی
اینگلو-سیکسن اور نارمن فرینچ زبانوں کا معجون مرکب ہے جس میں کم
وبیش اور بہت سی زبانیں بھی شامل ہیں اس لئے ان باتوں سے بچنا
محال ہے - عملاً تو ایک ہی طرح کے اجزاء سے بنی ہوئی زبان ہے
مگر بروئے تاریخ اس کی ساخت کیا بہ لحاظ لغات اور کیا بہ لحاظ
قواعد معجون مرکب ہے — اس کے قواعدی سامان، یعنی نظام لاحقات
کا ، جس سے الفاظ مشتق کئے جاسکتے ہیں، پھر ان مشتقات کی تصریف
ہوسکتی ہے اور اُن میں فرق پیدا کئے جاسکتے ہیں ، زیادہ تر اور

زبان کا ضروري حصہ جرماني هے لیکن لاطیني کو بھي اس میں کچھ دخل هے *
جہاں بہت سے لاطیني الفاظ کے آخر میں جرماني لاحقات لگائے جاتے
هیں وهاں ایسے جرماني الفاظ کي بھي کمي نہیں جن کے آخر میں
لاطیني اور فرانسیسي لاحقات و سابقات آتے هیں جنہوں نے کم و بیش
همارے استعمال میں ترکیبي عناصر کا درجہ پالیا هے مثلاً dis-belief
huntr-ess, odd-ity, atone-ment, for-bear-ance, re-light,
* talkative, eat-able,

## قابل قدر علامات ممیزہ کا انعدام

ابھي تک همنے زبان کے عمل اختصار و اقتصار کے صرف وهي اثرات
بیان کئے هیں جن کے باعث ایک ذریعہ اظہار خیال کے بجائے دوسرا
آجاتا هے یا جنہوں نے ، جیسا کہ " قواعدي جنس " سے عیان هے ،
تکلفات اظہار خیال کو دور کر دیا جن کے جانے سے کسي زبان میں
کوئي قباحت نہیں پیدا هوتي - لیکن اگر هم اپنے گرد و پیش پر نظر
ڈالیں گے تو بخوبي معلوم هوگا کہ استعمال عام محض انہیں علامات
ممیزہ کو تباہ و برباد کرنے پر هي قناعت نہیں کرتا جن کي
علمي قدر و قیمت کچھہ نہ تھي یا جن کا بدل مل گیا یا جن کے نہونے
سے نقصان نہیں هوا ، بلکہ بے پرواہ بولنے والوں کي افسوسناک غلطیاں ، ان
کا ان چیزوں کو خلط ملط کر دینا جنہیں الگ الگ رکھنا چاهئے ، ان
کا قابل قدر علامات ممیزہ کو مٹا دینا ، یہہ سب باتیں لامتناهي تغیرات
لساني کا جزو لاینفک هیں اور ان کا اوروں سے مختلف هونا ضروري
نہیں - یہہ صرف وہ حصہ هیں جس کے خلاف بہترین رائے عامہ ، جس
کو مد نظر هوتا ہے کہ زبان کي سالمیت میں فرق نہ آنے پائے، زور شور سے
صف آرا هوتي هے - پس یہہ یا توقطعي دب جاتي هیں یا رفتہ رفتہ اور قدرے
قلیل قبولیت حاصل کر لیتي هیں - آؤ اب اس قسم کے انحطاط لساني
کي چند مثالوں پر غور کریں *

عرصۂ دراز سے انگریزي کا یہہ رجحان رها هے کہ ناتمام اور اسم
مفعول کے فرق کو مٹادے - عام طور سے یہہ ناتمام کو اسم مفعول بنالیتي

ھے اگرچہ اکثر یہہ بھي ھوا ھے کہ اسم مفعول کو ناتمام بنا لیا گیا ـ
بجائے spake اور brake کے spoke اور broke اور holden کے
بجائے held اور اسي قسم کے بہت سے صیغے حال ھي میں اختیار کئے گئے
ھیں مگر اپني جگہہ سے اکھاڑے نہیں جاسکتے- begin اوراسي قسم کے بہت
سے افعال کي دو صورتوں he began اور he begun وغیرہ کو بھي مذکورہ
صورتوں سے کچھہ کم مقبولیت حاصل نہیں ھے، مگر he came کے بجائے
he come اور he did کے بجائے he done بولنا غلط اور گنوارپن
سمجھا جاتا ھے اور ھمیں امید ھے کہ ھمیشہ ھي ایسا ھوگا ـ مشابہات
زبان میں سے صرف ایک مشابہت ان تبدیلیوں کي تائید کرتي ھے اور
اس نے انکو عرصۂ وجود میں لانے کے لئے بہت کچھہ کیا ھے یعني ھمارے
افعال قیاسي کي ماضي اور اسم مفعول کی شکلیں آپس میں ملتي ھیں-
بے پرواہ بولنے والا یوں استدلال کرتا ھے (یہاں یہہ نہ سمجھنا چاھئے کہ وہ
دانستہ ایسا کرتا ھے بلکہ اس کے عمل کا نتیجہ یہي ھے ) کہ جب میں
I have gained, I gained اور I have dealt, I dealt, بولتا ھوں
تو پھر he has drank, he drank; I have sung, I sung
they have done, they done ; we have held, we held;
کیوں نہ بولوں

ایسا تو شاید بہت ھي کم ھوتا ھے کہ ماضي اور اسم مفعول فقرے
میں اسطرح واقع ھوں کہ پتا نہ لگے کہ مقرر یا مصنف کی مراد ماضي
سے ھے یا اسم مفعول سے لیکن چند افعال ایسے ھیں، جن میں سے
put سے سب واقف ھیں، کہ جن کے حال و ماضي میں بھي قطعي کوئی
فرق ھي نہیں ـ اگر ھم they put بولیں تو محض سیاق و سباق کلام
ھي سے پتا لگ سکتا ھے کہ کون سا صیغہ مقصود ھے ـ گویا یہہ مرکب
ناقص انگریزي کا نہیں چیني زبان کا ھے ـ teach اور learn کا عام
التباس جیسا کہ I learnt him to swim سے عیاں ھے ایک اور صورت
ھے جو صورت مذکورہ سے کسي قدر ملتي جلتي ھے ـ اسکي تائید بھي

ھماري زبان کے ایک مسلمہ رواج سے ھوتي ھے جو ھمیں اکثر ایک ھي فعل کو لازم اور متعدي دونوں طرح استعمال کرنے کی اجازت دیتا ھے — the ship ran aground اور they ran it aground دونوں صحیح ھیں، پھر the boy learned his lesson اور they learned him his lesson کیوں نہ بولیں

ایک اور افسوس ناک غلطي ھمیں اُس فرق پر ھاتھہ صاف کرتي نظر آتی ھے جو مستقبل کے صیغھائے متکلم میں دو افعال معاون یعنی shall اور will سے ظاھر کیا جاتا ھے - shall ترک کیا جا رھا ھے اور will اس کي جگہ چھین رھا ھے - اس ملک میں اس کی ابتداء جنوب یا اھل آیرلینڈ سے ھوئی لیکن حال ھی میں شمال میں بھي یہہ بدعت پھیلنے لگی ھے اور قریب قریب ھر طبقے میں پہنچ گئی ھے — جنوب کا باشندہ کہتا ھے it is certain that we will fail I would try in vain to thank you —جن واقعات کی صورت میں I shall بولنا چاھئے انھیں واقعات کي صورت میں he will بولنا، اور جہاں استعمال فصحا they would چاھتا ھے وھاں we should - ان آدمیوں کے نزدیک جنھوں نے نہ تو اسکے فرق کي تاریخ اور نہ اسکے فلسفہ کي تحقیق کي ھے ایک ایسا تناقض ھے جو ترک کیا جا سکتا ھے اور کر دینا چاھئے - مگر بات یہہ ھے کہ اس سے صرف فصیح انگریزي ھی کے گلے پر چھري نہیں پھرتي بلکہ اشتقاقیات کے معقول آداب و اصول کا بھی خون ھو جاتا ھے - shall سے در اصل یہہ خیال ظاھر کیا جاتا ھے کہ کسی کام کا کرنا فرض و واجب ھے اور will محض عزم و ارادہ ظاھر کرتا ھے- زمانۂ آیندہ مین کسی فعل کا صدور ظاھر کرتے وقت خیال فرض و وجوب کو نظر انداز کرنا اور بے غور و خوض عزم و ارادہ کو اپنا رھنما بنا لینا ایک ایسا سبق ھے جس کا زبان کے باب میں کسی فرقے یا جماعت سے سیکھہ لینا قوم کے لئے ایسا ھي نا مناسب ھے جیسا کہ سیاست و معاشرت کے باب میں

ایک مثال اور لیجئے - ہمارا " فعل " عرصے سے عمل انفاس کا شکار چلا آرہا ہے - اس کی صورت " شرطیہ " مٹتی جا رہی ہے - اینگلوسیکسن میں بھی یہہ بات پیدا ہو گئی تھی - وہ علامات ممیزہ جو شرط ظاہر کرتی تھیں کسیقدر مفقود ہونے لگی تھیں اور " صورت شرطیہ " کے بجائے " صورت خبریہ " استعمال ہونے لگی تھی - اس وقت سے یہہ کاٹ چھانٹ برابر جاری ہے مگر اب قریب قریب اپنا کام ختم کر چکی - زبان بھر کے قریب قریب ہر فعل کی دو "صورتوں" کے درمیان جو باقاعدہ فرق تھا اس کو مٹا دیا - اس سے صرف حال کے صیغہائے واحد غائب و حاضر اور ماضی کا صیغۂ واحد حاضر مستثنی ہیں - یہاں اب بھی he loves, thou lovest اور if he love, if thou love بجائے کے thou lovedst اور if thou lovedst استعمال ہوسکتا ہے لیکن صیغہائے حاضر اسقدر شاذ و نادر آئے ہیں کہ بولنے والوں کے دلوں میں "صورت شرطیہ" کا خیال تازہ رکھنے میں بہت کم کارآمد ہیں اس لئے اس کی حیات کا دار و مدار محض ایک صیغہ if he love پر رہ گیا — جب یہہ حال ہو تو کون سے تعجب کی بات ہے کہ جس علامت کی اساس اس قدر کمزور ہے وہ غائب ہونے لگے- اگر if we love, if they love وغیرہ میں وہ شکلیں ، جو بہ ظاہر "صورت خبریہ" تھیں، اظہار شرط کے مطالب بخوبی ادا کررہی ہیں تو صیغۂ واحد غائب میں وہی شکلیں کیوں نہ کام دیں— اس طرح کے اثرات کے باعث if he loves اور if he love دونوں جائز مان لئے گئے حتی کہ بہت ہی سنبھال کر لکھی ہوئی اور فصیح و شستہ تحریروں میں بھی ان کو جگہ مل گئی اور ثانی الذکر روزمرہ کی گفتگو میں شاذ و نادر ہی سننے میں آتا ہے - فقط فعل to be میں جس کے صیغ صورت شرطیہ کی شکل زیادہ صریح اور کئی صیغوں میں صورت خبریہ سے جداگانہ تھی یہہ شکلیں ابھی تک اپنا قدم جمائے ہوئے ہیں ، if he were, if I were کی جگہ

if he was; if I was بولنا بے شبہ دلیل لاپروائی اور غیر شستگیٔ عبارت ہے ۔

جو کچھہ بیان ہوچکا ہے یہہ تخفیف اشکال اور عناصر ترکیبی کے بگڑنے اور کاٹے چھانٹے جانے کی مثال کے طور پر کافی ہے — اگرچہ یہہ ہر زبان کی تاریخ صوتی کا، بلحاظ اصول اساسی اور اہمیت، نہایت ہی ممتاز حصہ ہے پھر بھی فقط حصہ ہی ہے - بولنے میں جو محنت اور وقت صرف ہوتا ہے اُس میں کفایت اور تلفظ الفاظ میں زیادہ سہولت وآسانی پیدا کرنے کا رجحان بے انتہا طریقوں سے اپنا جلوہ دکہاتا ہے - اس رجحان کی زد سے اُن عناصر ملفوظ میں سے کوئی نہیں بچا جس سے ہمارے الفاظ بنے ہیں — ممکن ہے کہ کوئی لفظ اپنی عام ساخت اور قواعدی شکل نہ بگڑنے دے مگر اس پر بھی اس میں تغیر ضرور ہوگا، اور نہیں تو اس کی کچھہ آوازیں ہی بدل دی یا ترک کردی جائیں گی، یہہ نہ ہوا تو کچھہ آوازیں آخر میں بڑھا یا بیچ میں داخل کردی جائیں گی - مضمون صوتی تغیرات لسان بہت وسیع ہے اور اس کی اس قدر طویل شرح ممکن ہے کہ یہاں مفصل بحث کی گنجایش نہیں - ہم صرف اس کے اہم تریں خصائص اور موٹے موٹے اصول ہی کی طرف توجہ منعطف کرسکتے ہیں

## ملفوظ و موضوع آوازوں کے نکلنے کے اعمال

ہماری ابجد تقریری کا ہر حرف ایک ایسی کوشش سے ظہور میں آتا ہے جس میں پھیپڑا، حلق اور اعضائے دہن شریک ہیں - پھیپڑا ان گہڑ مصالح بہم پہنچاتا ہے یعنی اس سے کم یا زیادہ قوت کے ساتھہ ہوا نکلتی ہے، پھر جب یہہ مصالح بالائی نرخرہ کے تار ہائے صوت کے پاس پہنچ کر ان میں اہتزاز و ارتعاش پیدا کرتا ہے تو گونج اور نغمہ سے معمور ہوجاتا ہے، سب سے آخر میں ہونٹ، تالو، زبان اپنے اپنے افعال سے اسکی اصلاح کرکے اس کی ہیئت مکمل کردیتے یعنی اسے ملفوظ

بنا دیتے ہیں ، پس ہر تلفظ اُن اعضائے دہن کی ایک خاص ہیئت بناتا ہے جو خراد الفاظ ہیں اور جن سے ایک خاص قسم و مقدار کا مصالح نکلتا ہے - لفظ اس قسم کے تلفظات کا ایک سلسلہ ہے اور اعضائے دہن کی ہیئت پیاپے بدلنے پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھہ ساتھہ اکثر بالائی نرخرے کا وہ عمل بھی بدلجاتا ہے جو وہ اس صرصر باد پر کرتا ہے جو اس میں سے گذر رہی ہے — مثال کے طور پر لفظ friendly لیجئے - پہلے اوپر کے دانتوں کی نوکیں آکر نیچے کے ہونٹ کے کنارے دباتی ہیں اور مفرد سانس ، جس میں کہ بالائی نرخرے نے نغمہ نہیں پیدا کیا ، دو اعضاء کے درمیان دباکر نکالی جاتی ہے — اس طرح سے جو سرسراہٹ پیدا ہوتی ہے وہ f کی آواز ہے — اب دانت اور ہونٹ کی خدمت کی ضرورت نہیں وہ آزاد کردئے گئے اور زبان کی نوک سقف دہن میں اس مقام کے قریب پہنچائی گئی جو مسوڑھوں سے کسی قدر پیچھے کی جانب ہے ، اس کے ساتھہ ہی ساتھہ تارہائے صوت اٹھائے اور دبائے گئے تاکہ وہ ہوا جو باہر جارہی ہے اُن میں ارتعاش واہتزازا پیدا کرکے خودمترنم ہوجائے - بجائے سانس کے محض نغمہ کو اجازت خروج ملی اور r کی آواز سنائی دی — اس کے بعد زبان کو دوبارہ حرکت کا حکم ہوا اس کی نوک نیچے کو دبائی گئی اور وسطی حصہ تالو کی جانب اٹھایا گیا لیکن قریب قریب اتنا اونچا کہ مترنم سانس بے تکلف نکل سکے اور جس وقت کہ سانس نکلے اُس وقت اُس میں اُس سے زیادہ گونج اور مسلسل الحان پیدا ہوجائے جتنا کہ اس سے پہلے کی دو ہیئتوں سے ہوا تھا ، اس کو نیم حرف علت یعنی مقصورہ کہتے ہیں- زباں کی نوک پھر اُس بالائی حصۂ دہن تک جو دانتوں کے عقب میں ہے جاپہنچی اور اب کے بخوبی اس سے چسپاں ہوکر سانس کی دھانی راہ قاطبۃً مسدود کردی لیکن اُس کے نکلنے کے لئے ناک کا راستہ کھلا اور nasal *n* ( نون غنہ ) کی آواز آئی — اس کے بعد کی آواز d کو نکالنے کے لئے اس میں صرف اتنی تبدیلی کی ضرورت ہے کہ ناک کا راستہ بھی بند کردیا جائے اب ناک اور

منه دونوں بند هیں اس لئے هوا باهر نہیں نکالي جاسکتي تاهم نغمه ختم نہیں هوا اور اس قدر سانس جو ذرا سي دیر تارهائے صوت کا مترنم اهتزاز و ارتعاش قایم رکھه سکے اُس بند خلا میں ڈھکیل دي گئي جو زبان کي پشت پر هے - جس وقت ناک کا راسته بند کیا جارها تها اگر اُس وقت ارتعاش اور نغمه روک دئے جاتے تو جو آواز نکلتي وہ t کي آواز هوتي نه که d کي - اس سے پہلے که خلائے دهن اس قدر پر هوجائے که صوت مترنم قایم نه رہ سکے جوانب زبان سقف دهن سے الگ هو جاتے هیں ، فقط نوک زبان اس سے ملي رهتي هے ، جب یهه هیئت هوتي هے تو مترنم هوا کا خروج l پیدا کردیتا هے - سب سے آخر میں زبان کي نوک کو نجات ملجاتي هے اور اس کا وسطي حصه بلند هوتا هے جس کا انداز قریب قریب ویسا هي هوتا هے جیسا که اول الذکر حرف علت کو ادا کرنے وقت تها مگر به نسبت پہلے کے اس میں اور سقف دهن میں ذرا کم فاصله رهتا هے اور ایک حرف علت یعني مقصورہ i بن جاتا هے - یہاں پہنچ کر اگر کوئي لفظ اس کے بعد نه آئے تو یهه سلسله ختم اور مہمل سانس پهر شروع هوجاتي هے - اس سے ظاهر هوتا هے که ایسے مختصر اور سیدهے لفظ کے تلفظ میں اعضائے دهن کو پیهم سات هیأت مختلفه اختیار کرني پڑتي هیں - لیکن ان کي یهه تمام حرکتیں اس قدر سرعت و صحت کے ساتهه وقوع میں آئیں اور ایک هیئت کے بعد هي دوسري اس قدر تسلسل اور درستي کے ساتهه ظهور پذیر هوئي که کان کو ان کے درمیان کسي آواز یا نقل حرکت کی تمیز هي نه هوئي - اُس نے تو صرف سات صداهائے موضوع سني هیں - حلق کے فعل میں صرف ایک دفع فرق آیا - f کے ادا کرنے میں جو سانس خرچ هوئي اسے تو اس نے بغیر اصلاح و ترمیم گذرجانے دیا لیکن اس کے بعد جو هوا آئي اس پر وہ برابر رنگ نغمه چڑهاتا رها - تلفظ کي عام کوشش اور پهیپڑوں کي محنت همیشه ایک سي نہیں رهي - لفظ کے پہلے حصے پر زور دیا گیا

یعنی اس کو پورے اور بلند تر لہجے میں ادا کیا گیا جس میں کبھی کبھی موسیقی کا سا بلند سریلا پن شامل ہو جایا کرتا ہے بشرطیکہ "تاکید" یا فقرے کے لہجے کے منافی نہو - باوجود ان سب باتوں کے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ لفظ ، خواہ ہم اس کو سہ گنا مانیں یا اعضائے تلفظ کی حرکت کو مد نظر رکھہ کر ایک گنا ، اپنے آپ کو ادراک کے سامنے دوگنا بن کر پیش کرتا ہے ، یہہ لفظ دو جزا ہے - یہہ وصف ، جس کا مدار متکلم کے منہہ کی نسبت سامع کے کانوں پر زیادہ ہے ، واضح اور غیر واضح آوازوں کے جن سے لفظ بنا ہے تضاد و تناقض پر منحصر ہے - بالکل واضح اور گونجنے والے حروف علت کان کے پردے سے ٹکراتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلسلۂ آواز کے ممتاز و مخصوص اجزاء ہیں اور غیر واضح حروف صحیح ان کے ملحقات ہیں جو ان میں تسلسل پیدا کرنے کے لئے بیچ میں آگئے ہیں

## دشوار و ناممکن تراکیب

یہہ مثال ان عناصر کو بے نقاب کرتی ہے جو خیالات کی منہہ سے ادا کی ہوئی علامات (یعنی منہہ سے نکلے ہوئے الفاظ) کی ساخت میں کار فرما ہیں اور جن پر تاریخ لسان کے باب الصوت کی تحقیقات کے وقت غور کرنا پڑتا ہے - ابجد تقریری کا ہر جزو اپنے اظہار کے لئے چاہتا ہے کہ وہ مختلف اعضاء جو کلام موضوع کو متشکل کرتے ہیں ایک خاص قسم کی اور ایک حد تک کوشش کریں - بعض تو اعضاء کی سکونی حالت سے بہت زیادہ تبدیلی کے امید رکھتے ہیں ، پس اوروں کی نسبت ان کا ادا کرنا بہت دشوار ہے - علاوہ اس کے صوتیات (phonology) میں جس بات کو بہت اہمیت حاصل ہے وہ یہہ ہے کہ بعض کا تلفظ اوروں کے مقابلے پر اس وقت بہت دشوار ہوجاتا ہے جب کہ وہ ایک دوسرے سے مل کر نکلتے ہیں - اعضائے تلفظ کی ہیئت اور طریق عمل میں وہ تبدیلیاں جو ان کے ادا کرنے کے لئے لازمی ہیں

ان کے تلفظ اور ترکیب میں بہت دقت پیدا کر دیتی ھیں ، مثلاً یہہ امکان میں ھے کہ لفظ friendly جن آوازوں سے بنا ہے ان کو ایسے طریقوں سے ترتیب دیا جائے کہ چند بہت ھي ثقیل مرکبات بن جائیں جن کا تلفظ بہت کوشش سے کیا تو جا سکتا ہے لیکن جن کي نسبت بالعموم اور بجا طور سے کہا جا سکتا ھے کہ ان کا تلفظ ناممکن ہے مثلاً nfdrely, lrefdny, yrfdnle - علاوہ اس کے خود یہہ لفظ ھمارے نزدیک نہایت آسان ہے لیکن بہت سي اقوام و ملل ایسي ھیں جو اسے ثقیل اور نا قابل تلفظ سمجھیں گي — درحقیقت ثقالت ولینت کا دار و مدار صرف اس بات پر ہے کہ بوقت گفتگو هم اپنے اعضائے تلفظ کا کہاں تک اور کتني محنت کرنا گوارا کرسکتے ھیں - آوازوں کے بے انتہا سلسلے ایسے بنائے جاسکتے ھیں جن کا تلفظ اگرچہ متصل اور سخت کوشش سے ممکن ھے مگر وہ گفتگو میں کبھي نہیں آتے کیونکہ واقعي بہت ثقیل ھیں - مال اتنے کا نہیں جتنے دام ھیں اور ضروریات گفتگو بغیر ان کے بھي پوري ھوسکتي ھیں - دنیا کي زبانوں میں نصف ایسي ھیں جن کي آوازوں یا آوازوں کے مرکبات کو اور زبانیں اسلئے پاس نہیں آنے دیتیں کہ وہ انہیں اس سے زیادہ ثقیل سمجھتي ھیں جتنا ثقیل تلفظ کہ وہ پسند کرتي ھیں - کوئي لفظ ایسا نہیں کہ جسکوکسي جماعت نے بنایا یا بولا ھو اور وہ جیسا کاتیسا اسکے استعمال میں رھنے کے قابل نہو مگر استعمال ھر زبان کے ھر جزو میں انقلاب کا باعث ھوتا ھے— لفظ کي ھر آواز اپنے پاس والی آوازوں سے کہتي ھے " آ پڑوسن مجھہ سي ھو " اور ان کي شکل ایسي بنادیتي ھے کہ جب اُس کے ساتھہ ساتھہ اُن کا تلفظ کیا جائے تو زیادہ آساني ھو - جس کو هم غلطي سے "خوش نوائي " کہتے ھیں ، اس کا مستقر منہ ھے نہ کہ کان - صوتي ساخت الفاظ اُس اثر کو مدنظر رکھکر نہیں بدلي جاتي جو کہ وہ اعضائے سماعت پر کرتي ھے بلکہ اُس میں وہ فعل انقلاب لا تا ھے جس کے بوقت گفتگو لفظ اعضائے تلفظ سے طالب ھوتے ھیں — عضویاتي نہ کہ سماعتي

تعلقات اس کا فیصلہ کرتے ہیں کہ نموئے لسان میں کیوں کر آوازیں ایک دوسرے سے ملائی جائیں گي

## انگریزي کي اصوات ملفوظ کا عضویاتي نظام

پس ابجد تقریري سمجھہ میں آنے کے لئے ضروري ہے کہ اس کي ترتیب عضویات کو مد نظر رکھکر دکھائي جائے - یہہ کوئي بے ترتیب شے نہیں ہے بلکہ تلفظات کا ایک با قاعدہ نظام ہے جس میں ہر طرف تعلق کا جال پھیلا ہوا ہے ، اس کي طبعي حدود ، تقسیم ، ترتیب اور آئین ہیں — یہہ آوازوں کے ایک سلسلے سے بني ہے جن میں سے ہر آواز کے لئے منہ کا ایک حصہ معین ہے اور وہ اُس حصے کے اعضاء کے مختلف مدارج قرب و بعد کے لحاظ سے نکلتي ہے — یہي مختلف مدارج قرب و بعد ان آوازوں کو الگ الگ کرکے اُن کي قسمیں بنادیتے ہیں — ہم واضح آوازوں کو حروف علت اور غیر واضح کو حروف صحیح کہتے ہیں اور ان دونون کے وسط میں وہ آوازیں ہیں جو حروف علت اور حروف صحیح دونوں کي طرح استعمال کي جاسکتي ہیں مثلاً انگریزي میں l, r, n - پھر ان حروف صحیح کي تھوڑي سي تقسیم در تقسیم ہوئي ہے جس کا فیصلہ اس طرح کیا گیا کہ حروف میں بلحاظ وضاحت گونج ، اور تسلسل باہم کس قدر تعلق و تطابق ہے — ان قسموں کے نام نیم حروف علت ، حروف غنہ ، حروف " ہائي " ( جس کو اور دو اقسام فحیہ و صادمیہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ) اور " وقفیہ " ہیں — علاوہ اس کے جب ایک خاص اقتراب پیدا ہوتا ہے تو اعضائے دہن کي ہر ہیئت سے دو طرح کي آوازیں یعني جلي اور خفي نکلتي ہیں - اگر اُس سانس میں جو اعضائے دہن سے ، جب کہ اُن کي ایک خاص ہئیت ہو ، گذر رہي ہے گونج اور ترنم شامل ہے تو یہہ جلي ہے اور اگر نہیں ہے تو خفي *

انگریزي کي تقریري ابجد کو اگر مذکورہ طریق سے ترتیب دیا جائے تو یهه نقشه نظر آئے گا *

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جلي | | a | | علت |
| | ạ | e̥ | ḁ | |
| | e | | o | |
| | i | r, l | u | |
| (घोष) | y | | w | نیم علت |
| | ṅ | n | m | غنه |
| خفي (अघोष) | h | | | هائي |
| جلي | z | z | | فحیه |
| خفي | s | s | | |
| جلي | | δ | v | صادمیه |
| خفي | | o | f | |
| جلي | g | d | b | وقفیه |
| خفي | k | t | p | |
| | سلسلۂ لهویه | سلسلۂ اسلیه | سلسلۂ شفویه | |

ان لیکچروں میں جو اهتمام کیا گیا هے وہ اس کا طالب نهیں که هم اعضائے تلفظ اور ان سے مرتب نتائج یعني اصوات موضوع کی اس سے زیادہ مفصل و مشرح جانچ پرتال کریں جتني کرچکے هیں یا اصوات موضوع کے جسمي تعلقات پراس سے زیادہ بحث کریں- همارا نقشۂ ابجد خاص اور کثیرالوقوع صوتي تغیرات حسب ضرورت دکھا چکا - آؤ اب ان میں سے چند پر نظر ڈالیں *

## مبادلۂ اصوات

هر زبان کي تاریخ میں ایسي مثالوں کي کمي نهیں جن میں ایک حرف جلي اپنے سے ملتے هوئے حرف خفي سے یا ایک حرف خفي اپنے سے ملتے هوئے حرف جلي سے بدلگیا —— هماري علامت جمع یعني s کا تلفظ s جبهي هوتا هے که اس کے قبل کوئي خفي حرف

صحیح هو جیسا که plants اور cakes سے هویدا هے ورنه جلي حرف صحیح یا حرف علت کے بعد اس کي آواز z سے بدل جاتي هے جیسے eyes pins اور pegs میں - اسي طرح جب یهه دو حروف علت کے درمیان آتا هے تو عام طور سے z هو جاتا هے مثلاً busy ، حرف علت کے لهجه و الحان کا تسلسل حرف صحیح میں سے گذرتا هوا قایم رهتا هے بجائے اس کے که حرف صحیح سے منقطع هو - اس مثال کي ضد یهه هے که خفي حرف صحیح کے بعد هم d کو t سے بدل دیتے هیں کیونکه یهاں حرف جلی کے تلفظ میں دقت هوتي هے ، مثلا looked (lookt) اور جرمني والے تو هر ایسے لفظ کے جسکے آخر میں حرف وقفیه آئے تلفظ میں لهجه و الحان کو بالکل خیر باد کهدیتے هیں - kind اور kalb کو وه اس طرح بولتے هیں گویا بروئے تحریر وه kint اور kalp هیں - ایک هي سلسلے ، مگر مختلف قسم ' کی علامات تو باساني ایک دوسرے سے بدل جاتي هیں مثلاً صادمیه حروف ( th, f وغیره ) کا ماخذ بالعموم کامل وقفیه حروف هیں وه اس طرح سے که حروف وقفیه میں اعضائے صوت کے پورے مماس کے بجائے اُن کے بهت هي قریب آجانے پر اکتفا کي جاتي هے (اگرچه یهه درست هے که ایسي حالت میں بالعموم اعضائے صوت کي هیئت میں خفیف سا فرق آجاتا هے) اور یهه خاص طور سے ایسے حروف وقفیه سے نکلے هیں جن کا اصلي تلفظ " هائي "، تها یعني جن کے اور حروف مابعد کے تلفظ کے در میان h کي آواز سناتي دیتي تهي — جس طریقے سے یهه اکثر لکهے جاتے هیں مثلاً ch, th, ph (German) وه اُن کي اصل کا نتیجه هے اور اُس کا شاهد - v نے بهي بهت سي زبانوں میں ازمنهٔ ماضیه کے نیم حرف علت w کي جگه چهین لي هے — صادمیه th کے بدل کر نفحیه s هوجانے کي ممتاز مثال he loves (جو اب عام هو گیا هے سوائے ایسے مقامات کے جهاں قدامت یا شکوه و سطوت کا اظهار منظور هو) هے جو he loveth تها- چاسر کے کلام میں تو s بطور

لاحقۂ صیغۂ واحد غائب افعال کہیں کہیں مل بھي جاتا ھے مگر اس کے زمانے سے ذرا پہلے اس کا کہیں پتا نہیں لگتا — جب s دو حروف علت کے درمیان آتا ھے تو بجائے اس کے کہ اپنے سے ملتے ہوئے حرف جلي z سے بدلے کبھي کبھي اسي سلسلے کے دوسرے واضح حرف جلي r سے بدل جاتا ھے ، یہہ تغیر بہت سي زبانوں میں بہت ھي عام ھے ، مثلاً سنسکرت ، لاطیني ، جرمني - اس کي وہ مثال جس سے سب واقف ھیں ھمارے were میں نظر آتي ھے جو was کي ، جسمیں اصلي فھیہ حرف اب تک باقي ھے ، جمع اور "صورت شرطیہ" ھے - ایک اور تغیر جو کم واقع مگر باقاعدہ ھے ایک سلسلے کے حرف کو اسي قسم کے مگر دوسرے سلسلے سے تعلق رکھنے والے حرف کي جگہ رکھدیتا ھے ، مثلاً جب کہ انگریزي نے اپنے تلفظ سے لہویۂ صادمیہ کو خارج کیا ، جو اب تک ھمارے ان بہت سے الفاظ میں لکھا جاتا ھے جن میں gh آتا ھے ، تو بالعموم اس نے حرف متروک کو غیر ملفوظ بنا دیا اور اس کے عوض حرف علت ما قبل کو یاتو بڑھا دیا یا اس پرزور دیدیا ، جیسے Hugh, bough, light ، مگر کبھي کبھي اس کي جگہہ شفویہ فھیہ f رکھدیا ، جیسے cough اور trough میں ، اور ثاني الذکر میں تو عوام یہہ غلطي بھي کرتے ھیں کہ لسلیۂ صادمیہ یعني th بولتے ھیں یعني اس کا تلفظ troth کرتے ھیں - اسي طرح روسي th کي جگہہ f بولتے اور Theodore کو Fedor بنا ڈالتے ھیں - ایسے وقفیہ حروف کے تبادلۂ باھم کا بھي اکثر پتہ چلتا ھے جن کے مخرج الگ الگ ھیں ، مگر انگریزي کی مثالوں سے اسکي توضیح مشکل ھے ، pentagon کا pen اور quinquennial کا quinq اس لفظ کي اصلي یوناني اور لاطیني شکلیں ھیں جو ھماري زبان میں آیا تو five بن گیا - ھم اکثر ایسے اشخاص کي گفتگو بھي سنتے ھیں جو جسماني یا خصلتي ناقابلیت کي وجہہ سے r نہیں بول سکتے وہ اسکو w یا l سے بدلدیتے ھیں - اسمیں شک نہیں کہ تمام تاریخ لسان میں r اور l ھي ایسي دو آوازیں ھیں جو سب حرفوں سے زیادہ ایک دوسرے سے بدلي جاسکتي ھیں - حروف صحیح کو باھم ترکیب

دینے کا بالخصوص اور بکثرت یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو اپنا سا بنا لیتا ہے - ہمارا ditto لاطیني کا dictum (said) ہے- اب ذرا ان مثالوں پر غور کرو *

dif-fuse
im-possible
an-nual
ap-pend
as-sign
ac-cede
af-firm
ag-gress
al-lude
am-munition

dis-join
in-different
ad-dict

## انگریزي کا علم التہجیہ

پس اگر حروف صحیح یوں ایک دوسرے کا رنگ اختیار کر سکتے ہیں تو پھر حروف علت کا کیا ذکر ہے وہ تو ان سے زیادہ اس کي صلاحیت رکھتے ہیں - اس معاملے میں تصریح و تفصیل کي زحمت تحصیل حاصل ہے - ہمارا نظام حروف علت اسکي توضیح کے لئے کافي ہے - حروف a، e، i، o، u در اصل اسلئے ایجاد کئے گئے تھے، اور ان کی ایجاد کا منشاء فقط یہہ تھا کہ الفاظ far, prey, pique, pole, rule کے حروف علت کي آواز بتائیں اور اب بھي ان بہت سي زبانوں میں، جن میں یہہ مستعمل ہیں، ان کي ہمیشہ بھي یا زیادہ تر یہي حیثیت ہے - اگرچہ ہمارے الفاظ کے اب تک وہي پرانے ہجے چلے آتے ہیں لیکن ہماري زبان کے زمان تحریر میں ہمارے حروف علت میں بے انتہا اور یک قلم تبدیلیاں ہوئیں جن کا ایک جزوي باعث وہ حالات و کوایف ہیں جنہیں ہم صاف صاف دکھائیں گے - اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہمارے طریق

تہجي ميں ايک انقلاب عظيم بپا ہو گيا ، يعني ابجد تقريري کو ابجد تحريري سے کوئي تعلق نہ رہا - ہمارے تحريري حروف علت ميں سے ہرايک کي تين سے ليکر نو حيثيتيں معين ہو گئيں اور ان ميں بہت سے دوحرفے بڑھا ديئے گئے جن کا تلفظ حروف علت سے کچھہ کم رنگ نہيں بدلتا- ہمارے ہر تقريري حرف علت کي دو سے بارہ تک تحريري صورتيں ہيں - ہماري آوازوں کے تمام باطني تعلقات پر پاني پھر گيا - جن کو ہم a يا i يا u يا e يا o ممدودہ يا مقصورہ کہتے ہيں ان ميں بحيثيت ممدودہ يا مقصورہ ہونے کے اب اس سے زيادہ کوئي باہمي تعلق نہيں رہا جتنا کہ باعتبار تذکير و تانيث dog اور cat يا sun اور moon ميں موجود ہے - حروف صحيح کي بھي حروف علت سے کچھہ کم گت نہيں بنائي گئي - ہمارے الفاظ کے مروج ہجے ہر قسم کي مبہم اور غير ملفوظ علامات سے بھرے پڑے ہيں - يہہ تباہ و برباد صوتي عمارت کي باقيات ہيں جو ابھي تک وہيں کي وہيں پڑي ہيں اور اتھاکر پھينکي نہيں گئيں - اس مخرب ماحول ميں تربيت پاکر ہمارا احساس موزونيت و مناسبت اشياء اسقدر مبتذل ہو گيا کہ اب ہمارے نزديک يہہ طبعي و فطري امر ہے کہ ايک ہي آواز بہت سے اور مختلف طريقوں سے لکھي جائے ، يا ايک ہي علامت کي بہت سي آوازيں ہوں - ہم ميں بکثرت ايسے لوگ ہيں جن کا واقعي يہہ يقين ہے اور وہ اس پر جمے ہوئے ہيں کہ صوتي ہجے پر تاريخي ہجے کو فوقيت حاصل ہے ، يعني الفاظ کا اس طرح لکھنا جيسا کہ ہمارے خيال کي رو سے کسي زمانے ميں کسي نے ان کا تلفظ کيا تھا اس سے بہتر ہے کہ ہم ان کو خود اپنے تلفظ کے مطابق لکھيں - ہجے کي خرابي اور بے تکے پن پر، جيسا کہ kind کے بجائے kyind، dânce کے بجائے dănce اور nēīther کے بجائے nēither سے ظاہر ہوتا ہے رائے عامہ شاذ و نادر ہي ناک بھوں چڑھاتي ہے اور طرہ يہہ ہے کہ اس خرابي يا بے تکے پن کو قبول عام و رواج کا اس سے زيادہ موقع ہے جتنا کہ نہايت ہي صريح و عمدہ اصلاح ہجا کو

صوتي تغیر کي وہ مثالیں جن پر ہم غور کرتے رہے ہیں اس کے ان مظاہر سے تعلق رکھتي ہیں جو اکثر ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں اور جنہیں نہایت آساني سے سمجھا یا جا سکتا ہے، یعني ان تغیرات سے متعلق ہیں جو کم و بیش ہر معلومہ زبان میں پائے جاتے ہیں: شروع سے ہمارا دعوی بھي یہي ہے- لیکن ہر زبان کی تاریخ صوتي کا ارتقاء جداگانہ ہے، اس کے قوانین تخریب الگ ہیں اور اس کی خصوصیات و ضبط اوروں سے نہیں ملتے - کوئي عالم صوتیات کیسا ہي فاضل اجل اور ذکي الطبع کیوں نہو ان کي نسبت کوئي پیشین گوئي نہیں کرسکتا اور ان کي تشریح کامل اکثر اس کے فن کی دسترس سے باہر ہوتي ہے — اس کے کام میں تاریخ کو دخل ہے نہ کہ ہدایات کو- اسکو ان تغیرات کا پتا لگانا پڑتا ہے جو درحقیقت زبان میں واقع ہوئے ہیں اور صدا ہائے زیر بحث کے طبعي اوصاف و تعلقات اور اعضائے صوت کی ان ہیأت و حرکات کي مدد سے، جن سے وہ صدائیں نکلي ہیں، ان کے اسباب کي تلاش کرني پڑتي ہے - چنانچہ وہ بہت سي صورتوں میں بتا سکتا ہے کہ کیونکر فلاں آواز فلاں حالت میں طبعاً حذف یا فلاں آواز فلاں سے بدلني چاہئے — لیکن اکثر اُسے سمند فکر کي باگ یہیں پہنچکر کھینچ لیني پڑتي ہے، کیونکہ اُس کی جولانگاہ بہت ہي محدود ہے - وہ نہیں بتا سکتا کہ تغیر کي غرض وغایت کیا تھي، فلاں لفظ میں یہہ تغیر کیوں کیا گیا اور فلاں میں کیوں نہیں، یا یہہ تغیر اس جماعت نے کیا تو اُس جماعت نے کیوں نہیں کیا - وہ نہیں بتاسکتا کیوں ایک زبان کي ابجد میں ایسي آوازیں ملتي ہیں جن کا تلفظ دوسري زبان کے بولنے والے نہیں ادا کرسکتے، کیوں وہ مرکبات جو ایک قوم کے منہ سے بے تکلف ادا ہو جاتے ہیں انہیں اس کي ہم سایہ اور رشتہ دار قوم قطعي ترک کردیتي ہے، مثلاً کیا وجہ ہے کہ سنسکرت اپنے الفاظ کے آخر میں دو حروف

صحیح کے اجتماع کي روادار نہیں ، یا یوناني کے کل لفظ s, n یا r اور چیني کے غنه پر ختم هوں گے ، اور ایطالوي الفاظ کے آخر میں حرف صحیح کبھي نه آئیگا ، کیوں اهل پولی‌نیشیا همیشه ایسا هي جزو لفظ بناتے هیں جس کے آخر میں حرف علت یا ابتداء میں ایک هي حرف صحیح هوتا هے جب که انگریزي ایک هي حرف علت کے سر پر چھه چھه اور سات سات حروف صحیح کا بار لاد دینے کي روادار هے ( مثلاً twelfth, strands, splints ) ، کیوں لاطیني اپنے لفظوں کي توکید اُس جزو کے وزن سے مقرر کرتي هے جو آخر جزو سے پہلے آتا هے اور یا تو اُسي پر آکر رک جاتي هے یا اُس کے ماقبل پر، حالانکه یوناني میں آخري تینوں اجزاء میں سے جسے چاهو "موکد" کرلو وزن کو اس میں بہت کم دخل هے ، کیوں ایرستانی اور بوهیمی همیشه اپنے الفاظ کا جزو اول موکد بولتے هیں اور ان کے قریبي رشته دار ویلزي اور پولینڈي جزو ماقبل آخر کو محل توکید سمجھتے هیں ، اور کیوں روسي اور سنسکرت میں توکید کا کوئي محل هي مقرر نہیں؟ یهه اور اسي قسم کے هزاروں اختلافات رواج و ساخت صوتي جو ان سے کچھه کم حیرت انگیز نہیں هیں اور نہایت آساني سے بتائے جاسکتے هیں، قومي خصوصیات میں داخل هیں - یهه ثمرات هیں ایسے باریک اختلافات نظام جسمي کے ، ایسے غامض اثرات خیالات کے اور ایسي مطلق‌العنان اور مجنونانه عادت انتخاب کے که قیامت تک محقق کا دست تحقیق اُن کے دامن تک نه پہنچے گا ، لیکن اس گھبراهت میں ایسا هرگز نہیں هوسکتا که وہ غامض سے غامض اور حیرت انگیز تغیرات کا باعث کسي اور شے کو بتائے - اُس سے جب پوچھوگے همیشه یہي کہیگا که اُن کا سبب فقط وهي ایک شے هے جس نے اُن مخففات ومسخ هیئات کو پیدا کیا جو، اظهرمن‌الشمس هے، که اعضائے تلفظ کے واسطے باعث آرام هیں، یعني زبان کے بولنے والوں کے سوا کوئي نہیں - وهي جو الفاظ بولتے هیں انہیں اپني سہولت اور مرضي کے مطابق گھٹاتے بڑھاتے اور اُن پر نقش و نگار بناتے هیں - مطالعه

تاریخ واعضاء اپنا سارا زور لگا چکتا ہے تو ہر حالت میں لے دے کے جو
سبب منکشف ہوتا ہے وہ فقط اتنا سا ہے کہ جو جماعت کسي لفظ کو
بولتي تھی اس کا جي چاہ گیا کہ اس کي شکل یوں بدلدو اور اُس نے اُسے
بدلدیا اور فلاں فلاں وجوہ و مشابہات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تبدیلي نہ تو
انوکھي ہے اور نہ بعیدالفہم ـ کسي خاص آدمي اور شاذ و نادر صورتوں
کا تو ذکر نہیں ورنہ لوگوں کے حلق اور منہ کي بناوت میں کوئی ایسا فرق
نہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی قوم کا کیوں نہو کسي انساني زبان
کے خواہ اس کو دنیا کي کوئي قوم کیوں نہ بولتي ہو تلفظ پر حاوي
نہوسکے، لیکن اس کے ساتھہ ہي یہہ شرط بھی ہے کہ اُس کي تعلیم ذرا
جلد شروع ہوني ہو اور اس کے اعضاء میں بوجہ عادت کسي خاص قسم
کي صلاحیت یا ناصلاحیت نہ پیدا ہو چکي ہو — کسي قوم کي،
جو حالات و کوایف کي مشعل ہدایت کي روشني میں مدارج ترقي
طے کررہي ہو، طبیعت و قابلیت بہ حیثیت مجموعي اس کا فیصلہ
کرتي ہیں کہ اُس کي مشترکہ زبان کس لباس میں جلوہ گر ہو —
اور جس طرح کہ بچوں کی گفتگو میں جب وہ پہلے پہل بات کرنے کي
کوشش کرتے ہیں تو ہمیں محض طبعي غلطیاں اور ایک آواز کا
دوسري آواز سے بے تکلف بدل دیا جانا ہی نظر نہیں آتا، جو
قریب قریب دنیا بھر کے بچوں میں پایا جاتا ہے، بلکہ ایک خاص
بات یہہ بھي معلوم ہوتي ہے کہ وہ ہیئت الفاظ بھي بدل دیتے ہیں،
جس کو ہم اُن کے خبط کے سوا اور کسي بات پر محمول نہیں کرسکتے
اور جس کي وجہ ذاتي خود روي کے سوا کچھہ نہیں بتائي جاسکتي،
اسي طرح اگر ایسے ہي خودسرانہ تغیرات صوت کے اسباب کي
جستجو ہے تو وہ انتقال زبان بذریعہ روایت کے سوا کہیں اور نہ
ملیں گے، کیونکہ انتقال زبان بذریعہ روایت بھي محض بچوں کو
بولنا سکھانے کي ایک ترکیب ہے مگر ایک وسیع پیمانہ پر

## قانون گرِم

ہر زبان کے طریقہائے تغیر صوت اُس کے ایسے اجزاء ہیں کہ کسي بولي کے اپني ہم رشتہ بولیوں سے تعلقات کي تحقیقات کرني ہو تو سب سے پہلے یہہ دریافت کرنا پڑتا ہے کہ اس بولی کي کون کون سي آوازیں اُن بولیوں کي کن کن آوازوں سے ملتي ہیں، مثلاً انگریزي کا جرمني سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انگریزي کي d کے جواب میں جرمني میں d نہیں بلکہ t ہے ، یہہ بات dance اور tanz ‘ day اور tag ‘ deep اور tief ‘ drink اور trink وغیرہ سے بخوبی عیاں ہے — اسیطرح جرمنی کا s یا z انگریزي کی t کا جواب ہے مثلاً fuss, foot zwei, two; zu, to ; zinn, tin; وغیرہ ‘ اور جرمنی کي d ہماري th کا کام دیتي ہے‘ the کی جگہ die ‘ thine کی جگہ dein اور both کي جگہ bad بولتے ہیں — اس سے بھی بڑھکر تعجب‌خیز بات یہہ ہے کہ جب انگریزي کا مقابلہ اس کے خاندان کي قدیم تر زبانوں یعني لاطینی ‘ یونانی ، اور سنسکرت سے کیا جاتا ہے تو معاملہ اس کے بالکل برعکس نظر آتا ہے — جس طرح جرمني کي t انگریزي کی d کا جواب ہے اسیطرح انگزیزي کي t لاطیني کي d کا ( two اور duo پر غور کرو) جس طرح جرمنی کی d انگریزي کے th کی مد مقابل ہے اسیطرح انگریزي کی d یونانی کے th کي (door اور thura ، daughter اور thugatr پرغور کرو)‘ جس‌طرح‌جرمني‌کا s یا z انگریزي‌کی t ہے‌اسیطرح انگریزي کا th (صادمیہ نہ کہ فحیہ) لاطیني ، یوناني اور سنسکرت میں t ہو جاتا ہے ( three کا tri, treis, tres (त्रि) اور that کا tud ، to, tad (तद्) سے مقابلہ کرو) — مختصر یہہ کہ اگر ہم تینوں حروف سنیۂ وقفیہ یعنی خفي ، ہائي اور جلي مراد یہہ ہے کہ t ، th اور d کے سلسلے پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جرماني زبانوں نے ، جس میں انگریزي بھي شامل ہے ، ان میں سے ہر ایک کو ایک قدم آگے بڑھا دیا اور " ہائي جرمن " بولیوں نے جن کو تحریري جرمني خصوصیت

سے ظاہر کرتي ہے ان کو اس سے بھي دو منزل آگے پہنچا دیا نقشۂ ذیل ملاحظہ ہو *

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 1. | t | S. tad (3), | ... | ... | |
| 2. | th | E. that (1), | Gr. thura, | ... | |
| 3. | d | G. das (2). | E. door, | L. dent-em | (1). |
| 1. | t | ... | G. tôr* | E. tooth | (2). |
| 2. | th | ... | ... | G. zand* | (3). |

اسي طرح کا ایک قانون " مبادلہ" دو اور سلسلوں لہویہ اور شفویہ یعني b, ph, p ; q, kh, k میں بھي پایا جاتا ہے جس پر ، بعض اختلافات و مستثنیات کے سوا ، یہاں اول سے آخر تک غور کرنے کي ضرورت نہیں — مطابقت کا یہہ پیچیدہ طریقہ جس میں شناخت صورت کے لئے کوئي نشان نہیں ہے اپنے مکتشف کے نام پر " گرِم کا قانون مبادلۂ حروف صحیح " کہلاتا ہے — یہہ امر اُن زبانوں کے زمرے کي تاریخ میں ، جس سے ہماري زبان تعلق رکھتي ہے ، بدرجۂ اولی اہمیت رکھتا ہے مگر اس کے ساتھہ ہي ساتھہ یہہ بات بھي ہے کہ تغیرات صوت کے مظاہر میں یہہ سب سے ممتاز و مشکل مظہر بھي ہے اور بوقت توجیہہ طالب علم لسانیات کے چھکے یہہ چھکے چھڑا دیتا ہے کسي اور زبان کا کوئي مظہر نہیں چھڑاتا — گو آج تک اس مظہر کا کوئي اطمینان بخش سبب معلوم نہیں ہوا تاہم اس کے یقین کرنے کي بھي کوئي وجہہ نہیں کہ اس کي ماہیت اُن تغیرات صوت کي ماہیت سے الگ ہے جو دنیا بھر کي زبانوں کي تاریخ میں پائے جاتے ہیں اور بالکل اسي کي طرح خود سرانہ ظہور پذیر ہوئے، اگرچہ اس کے سے پیچیدہ نہیں ہیں اور اُن کي مار کم ہے ، مثلاً ارمنیوں نے اپنے قریب قریب سارے

* یہاں قدیم " ہائي جرمن " کي شکلیں لکھي گئي ہیں کیوں کہ موجودہ جرمن الفاظ کي نسبت اُن سے تغیر زیادہ واضح ہوتا اور اچھي طرح نظر آتا ہے *

قدیم حروف خفي و نفسه کو " جلي " سے بدل دیا اور جو خلقي تھے انہیں خفي سے — لندنیا (cockney) الفاظ کے شروع کا H حذف کردیتا ھے اور ان کے ابتدائي حرف علت کو نفسیہ آواز سے ادا کرتا ھے — اگر میلان سہولت تلفظ کو ان دونوں کا باعث قرار دیا جا سکتا ھے تو جرماني زبانوں میں " مبادلۂ " حروف صحیح کا باعث بھي اسي میلان کو قرار دے سکتے ھیں ' لیکن کوئي ایسا صائب الراۓ عالم لسانیات نہیں جو ان تینوں مظاھر کي ماھیت کو ایک ھي نہ سمجھتا ھو، یعني وہ انہیں اُن میلانات کے مظاھر نہ تصور کرتا ھو جو اُن لوگوں کے ذھن میں موجود اور اُن پر اثر ڈال رھے تھے جو اُن زبانوں کو بولتے تھے جن میں وہ رونما ھوئے ھیں *

## ترک الفاظ

تھوڑي سي توجہ ھمیں تغیر لسان کے ایک اور عمل پر بھي کرني چاھئے — اس عمل سے فقط حروف ھي غائب نہیں ھوئے، جو لفظوں کے ایسے اجزاء تھے جن سے لفظ بنائے جاتے تھے، بلکہ پورے کے پورے لفظ ' یعني علامات خیال ' زبان کے خزانۂ لغات سے اُڑ گئے - یہہ عمل بھي ھمیشہ اور ھرجگہہ جاري رھتا ھے — اس کے ثبوت میں ھماري لغات کے قریب قریب ھرصفحے پر ایسے لفظ نظر آتے ھیں جو متروک ھوچکے یا ھو چلے ھیں ' اور اس سے زیادہ ایسے لفظ اُس ابتدائي زمانے کي انگریزي تصنیفات میں بھرے ھوئے ھیں جن تک رسائي کي ھماري لغات مدعي نہیں — ان دونوں سے بڑہکر اینگلوسیکسن میں یہہ تماشا نظر آتا ھے — جس طرح نئے خیالات اور نئے علوم اپنے اظہار کے لئے نئے الفاظ اور نئے مرکبات ناقص کے طالب ھوتے ھیں،' اسي طرح جب قدیم خیالات و علوم پرانے پڑ جاتے ھیں اور اُن کا رواج نہیں رھتا تو وہ لفظ و مرکبات ناقص جو ان کے آلۂ اظہار تھے متروک ھوجاتے ھیں اور اگر بچ جاتے ھیں تو اسي صورت میں کہ ان سے کوئي اور کام لینا شروع کردیا جاتے — جہاں کسي زبان کے بولنے والوں کو اس کا کوئي جزو بیکار یا فضول نظر آیا نہیں کہ انہوں نے فوراً اسے ترک یا منتقل کرنا شروع کیا نہیں،

اور چونکہ روایت و رواج ہي ایسے ذرائع ھیں جو زبان کي شمع حیات گل نہیں ھونے دیتے اس لئے اُس جزو کا وجود ھمیشہ کے لئے معدوم اور غائب ھوجاتا ھے۔ اس سے یہہ صورت مستثنیٰ ھے کہ جس بولي میں یہہ موجود تھا اس کي تحریرات اسے محفوظ رکھہ کر ایک حیات مصنوعي بخشدیں یا اس کي ممي (mummy) کو عجائب خانۂ لغات میں جمع کردیا جائے اور اس پر ایک چٹ لگادي جائے " متروک " اور اس کي تاریخ اور گذشتہ قدر و قیمت کا حال بھي لکھہ کر ساتھہ ھي رکھدیا جائے ۔ کچھہ تو الفاظ کے معدوم ھونے کا یہہ سبب ھے کہ خود چیزیں معدوم ھوجاتي اور لوگ انھیں بھول جاتے ھیں پس اُن کے ساتھہ ھي اُن کا نام بھي مٹ جاتا ھے، کچھہ یہہ کہ نئي طرز ھائے ادائے خیال پیدا ھوکر لوگوں کي نظروں میں چڑھ جاتي ھیں اور وہ پرانے اسالیب کو نکال باھر کرتے ھیں یا دو یا دو سے زیادہ مترادفات میں سے فقط ایک خاص طور سے رواج پاجاتا ھے اور اُن سب کي جگہہ کام دینے لگتا ھے ، اور کچھہ کبھي کبھي ایسے قابل قدر اسالیب بیان بھي متروک ھوجاتے ھیں جن کے ترک کي کوئي وجہہ نہیں ، زبان کے بولنے والوں نے لا پروائي برتي اور یہہ بیچارے ندارد ھوگئے ، اب لوگ بیٹھے ھاتھہ مل رھے ھیں کہ ھائے یہہ کیوں ترک کئے گئے ، ان کي جگہہ لفظ کہاں سے لائیں —— اِس میں شک نہیں کہ لغات کے وھي شعبے کہ جن میں بہت وسیع و سریع تغیر ممکن ھے ایسے ھیں بھي کہ جِن کي پراني جمع پونجي بہت جلد خاک میں مل سکتي ھے کیونکہ علم انسان کي ترقي صرف اِسي پر موقوف نہیں کہ اُس میں کچھہ بڑھا دیا جائے بلکہ اس پر بھي ھے کہ قدیم خیالات کي جگہہ نئے خیالات کو دیدیجائے یا اُن سے نئے خیالات چند قدم آگے نکل جائیں مثلاً فنون ، سائنسوں اور حرفتوں کي مصطلحات میں بہت سے متروک لفظ ملتے ھیں لیکن بہت سے نئے لفظ بھي اُن میں داخل ھوگئے ھیں —— تاھم چوں کہ اس کوشش کا سلسلہ کبھي ختم نہیں ھوتا کہ نطق انسان حالات و ضروریات انسان کے دوش بدوش چلے ، اِس لئے ھر حصہ بجائے خود ایک حد تک اِس

قسم کے تغیر سے اثر پذیر ہوتا رہتا ہے ، اور دیگر تغیرات بھی اس پر اپنا سکہ جماتے رہتے ہیں — انگریزی زبان نے نارمنز کے حملے کے بعد سے اپنے جتنے پرانے مصالح کو خیر باد کہا ہے ، اگر اُس کا مقابلہ کسی اور زبان کے اسی زمانے سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ شاید اسنے اپنا پرانا مصالح اتنا نہیں کھویا — اینگلو سیکسن لغات کا بہت بڑا جزو چھوڑدیا گیا لیکن نارمن فرنچ الفاظ کے کثرت سے زبان میں داخل ہوجانے کا یہہ طبعی نتیجہ تھا - زبان ضرورت سے زیادہ آراستہ و پیراستہ کی گئی تو یہہ ہونا ہی تھا کہ ہم ان ذرایع کا کچھہ حصہ بھی چھوڑدیں جسکی قوم و جماعت کو ضرورت نہ رہی تھی - مختصر یہہ کہ اگر اس مبادلے سے کچھہ فائدہ ہوا ہے تو کچھہ قابل افسوس نقصان بھی پہنچا ، اظہار خیال کے عناصر ممیز و ترکیبی دونوں پر کچھہ نہ کچھہ زوال ضرور نازل ہوا *

## مسخ ہیئت الفاظ

ہم نے جن اعمال کی ابتک توضیح اور جانچ پرتال کی ہے وہ دو طرح کے ہیں -پہلے کا کام تو یہہ ہے کہ پرانے مصالحوں کو ترکیب دیکر نئی شکلیں اور لفظ بنائے اور دوسرے کا یہہ کام ہے کہ پہلے عمل کی بنائی ہوئی شکلوں اور لفظوں کو خراد پر چڑھا کر سڈول بنائے ، بالکل گھس ڈالے یا ترک کردے ، انہیں گھلا ملادے اور ان کی صورت بدل دے، انہیں برباد کر دے اور بھلادے - یہی دونوں عمل زبان کی زیست و نمو کے کفیل ہیں مگر فقط اسی حد تک جس حد تک کہ زبان کی شکل اور مصالح یعنی اس کی مدرک بالاحساس ہستی کا تعلق ہے — ان کے متفقہ اور باہمی فعل سے تقریری زبانیں اپنی تاریخ کے ابتدائی زمانے سے کایا پلٹتی چلی آئی ہیں اور آج بھی پلٹ رہی ہیں — مگر مختلف قوموں میں ان اعمال کی رفتار و نوعیت میں بہت ہی فرق، زمانے میں بہت ہی بعد، اور اسباب میں بہت ہی اختلاف رہا ہے - باوجود اس کے ان دونوں سے ملکر تغیر زبان کا صرف ایک ہی شعبہ بنتا ہے - ایک اور شعبہ جس کا اثر سرمایۂ زبان یعنی معنی الفاظ

یہ پڑتا ہے ہماری توجہہ کا اتنا ہی مستحق ہے جتنا کہ پہلا شعبہ - اب تک ہم نے اس پر صریح طور سے توجہہ نہیں کی ، اگرچہ جو مثالیں ہم پیش کرچکے ہیں ان کا لازمہ یہہ ہے کہ وہ ایک حد تک اس دوسرے شعبہ کے فعل اور اثرات کو مع ان خارجی ترمیمات کے دکھادیں جن پر ہم خاص طور سے غور کرتے رہے ہیں - یہہ تاریخ زبان کا ایک ایسا حصہ ہے جس کی دلچسپی اور اہمیت تغیر صوت وهیئت سے کچھہ کم نہیں - لفظوں کی دلالت میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کا پتا لگانا عالم اشتقاقیات کا ویسا ہی فرض ہے جیسا کہ لفظوں کے تغیرات صوت کی تحقیق کرنا - اول الذکر میں ثانی الذکر سے بڑھکر حیرت انگیز اور غیر متوقع نشو و نما کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں - ان ہی پر ان تاریخی نتائج کا بہت کچھہ حصر ہے جنہیں طالب علم لسانیات ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے - یہی نہیں بلکہ اگر یہہ دعوی بھی کیا جائے تو کسیقدر بے جا نہوگا کہ معنی کا تغیر اور نشو و نما ہی زبان کی حقیقی حیات باطنی کا مترادف ہے اور دیگر اعمال محض خارجی مدد پہنچاتے ہیں - جزئیات میں بے شک خارجی نمو کا باطنی نمو سے بہت کم تعلق ہے - یہہ ممکن ہے کہ کسی لفظ کی صورت بدلنے کی کوئی انتہا ہی نہ رہے حتی کہ اس کا ہر وہ صوتی عنصر زایل یا مسخ ہو جائے جو کسی زمانے میں اس میں موجود تھا اور معنی میں کوئی پسندیدہ تبدیلی نہو (مثلاً I جو اینگلوسیکسن کا ic ہے یا eye جو در اصل eage کا مترادف ہے ) ، اور یہہ بھی ممکن ہے کہ کسی لفظ کا استعمال ایسے معنی میں ہونے لگے جسکو اسکے سابقہ معنی سے کوئی لگاؤ ہی نہیں لیکن قدیم شکل و شباہت ، جیسی کی تیسی بنی رہے ، تاہم بہ حیثیت مجموعی دونوں میں تعلق ضروری ہے - صورت معنی کی خاطر بدلنی چاہئیے اور معنی صورت کی خاطر - وہ زبان ادھوری اور بے ڈھنگی ہے جسکے سرمایہ کے معنی میں جتنی توسیع کی گئی اسمیں کہیں ان اعمال سے مدد نہ لی گئی جو نئے لفظ اور نئی صورتیں

پیدا کرتے ھیں - خارجی تغیر کا سبب سے بڑا فائدہ تو یہی ھے کہ باطنی تغیر میں آسانی پیدا ھو ، نئے خیالات کے لئے علامات بہم پہنچائی جائیں اور نظام لغت و قواعد میں وہ وسعت آجائے کہ ضرورت پڑنے پر ان سے بہتر طریقہ سے کام لیا جا سکے ، تاھم تغیر صورت نموئے لسان کا اتنا ضروری اور اھم حصہ نہیں ھے جتنا کہ تغیر معنی - اگر لفظ بنتے ، گھاتے ملتے ، یک جان ھوتے اور مختصر کئے جاتے رھتے مگر اُن کی دلالت میں کوئی فرق نہ آسکتا تو آواز کا لوچ نہ تو لسان کو ثقالت سے محفوظ رکھہ سکتا اور نہ وہ کسی ترقی کرنے والی اور استدلال پسند قوم کی ضروریات پوری کرسکتی ، اگر زبانکو مجبور کیا جائے کہ ھر جداگانہ تصور کے واسطے وہ ایک جداگانہ اصطلاح گھڑے ، اگر نیا خیال یا نئے خیال کی ترمیم طالب ھو کہ ایک نیا لفظ لو یا پرانے میں ترمیم کرو تو زبان‌سازی کے کام میں بے انتہا دقتیں پیش آجائیں ، لیکن شکر ھے کہ ایسا نہیں ھوتا - لفظوں کی ھیئت اور اُن کے معنی کا مسئلہ پیش ھوتا ھے تو پرانے مصالح سے نئی کام لینے کی ترکیب ھماری دستگیری کرتی ھے - گفتگو کا ذھنی سرمایہ (یعنی دلالت لفظی) اس کے خارجی اور مسموع سرمایہ ( یعنی تغیر ھیئت وصوت ) سے بھی زیادہ دماغ کے اشاروں پر چلتا ھے جو لفظ تراشتا اور اُن کے نقش نگار کو درست کرتا ھے - کوئی بھی فقرہ لیجئے اور غور کیجئے تو معلوم ھوگا کہ جیسے اس کے الفاظ میں سے کسی کا بھی وہ تلفظ نہیں رھا جو اُس وقت تھا جبکہ وہ بنا تھا ، اسی طرح اس کے کسی لفظ کے بھی وہ معنی باقی نہیں رھے جس کے لئے وہ پہلے پہل وضع کیا گیا تھا - عالم صوتیات کا دعوی ھے اور بجا دعوی ھے کہ تاریخ کلام میں ھر ملفوظ آواز چاھے جس آواز سے بدل سکتی ھے - یہی دعوی اور اسی قدر صداقت کے ساتھہ خیالات کی نسبت کیا جاسکتا ھے جنہیں لفظ ظاھر کرتے ھیں - شاید ھی ایسے دو خیال ملیں کہ جن میں اسقدر بے‌تعلقی اور تضاد ھو کہ بزوئے تاریخ ایک کا ماخذ دوسرا نہو یا دونوں ایک ھی اصل سے ماخوذ نہوں - اقسام تغیرات صوت کی طرح تنوع دلالت بھی ایک بھر ناپیدا کنار

ہے - تغیرات صوت سے بحث کرتے وقت ہم نے صرف خاص اصول اور بہت ہی اہم عام طریقے بتانے اور اُن کی مثالیں پیش کرنے پر قناعت کی تھی - تغیرات دلالت کی بحث میں بھی ہم اس سے تجاوز نہ کریں گے *

## لفظوں کے معنی کا بدلنا کیوں ممکن ہے

اصلی بات تو جس کی وجہ سے لفظوں میں تغیر معنی کی صلاحیت آجاتی ہے وہی ہے جس کی وجہ سے ان میں تبدیل ہیئت کی صلاحیت آجاتی ہے یعنی لفظ اور اُس کے معنی میں کوئی ناگزیر تعلق نہیں ہے اور ایتلاف ذہنی کے سوا کوئی شے اُنہیں ایک ہی رشتہ میں منسلک نہیں کرسکتی - رسمی استعمال اور متکلمین وسامعین کی مفاہمت لفظوں کی دلالت معین کرتے ہیں اور وہی شخص جو انہیں بناتا ہے اس کا بھی اختیار رکھتا ہے کہ انہیں بدل دے اور اپنی مرضی کے مطابق جس طریقے سے اور جتنا چاہے بدل دے - اگر اس اختیار تغیر پر کوئی قید عاید کی گئی ہے تو فقط اتنی کہ لوگوں کو ایک دوسرے کا مطلب سمجھنے میں دقت نہ ہونی چاہیئے - کبھی کوئی لفظ کسی فعل سے اس طرح نہ بدلا جانا چاہئے کہ اس کی شکل و شباہت مفقود ہوکر وہ علامت کے رتبے سے گرجائے اور جولوگ اُسے بولتے رہے ہیں اُسے پہچان نہ سکیں - Eleēmosunē مخفف ہوتے ہوتے اور رنگ بدلتے بدلتے a'ms ہوجائے ، جس کا قایم مقام جرمن میں almosen ، اینگلو سیکسن میں almes اور ہمارے ہجے کے مطابق alms ہے تو مضایقہ نہیں ، اس کی دلالت معنوی میں جو تبدیلی ہوئی ہے یعنی ایک ''احساس رحم و رأفت،، کے معنی سے بدل کر اس کے معنی ''جذبۂ رحم ورافت کے عملی نتائج،، ہوجانا کوئی ایسی قابل غور بات نہیں ہے ، یہہ ہماری ہمیشہ کی عادت، یعنی یک قلم معنی بدلدینے، کے بالکل مطابق ہے -لیکن معنی ہمیشہ یک لخت نہیں بدلا کرتے مثلاً ہمارے اِس سے ملتے جلتے لاطینی ماخذ لفظ charity کی

صورت اپنی اصل caritas (=dearness) کے بہت ھی قریب قریب ھے مگر اس کے معنی میں جو تبدیلی ھوئی وہ بہت ھی بعیدي ھے - اسی طرح لفظ priest جس کا ماخذ یوناني لفظ presbüteros (= an older person) ھے اپنے اصل مستقر سے بھٹکا تو قریب قریب charity کے برابر چکر لگانے کے بعد نئي شکل میں اور نئے معني لیکر نمودار ھوا - شکل بدلنے کا باعث عضوي ترغیبات ھوئیں - جو لوگ اسے بولتے تھے اُن کے دل مین خیال آیا کہ ھمارے اعضاء کو اس کے تلفظ میں کم محنت پڑے تو اچھا ھے — معنی بدلنے کا سبب ایک تاریخی واقعہ ھوا ، وہ یہہ کہ ایک عہدہ‌دار، جو در اصل محض ایک عمر رسیدہ اور تجربہ کار آدمي ھوا کرتا تھا ، مفاد نصاریٰ کي حفاظت کے لئے منتخب کیا جاتا تھا - الفاظ کے رنگ بدلنے کي بے انتہا مثالوں میں سے یہہ محض ایسي مثالیں ھیں جو ھر فقرے میں سے جو ھم بولتے ھیں چني جاسکتي ھیں — آؤ دو ایک اور مثالوں پر غور کرلیں جو تاریخ کلام کے ایسے زمانے سے تعلق رکھتي ھیں جسے گذرے صدیاں ھوگئیں اور جو معمولي اعمال الفاظسازي کی بخوبي توضیح کرتی ھیں *

## اعمال تسمیہ

ھماري زبان سے جو زبانیں تعلق رکھتی ھیں اُن میں moon (چاند) کے لئے جو نام معین ھیں وہ اس لفظ سے ملتے جلتے ھیں - اس لفظ کا مادہ (मा)mā ھے جس کے معنی ھیں to measure (ناپنا) پس پہروئے اشتقاق اس کے معنی ھوئے measurer (ناپنے والا) - یہہ بدیہی حقیقت ھے جو فقط دلچسپ ھی نہیں بلکہ ھمارے آباؤ اجداد کي طرز خیال بھی ظاھر کرتی ھے ، کہ ایک خاص معني میں چاند وقت کا ناپنے والا خیال کیا جاتا تھا اور ھمیں معلوم ھے کہ سال کا ادراک ھونے سے پہلے بہت سی قدیم قوموں نے عام طور سے طلوع و غروب ماھتاب اور مہینوں سے وقت کا حساب لگانا شروع کردیا تھا - یہہ اتفاق ھے کہ لاطینی نام luna (جو luc-na کا مخفف ھے) کے معنی the shining one

( چمکدار چیز ) ھیں - ان دونوں لفظوں سے یہہ بات منکشف ھوتی ھے کہ ھم نے ایک اصطلاح پر جو در حقیقت ایک عام معنی میں مستعمل تھی ایک من مانی قید لگا دی اور اسے ایک خاص چیز کے لئے بولنے لگے ، اور یہہ بھی کہ ایک شے جس میں بہت سی صفات تھیں ہم نے اُن میں سے بے سوچے سمجھے ایک صفت کو لے لیا اور اُسی کی بناء پر پوری شے کا نام رکھہ دیا ــ کائنات میں تو بہت سے measurers ( ناپنے والے ) ھیں اور shining ones ( چمکدار چیزیں ) ھیں - اس سیارۂ زمین کی اور بہت سے صفات بھی تو ھیں پھر انھیں دو میں کون سے سرخاب کے پر لگے ھیں کہ ان کی طرف توجہہ کی گئی اور اوروں کا کسی کو خیال بھی نہ آیا ــ باوجود اس کے یہہ نام بہت اچھی طرح ھمارے مطالب برآری کرتا ھے ــ صدیاں گذر گئیں اور آج تک کسی نے یہہ نہ پوچھا کہ لفظ moon کے صحیح صحیح کیا معنی ھیں صرف بعض بعض شخصوں کو شوق تحقیقات علمی نے اس طرف مایل کیا - ھمارے لئے تو اس لفظ کا مدلول وھی ھے جسے ھم moon کہتے ھیں ، اور اگر ھم قیامت تک بھی اس سیارہ کا مطالعہ اور اس پر غور کرتے رھیں تو باوجود ھمارے علم میں ترقی ھوجانے کے ھمیں اس کا نام بدلنے کی کوئی وجہہ نظر نہ آئیگی ــ sun ( سورج ) کے لئے جو لفظ بولے جاتے ھیں اُن کا قصہ بھی قریب قریب ایسا ھی ھے - عام طور سے وہ اُس کا نام enlivener, quickner یا the brilliant or shining one, بتاتے ھیں - انسان کی معمولی حد نظر کے اندر اندر چاند اور سورج سے بڑھ کر کوئی اور دو چیزیں ایسی نہ تھیں جو اُن سے زیادہ عجیب و غریب ھوں اور وسعت زبان کے لحاظ سے جہاں تک ممکن تھا اُن کو اسمائے معرفہ سے خطاب کیا جاتا تھا لیکن یہہ ناممکن تھا کہ ھمیشہ اسم معرفہ ھی بنے رھیں ــ زبان کا کوئی جزو ایسا نہیں جو کسی خاص ھستی یا فعل کے لئے مخصوص ھو - ھر جزو کسی نوع کو ظاھر کرتا ھے اور جب حالات و کیفیات اُس نوع کو گھٹاتے گھٹاتے صرف ایک ھی فرد

باقی رہنے دیتے ہیں تو بھی ہم اس فکر میں غلطاں و پیچاں رہتے ہیں کہ اس کو کسی طرح وسعت ہو - وہی میلان ہمارے دلوں میں بھی ہمیشہ اپنا کام کرتا رہتا ہے جس کی طرف ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں اور جس کے باعث بچے papa اور sky سیکھنے کے بعد یہہ سمجھنے لگتے ہیں کہ جن چیزوں کے نام یہہ لفظ بتاتے ہیں وہ نمونہ ہائے انواع ہیں اور وہ اوروں کو بھی papa اور چھت کو sky کہنے لگتے ہیں — اُن کی یہہ حرکت اصولاً تو کسی قدر بجا ہے لیکن مروجہ استعمال زبان کے لحاظ سے نا زیبا — کوپرنکس (Copernicus) نے ہمیں سکھا یا تھا کہ ہمارے نظام کا سب سے بڑا مرکز سورج ہے اور زمین وہ مقام نہیں ہے جس کے لئے اور جس کے ارد گرد یہہ کائنات پیدا کی گئی - اب اس سے ہمارے دل میں یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ثوابت بھی ہمارے نظام کے سے اور نظاموں کے مرکز ہوں، ان میں سے بھی ہر ایک کو سورج کیوں نہ کہو ، اور جیسے ہی گالیلاؤ نے دریافت کر کے ہمیں بتایا کہ اور کُرے بھی ہیں جو مشتری وغیرہ کے گرد گھومتے ہیں ہم نے انہیں بھی چاند کہنا شروع کردیا - ہمیں ذرا بھی تامل یا شک و شبہ نہ ہوا کہ ہم سے کہیں کوئی خلاف معمول یا نا واجب فعل تو سر زد نہیں ہو رہا ہے - ہر لفظ کے بہت سے مجازی اور منقولی معنی بھی ہوتے ہیں ، مثلاً so many suns, so many moons یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان سیاروں میں سے ہرایک کے اتنے دور - بعض زبانوں میں خود لفظ moon (مثلاًیونانی میں mēn)اور بعض میں اس سے کوئی مشتق لفظ(مثلاً لاطینی میں mensis اور انگریزی میں month) عام طور سے اس زمانے کا کام دیتا ہے جس کا اندازہ اس سیارے کے عرصۂ عروج و زوال سے لگایا جاتا ہے اور پھر اس کو قمری سال کے ان معین مگر من مانے حصوں کا نام بتانے کے لئے بھی منتقل کر دیتے ہیں جنھوں نے ہمارے قمری مہینوں کے طبعی طریقے کو نکال کر اسکی جگہ خود چھین لی - ایک اور قسم کے مجاز کی بناء پر ہم اس شخص کو جو دبدبہ اور تیزی و طراری

میں، ممتاز هو sun کہتے هیں مثلاً Made glorious summer by this *sun* of York – اسکے علاوہ وہ ایک اور مجاز کی بناء پر، جو اب عرصے سے مجاز نہیں سمجھاجاتا اور صاف و روز مرہ کی گفتگو میں داخل هو گیا هے، sun کو sunlight کے معنی میں استعمال کرتے اور to walk out of the *sun*, to bask in the *sun* وغیرہ بولتے هیں – زیادہ عالمانہ اور اصطلاحی عبارت میں چاند کے لاطینی نام lune یا اسکے مصغر lunette سے مختلف قسم کی چیزوں کے نام ظاهر کئے جاتے هیں جن کی شکل قدرے قلیل ماهتاب کی هئیات مختلفہ سے مشابہ هے – عوام کی اوهام پرستی نے ان ماهتاب کی هئیات مختلفہ سے بعض مظاهر جنون کو منسوب کر دیا – پس اسی لفظ lune کو a crazy fit (دورۂ جنون) کے معنی بھی ظاهر کرنے پڑے اور اس سے بہت سے مشتقات مثل mooner ، mooning، moon-struck; lunacy, lunatic بن گئے جن سے ثابت هوتا هے کہ هماری عام گفتگو پر اس وهم کا کسقدر اثر پڑا *

دلالت الفاظ کے اس لوچ اور معنی الفاظ میں بے حد و حساب گھٹنے بڑھنے کی صلاحیت کی بہت هی مختلف النوع مثالیں دی جا سکتی هیں – ان مختلف کاریگروں میں سے جو بے ڈول چیزیں ایکر گھڑتے یا چکنا (smooth) بناتے هیں صدیوں پہلے همارے جرمانی بزرگوں نے ایک کے واسطے جو دھات کا کام کرتا تھا ایک من مانا نام پسند کر لیا اور اسے smith کہنے لگے – اس کے عرصہ بعد جبکہ سماج کی ترقی یافتہ حالت نے " خاندانی نام " کی ضرورت پیدا کردی تو اسی "فن شریف" کے لحاظ سے بعض اشخاص نے اپنا خاندانی نام Smith رکھہ لیا – پس جیسے کہ لفظ smith کا تعلق اس بہت هی عام خیال سے ، جو لفظ smooth سے ظاهر هوتا تھا ، قطع کر دیا گیا اور یہہ لفظ smoothers ( چکنانے والوں) کی ایک خاص جماعت کے واسطے مخصوص هو گیا ویسے هی اب Smith کا تعلق پیشہ وحرفہ سے بھی نہ رکھا گیا ۔اور اس کی دلالت ان خاص آدمیوں اور ان کے اثاثے کے معنی کے لئے مخصوص کر دی گئی – مگر اس صورت میں بھی یہہ

ایک ایسا مرکز بن گیا جس نے انواع میں وسعت پیدا کر دی ۔ اس نئے نوع میں عام پیشے کے بجائے تعلق خون دار و مدار قرار پایا اور اگرچہ سب smiths ( لوہار وغیرہ ) Smiths ( خاندانی نام ) نہیں ہیں مگر اب Smiths کی تعداد smiths سے زیادہ ہے ۔ ہر اسم معرفہ، حتی که ہر اسم نکرہ، پتا دیتا ہے کہ وہ محض ایک مخصوص شے یا شخص کا نام تھا اور اسکو تاریخی اسباب عرصۂ وجود میں لائے اور جب اسکے معنی میں تغیر و تبدل کیا گیا تو بھی تاریخی اسباب کو مد نظر رکھا گیا۔ مثلاً سب سے پہلے شخص کو لفظ قیصر (Cæsar) سے مخاطب کرنے کی وجہہ یہہ تھی کہ اس نے اپنے زمان حیات میں ایک ایسا کام کیا تھا کہ جس کی وجہہ سے اسکو اس لقب سے ملقب کیا گیا ، اگرچہ علماء میں یہہ مسئلہ متنازعہ فیہ ہے کہ وہ کام کیا تھا ۔ بعض کا خیال ہے کہ اس کا طریق پیدایش (a Cæso matris utero) غیر طبعی تھا ، بعض کہتے ہیں کہ نہیں اس نے ایک ماری‌تینین (Mauritanian) ھاتھی (ماری تینین زبان میں ھاتھی کو cæsar کہتے ہیں ) مارا تھا ۔ اس کے بعد اسکی اولاد نے یہہ نام ورثے میں پایا ، اگرچہ انھوں نے اس کا کوئی ثبوت نہیں دیا کہ انہیں اس نام سے کیوں مخاطب کیا جائے ۔ پھر ان میں سے ایک کے بے انتہا جلال و جبروت نے اسے ہر اس شخص کا دائمی خطاب بنا دیا جس کے ھاتھہ میں سلطنت روما کی عنان ہو خواہ وہ کسی نسل کا ہو ۔ یہاں سے ایک زقند میں یہہ صرف شہنشاہ (Kaisar) جرمنی تک ھی نہیں پہنچا جس کا دعوی ہے کہ اس زمانے میں مین سلطنت روما کا جانشین ہوں بلکہ دور دراز اور وحشی روس کے مستبد شہنشاہ (Czar) کا طرۂ امتیاز بھی بن گیا اور یوں موجودہ یورپ کے دو بہت ھی ممتاز زبانوں میں " شہنشاہ " کا مترادف بن بیٹھا

## تغیرات دلالت الفاظ

یہہ مثالیں بذات خود اس کے لئے کافی ہیں کہ ہمیں دکھلائیں کہ تغیر دلالت الفاظ کی اہم وجوہ کیا ہیں یعنی اُن خاص اعمال کو

بے نقاب کردیں جن کے ذریعہ ہر زبان کے بولنے والے اپنے خزانۂ لغات میں جیسے جیسے اُن کی علمیت بڑھتی جائے یاضرورتیں بدلتی جائیں اُس کے مطابق اضافہ یا تغیر وتبدل کرسکتے ہیں - یہہ اعمال اگرچہ ترکیب الفاظ اور تغیر صوت سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے مگر ان کا زیادہ تر اثر انہیں پر پڑتا ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ جس وقت کسی نئے تصور کو موسوم کرنے کے لئے نام کی تلاش ہوتی ہے تو ہم یاتو اُس تصور کی کسی صفت کو لے کر خواہ وہ باطنی ہو یا خارجی اُس پر اُس کا نام رکھدیتے ہیں اور اُس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک عام اور مظہر صفت اصطلاح کے معنی محدود و مخصوص کردیتے ہیں یا کسی مشابہت یا مطابقت کے ذریعہ اس کا رشتہ کسی ایسے تصور سے قائم کردیتے ہیں جس کے لئے پہلے سے نام تراشا جا چکا ہے ، اور اُس نام کے اطلاق میں اس قدر وسعت پیدا کردیتے ہیں کہ وہ نئے تصور پر بھی دلالت کرے - مگر دونوں صورتوں میں یہہ ممکن ہے کہ ہم مدرک کو ایسی صفات سے جن سے کہ پہلے پہل ہم نے اسے متصف کیا تھ محروم اور نئی صفات اس کی جانب منسوب کرکے اُس کے ادراک کو جتنا چاہیں ترقی دیدیں یا اس کی اصلاح کردیں اور یوں اُس مدرک اور دیگر اشیاء میں تعلق پیدا ہونے کے لئے شاہراہ تیار کردیں جس سے ہماری لغت میں اور بھی بہت سی تبدیلیاں ہوجائیں گی - در حقیقت عمل تسمیہ کی بےحد و حساب اقسام انہیں دو بڑی اقسام میں منقسم ہوسکتے ہیں ، یعنی اصطلاحات عام کے اطلاق کو محدود ومخصوص کرنا اور اصطلاحات مخصوص کی تعمیم و توسیع- اس سے پہلے کہ ہم اس عمل کے عام وصف پر کچھہ غور کریں ان میں سے چند اقسام اور اُن کے اثرات کو محک امتحان پر کسنا اور اُن کی توضیح ہم پر واجب ہے - مگر بوقت توضیح ہم بالکل منظم طور پر توضیح کی کوشش نہ کریں گے بلکہ کسی قدر ویسی ہی آزادی سے کام لینگے جیسی آزادی ہے کہ مواد گفتگو سے بحث کے وقت لسانیات میں کام لیا جاتا ہے

## ایک لفظ کے مختلف معاني

یهه تو ظاهر هے که لفظوں کے بهت سے معني معین کرنے سے زبان کے وسائل اظهار خیالات میں بهت هي بڑا اضافه هوجاتا هے - یهي نهیں هوتا که اس اصطلاح میں پرانے معني کي جگه ، جنهیں لوگ بخوبي جانتے هیں ، نئے معني پیدا هوجاتے هیں بلکه اُسے نئے نئے محل استعمال مل جاتے هیں اور پرانے معني بهي قایم رهتے هیں ، مثلاً معلوم هوتا هے که board درحقیقت broad سے تعلق رکهتا هے اور اس کے اشتقاق کو مدنظر رکهه کر صرف وهي لکڑي اس نام سے موسوم کي جاتي تهي جس کي موٹائي سے زیادہ چوڑائي کا خیال ظاهر کرنا مقصود هوتا تها - یهاںتک تو همیں ایک شے مخصوص کي معمولي اور طبعي تاریخ پیدایش ملتي هے، فقط ایک عام اصطلاح کو اس شے کي ایک صفت ظاهر کرنے کے لئے محدود کردیا گیا ، مگر اس کے بعد دیگرخصوصیات اور انتقال معني کو دخل دیا جاتا هے - اسے میز کے معني میں استعمال کرتے هیں - اب میز کے لحاظ سے اس کے گونا گوں معني پیدا هو گئے — میز پر دسترخوان بچهتا هے اور هم دعوت کے board ( تخته ) کے ارد گرد بیٹهتے هیں ، اس لئے اس کے ایک مجازي معني نکل آئے کهانا یا دعوت اور لوگ بولنے لگے Bed and *board* ( کهانا اور مکان ) کي تلاش هے یا هم board ( کهانے ) کے عوض کام کرتے هیں - کهانے کے علاوہ میز کے ارد گرد بیٹهکر لوگ اپنا کاروبار بهي کیا کرتے هیں، پس مجاز واستعارہ نے پهر اپنا کرشمه دکهایا اور اس کے معني هوگئے وہ لوگ جو اس کے ارد گرد بیٹهیں یعني ٹرسٹیوں اور کمشنروں کي جماعت - اس واقعه سے محاورات *Board* of Trade, or of Commerce, or of Admiralty بنے — کشتیوں اور جهازوں کا بیروني حصه تختوں سے منڈها هوتا هے اس لئے board بالخصوص اس مطلب کے لئے استعمال هونے لگا - اس استعمال سے کئي مرکبات ناقص بنائے گئے مثلاً over board, aboard - کاغذ بنانے والے نے بهي

اس سے اپنے حرفے کي ایک اصطلاح وضع کرلي - اس کے سامان میں
سب سے سخت ، موتي اور سب سے زیادہ تختے سے ملتے ھوني چیز کا نام
Latin, *positum* from *pono* , post بروئے اشتقاق رکھا گیا- *board*
I place کے معني stationed, placed, put (رکھا گیا) کے سوا
کچھہ نہیں ، مگر ھم نے اس کے بہت سے معني مقرر کرلئے جن میں
آپس میں زمین و آسمان کا فرق ھے - ھم بے تکلف صرف یہي
نہیں بولتے as immoveable as a *post* بلکہ یہہ بھي کہتے
ھیں to travel *post*-haste - یہہ سب معني انجمن ھائے انسان
کي تاریخي نمو کے ساتھہ ساتھہ پیدا ھوتے گئے- سڑک پر posts (چوکیاں)
قائم کي گئیں تاکہ مسافر کو سفر اور ڈاک کے آنے جانے میں سہولت
ھو- اس سے *post*-coach ، *post*—master اور *post*-age روز
مرہ میں داخل ھوگئے - ذرا اس پر بھي غور کرو کہ لفظ head نے
دام مجاز میں گرفتار ھوکر کیا کیا نیرنگیاں دکھائي ھیں - مصرع

ھر لحظہ برنگ دگر آں یار برآمد

بہت سے مرکبات ناقص میں جلوہ گر ھے مثلاً the *head* of a pin,
the *head* of a bed, the *head* of a cabbage, the *head*, of
a household or of a sect , the *head* of a river,
a *head* of hair, the *heads* of a discourse, so many *heads*
of sheep, to come to a *head* , of one's own *head* ,
to make *head*–اس ایک لفظ کي تاریخ سے علم بلاغت کي کل فہرست
استعارات و مجازات کے نصف کا حال معلوم ھوجاتا ھے، لفظ court کے
اصلي معني پر مجازي معني قریب قریب غالب آگئے ھیں حتی کہ
رفع التباس کے لئے ھم بجائے court of a castle کے *court*yard
of a castle بولتے ھیں ، مگر *court* a nobleman of the
the *court* instructs the jury, a case in a *court*, to pay *court*
بولنے میں ذرا تکلف نہیں ھوتا اور اس کے مشتقات courtly
courtesan اور courtier, courtship , a courtesy, courteous

جو لفظ court کے ایک مخصوص استعمال کو مد نظر رکھکر بنائے گئے ہیں، اُن لوگوں کے طریق آداب بتاتے ہیں جو ایوان ہائے شاہی میں نقل و حرکت کرتے ہیں *

## نقل معنی الفاظ

اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے کہ لفظ کے مناسب و موزوں معنی مفقود ہوجاتے ہیں اور ایسے متضاد معنی اس سے منسوب کئے جاتے ہیں کہ ادراک کو عام معنی سابقہ اور معنی مابعد میں قطعی لگاؤ ہی نظر نہیں آتا – become میں come موجود ہے مگر to be نہیں ہے، اگرچہ اکثر مواقع پر ہم اس کی جگہ come to be کہہ سکتے ہیں – اس کا be رہا، یہ جو befall, beset, bemoan میں پایا جاتا ہے – یہہ be ایک "سابقہ" ہے جو فعل لازم کو متعدی بنا دیتا ہے — to come by, to come upon, become کے اصلی معنی ہیں to get, to obtain, – اس کے معنی کا obtain سے نقل کر کے come to be لیا جانا ایک عجیب وغریب استعمال ہے، مگر اس نقل معنی کا طبعی ہونا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اس کے مترادف to get کے ساتھہ یہی برتاؤ کرتے اور he becomes tired کے بجائے he gets tired وغیرہ بولتے رہتے ہیں — اسی اصلی معنی to come upon سے ہم نے ایک قدم آگے بڑھایا اور ایک اور کوچے میں نکل گئے جہاں اس کے معنی to sit well upon, suit be adapted ہو گئے، مثلاً ہم کہتے ہیں such conduct dose not *become* one in high position – ان دونوں کے معنی کے تعلق کا پتا لگانا ان میں سے بہت سے لوگوں کی قوت سے باہر ہے جو اسے بولتے ہیں – اور تو اور لغات بھی ان کو دو جدا گانہ لفظ بتاتی ہیں – اسیطرح kind بہ معنی well-disposed اور friendly اور kind بہ معنی a sort of species یا like بہ معنی to be fond of اور like بہ معنی resembling کے باہمی تعلق کا دریافت کرنا کچھہ آسان

نهیں معنی اگرچه دونوں معین زبان‌سازوں کے دماغ میں اس خیال کی
که "مشارکت احساس همیں بے انتها شفیق و مهربان بنا دیتی هے"
کار پردازی کے نتیجے کے سوا کچهه نهیں - خیال تعلق و مشابهت نے طبعاً
خیال لحاظ و محبت کی جانب ذهن کو متبادر کیا - بهت سے
انگریزی بولنے والوں کے لئے یهه ایک معما هے که کیوں ایک هی لفظ
second به معنی sixtieth of a minute ( منت کا ساتهواں حصه )
اور به معنی ordinal of *two* ( ترتیب اعدادی میں دوسرا ) بولا
جانے لگا - وجهه یهه هے که گهنتے اور دگری کی ستونی تقسیم میں
سیکندوں کا بلحاظ ترتیب دوسرے درجے پر هونا نظر انداز هو جا تا هے
اور وه فعل یهی، جس نے که اس خاص تقسیم کی دوسری ترتیب کو
second کے نام سے موسوم کیا، اس فعل سے کچهه کم من ما نا نهیں
هے جس نے که اسی اصطلاح کو، جس کا ماخذ sequor
(I follow=) هے اور اس لئے اس سے معنی نکلتے هیں وه شے جو پہلی
کے بعد هی آئے، سلسلۂ اعداد ترتیبی کے اور اعداد چهوڑ کر محض
اس عدد کے لئے مخصوص کر لیا جو پہلے عدد ترتیبی کے بعد فوراً
هی آتا هے *

## ابهام و صلاحیت معنی

لیکن اس قسم کی مثالوں پر مثالیں دیتے چلے جانا فضول هے -
هر شخص جانتا هے که لفظوں کا یهه معمولی اصول اور طبعی وصف هے
که اُن کے بهت سے معنی اور محل استعمال هوتے هیں اور اکثر
ان میں اس قدر فرق هوتا هے اور اُن کا تعلق اس قدر بعید که لغات
نویس جب اس تلاش میں نکلتے هیں که اُن کے ربط باهمی
کا پته لگائیں اور اُن کی طبعی ترتیب ارتقاء کو بتائیں تو همت شکن
مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا هے ــــ شاید هی کوئی لفظ جسے هم بولتے هیں
ایسا هوگا که جس کے معنی میں کسی قدر ابهام نه هو، ایک هی
معنی رکهتا هو اور بهت سے معنی پر حاوی نه هو- اسی واسطے
جب هم سے کوئی گفتگو کرتا هے تو اُس کا مطلب سمجهنے کے لئے

سیاق کلام اور عام محل وموقع کو مدنظر رکھکر ہمیں یہہ طے کرنا پڑتا ہے کہ کونسا لفظ کس معنی میں بولا گیا ہے — ہر لفظ گویا تصویر کا ایک خط ہے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے کے لئے تصویر کے جملہ خطوط سے اس کے تعلق کو مد نظر رکھنا ضروری ہے — تحریر یا تقریر میں صفائی بیان اس کا نام ہے کہ ایسی تصویر کھیلچی جائے کہ ہر حصے کے معنی آئینہوار صاف اور بے تکلف نظر آئیں اور ذرا بھی غور و فکر کرنا اور محل استعمال سوچنا نہ پڑے — ہر فن اور سائنس میں عام طور سے رفع ابہام کا باعث اس کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں اور بیان میں ان سے کام لیا جاتا ہے مثلاً کیمیا ، معدنیات اور نباتات میں ذرا ذرا سے اختلافات دریافت کرکے اصطلاحات میں اضافہ اور ان میں باریکیاں پیدا کردیتے ہیں اور یوں روزمرہ کی وہ چیزیں جو عام گفتگو کے مطابق ایک مد میں داخل ہیں الگ الگ مدوں میں تقسیم ہوجاتی ہیں اور ہر مادہ اور صفت ایک نام سے ظاہر کی جاتی ہے جو صرف اُسی مادہ یا صفت کو بتانے کے لئے مخصوص ہے علم معقولات بھی جب اعمال و وقوف دماغ (cognition of mind) سے سابقہ پڑتا ہے تو یہی کرتا ہے لیکن چونکہ بصورت ادراک موضوعی (subjective apprehension) یہہ ناممکن ہے کہ معنی الفاظ کے لئے ایک مخصوص و غیرمشتبہ معیار مقرر کیا جائے پس صاف طور سے خیالات کا نام مقرر کرنا اور اُن کی تصریح کرنا اس قدر دشوار ہے کہ اگر اس کو محال کہیں تو بجا ہے — علمائے معقولات کے دو گروہ تو دو گروہ حتی کہ ان میں سے دو شخص بھی ایک ہی سی عبارت و الفاظ استعمال نہیں کرتے — اور دقیق مسائل کے بارہ میں کسی معقولی کے آراء و اصول فقط وہی سمجھتا ہے جس نے عرصے تک اور اس کے سارے کے سارے مسلک کا مطالعہ کیا ہے ، کوئی اور نہیں سمجھ سکتا ؛ اس پر بھی ضرور نہیں کہ وہ ہمیشہ ہر بات سمجھ ہی جائے *

## مترادفات

جیسے کہ تغیرات دلالت ایک لفظ سے کئی چیزوں کا نام ظاہر کرنے کا کام لیتے ہیں جن میں آپس میں بہت ہی فرق ہوتا ہے اسی طرح

وہ یہہ بھي کرتے ھیں کہ کئی لفظوں سے ایک ھي چیز یا اس سے قریب قریب ملتی ھوئي چیز کا نام ظاھر کرنے کي خدمت لیں - یہہ بھي ایک طریقہ ھے کہ جس سے ذرائع اظہار خیالات میں اضافہ ھوتا ھے اور مترادفات پیدا ھوجاتے ھیں ؛ ان میں سے بعض ایسے نام ھوتے ھیں جو موزوں و مناسب اور بالکل ایک دوسرے کے مطابق ھوتے ھیں ، بعض میں کوئي موزونیت و مطابقت نہیں ھوتي مگر وہ ایک ھي عام خیال کے فرقوں اور پہلوؤں کے مابہ الامتیاز بتاتے ھیں —— ھم یہاں صرف اس کي ایک مثال پیش کریں گے مثلاً کسي آنے والي مصیبت کے خیال سے جو کیفیت جسم پر طاري ھوتي ھے اس کے بہت ھي معمولي مظہر کو fear (خوف) کہتے ھیں ، مگر اس کے مختلف درجات و مظاھر کے بھي نام ھم نے رکھہ چھوڑے ھیں اور انہیں terror, dread, alarm timidity, fearfulness, apprehension, panic, tremor, fright وغیرہ سے موسوم کرتے ھیں - ان میں سے ھر ایک کے تعلقات اور دلالتہائے التزامي الگ الگ ھیں ، تاھم مشکل سے کوئي محل و موقع ایسا ھوگا کہ جہاں ایک استعمال ھوا ھو اور ان میں سے کوئي نہ کوئي اسکي جگہ نہ بولا جاسکے ، باوجود اس کے ایسے محل و مواقع بھي آتے ھیں کہ جہاں ان میں سے صرف ایک ھي کا استعمال انسب ھوگا ، اگرچہ کس موقع پر کسے بولنا چاھئے اس کا انتخاب اور انتخاب کے بعد پسندیدہ ھونے کا فیصلہ صرف وھی لوگ کرسکتے ھیں جو معاملات زبان میں بال کي کھال کھینچا کرتے ھیں-جو شخص معمولي طباعي اور قوت تنقید سے بے بہرہ ھے ھر اصطلاح کي خاص دلالت کو بیان اور اس کي توضیح نہیں کرسکتا - گو ایک ھی خیال کے مختلف فرقوں اور پہلوؤں کو ظاھر کرنے کے لئے مترادفات موجود ھیں لیکن یہہ نہ سمجھہ لینا چاھئے کہ مذکورہ صورت یا دیگر صورتوں میں جتنے مترادفات ھیں اتنے ھي فرق ھیں اور اُن سے زیادہ فرق اب نہیں ھوسکتے ، یا ھوں تو اُن سے کچھہ فائدہ نہیں - ممکن ھے کہ ھم کوئي اور زبان سیکھیں اور ھمیں اس کے خزانۂ لغات میں اس جذبے کی مختلف قسموں کے لئے اور زیادہ

محاورات مل جائیں یا اس کی اور شکلیں اس میں بیان کی گئی ہوں جن کو هم نے نظر انداز کردیا هو — ایسا بہت کم هوتا هے که جو استعمال ایک زبان میں کسی لفظ کے واسطے معین کیا گیا هے دوسری زبان میں بھی بالکل وهی استعمال اُس لفظ کے لئے مخصوص هو جو اُس سے ملتا جلتا هے ، همیشه ایک کا ترجمه دوسرے سے هوسکتا هو — ایک هی مفہوم کے لئے ایک زبان میں ایک لفظ هے تو دوسری میں دوسرا اور پھر ایک دوسرے کے مفہوم کو کامل طور سے ظاهر کرنے سے قاصر — خوف کے مختلف فرقوں کی در اصل کوئی انتہا نہیں هے ، ان کا دارومدار ان امور پر هے که بلحاظ جسمانی ساخت لوگ اس احساس سے کس کس طرح متاثر هوتے هیں اور ان کی عادت اور وصف ذاتی میں کیا کیا فرق هے که جس کے مطابق یهه احساس افعال مختلفه سرزد هونے کا باعث هوتا هے — یهی وجهه هے که ایک آدمی دوسرے کا مطلب من و عن جیسا که وه سمجھانے کی کوشش کرتا هے نہیں سمجھتا خواه وه استعمال الفاظ میں کیسی هی احتیاط کیوں نه کرے — زبان کی اس ناقابلیت سے که وه تصورات ذهن کو کامل طور سے ظاهر نہیں کر سکتی همیں هر قدم پر سابقه پڑتا هے — هر شخص کی روح ایک راز سر به مہر هے جس کی ته تک دوسرا آدمی نہیں پہنچتا - علامات کا بہت هی کامل نظام یعنی وه ترقی یافته زبان جس کا خزانه الفاظ سے مالا مال هے فقط جزوی طور سے افہام مطالب میں کام دیتا هے - یهه ایک باهمی من سمجھوته هوتا هے جس کے کمال کے درجے کا حصر مضمون زیر بحث پر اور سامع کے متکلم کی اخلاقی و دماغی کیفیت کے وقوف پر هوتا هے *

## ایک هی لفظ کی هیآت مختلفه

اکثر ایسا هوتا رهتا هے که اختلاف صوتی شکل آکر اختلاف دلالت کی مدد کرتا هے مثلاً وقت کے اُس ذرا سے حصے (minúte) کو جس کے سے ساتھه حصوں کا ایک گھنته هوتا هے هم minute (min-it) کہتے

هیں — of اور off ایک هي اینگلوسیکسن لفظ کی جداگانه انگریزي شکلیں هیں - ثاني الذکر میں قدیم حرف جر کي پوري کي پوري دلالت موجود هے مگر اول الذکر کي دلالت بہت هي محدود کي گئي اور وسیع بهي - can لفظ ken (to know) کي ایک شکل هے اور بیرونِ اشتقاق اس کے معني هیں to know how ( جاننا کیوں کر ) زبان‌سازوں نے لارڈ بیکن سے برسوں پہلے یہه بات تاڑلي که " علم ایک قوت هے " — هم ان کو چاهے جو کچھه سمجهیں اور چاهے جس معني میں استعمال کریں لیکن worked اور wrought ; ought owed اور owned بلحاظ عناصر ترکیبي ایک هیں - اس سے بڑهکر اختلاف معني also اور as میں قایم هوگیا - genteel, gentle اور gentitle سب کا ماخذ لاطیني لفظ gentilis هے جس کے معنی فقط pertaining to a *gens* or race هیں - یهي حال legal ۔ leal, loyal ; frail, fragile ; sure, secure کا هے ، ان میں سے پہلے الفاظ تو براہ راست لاطینی سے لئے گئے هیں اور اوروں کے ماخذ بگڑے هوئے فرانسیسي الفاظ هیں — corps; manure, manoeuver ; corpse think, thank بهي اسي زمرے میں شامل هیں - علاوه ان کے اور بهي بہت سے لفظ هیں جو بآساني پیش کئے جاسکتے هیں *

## مادي اصطلاحات سے روحاني اصطلاحات کا وضع کیا جانا

جو مثالیں اس سے قبل گذر چکي هیں ان میں سے بہتوں سے ظاهر هوتا هے که مادي اصطلاحات سے بذریعه " نقل " روحاني اصطلاحات بنائي گئي هیں - یہه طریقۂ نقل زبان میں اس قدر اهمیت رکھتا هے که همیں اس سے زیادہ تشریح و تفصیل کے ساتهه بحث کرني چاهئے - اسي سے هماري ساري کي ساري ذهني ، اخلاقي اور مجرد افکار کے لئے لغت بني هے - اگر هم اس کے هر لفظ اور مرکب ناقص کي تاریخ ابتداء تک تلاش کر سکیں تو معلوم هوگا که ان کا مدلول دراصل کوئي نه کوئي مجسم اور مدرک بالاحساس شے تهي ، اور ان کا موجوده استعمال محض نقل کا نتیجه هے جس کي بنیاد محض اس پر رکهي گئي هے که هم نے مادي افعال اور ذهني افعال یا ان کے نتائج کے

درمیان ایک گونہ مشابہت تسلیم کرلي ہے — جو اصطلاحات ابھي
معرض بحث میں آچکي ہیں آؤ اُن میں سے چند پر غور کریں —
abstract (مجرد) کے معني ہیں dragged away, drawn off '
concrete (شے مجسم) کے معني ہیں grown together,
compacted into something substantial یعني وہ شے جو کسي
شے کے نیچے ہو اور جو چیز کسي چیز کے نیچے ہوتي ہے وہي
اس کي بنیاد ہوتي ہے spirit (روح) breath (سانس) کو کہتے ہیں —
Intellect ایسے فعل سے مشتق ہے جو ظاہر کرتا ہے to gather
or select, to choose between, (جمع کرنا یا انتخاب کرنا —
apprehend (دوچیزوں میں سے ایک کو پسند کرنا) کے لغوي معني
ہیں to lay hold of (پکڑنا) اور ہم اب بھي اسے اسي معني میں
بولتے ہیں مثلاً اس فقرے میں the officer apprehends the felon
(افسر چور کو پکڑتا ہے) لیکن زیادہ تر ہم اس کو ذہن کے سامنے
جو چیزیں قبول کرنے کے لئے پیش کي جاتي ہیں اُن کے پکڑنے یا
قبضہ کرنے کے لئے بولتے ہیں بلکہ apprehended calamity
(آنے والي مصیبت) بھي بولا جاتا ہے — گویا ہمارا خیال اس مصیبت
تک پہلے ہي پہنچ گیا اور اُس نے اس پر قبضہ کرلیا جو ابھي تک
ہم پر نازل نہیں ہوئي یا ممکن ہے کہ نازل ہي نہو — companionship
in suffering (مصیبت میں ساتھہ ہونا) کے لئے یوناني کا ایک
عمدہ لفظ sympathy ہے لیکن اگر ہم کہیں کہ دو زخمي جو پاس
پاس چارپائیوں پر پڑے ہیں ہمدردي کرتے ہیں (sympathise) تو اس کے
یہہ معني نہیں کہ ہم ان کي جسماني تکلیف کي طرف اشارہ کرتے
ہیں بلکہ ہمارا مقصد اُس بے غرضانہ جذبي emotional تکلیف سے
ہوتا ہے جس میں ہرشریف دل جب دوسرے کو مصیبت میں دیکھتا
ہے تو اپني مصیبت بھول کر مبتلا ہوجاتا ہے — possess کے معني
ہیں to sit by, to beset (گھیر لینا، پاس بیٹھنا) — اگر ہم مرکب ناقص
I propose to discuss an important subject کي اصطلاحات کے
لغوي معني نہ بھول گئے ہوتے تو یہہ مجازات کا ایک بے معني مجموعہ

هوتا کیونکه propose کے معني to set in front ( سامنے رکھنا ) ، discuss کے معني to shake to pieces ( هلاکر تکڑے تکڑے کر ڈالنا ) ، subject کے معني thrown under ( نیچے پھینکی گئي ) یعني کوئي بات جو همارے سامنے پیش کی گئي هو ، اور important کے معني carrying within ( حامل بالذات ) هیں یعني اس کے اندر کوئی شے هے، وہ خالي یا بیکار نهیں هے *

هماري زبان کے لاطیني حصے پر نظر ڈالي جائے تو هم نهایت آساني اور کثرت سے اس مضمون کے متعلق مثالیں پیش کرسکیں گے، کیونکه هماري لغات افکار مجردہ کا بهت بڑا حصه لاطیني هي سے لیا گیا هے، مگر یهه نه سمجهنا که جرماني الفاظ میں یهه بات نهیں پائي جاتی، ان میں اس قسم کے معني کي کمي نهیں - همارا عام ترین لفظ understand ایک عجیب‌وغریب اور مشکل مجاز کي مثال پیش کرتا هے کسی چیز کے نیچے کهڑا هونا (to stand beneath) یا شاید under کے قدیم معنی کے لحاظ سے درمیان میں کهڑا هونا (to stand in the midst of) کیا هے گویا اس چیز کو مدنظر رکهتے هوئے ایسے موقع کي جگه‌پر کهڑا هوجانا هے جهاں سے اس کے اسرار کا هماري نظر سے پوشیدہ رهنا ناممکن هے-get کے بالکل برعکس forget هے ، اس کے معني‌هیں fail to get (نه پاسکنا یا هاتهه آکر پهر هاتهه سے نکل جانا )، زبان ثاني‌الذکر معني کے لئے اس پر قبضه کرلیتي هے لیکن ایک من‌مانے طریقے سے اس کے اطلاق کو محض خیالی قبضے تک محدود کردیتی اور اس مرکب سے وہ فقط ”حافظے سے کهوجانا،، (to lose from memory) ظاهر کرتی هے - میں سبق لیتا هوں اور جب کسی نا گوار واقعه کے باعث وہ میرے اختیار سے باهر هو جاتا هے تو اسے بهول جاتا هوں (I forget) - forgive کی بهی قریب قریب یهي تاریخ هے اس کے اصلي معني هیں چهوڑ دینا (give up) جب میں از راہ کرم اپنے مقروض کو رقم قرض دے ڈالتا هون تو میں اپنا قرض معاف کرتا هوں (I forgive) یهه ترکیب اب قدیم و متروک هے ) ــــ اسي طرح میں قصور وار کا قصور معاف کرتا هوں(I forgive)

جبکہ میں اس کو فرض تلافی سے اپنی خوشی سے آزاد کردیتا ہوں
یعنی سزا کا مطالبہ نہیں کرتا — ہم جو آج قصور وار کو معاف کرنا
اور قصور معاف کرنا (forgive) بولتے ہیں یہہ در اصل فقرے کی
ناقص ترتیب سے عرصہ وجود میں آگئے — یہہ غلطی ہم نے صرف
اسی لفظ کی نسبت نہیں کی بلکہ اور الفاظ بھی ایسے ہیں کہ غلط
ترتیب کی وجہ سے اُن کی کے نقلی معنی پیدا ہوگئے مثلاً please اور
like— پہلے ہم یوں بولا کرتے تھے if you like, if you please یعنی
if it like you, if it please you حتی کہ ہم بھول گئے کہ you
یہاں ایک ایسے فعل کا مفعول ہے جس کا استعمال تنکیری ہے ،
اور اس کو فاعل سمجھہ کر if I please اور if they please بولنے
لگے — reproach کے ٹھیک ٹھیک معنی ہیں to approach again
مگر یہاں بھی وہی کیفیت ہے ہم اس کے معنی لیتے ہیں کسی شخص
کے سامنے وہی معاملہ پیش کرنا جسے وہ بھول جانا پسند کرتا ہے ؛
حتی کہ ہم نے اسکے اشتقاق سے چشم پوشی اور "خطا" کو اسکا "مفعول
شے" اور خاطی کو "مفعول شخص" تسلیم کرکے یوں بولنا شروع کیا :
I reproached to my friend his fault — Befall کے معنی ہیں
fall upon لیکن اگر کسی بد قسمت کا مکان گر پڑے اور وہ اس کے نیچے
دب کر چکناچور ہوجائے تو ہم مکان کا ذکر نہیں کرتے بلکہ صرف
حادثہ کا ذکر کرتے اور کہتے ہیں کہ اُس پر مصیبت پڑی (befallen) —
Right کے معنی straight, direct ہیں ، wrong کے wrung
twisted, اور queer کے crosswise — یہی کیفیت اس قسم کے
تمام الفاظ کی ہے *

## تقلیل معنی الفاظ

الفاظ کی ایک بڑی اور اہم قسم ہے جو ایسے الفاظ پر مشتمل ہے جن
کے معنی کی تاریخ نشو و نما ظاہر کرتی ہے کہ ان میں مادہ کا خیال تو
اب بھی قدرے قلیل موجود ہے یعنی بذریعہ نقل ان کے معنی محسوس

اشیاء سے بدل کر ذهني افکار تو نہیں هوئے مگر ان کی دلالت میں
فرق آ گیا یعني ان کا وہ رنگ جس سے وہ پہچانے جاتے تھے هلکا پڑگیا۔
ان کے مادي هونے کا خیال جاتا رها اور ان کے اوصاف کو چھوڑ کر
ان کے تعلقات پر نظر جم گئي - مثال کے طور پر حرف جر of کو لیجئے
هم ابھي کہہ چکے هیں کہ بہت عرصہ نہیں هوا کہ اس کي اور off کی
شکل و معني میں کوئی فرق نہ تھا ، off میں اب بھي اس کے صاف
مادي معني یعني "نقل مکان" باقي هیں ، اس کے معني هیں from
forth from, away from مگر of میں هم نے اس کے اصلي خیال
کو گھٹا کر جس سے نقل و حرکت ، ترکیب اور ماخذ ظاهر هوتا تھا
محض بہت هي عام اور غیرمعین خیال رهنے دیا جس سے قبضہ ،
الحاق اور تعلق ظاهر هوتا هے - هم top of the mountain ( پہاڑ
کی چوٹي ) بولتے هیں حالانکہ چوٹي پہاڑ سے الگ (off) نہیں بلکہ
پہاڑ پر (on) هے - هم father of the boy ( لڑکے کا باپ )
son of the man ( اس آدمي کا بیٹا ) بولتے هیں اور هم
sword of steel ( فولاد کي تلوار ) pride of birth ( غرور حسب
و نسب) the time of Moses (عہد موسیٰ) the city of Athens
( شہر ایتھنز ) وغیرہ بولتے هیں - for جس کا ماخذ fore بہ معني
in front of هے وہ بھي اس سے بہت هي ملتے جلتے اعمال کا معمول
رها هے - also (اینگلوسیکسن eal-swa) all اور so سے بنا تھا جس
کے معني تھے in just that way, in like wise, altogether thus
مگر اب دوسرے مرکب ناقص کي مخفف شکل likewise کي طرح
یہہ ایک واقعہ میں جو پہلے بیان هو چکا هے ایک اور واقعہ کا محض اضافہ
کرتا هے ، اس کي حیثیت ایک رابطہ سے زیادہ نہیں رهي- یہہ پہلے هي
بیان کیا جا چکا هے کہ as اسي لفظ کي ایک بگڑي هوئي شکل هے ، صرف
اس کے معني اسم اشارہ سے بدل کر اسم موصول هوگئے - وہ فعل ادراک
جو he is as good as he is great (یعني he is in that
degree good in which degree or manner, he is great

کے سے مرکب ناقص میں پہلے as کو سمجھتا ھے کہ بطور اسم
اشارہ استعمال ہوا اور دوسرے کي نسبت کہتا ھے کہ بطور اسم
موصول اس فعل سے کچھہ کم من مانا نہیں ہے جو کہ the merrier
in what degree more, in that degree يعني) the more,
the merrier) میں پہلی the کي نسبت کہتا ھے کہ بطور اسم موصول استعمال
ہوئي ھے اور دوسري کي نسبت کہتا ھے کہ بطور اسم اشارہ - ان سب الفاظ
موصول کا ماخذ ایسا ھي ھے جو اجزائے فقرہ کو ایک رشتہ میں منسلک
و منظم کرتے ھیں اور جملات کو ایک غیر مربوط مجموعہ نہیں رھنے
دیتے ، رفتہ رفتہ اُن لفظوں کے معنی بدل گئے جو حقیقۃ اسم اشارہ
یا استفہام کا کام دیتے تھے - I knew *that* he was ill فقرات ذیل کي
بدلي ہوئي صورت ھے I knew *that* یا he was ill; I knew *that*
thing: *viz.* he was ill. We saw the man *who* did it.
بدل ھے We saw the man یا Who did it? we saw the man
(of whom the enquiry is made) who did it کا - بروئے تاریخ
than اور then ایک ھي ھیں - کسي زمانے میں he is mightier than I
یوں لکھا جاتا تھا I -he is mightier then (that is next after him)
or مخفف صورت ھے other کي - and کے لغوي معني against ھیں
جس کي سادہ تر صورت again بھي کایا پلٹ کر قریب قریب حرف
ربط ھي کا کام دینے لگي - ھمارے حروف تنکیر بالکل حال ھي میں
بنے ھیں - a یا an اسم تعداد one ھے اور the اسم اشارہ that -
کچھہ عرصہ ہوا ھم بتا چکے ھیں کہ کیوں کر لفظ head افراد کے لئے
استعمال ہونے لگا - قصاب twenty head of sheep بولتا ھے اور اس
انداز سے گویا جانور کا یہہ حصہ جسم کوئي حقیقت ھي نہیں رکھتا -
لفظ hand بھي اسي طرح مستعمل ھے - the head carpenter and
his twenty *hands* کے معني اگر ایک " بریاروسي " * آدمي
نہیں ھیں تو گیارہ آدمي تو ضرور ھیں لیکن ھمارے رواج کے

---

*یونانیوں کا ایک دیوتا جس کے سو ھاتھہ تھے بریاروس کہلاتا تھا (مترجم)*

مطابق اس سے ۲۱ آدمي مراد هين - اور تو اور لفظ body پر بهي
جس سے خاص طور سے خيال جسمانيت پيدا هوتا هے، روحانيت کا رنگ
چڑها ديا گيا جيسا کہ anybody; somebody; if a *body* meets a
*body* وغيره سے پايا جاتا هے - يهہ کہنا کہ *nobody* was present يا
not a soul was there برابر هے اور درست بهي ، خواہ کتني هي
لاشين يا چرندے يا فلزي ، سيالي يا هوائي اجسام کيوں نہ هوں -
فعل grow کے تهيک تهيک معني to change from smaller
to larger, to increase هيں ليکن هم اکثر اس کے سيدهے
سادے معني تدريجي ترقي کے ليتے هيں يعني becoming ، اور
to grow thin or small, to grow tired بولتے هيں - اسي
عمل کو زيادہ وسعت دينے سے اُس فعل کے ، جو همارى زبانوں کے سارے
خاندان ميں در اصل to grow (سنسکرت bhŭ ( भू ) يوناني phüō)
معني رکهتا تها ، معني بهتوں ميں becoming سے being هوگئے -
لاطيني کا fui اور همارے be اور been اسي سے نکلے هيں - در حقيقت
همارا فعل to be ، جس سے کسي شے کا وجود ظاهر هوتا هے اور جو
سب لفظوں سے زيادہ جسم سے مبرا اور رنگ آميزي سے پاک هے ، يعني
محض فعل اور فاعل کے درميان ايک رابط هے ، کئي افعال کي باقيات
سے بنا هے جو کسي زمانے ميں صاف طور سے مادي دلالت رکهتے تهے -
جيسا کہ ابهي بتايا گيا be اور been سے growing کا ،
are, is, art, am سے sitting کا اور was اور were سے dwelling
اور abiding کا خيال وابستہ هے - موجودہ فرانسيسي زبان کے اس سے
ملتے هوئے فعل کي تهوڑي بهت کمي لاطيني کے stare (to stand=)
سے پوري کي گئي هے (être, étais, éte) *

## وضع مرکبات ناقص

زبان کے بولنے اور بنانے والوں نے صرف چند الفاظ کو اُن کے مادي
معني هي سے معرا نهيں کرديا جس سے کسي زمانے ميں وہ ممتاز

مفتخر تھے بلکہ دو یا زیادہ الفاظ سے مرکبات ناقص بھی بناڈالے اور اُن کو اُن معنی میں استعمال کرنے لگے جن کو اُن لفظوں کے عام اور صحیح صحیح معنی سے کوئی واسطہ ھی نہیں جن سے وہ بنائے گئے ھیں مثلاً ہم کہتے ھیں an event *takes place** or *comes to pass*; a young man *turns out* ill; his foibles are tellingly *hit off* or *taken off*; though they had seriously *fallen out*, they *made up* their quarrel, and a good understanding was *brought about* between them وغیرہ وغیرہ–

جیسے یہہ مرکبات ناقص ھیں ایسے ھی زبان کے ہر حصے میں بکثرت ملتے ھیں اور اُن کے مجازی اور لغوی معنی میں ہر قسم اور درجے کا بعد ھے– بعض تو ایسے ھیں کہ اگر ذرا سا غور کیا جائے تو معلوم ھوجاتا ھے کہ اس مجاز یا استعارے کی وجہ سے موجودہ استعمال میں اُن کے یہہ معنی معین کردئے گئے، اور بعض میں "نقل" اس قدر بعیدی ھے اور اُس کے بعض اعمال ایسے سریع اور دقیق ھیں کہ ھوشیار محقق بھی نہیں بتا سکتا کہ یہہ کیوں کر واقع ھوئی – یہہ امر بخوبی روشن ھے کہ مرکبات ناقص کو ھماری زبان کے محاورات میں کس قدر دخل ھے – استعمال صرف یہی فیصلہ نہیں کرتا کہ ھرلفظ کی دلالت کیا ھوگی بلکہ یہہ بھی کہ اور لفظوں کے ساتھہ یہہ کیونکر استعمال ھوگا تاکہ محض افہام مطلب کے علاوہ اور اغراض بھی حاصل ھوجائیں یعنی بلاغت، فصاحت، زور *

## وضع اشکال

جیسا کہ گذشتہ لیکچر میں دکہایا جا چکاھے وضع الفاظ بذریعۂ ترکیب وضع مرکبات ناقص سے بہت ھی مشابہ ھے – وضع الفاظ بذریعۂ ترکیب

---

* اس کے لفظی معنی ھیں " جگہ لینا " مگر محاورے میں " ظہور پذیر ھونا " کے معنی دیتا ھے – اُسی طرح دیگر ائیٹلک میں چھپے ھوئے الفاظ کے لغوی اور مجازی معنی میں فرق ھے ( مترجم )

کیا ہے فقط اُن عناصر کا ظاہری طور سے اور باقاعدہ ملادیا جانا جن کو
ہمارا ذہن پہلے ہی سے ملاکر شے واحد بنا چکا ہے۔ take place کے دونوں
لفظوں کے جداگانہ اور ممیز معنی کا ہمیں بالکل اسی طرح کبھی خیال
نہیں آتا جسطرح کہ لفظ breakfast کے دونوں لفظوں کا - یہہ ایک
اتفاقی امر ہے کہ ہم breakfasted بولنا روا رکھتے ہیں لیکن
it takeplaced نہیں بولتے ، اس کی اس سے معقول تر کوئی وجہ نہیں
کہ یہہ محض آئین و رواج کی مطلق العنانی ہے - hit off اور take on
ویسے ہی خیال واحد پر دلالت کرتے ہیں جیسے doff (مشتق از do off)
اور don (مشتق از do on) اگرچہ شاید کبھی ایسا نہ ہوگا کہ ہم اول الذکر
دونوں کو ملاکر ایک لفظ بنالیں جیسے کہ ثانی الذکر دونوں ہیں - یہہ
امر محتاج بیان نہیں کہ خارجی شکل الفاظ سے دلالت الفاظ زیادہ
اوچ دار ہے جس کا دعوی ہم اس سے پہلے بھی کرچکے ہیں — اگرچہ
اب ہماری زبان سے منفرد عناصر سے نئے الفاظ بنانے کی عادت جسے ہم
"قوت" سے موسوم کرتے ہیں مفقود ہوگئی لیکن یہہ منفرد عناصر
کو ملانے اور یک جان کرنے پر اب بھی کچھہ کم قادر نہیں *

لیکن وضع اشکال میں وہی عناصر ترکیبی کے معنی میں تخفیف
کرنا ، وہی ممیز ومادی دلالت کو خارج کرکے اُس کی جگہ اُس دلالت
کو دینا جوکہ تعلق اور ترکیب سے علاقہ رکھتی ہے بطور جزولازمی شامل ہے
جس کا ذکر ہم تاریخ الفاظ منفرد کی توضیح کرتے ہوئے کرچکے ہیں —
lively, godly اور homely وغیرہ کے ly کے معنی اب like نہیں
رہے اور fully اور mostly وغیرہ کا ly تو اور بھی اصل سے دور جا
پڑا ، lordship کے ship میں منفرد لفظ shape اپنی دلالت کی
وجہ سے اتنا نہیں پہچانا جاتا جتنا کہ شکل کے باعث ، حتی کہ
healthful اور cheerful کے full سے بھی full of کے معنی بدلکر
possessed of اور characterised by ہو گئے لیکن اب تک جتنے
مرکبات ناقص بیان کئے گئے اُن کے علاوہ اور بھی ہیں جو وضع اشکال سے
زیادہ مشابہت اور گہرا تعلق رکھتے ہیں - جیسا کہ ہم پہلے بتاچکے ہیں

I loved کے loved کی d ناتمام did سے نکلی ہے - بروئے اشتقاق
معنی ہیں I did or performed a loving — ایک منفرد لفظ سے
بدلکر d ایک عنصر ترکیبی بن گئی جس کے love سے ملنے سے صدور
فعل بزمان گذشتہ ظاہر ہوتا ہے اور پھر اس love سے اسے جو تعلق
ہے اس نے اس کے جداگانہ معنی اور قوت کو زائل کردیا اور
اس کا کام اتنا رہ گیا کہ "زمانہ" میں ترمیم کرے - I loved در حقیقت
I did love کا مترادف ہے ، دونوں ایک ہی قسم کے عناصر
سے بنے ہیں اور منطق و استدلال کی رو سے ایک ہی حیثیت
رکھتے ہیں - وہاں did اُسی غرض کے لئے رکھا گیا ہے جس غرض کے
لئے یہاں d رکھی گئی ہے جو مدتوں سے اُس کی قایم مقام چلی آتی ہے -
did خیال بھی وہی ظاہر کرتا ہے جو d' جو کہ ایک عنصر ترکیبی ہے؛
اور جس لفظ کے ساتھہ لگایا جاتا ہے اس کے "زمانہ" میں ترمیم
ہو جاتی ہے ؛ اُس کے سوا اس کا کوئی اور استعمال نہیں — بروئے
قواعد ابھی تک یہہ ایک الگ لفظ ضرور ہے مگر اس کے یہہ معنی
نہیں کہ ان دونوں مترادفات کے معنی میں کوئی فرق ہے اگر کچھہ فرق
ہے تو فقط شکل و شباہت کا - یہی حال have کا ہے جس سے ہم دیگر
صیغ ماضی بناتے ہیں اور جس کی قدیم دلالت possession ہے —
باسانی سمجھہ میں آسکتا ہے کہ I have my arms stretched out
کیونکر I have stretched out my arms ہوگیا ، یا کیونکر لوگوں نے
مان لیا کہ مفعول پر اُس حالت میں جو اسم مفعول بتاتا ہے قابض ہونے
کا اعلان مفعول کے مذکورہ حالت میں رکھنے کے تکمیل یافتہ کام کو کافی
طور سے ظاہر کررہا ہے جیسا کہ he *has* put on his coat ;
they *have* finished their work ; we *have* eaten our
breakfast سے عیاں ہے - درحقیقت زمان حال میں قابض ہونا اس
بات پر دلالت کرتا ہے کہ زمان گذشتہ میں ایک فعل کا صدور ہوا اور اگر
ہم have کو صرف انہیں صورتوں میں استعمال کرتے جب صریحا ایسی

دلالت موجود هوتي تو جن عبارتوں میں اسے استعمال کرتے وہ محض مرکبات ناقص هوتیں ، لیکن جب که هم دلالت زمان گذشته کو وسعت دے کر اسے هر صورت و حالت کے لئے استعمال کرتے هیں جیسے که he *has* lost his breakfast; I *have* discharged my servant; 'we *have* exposed his error, جن میں قبضه کا خیال قطعي نهیں که اس سے دلالت زمان ماضی پیدا هو ؛ یا بصورت افعال لازم you *have* been in error; he *has* come from London; they *have* gone away وغیرہ ' جن میں have کے لئے کوئي مفعول صدور فعل کے لئے نهیں اور جهاں محض حالت ظاهر کي جاتي هے نه که فعل ، اور قیاساً you *are* been, he *is* come اور they are gone صحیح ترهیں (کیونکه جرمانی میں صرف یهي صحیح هیں) تو have منفرد کلمه نهیں رهتا فقط ایک عنصر ترکیبي هو جاتا هے — اسي لفظ سے هم کبهي کبهی تعدیه بنانے کا کام هي لیتے هیں جیسا که ذیل کے مرکبات ناقص میں — I will *have* him well whipped for his impertinence; he has his servant wake him every morning — اس کے علاوہ هم اسے زمان آینده میں واقع هونے والے فعل کي علامت بهي بنا ڈالتے هیں جس سے یهه معني بهي نکلتے هیں که فاعل کام کرنے کے لئے مجبور هے جیسے I *have* to go to him directly - یهه امر محتاج بیان نهیں که موجوده یورپي زبانوں میں جو لاطیني سے نکلي هیں صیغ مستقبل اسي مرکب ناقص کے ذریعه بنائے جاتے هیں اور اُن کے معنی صرف اتنے لئے جاتے هیں که زمان آینده میں کوئي فعل صادر هوگا مگر فاعل اُس فعل کے کرنے کے واسطے مجبور نهیں هے - همارے I shall love کي کیفیت یهی هے کیونکه I shall کے ٹهیک ٹهیک معنی I am under obligation; I owe هیں ' اور he will کا will بهي wish, intent, اور determination کي جانب خیال کو متبادر کرتا هے گو اب یهه بالعموم محض بطور علامت مستقبل هی مستعمل هے - اینگلو سیکسن

میں زمانہ مُستقبل نہ تھا اور لوگ حال کو حال و استقبال دونوں معنی میں بولنے کے عادی تھے - ہم نے اپنی موجودہ زبان میں کثرت سے مترادفات تراش لئے ہیں، جن سے صدور فعل بزمان آیندہ ظاہر کرتے ہیں - I will go ; I shall go کا ذکر پہلے ہی آچکا ہے، ان میں سے ہر ایک کو محض صدور فعل بزمان آیندہ یا دلالت " صورت " (mood) کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے — ان کے علاوہ یہہ اور ہیں : — I have to go ' جو قریب قریب I am to go کا مترادف ہے ' I am going to go, I am on the point of going, I am about to go ان میں سے آخری دو آیرستانیوں کے محاورہ I am after going سے ملتے ہوئے ہیں جسے وہ I have gone کی جگہہ بولتے ہیں - ان مرکبات ناقص سے واضح ہوتا ہے کہ جس زبان میں لوچ ہے اور اس کا خزانہ لغات سے مالا مال اس میں کس آسانی سے ذرائع مل جاتے ہیں، کیسے کیسے مرکبات ناقص تراشے جاتے ہیں، اور کیوں کر من مانے طریقے سے چند کو دن رات بولنے کے لئے منتخب کرلیا جاتا ہے *

حرف جر to ' جو بطور علامت مصدر استعمال ہو تا ہے، ایک مختلف قسم کے محض ایک ترکیبی لفظ کی مثال پیش کرتا ہے - مصدر در اصل اور صحیح صحیح طورسے دیکھا جائے تو ایک اسم ہے اور بہ حیثیت اسم موقع اور محل کے لحاظ سے ہر حرف جر کا معمول ' لیکن ہماری زبان کا موجودہ استعمال اس قسم کی آزادی ترکیب کا مانع ہے اور اس نے to کو مصدر کا ہم زاد بنادیا — پہلے پہل to صرف وہیں استعمال ہوتا تھا جہاں اس کی دلالت صحیح ہوتی تھی مثلاً I am here *to* help him یعنی in order to the helping him یا lawful for him to eat یعنی to the eating لیکن اب کوئی ذرہ بھر بھی اس کا پاس و لحاظ نہیں کرتا اور ہر انگریزی بولنے والے کے ادراک کے لئے to فعل کی ایسی ہی من مانی اور معرا از دلالت علامت ہے جیسا کہ جرمن لفظ essen کا لاحقہ en یا لاطینی کے edere کا re *

لیکن ایک اور قسم کے الفاظ کی مثال حرف جر of ھے جس کا ذکر آچکا ھے-یہ الفاظ بروئے قواعد فقرے کے مستقل عناصر کا رتبہ رکھتے ھیں لیکن بروئے استدلال عناصر ترکیبی کے ھم پلہ ھیں- crown *of* gold کا of مترادف ھے- golden crown کے لاحقہ صفت en کا اور the son *of* the king کا of مترادف ھے the king's son کے لاحقۂ اضافی 's کا *

ھم نے الفاظ کی اس قسم پر اسلئے زیادہ توجہہ کی کہ وہ تاریخ لسان میں اھمیت رکھتے ھیں - کلام کے ایسے دھندلے اور ادھورے حصے جیسے کہ an اور the ھیں یا ایسے ملتبس اجزائے ترکیبی جیسے کہ do اور have یا to اور of ھیں ارتقائے زبان کا نتیجہ ھیں - ان کا رواج دو باتیں ظاھر کرتا ھے، ایک، خاص رجحان جسے " ترکیبی " کہتے ھیں ؛ دوسری ، کم و بیش ایک ایسی خصوصیت جو ان زبانوں میں پائی جاتی ھے جن سے ھماری زبان علاقہ رکھتی ھے - اب ھم اپنے ایک اور مضمون ( دیکھو لیکچر نمبر ۷ ) کے ضمن میں اس قسم کے الفاظ سے مزید بحث کرینگے*

## ایک ھی مادے کے مختلف مشتقات

اب ھم ایک مثال واحد کی جانب توجہہ کرتے ھیں جس سے معلوم ھوتا ھے کہ اعمال ارتقائے معنی ایک ھی فعل کے مشتقات میں کیسی کیسی شگوفہ کاریاں کرتے ھیں - لاطینی میں pono کے معنی ھیں put یا place ( رکھنا ) لیکن بیجا نہوگا اگر ھم ایک گھنٹہ ان کثیر خیالات کا پتا لگانے میں صرف کردیں جن کو ھماری زبان اس کے ذریعہ سے بتاتی ھے - اس کے بعض استعمال تو ھمیں لاطینی سے ورثے میں ملے ھیں ، بعض فرانسیسی کے دور آخر میں تراشے گئے اور بعض سر زمین انگلستان ھی میں پیدا ھوئے، اور اب بھی یہہ نہ سمجھنا کہ اس سے زیادہ مطالب اس سے ادا نہیں کئے جاسکتے - مفرد مادے سے pose ( مع اپنے بے انتہا معنی کے ) post ( مع اپنے poser, position اور بھی زیادہ مختلف و مخصوص استعمال کے ) positive اور posture

وغیرہ مشتق کئے گئے هیں - پھر سابقات سے ملاکر جو زیادہتر سمت و
مقام پر دلالت کرتے هیں apposite, apposition, component,
composure, composer, composition, *composing*-stick,
compost, compound ( اسم صفت ) , compound ( فعل ) ,
deponent, depose, ( تخت سے اتارنا ) depositions,
depository, deposits, depot, exponent, expose,
exposed, exposition, exposure, imposing ( اسم صفت ) ,
imposts, impostor, imposition, impound, *imposing*-
stone, disposable, disposed ( اسم صفت ), disposition,
indisposed, disposed ( اسم مفعول ), dispose ( فعل ), op-
ponent, opposite, opposition, interposition, proposed,
proposition, propound, repose, purpose, suppose,
suppositions وغیرہ -یہاں هم نے اس کے بے انتہا اسالیب میں سے
جو تصورات مختلفہ کے لئے تراشے گئے هیں چند کا انتخاب کرلیا هے -ان
تصورات مختلفہ کا ماخذ ایک سادہ خیال یعنی putting یا placing هے-
اگر چہ یہہ ایک حیرت انگیز مثال هے مگر شاذ و نادر نہیں - رواج و
استعمال مواد لسان سے اسي طرح پیش آتا هے - نئے تجربات هوتے
هیں ، نئے نتائج اخذ کئے جاتے هیں ، نئي رائیں قائم کي جاتي هیں،
ذهن نئي تراکیب بناتا هے ، نئی چیزیں پیدا هوتي هیں ، نئي هستیوں
کا وجود منکشف هوتا هے تو زبان کو بھی ان کے اظہار کے لئے اپني ذات
میں وسعت پیدا کرنے میں کوئي دقت نہیں هوتي - جو سامان
سامنے پڑا هوتا هے خواہ ذرا دور هي هو اُسے اتها لیتي اور اُسي سے اپنا
مطلب نکال لیتي هے - عام خاص بنجاتا هے اور خاص عام، شے مجسم
خیال مجرد هوجاتي هے - هرقسم کے استعارات اور محذوف و پر معني
اسالیب سے کام لیا جاتا هے اور ابتداء میں اُن میں خواہ کیسي هي
غرابت وتنافر کیوں نہو مگر رفتہ رفتہ ایک عام و بےلطف نام کے رتبے پر

پہنچ جاتے ہیں - جو لفظ پہلے مترادف تھے انہیں رفتہ رفتہ الگ کرکے اُن سے معني کے باریک باریک فرق بتائے جاتے ہیں - ہماري مثالیں ان تغیرات کی کثرت اور اُن کے نتائج کی اقسام کو کامل و واضح طور سے دکھانے سے قطعي قاصر رہیں مگر جو کچھ ہم دکھا چکے ہیں اُس سے ممتاز حقایق و اصول ضرور منکشف ہوجاتے ہیں - معلوم ہوجاتا ہے کہ ہماري زبان کي فطرت میں ترمیم اور ضرورت کے مطابق ہیئت اختیار کرلینے کي کس قدر قوت ہے ، اور تصورات اشیاء کے نام کي تلاش و جستجو کے لحاظ سے اس کا میدان عمل تنگ و محدود نہیں ہے

## اعمال الفاظ سازي میں شعور کو کہاں تک دخل ہے

یہہ نہ سمجھنا چاھئے کہ الفاظ کے تراشنے اور نام گھڑنے کے مختلف اعمال میں ارادہ و "شعور" کو پورا پورا دخل ہے یعني کہنا یہہ مقصود ہے کہ زیادہ تر الفاظ واسماء پہلے سے سوچ کر اور غور و فکر کرکے نہیں بنائے جاتے - یہہ بے شک ممکن ہے کہ ان میں سے بعض میں ہر طرح کا غور و فکر دخیل نظر آئے حتیٰ کہ بعض بعض موقعوں پر معلوم ہو کہ پہلے سے کامل غور و خوض کرلیا گیا ہے - جب کوئی مادہ یا پیداوار خواہ وہ قدرتي ہو یا مصنوعی ، کسي ایجاد یا اکتشاف کا نتیجہ ، کوئی عمل جو پہلے نا معلوم تھا ، پہلی دفعہ کسي جماعت کے علم میں آتے ہیں تو لوگ دانستہ اپنے نفس سے سوال کرتے ہیں کہ اسے کیا کہیں اور بے شک وہ دانستہ کوشش کے ذریعہ ھي اس کا نام ایجاد و معین کرتے ہیں ، مگر اس کے ساتھہ ھي ساتھہ اس عمل کا ایک حصہ ہے جس کا شعور نہیں ہوتا ، یعنی اُن کي زبان کے پہلے سے موجود رواج و مشابہات نے اس انتخاب کي کس طرح رہنمائي اور تعیین کي اس میں اُن کے شعور کو دخل نہیں ہوتا - علمائے حیوانیات، کیمیا اور ارضیات کو کسي نئي علمی اصطلاح یا ممیز نام کي ضرورت پڑتي ہے تو دانستہ ایسے وسائل کی طرف دوڑتے ہیں جیسے لاطیني یایوناني کي لغات

یا مقامي اور ذاتي کوایف پر نظر ڈالتے هیں تاکه اُن پر اپنے انتخاب کي بنیاد قائم کرسکیں — جس کا نام رکھنا هے اُس کي مختلف صفات ممیزه یا اتفاقي کوایف پر غور کرنے اور اُس کي قابلیت ومصلحت کا اندازه لگانے میں اتنا هي دماغ لڑاتے هیں جتنا که بعض شخص اس کا فیصله کرنے میں لڑاتے هیں که اپنے لڑکے کا نام اُس کے کسي مالدار چچا یا مشهور آدمي کے نام پر رکھاجانا چاهئے۔ بعض اوقات کسي کسي سائنس‌داں پر یهه مصیبت آن پڑتي هے که اُسے دو طرح کي اصطلاحات وضع کرني پڑتي هیں ؛ ایک سے صفات اور دوسرے سے اسماء ظاهر هوتے هیں - گذشته صدي کے اواخر میں فرانسیسي کیمیادانوں کو اسي سے سابقه پڑا سارے کے سارے ترکیبي عناصر یعني لاحقوں اورسابقوں کي مدد سے آئنده کے لئے اصطلاحات سائنس کے معني ٹھیک ٹھیک مقرر کرنے پڑے ، مثلاً sulphuret, sulphuric, sesquisulphide, sulphate, sulphite, sulphide, sulphurous bisulphate, وغیره — ان اصطلاحات کی کیفیت تو بلاشبه ایک مصنوعی همه‌گیر زبان کي سی هے جو ٹھیک ٹھیک بخوبی ممیز اور باقاعده تعلقات خیالات کي علامات سے بنی هو یعني ایسي ایک زبان جس کا بعض خام خیالوں نے ایجاد کرنا اور تکلم کي لامتناهي ضروریات کے لئے تمام نسل انسان کو سکھادیا جانا ممکن خیال کیا ، اور اُن کا اپنے دائره عمل میں هرجگه استعمال هوتا هے اور مختلف قوموں اور زبانوں کےبولنے والے کیمیاں‌دانوں نے انهیں اختیار بھي کرلیا لیکن اس کے یهه معني نهیں که انسان کي زبان بھي اسي طرح بني — نموئے لسان کا بهت هي اهم اور هروقت کام آنے والا حصه ، یعني وه حصه جوکه روز مره اور عام لغات پر اثر ڈالتا هے ، جسے هر بچه سیکھتا هے اور جو معمولي تعلقات حیات میں کام دیتا هے ، چپکے چپکے ترقي کرتا رهتا هے اور کوئي اُس کي طرف آنکھه اٹھا کر بھي نهیں دیکھتا — اس کي رفتار ترقي اس قدر سست هے که قریب قریب اس کا احساس هي نهیں هوتا ، یهه نتیجه هوتا هے بتدریج علم میں اضافه هو نے اور نئی اشیاء کو سمجھنے

کي قوت کے تیز هوجانے کا ، گویا یهه اُن اسالیب بیان کے مجموعه سے جو پہلے سے موجود هیں رفته رفته بنتا هے - خیال کي نظر ایک اصطلاح پر جاپڑتي هے جس کي دلالتوں سے وہ آگاہ هے ، بس وہ اس کي صلاحیت توسیع یا ترمیم یا باریکی تعریف میں اضافه کردیتا هے ، پرانے خیالات جن کا عرصه هوا پہلو به پہلو رکھکر مقابله کے بعد فرق دریافت کیا جا چکا هے نئے خیال کے محرک هوتے هیں ، وہ نتائج جو اب تک نه سوجھے تھے مقدمات معلومه سے اخذ کئے جاتے هیں ، کسي شے کے فرق کی باریکی اور بڑھادي جاتي هے ، کسي تصور کو نئے ایتلافات عطا هوتے هیں ، اور تجربه پیچیدہ خیالات پیش کردیتا هے جن سے باهم تعلق رکھنے والے اسالیب پیدا هو جاتے هیں - گفتگو کیا هے ؟ نتیجه هے دماغ کے اپنے تصورات ، ان کي ترائیب اور تعلقات سے واضح طور سے شعور کا ، اور اس کے ساتھه هي ایک ذریعه هے جس سے که مذکورہ واضح تر شعور حاصل هوتا هے ؛ لہذا اپني ترقی کی راهیں وہ آپ نکالتی هے - اس کا استعمال اسکي ترقي کي ترکیب سکھاتا هے - خیالات سے جیسا که لفظ انہیں ظاهر کرتے هیں کام لینے کی مهارت بتاتي هے که کیوں کر الفاظ کو زیادہ باسلیقه اور موثر طریقے سے استعمال کریں - یهه ممکن هے که کسی زبان کی لغت کے الفاظ و اشکال میں تو کسي قسم کي توسیع نہو تاهم اس کی قوت اظہار خیال میں بے انتہا اضافه هو جائے ، اس کو نئے معني سے آراسته کیا جائے ، اور اس کے الفاظ و مرکبات ناقص کی دلالت میں زیادہ تعمق و دقت اور زیادہ اختلاف پیدا کردیاجائے - اگر اس کے بولنے والوں کے حالات و کوائف کی فطرت میں اس قسم کي نمو کي قابلیت موجود هے تو گفتگو ایسا کرسکتی اور کیا کرتی هے - کسي جماعت کی گفتگو اسکي اوسط اور مجموعي قابلیت کا آئینه هوا کرتي هے کیونکه جیسا که هم اس سے قبل بیان کرچکے هیں صرف هر جماعت هي اپني زبان کے بنانے اور بدلنے کي مجاز هے - جو چیز که عام طور سے سمجھه میں نہیں آتي پسند و قبول نہیں کی جاتي ؛ وہ خزانهٔ اسالیب خیال میں داخل نہیں

ہوسکتی - بعض اوقات پڑھایا یا اشارتاً بتایا جاتا ہے کہ ایک قوم میں ایک صاحب دماغ و بلند خیال اٹھتا ہے اور زبان پر اپنے گہرے نقوش مرتسم کردیتا ہے ، مگر یہہ غلط ہے اور خاص کر ارتقائے لسان کے ابتدائی زمانوں پر یا جب کہ تہذیب بہت ہی وحشیانہ و قدیم حالت میں تھی اس وقت پر عائد نہیں ہوتا - گفتگو پر کسی کا بلا واسطہ اثر نہیں پڑتا ، وہ شخص صرف اس کی چند باتیں بدل دیا کرتا ہے تاکہ نقل کے واسطے اوروں کو ایک نمونہ مل جائے - ان تغیرات کے لوگ اتنی ہی نقل کرتے ہیں جتنے کہ وہ پہلے سے موجود و مروج استعمال کے مطابق ہوتے ہیں اور استعمال مذکور اُن کی جانب طبعاً اشارہ کرتا ہے — زبان کی عام ساخت اور وصف تک اس کی رسائی نہیں ہوتی ، وہ صرف ذہانت عامہ کا پایہ بلند اور اپنے ہمجنسوں کے دماغوں میں جودت و تیزی پیدا کرسکتا ہے اور یوں ایسے بیج بوتا ہے جو ممکن ہے کہ بوستان سخن میں بھی اُگیں اور بارآور ہوں — اگر اُسے کہیں ہوس جدت دامن‌گیر ہوئی تو جماعت کی قدامت پرستی اور تنگ نظری اس زور و شور سے مقابلہ کے لئے صف آرا ہوجاتی ہے کہ اُس کے بنائے کچھہ نہیں بن پڑتا — بلند خیال شخص کو مہذب اور خواندہ اشخاص میں بہت ہی کامیابی سے کام کرنے کا موقع ہے کیوں کہ اُس کا ترغیب دلانے والا اور پستی سے ابھارنے والا اثر اس کے ہمجنسوں کی کثیر تعداد پر بلکہ کئی آئندہ نسلوں پر پڑتا ہے *

## شکل سازی میں غور و فکر کو دخل نہیں

اس میں تو کلام ہی نہیں کہ شکل الفاظ رفتہ رفتہ بدلتی ہے اور غور و فکر کو اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہوتا ، مثلاً یہہ قطعی نہیں فرض کیا جا سکتا کہ اسم صفت like کو بدل کر لاحقۂ متعلق فعل ly بنانے میں ارادہ یا فکر ماسبق کو ذرا بھی دخل ہے یا کسی نے پہلے اس کے نتائج پر غور کر لیا تھا - ایک بات نے دوسری کے وقوع کے اسباب پیدا کئے اور وہ اس کا باعث وقوع ہوئی - ہم اس کے تدریجی مدارج نقل کا سراغ لگا سکتے ہیں لیکن ہماری نظر

ن تاریخی حالات اور لسانی عادات تک نہیں پہنچ سکتی جنہوں نے اس نقل کے لئے سہولتیں بہم پہنچائیں یا ہم نہیں بتا سکتے کہ تمام جرمانی قوم میں صرف انگریزوں هی نے کیوں اس لاحقہ کے لئے یہہ خاص استعمال معین کیا ، اوروں نے کیوں لاحقۂ متعلق فعل کے فقدان پر قناعت کی ، کیوں اُنہیں احساس نہ ہوا کہ ان کا تعلقات فعل ظاہر کرنے کا طریقہ ہمارے طریقے سے کم واضح ہے یا زوردار نہیں - یہی حال اور لفظوں کی شکل بدلنے کا سمجھنا چاہئے - عناصر گفتگو سے قابلیت کے ساتھہ کام لینا ، اس کے سمجھنے کی قابلیت کہ وسایل اظہار خیال سے کیوں کر ترکیب الفاظ میں کام لیا جا سکتا ہے ، یہہ میلان کہ محض معنوی طور کے بجائے ظاہری طور سے تعلقات الفاظ بتائے جائیں وغیرہ وہ باتیں ہیں جن کے طبعی فاقدالشعور اعمال هی اُس قوت کا منبع ہیں جو قواعدی شکلیں پیدا کرتی اور رفتہ رفتہ ایک قواعدی نظام مرتب کردیتی ہے جو کم و بیش جامع و کامل ہوتا ہے - ہر زبان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس قوم میں زبان سازی کی کتنی قابلیت ہے اور اس بارہ میں اُس کے کیا رحجانات ہیں اور زبان اسی قابلیت و رحجانات کے لحاظ سے بنتی ہے- اس سے واضح ہوتا ہے کہ قوم مساعی انسان کے اس خاص شعبہ میں کیا کارنمایاں کرسکی اور اس کی کوشش کے نتائج کے فرق سے پتا چلتا ہے کہ وہ اس بارہ میں ودیعت ایزدی سے کس قدر بہرہ‌ور ہے - زبان جس خوبی کے ساتھہ مختلف قوموں کے ودایع ایزدی کو ظاہر کرتی ہے اس خوبی کے ساتھہ اُن صناعیوں کا فرق بھی انہیں ظاہر نہیں کرسکتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صناعت کے باب میں کس قوم کا متخیلہ کس قدر بڑھا ہوا ہے اور وہ اپنے متخیلات کو کس حد تک منصۂ شہود پر جلوہ گر کر سکتی ہے *

## تقدم تصورات بر اسماء

یہہ پہلے هی بیان کیا جا چکا ہے اور اس پر پھر زور دیا جاتا ہے کہ ارتقائے لسان کے ہر دور میں جب کبھی الفاظ سازی یا زبان سازی کے لئے کوئی کام لیا گیا ہے تو اُس کا کرنے والا انسان هی تھا - خواہ

اس نے یہہ کام کم و بیش دانستہ ھي کیوں نہ کیا ھو لیکن اس سے
اُس کي نوعیت میں کوئي فرق نہیں آتا یعني یہہ لوگوں کے بلا جبر و
اکراہ فعل کا نتیجہ تھا - اس فعل کی وجوہ انساني حالات و کوائف
تھے — انھیں سے انساني دماغ متاثر ھوئے تھے اور انھیں نے
اعضائے انساني کو کوشش کرنے پر آمادہ کیا تھا - جب کوئي نام گھڑا
گیا ھے تو ایک آدمي یا بہت سے آدمیوں کے دل میں کوئي خیال پیدا
ھوا ھے جس کے اظہار کي ضرورت پیش آئي ھے اور اس نے یا انھوں
نے اُس کو ظاھر کیا ھے - ھر تصور اس سے پہلے کہ اُس کے لئے کوئي
علامت مقرر کي جائے اپني الگ ھستي رکھتا تھا - تصور مقدم ھے
زبان سے جو اسے ظاھر کرتي ھے - اس کے برعکس پر مصر ھونا یا یہہ
ماننا کہ لفظ کي امداد کے بغیر کسي تصور کا دل میں آنا ھي ممکن
نہیں ، سخت سے سخت غلطي ھے- اگر ھم تقدم زبان مان لیں تو ھم
اس بات کے کہنے پر مجبور ھوئے جاتے ھیں کہ گالوانیت کو جب تک
اس کے دریافت کرنے والے نے اس کا نام نہ مقرر کیا تھا ھم قدرتي
قوت کي ایک نئي شکل ھي نہ مان سکتے تھے یا منجم کي دوربین
میں اس فیصلے سے پہلے مشتري عکس فگن ھي نہ ھوسکتا تھا کہ اس
کا نام کس یوناني دیوتا کے نام پر رکھا جائے یا کاتنے کي مشین کا نام
وضع کرنے سے پہلے اس کا موجد مشین ھي نہ بنا سکتا تھا ، یا یہہ
کہ لوگوں کو دفتري طور وطریق کے دقت طلب اور فضول ھونے کي
اُس وقت تک تمیز ھي نہ تھي جب تک اُنھوں نے متفقہ طور سے
اس کو red tape سے موسوم نہ کیا ، یا جب تک کہ انسان نے لفظ
growing سے ایک اور نام green اور اسي طریق سے اور چیزوں کے
نام نہ گھڑے اُس کو پتے اور گھاس کے رنگ سے صاف آسمان ،
خون، زمین اور برف کا رنگ الگ ھي نظر نہ آتا تھا - لوگ خیالات کي
ایک فہرست لکھکر صندوق میں نہیں رکھہ چھوڑا کرتے کہ جب کبھي
مناسب وقت آئے گا تو ان کے لئے تقریري علامات بنالیں گے اور نہ وہ

الفاظ هي كي فهرست مرتب كرليتے هيں كه جب كبهي خيالات هاتهه لگ جائيں گے تو هم ان لفظوں ميں سے اُن پر لفظ چسپاں كرديں گے - كسي شے پر نظر پڑتے هي اُس كا تصور بهي ذهن ميں آجاتا هے اور لوگ موجوده وسائل زبان هي ميں سے اُس كے اظهار كي تركيب نكال ليتے هيں يعني كسي نام سے جسكا مدلول اس سے ملتي هوئي كوئي شے تهي كام لے ليتے هيں يا كسي مجموعهٔ الفاظ يعني مركب ناقص كو جو ويسے تو مركب ناقص هي بنا رهتا هے گهلا ملاكر ايك لفظ بنا ليا جاتا يا اُس كي جگه ايك لفظ ركهديا جاتا هے ، مثلاً رومائے قديم ميں لوگ اس لئے پيش هوتے تهے كه اُن كے شهر والے آزادانه رائے ديں كه آيا وه فلاں فلاں عهده كے لائق هيں يا نهيں اور اس سے پهلے كه ايسے شخص كے لئے كوئي نام تجويز كيا جائے جب اُس كا ذكر آتا تها تو لوگ اپنے اپنے طور پر بے تكلف سمجهاديتے تهے كه كس كا ذكر هے ، ليكن يهه اتفاقيه امر كه جو لوگ علے الاعلان عهدوں كي تلاش ميں هوں اُن كو روما كے رواج كے مطابق سفيد (candidus) لباس ميں ملبوس هونا چاهئے (candidatos) رفته رفته وضع اصطلاح candidate كا باعث هوگيا اور اب ساري مهذب دنيا ميں جو شخص كسي عهده يا اسامي كے لئے منتخب كئے جانے كا خواهشمند هے اُس كو candidate كهتے هيں *

## اشتقاقي وجوه كا مدار سهولت هے نه كه ضرورت

پس اس سے معلوم هوتا هے كه كسي چيز كو هم جس نام سے پكارتے هيں اس نام سے پكارنے كي وجه ايك تاريخي رجه هے - اس كا خلاصه يهه هے كه كسي گذشته زمانے ميں يا تو جب وه چيز پهلے پهل تصور ميں آئي هے يا اس كے بعد اُس كو اُس نام سے موسوم كرنے ميں آساني هوتي تهي اور اس ميں خاص بات يهه تهي كه فلاں فلاں چيزوں كو لوگ اس سے پهلے هي فلاں فلاں نام سے پكارتے تهے - گفتگو كے بالكل ابتدائي زمانے كو چهوڑ كر (اس پر مابعد كے ليكچروں ميں بحث كي جائيگي ) جو نام ملتا هے وه كسي اور نام يا

ناموں کي ترکیب یا اشتقاق یا محض نقل معني کے ذریعہ سے بنا ہے ـ
لوگوں کے هاتوں میں کوئي چیز نہیں لگي هوتي که جس سے
وہ جدت سے نئے لفظ بنا لیتے هیں ؛ اُن کو پرانے مصالح سے نئے لفظ
بنانے پڑتے هیں ـ همیشه اور هرحالت میں جب کبھی کسی اصطلاح کو
اُس کي دلالت سے آراسته کیا گیا هے تو چند دیگر وسائل اظهار خیال
جو پہلے سے موجود تھے انھوں نے چند رواج‌هائے گفتگو اور طریقه‌هائے غور و فکر
سے ملکر اور خارجي اسباب کا اثر قبول کرکے قرعه انتخاب بجائے اور
مجموعه اصوات (مراد لفظ) کے نام پر ڈالنے کے اس پر ڈال دیا ـ
پس هر لفظ کا ایک ماخذ و اشتقاق هے اور اس کے اشتقاق
کا پتا لگانے کے یہه معني هیں که اُس کے نقل معنی اور تغیرات شکل کو
تلاش کرکے جہاں تک اور جس قدر کامل طور سے ممکن هو دکھایا جائے ـ
اب هم اپني گذشته مثال کي جانب پھر رجوع کرتے هیں ـ candidate
موجودہ مخفف شکل هے candidatus کی ـ یہه اسم مفعول هے
لاطیني وضعي مصدر candidare ( = to whiten سفید کرنا) کا جو
candidus (=white سفید) سے بنا هے ـ وہ تاریخي امر جو اس اطلاق
و انتخاب کا باعث هوا پہلے هي بیان هوچکا هے ـ خود candidus
ایک مشتق اسم صفت هے جو فعل candeo سے نکلا هے جس کے معني
هیں to shine, to shimmer (جھلملانا ـ چمکنا ) صحیح صحیح
طورسے یہه چمکتي یا دمکتي هوئي سفید شے ظاهر کرتا هے ـ هماري زبان کا
لفظ candid اسي کي کسي قدر بدلي هوئي شکل هے لیکن اگرچه قدیم
تصنیفات میں یہه کہیں کہیں اپني محسوس اور طبعی دلالت یعني
''سفید'' کے معني میں مستعمل پایا جاتا هے مگر همارے روز مرہ میں
اس کے معني ایک استعارے کے ذریعه نقل کردئے گئے اور یہه وصف دماغ
ظاهر کرتا هے یعني تعصب ، جانب داري ، دغاو فریب سے ' جو دامن
اوضاع کےسیاہ و بدنما داغ هیں ، پاک هونا ـ شاذ ونادر هي کسي کو خیال
آتا هوگا که candid اور candidate میں کوئي تعلق هے ـــ اس وجهه
سے اس کا خیال اور بھي کم آتا هے که ثاني الذکر لفظ کو اول الذکر سے کوئی

وا سطہ ھي نہیں جس سے حسن سیرت ظاھر کیا جاتا ھے- لفظ candeo کا ھم دوایک منزل آگے تک پتا لگا سکتے ھیں- ھم caneo اور canus سے گذرکر مادہ can تک پہنچ جاتے ھیں جو ظاھر کرتا ھے shining (چمکتا ھوا)- یہاں ھمارے تجزیۂ و تحلیل کا خاتمہ ھوجاتا ھے اور اس وقت اس سے آگے قدم بڑھانا ناممکن ھے *

## اشتقاق کے جاننے سے استعمال الفاظ میں کوئي مدد نہیں ملتي

اگرچہ الفاظ کے وجوہ و اسباب تاریخي ھیں اور عالم اشتقاقیات بتا سکتا ھے کہ جو قدر و قیمت ھم ان کي جانب منسوب کرتے ھیں وہ اُنھیں کیونکر نصیب ھوئي لیکن ھمیں یہہ نہ سمجھنا چاھئے کہ جو کچھہ ھے اشتقاقي وجہہ ھي ھے یہہ وجہہ لازمي نہیں ، اس میں کوئي بات جبر و اکراہ کي نہیں پائي جاتي - عہدہ تلاش کرنے والے رومانی کو petent یا (کرنے والا proposer=) proponent تجویز پیش (seeker= تلاش کرنے والا) کے نام سے بھي موسوم کیا جا سکتا تھا اور درحقیقت بعدمیں اُسے آخرالذکر نام سے موسوم بھي کیا جانے لگا- یہہ دعوی کیا جاسکتا ھے کہ بہ نسبت candidate کے مطلب کو یہہ دونوں زیادہ خوبي کے ساتھہ ظاھر کرتے ھیں—candidate تومحض ایک اتفاقي امر یعني لباس ظاھري بتاتاھے اور جو شخص سفید کپڑے پہن لے وھي اس نام کا مستحق ھو سکتا ھے- اس اعتراض کے جواب میں اس سے زیادہ کچھہ نہیں کہا جاسکتا کہ در حقیقت رومانیوں نے یہہ نام پسند کرتے وقت ایک بین دلالت وضعي ظاھر کرنے والے واقعہ کو چھوڑ کر ایک اتفاقي امر کا لحاظ کیا- اسي طرح لاطیني کا لفظ albus یا جرمانی لفظ white نہایت خوبي کے ساتھہ candidus کي جگہہ آزادي رائے ظاھر کرنے کے لئے بولا جا سکتا تھا ، صرف زبان بنانے والوں کی مرضي یہہ نہ تھي کہ ان میں سے کوئي لفظ استعمال ھو اس لئے یہہ اس معني میں مستعمل نہیں ھیں لیکن اگر اُن سے پوچھا جائے کہ ان لفظوں کو کیوں ترک کردیا تو وہ خود بھي اس کي وجہہ نہیں بتاسکتے — بہت سے استعارات میں

سے جو اس حسن سیرت کو ظاہر کرسکتے ہیں اور جنھوں نے وقتاً فوقتاً اس کو ظاہر کیا اس لفظ نے اتفاقیہ اپنا سکہ جمادیا اور استعمال ہونے لگا - لوگ رفتہ رفتہ اس کی اصلیت کو بھول گئے کیوں کہ بہت سی ترکیبوں میں سے یہی اس خاص ضرورت کو پورا کرنے یعنی اس قسم کے وسائل اظہار خیالات میں اضافہ کرنے کے لئے انتخاب کرلیا گیا - مختصر یہہ کہ جب ایک دفعہ ترکیب ہاتھہ لگ جاتی ہے ، جماعت کسی نام کو قبول و منظور کرلیتی ہے اور اُس کا محل استعمال معین کرلیا جاتا ہے تو وجہہ اشتقاق کا اثر زائل ہوجاتا ہے —— محض رواج اور رضائے عام اس اصطلاح کے استعمال کی سند کے واسطے کافی و وافی سمجھے جاتے ہیں - لوگ فعل ''نقل'' معنی کا جس نے کسی لفظ کو کسی خاص استعمال کے لئے معین کردیا ہمیشہ اعادہ نہیں کرتے رہتے ، وہ خیال اور اُس کی علامت کے درمیان ایک بلا واسطہ اور ذہنی تعلق قایم کرلیتے ہیں اور ہمیشہ وہی ان کا مدارعلیہ ہوتا ہے - پہلے لیکچر میں اس کا ذکر آچکا ہے کہ جب بچہ بولنا سیکھتا ہے تو وہ اشتقاق الفاظ کبھی نہیں پوچھتا - جو لفظ وہ سیکھتا ہے انہیں تسلیم کرلیتا اور بے تامل استعمال کرتا ہے ، محض اس وجہ سے کہ اُس کے ارد گرد کے لوگ انہیں استعمال کرتے ہیں - جیسا جیسا وہ بڑا ہوتا جاتا ہے کم و بیش اپنے میلان طبع ، تربیت عام اور تعلیم مخصوص کے مطابق اشتقاقی تحقیقات کی جانب متوجہ ہوتا اور یہہ معلوم کرکے خوش ہوتا ہے کہ کیوں وہ الفاظ جو سیکھہ چکا یا سیکھتا ہے اُس خدمت کے لئے پسند کئے گئے جو خدمت وہ خود اُن سے لے رہا ہے ؛ لیکن اس امر کا ہمیشہ غور و فکر اور استعجاب عالمانہ سے تعلق ہے ، زبان کے عام بولنے والوں سے اسے کوئی واسطہ نہیں ، صرف انہیں کو ہے جو زبان کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں - اشتقاقیات کے بڑے سے بڑے عالم کے نزدیک جو بقید حیات ہے اور جاہل سے جاہل زبان کے بولنے والے کے نزدیک بھی کسی خاص خیال کا کسی خاص لفظ سے موسوم کئے جانے کا سبب یہی ہے کہ جس جماعت میں وہ

رهتا هے وہ اس خیال کو اسی نام سے موسوم کرتي هے اور جب وہ اسے بولیگا تو وہ جماعت اس کا مطلب سمجهہ لے گی - اس کا جاننا کہ candidate اور candid کے جو معني هیں وہ کیونکر پیدا هوئے فضول نہیں هے لیکن ان کے اشتقاق کے جاننے یا نہ جاننے پر همارے استعمال کا تعین اور اُن کا سمجھنا منحصر نہیں - اس میں شک نہیں کہ عالم کیمیا کا یہہ جاننا کہ گالوانیت (galvanism) کا نام اس کے مکتشف کے نام پر رکھا گیا هے ، وہ بات هے کہ جس سے هر طالب‌علم اور باخبر آدمي کو آگاہ هونا چاهئے لیکن یہہ بعید از امکان نہیں کہ ایک شخص اس لفظ کو ضروریات کے مطابق بولتا رها هو اور اُس نے کبهي گالوانی (Galvani) کا نام بهی نہ سنا هو ، هزاروں آدمي آج ایسا هي کر رهے هیں — جو لوگ electricity ( قوت برقي ) کا ذکر کرتے هیں اُن میں سے ایسے تو بہت‌هی تهوڑے‌هیں جو اس سے آگاہ هیں کہ بروئے اشتقاق اس کے معني هیں : the quality of being like amber (Greek, *ēlektron*) اور اس کی وجہ اس کے سوا کچهہ نہیں هے کہ یہہ زبردست قوت پہلے پہل اس طرح دریافت هوئي کہ جب عنبر (amber) کے ٹکڑے رگڑ دئے جاتے تهے تو وہ هلکي هلکي چیزیں اپني طرف کهینچ لیتے تهے ، اب اگر آپ یہہ پوچهیں کہ خود ēlektron کي جو یونانی میں عنبر کا نام هے اشتقاقی وجہ تسمیہ کیا هے تو اس کا جواب یہہ‌هے کہ یہاں پائے فکر لنگ هے یہہ ایسي معدوم هوئي کہ اب پتا نہیں لگ سکتا ، اس پر بهي هم اس کے مجاز نہیں کہ یہہ کہدیں کہ electricity کا اشتقاق پوچ اور ناکافی هے اور ارادہ کرلیں کہ هم تو وہ نام رکهیں گے جس سے اس قوت کی کوئی بہت هي ممتاز صفت ظاهر هوتی هو اور جس کي تاریخ کا هم ابتداء تک پتا لگا سکتے هیں — جو اس قسم کے انقلاب کي کوشش کریگا لوگ اسے احمق سمجهیں اور هنسیں گے — جس نام کو استعمال جماعت نے اتفاق رائے سے منظور کرلیا وہ هر شخص کے لئے اچها هے ، اُس کو کسي اور کي منظوري کي حاجت نہین - اگر یہہ صورت نہوتی ، اگر لفظوں کے استعمال کا حق

کسی طریقے سے بھی اشتقاق پر موقوف ہوتا تو ہر شخص کو عالم اشتقاقیات ہونے کی ضرورت پیش آجاتی اور اسے تیار رہنا پڑتا کہ جب کوئی پوچھے کہ تم نے فلاں لفظ کیوں بولا تو وجہہ بتائے ، لیکن حقیقت یہہ ہے کہ محض وہی طالب علم جو اپنی مادری زبان کا ماہر و مشاق ہے اس کی لغت کے بہت بڑے حصے کی تاریخ بتا سکتا ہے اور اُس کی تحقیقات کی رسائی بھی اُس کی نموکے انہیں مدارج تک ہے جن کو واقع ہوئے عرصہ نہیں گذرا ۔

## اشتقاق کی مثالیں

پس ہم تاریخ الفاظ کا مطالعہ اس واسطے نہیں کرتے کہ ہم کو اس کا اطمینان ہو جائے کہ جس طرح ہم انہیں استعمال کرتے ہیں اس کا ہمیں حق ہے بلکہ اس واسطے کرتے ہیں کہ اپنے روزمرہ کے ضروری ذریعہ مبادلہ خیالات کے بارہ میں جو فطری استعجاب پیدا ہو گیا ہے وہ جاتا رہے اور جن لوگوں نے انہیں روزمرہ کے استعمال میں جگہہ دی ہے ان کا کچھہ حال اور طرز روش معلوم ہو جائے — چونکہ الفاظسازی کا ہر فعل تاریخی فعل ہے یعنی انسانی حالات و کوائف کی ہدایت کے مطابق دماغ انسان نے عمل کیا ہے ، اس لئے تحقیقات لسان انسان کی ظاہری و باطنی تاریخ کی تحقیقات کی مترادف ہے — اس تحقیقات کے نتائج گوناگوں ہوتے ہیں : کسی لفظ کی تہہ میں تو محض فلسفے کی غلطی کا پتا لگتا ہے مثلاً جب ہم lunatics کا ذکر کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ گویا اب بھی ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ لوگوں کے فاترالعقل ہونے کا مدار چاند (luna) کی مختلف گردشوں پر ہے ؛ کسی کی تہہ میں تاریخ حیوانیات کی غلطی کارفرما ہے مثلاً جب ہم اپنے امریکہ کے رہنےوالے پردار دوپائے کو turkey (ترکی) کہتے ہیں تو یہہ انگریزوں کی اس ناقص العقل پشت کی کورانہ تقلید ہوتی ہے جس کو یہہ تو معلوم نہ تھا کہ یہہ مرغ کس ملک کا ہے مگر اس نے قیاس کرلیا کہ اغلباً اس کا وطن ترکی ہے اور

اس کا نام the turkey fowl (ترکي کی مرغي) رکھدیا ، کسي کي ته میں جغرافیوي غلطي نظر آتي هے ، مثلاً همارے ملک کے اصلي باشندوں کا اس لئے Indians سے موسوم کیا جاتا که اس براعظم کے زمان آغاز کے مکتشف یورپ سے مغرب کي طرف هندوستان کي تلاش میں نکلے تھےاور شروع شروع میں اُن کا خیال تھا که انھوں نے هندوستان کا پتا لگالیا — magnet, copper اور parchment همارے دلوں میں Magnesia, Cyprus اور Pergamos کے ملکوں کي یاد تازہ رکھتے هیں جہاں سے پہلے پہل یہه چیزیں همارے بانیان تہذیب کے پاس پہنچي تھیں — candidate کي طرح manumit کي هستي بھي ایک رومانی رواج کي مرهون منت هے ، یعني غلام کو ایک طمانچه مار کر آزاد کرنے کي رسم کي — money اور mint ( جو که ایک هي اصل لفظ moneta کي الگ الگ شکلیں هیں — پہلا لفظ فرانسیسی monnaie سے نکلا هے اور دوسرا اینگلوسیکسن mynet سے ) رومانیوں کي اوهام پرستي اور سهولت هي کا فسانه کہه رهے هیں — پایه تخت میں Juno *Moneta* کے، جس کے معنيهیں Juno the Monisher نام سے ایک مندر بنایا گیا کیوں که رومانیوں پر کبھي مصیبت پڑي تھي اور اس دیوي نے مافوق الفطرت نصائح و هدایات کي تھین ، اتفاق کي بات هے که پہلي دفعه اسی مندر میں ٹھپا بنا اور سکه پر ضرب پڑي — هم لفظ calculate بولتے هیں ، کیونکه قدیم روماني چھوٹے چھوٹے پتھروں (calculi) کي مدد سے گنتي گنا کرتے تھے — هم چاپلوس، بے اصولے مکار کو sycophant کهتے هیں — کیوں ؟ اس لئے که ایک دفعه ایتھنز (Athens) کے لوگوں کے دل میں آئي که آٹیکا (Attica) سے انجیروں کي برآمد قانوناً ممنوع قرار دي جائے — قانون بنادیا گیا لیکن جیسا که ایسے قوانین کا اکثر حشر هوا کرتا هے ، یہه بھي لفظ مہمل سے زیادہ وقعت نه رکھتا تھا ، تاهم اُس جماعت میں ایسے کمینے (sükо phantēs, fig-blabber) موجود تھے جو حصول اغراض ذاتی

کے واسطے اُن لوگوں کا بھانڈا پھوڑ دیتے یا پھوڑنے کي دھمکي دیتے تھے جو اس قانون کي خلاف‌ورزي کیا کرتے تھے – ہم a pair of *rubbers* پہنتے ہیں – کیوں ؟ اس لئے جب یہہ طرح طرح سے فائدہ دینے والا مادہ پہلے پہل ہمارے پاس لایا گیا تو ہمیں پنسل کے نشانات مٹانے (rubbing) کے سوا اس کا کوئی اور استعمال ہی معلوم نہ تھا – Rome سے romantic کا اشتقاق بیان کیا جائے تو تاریخ ادبیات کا ایک پورا باب سنانا پڑیگا – یہہ لفظ دھقانی اور عام بولیوں کے ، جن کے پہلو بہ پہلو سلطنت روما کے مختلف اضلاع میں ادبي اور شستہ لاطیني رائج تھی ؛ موجودہ یورپی " افسانہ " (fiction) کے ، جو انھیں بولیوں میں اس قدر صاف صاف لکھا گیا ہے کہ اس علم کا نام ہي اس سے وضع کیا گیا ؛ اور سب کے بعد عبارت " افسانہ " کے لہجہ اور اسلوب کے اور جو تبدیلیاں اُس میں آتي ہیں اُن کے پیدا ہونے کا حال بیان کرتا ہے – اسي طرح تاریخ مذہبیات کا ایک باب لفظ pagan (لغوي معني villager دیہاتي ) میں مضمر ہے — یہہ قلمرو روما کے ماتحت گاؤں اور جھونپڑوں میں کٹر قسم کی اصنام پرستي کا اس وقت تک موجود ہونا بتاتا ہے جب کہ شہروں میں عیسائیت اپنا سکہ جما چکی تھی اور ہر طرف اس کا دور دورہ تھا – ایک مثال اور سہي – لفظ slave تاریخ قومیات کے ایک باب کي جانب اشارہ کرتا ہے – یہہ بتاتا ہے کہ وسطي اور مشرقي یورپ کے رہنے والے یعني slaves یا slavonians (سربي) کو ان سے طاقتور اور شایستہ جرمن کس حقارت کي نظر سے دیکھتے تھے اور کیوں کر ان میں سے بہتوں کي گردن میں طوق غلامي ڈالدیا گیا – جن لفظوں کي ہم مثالیں دے چکے ہیں ، مثلاً lunatic money, romantic, candidate اُن میں سے کئي کی تاریخ میں ایک مہذب بنانے والي اور زبردست فاتح طاقت کا رویہ بھي بطور جزو اہم شامل ہے ، جس کی زبان مع اُس کے علوم و مراسم و انجمن کرۂ ارض کے ہر حصے میں پھیل گئی ہے – لفظ moon ، جس کے معني ہیں measurer ، ہمیں ان اقوام قدیم کی طرز خیال کا ایک پرلطف نظارہ

دکھا چکا ھے جنھوں نے زمیں کے سیارے کا پہلے پہل یہہ نام رکھا اور جن کے نزدیک اُس کا وقت کا تقسیم کرنے والا ھونا اس کي اور صفات سے زیادہ اھمیت رکھتا تھا — یہہ تو بہت سي مثالوں مین سے صرف ایک ھي مثال ھے جس سے ھمارے خیالات کو عہد اقوام قدیم کے بارہ میں مدد ملتي اور ان میں تعین و صفائي پیدا ھوتي ھے - کسي زبان کے اخلاق اور کیفیات ذھني سے تعلق رکھنے والي لغات کا مطالعہ نہایت ھي پرلطف اور اُن قوانین و مظاھر ایتلاف کی ھدایات کا گنجینہ ھے جنھوں نے اُس کو ابتدائی زمانے کي جسمي اور محسوس اشیاء کي علامات کي دلدل سے نکالا اور اُس کي ترقي کے خضر راہ بن گئے - وحدت فطرت انسان کو ، جیسي کہ وہ اُن عام مشابہات سے ظاھر ھوتي ھے جن پر یہہ مطالعہ روشني ڈالتا ھے، اور اختلاف حالات و عادات انسان کو ، جیسا کہ وہ ملتي ھوئي اشیاء کے اختلاف اسماء سے عیاں ھوتا ھے ، ھمین قدم قدم پر ماننا پڑتا ھے - جیسا کہ ھم اپني تحقیقات کے شروع میں کہہ چکے ھیں زبان کی اسی صلاحیت میں تو یہہ بات ھے کہ وہ اپني تاریخ کي تحقیقات کرنے والے کو اُن لوگوں کي حیات باطني اور تاریخ و حالات ظاھري سے آگاھی بخشتي ھے جنھوں نے اس کو اُس رتبے پر پہنچایا جس پر کہ وہ متمکن ھے *

## نموئے لسان کے واسطے اشتقاق کا بھولنا ضروري ھے

لیکن اشتقاقي یادگاریں گو اُس شخص کے لئے نہایت قیمتی ھیں جو زبان پر غور اور اُس کي تاریخ کی جانچ پڑتال کرتا ھے لیکن بلحاظ ضروریات گفتگو اُن کی قدر و قیمت بہت کم ھے بلکہ اگر وہ ھر وقت ھماري نظر کے سامنے رھیں تو واقعی باعث پریشاني ھوجائیں - اگر ھم کو یاد رکھنا پڑے کہ اس کے عناصر کي جو قدر و قیمت ھم نے مقرر کي ھے وہ کیوں اور کیسے مقرر ھوئي تو استعمال کے وقت زبان قریب قریب ستیاناس ھوجائے - احساس اشتقاق کے ھر وقت دخیل ھونے سے زبان کی باطني نشو و نما بھي بہت کچھہ رک جائیگي - نقل دلالت ، نئے معني کے پیدا

ہونے ' اور ہیئت بدلنے کا کل دار و مدار اس پر ہے کہ ہم بہت جلد اپنی اصطلاحات کا ماخذ بھول جاتے ، تاریخي تعلقات کا رشتہ منقطع کردیتے ' اور محض رسمی استعمال کو علامت اور مدلول علامت کے درمیان باعث تعلق سمجھتے ہیں - ہماري زبان کے بہت سے وسائل اظہار خیال یک قلم نداردہوجائیں اگر مشتقات کے وجود و استعمال کے لئے مادہ اور مشتق کے درمیان ایک تعلق مرئي کا ہونا ضروري ہو ، پس وہ لوگ بڑي غلطي کرتے ہیں جو عناصر ترکیبي کی قدر و قیمت اور اصلي حیثیت اور اُن اصطلاحات کي وضعی دلالت جن کے معني نقل کئے جاچکے ہیں حافظے میں محفوظ رکھنے کے میلان کو linguistic sense (*sprachsinn*) شعور لساني سے موسوم کرتے ہیں ، جو زور دیتے ہیں کہ اس قسم کا میلان قایم رکھنا چاهیئے اور جو اس کے زوال کو کمزوري خیال کرتے ہیں اور اس کو ساخت لسان کے تنزل کي جانب قدم بڑھانے سے تعبیر کرتے ہیں — اس اصول کي ضد وہ اصول ہے کہ جس سے زبان خوب پھلتي پھولتي اور ترقي کرتي ہے کیا بلحاظ شکل کیا بلحاظ سرمایہ - آگے چل کر معلوم ہوگا کہ یہہ بات اُن زبانوں میں بہت پائي جاتي ہے جو اعلی اوصاف سے متصف ہیں اور جنہیں قدرت نے مہمات عظیمہ کي انجام دہی کے لئے انتخاب کیا ہے - یہہ سچ ہے کہ اُس اصطلاح میں کسي قدر شگفتگي ، نیرنگي اور بانکپن آجاتا ہے جسے بذریعہ استعارہ کسي ذہني یا فلسفیانہ استعمال کے لئے معین کرلیا جاتا ہے کیوں کہ استعارہ کا مفہوم ہر وقت پیش نظر رہتاہے ، لیکن شگفتگي وصف ہی ایسا ہے کہ جو صفائي بیان کا خون کرکے مہنگے داموں خریدا جایاکرتاہے ، اور اس کے واسطے خشک مگر معقول صحت بیان کي قرباني کرني ہی پڑتي ہے ، اور جب کبھي اس کي واقعي ضرورت ہو تو ہمیشہ نئے استعاروں سے حاصل کی جاسکتي ہے بشرطیکہ پرانے استعارات بے لطف اسماء کے درجے پر پہنچ گئے ہوں - جیسے جیسے ہم استعمال زبان کے بارہ میں اُس سطح سے بلند ہوکر جہاں سادگي جلوہ گر اور دقت نظر مفقود ہے اُس سطح پر پہنچتے ہیں جہاں وضاحت ، معني آفریني اور مصوری کا دور دورہ ہے

ویسے هي ویسے اکثر اشتقاقی امور بھي قدر و قیمت میں بڑھتے جاتے اور اُس اشارت معني کا اهم جزو بن جاتے هیں جو هر لفظ کي ذات میں موجود هے - ان سے اس میں نزاکت استعمال پیدا هوتي هے اور وہ دلالت و شکوہ آ جاتا هے که اگر اس کي جگه کوئي اور لفظ جو اس کا قدرے قلیل مترادف هے رکھدیا جائے تو بے لطف و بے اثر معلوم هوتا هے - اکثر اشتقاقي معني بیان کي قوت و اثر کو دو بالا کردیتے هیں - تاهم مذکورہ امور بہت سے عنصروں میں سے صرف ایک عنصر هے اور مجھے یقین هے که اس کی اهمیت میں مبالغه سے کام لیا جاتا هے - اب هم اپني گذشته مثالوں میں سے چند کي طرف پھر رجوع کرتے هیں - لفظ candid جس صفائي (whiteness) باطن کي جانب چشمک‌زن هے اس سے ممکن هے که وہ شخص متاثر و محظوظ هو جو اپني ادبي تعلیم کي وجهه سے اسے سمجهه سکتا اور اسکا لطف اتھا سکتا هے لیکن candidate کا اشتقاق معلوم هونے کے بعد یا تو هنسي آئیگي یا نخوت پیدا هوگي - apprehend کا اس طرح استعمال کیا جانا ممکن هے که جس سے معلوم هوجائے که آیا فعل دماغ یا حرکت اعضاء مقصود هے ، مگر understand اس طرح نہیں استعمال کیا جاسکتا - همارے بہت سے الفاظ کي حالت وهي هے جو candid اور candidate کي حالت‌هے یعني یا تو جیسي که understand آخري دوکي حالت هے که اشتقاق پوچ اور مبهم هے یا جیسی‌که پہلے کي حالت‌هے که اس‌تک محض‌عالموں‌هي‌کي رسائی‌هے، عام‌بولنے اور سننےوالوں کو اس‌سے کچھه فائدہ نہیں هوسکتا- مختصر یهه‌که‌کسي لفظ‌کی دلالت و اشارت معني ویسي هي هوتی هے جیسي که همارے استعمال نے مقرر کردي- home اور comfort سے بڑھکر گھرے معني والے شاید هي ایسے دو لفظ ملیں جن کا کسي اور زبان میں ترجمه کرنا مشکل هو ، لیکن ان میں سے کوئي ذرا بھی اشتقاق کا شرمندۂ احسان نہیں ؛ ایک تو صرف وهي شے ظاهر کرتا هے جس سے رات دن سابقه پڑتا هے یعني رهنے کي جگه اور دوسرے کے معنی هیں "قوت دینے والا" (con-fortare)

انگریزي میں بغیر تلاش و جستجو کے دونوں میں سے کسي کا مادۂ بھي
معلوم نہیں ہوسکتا۔ یہہ سچ ہے کہ womanly, fatherly, brotherly
ہمارے نزدیک feminine, fraternal, paternal وغیرہ سے
زیادہ گہرے معني رکھتے ہیں اور ہم ان کي دلالت سے آگاہ بھي زیادہ
ہیں مگر اس میں brother, father اور woman سے بدیہی
تعلق کو جس قدر دخل ہے وہ غالباً اتنا نہیں جتنا کہ لوگ سمجھتے
ہیں - دونوں کا فرق زیادہ تر ان کے اینگلوسیکسن اور لاطیني
ہونے پر منحصر ہے اور اس پر بھی کہ لاطینی الفاظ بمقابلہ
اینگلوسیکسن الفاظ ایسے محل و موقع پر استعمال ہوتے ہیں جہاں تکلف
و تبحر ظاہر کرنا ہوتا ہے - ہماري زبان میں جہاں جہاں لاطیني الفاظ
استعمال ہوتے ہیں وہاں عام طور سے اسي غرض سے استعمال ہوتے ہیں -
ہم اپنی زبان کے مختلف النوع واقعات نفس الامري سے دکھا سکتے ہیں
کہ جن لفظوں کو ہم رات دن استعمال کرتے ہیں انکے معني کا رسمي
مفہوم اعانت اشتقاق کا محتاج نہیں - ہمارے افعال و اسماء کے مختلف
تصریفي حصوں کی شکل و معني میں مطابقت کا ہونا باعث سہولت
ہے - جہاں ہم I love بولتے ہیں وہاں he loves, we love,
they loved, having loved, بھی بولنا پڑتا ہے ، جہاں ہم man بولتے
ہیں وہاں ہمکو man's, men's, men بھي بولنا پڑتا ہے جن میں
مطابقت شکل نظر آتي ہے ، مگر پھر بھي ہم کو I am, he is,
we are, they were, having been; I, my, we, our, she, her;
go, went; think, thought وغیرہ بولتے میں ذرا بھی تامل یا دقت
نہیں ہوتي اگرچہ ان میں سے مطابقت شکل مفقود ہے - پس اسي
طرح ان الفاظ کو ایک دوسرے سے جدا کرنے میں ذرا بھي زحمت نہیں
ہوتی جن کو ہماري زبان کے عام اصول کے مطابق تعلقات معني کے لحاظ
سے پہلو بہ پہلو آنا چاہئے - ان الفاظ کي شکلوں میں خواہ کیسی ہی
مطابقت کیوں نہ ہو مگر یہہ ہمارے اُس فعل میں مخل نہیں ہوتي

جس سے کہ بذریعہ ایتلاف ہم ہر علامت اورا اُس کے رسمی خیال کو
باہم منسلک کرتے ہیں — مثال کے طور پر home, homely ;
scarce, scarcely ; direct, directly ; lust, lusty ; naught,
naughty ; clerk, clergy ; a forge, forgery ; candid,
candidate ; hospital, hospitality ; idioms, idiocy ;
light, alight, delight ; guard, regard ; approach,
reproach ; hold, beheld, beholden وغیرہ پر غور کرو—
ایسے الفاظ کی ایک طویل فہرست کا مرتب کرنا دشوار نہیں ہے —
یہہ در حقیقت اس امر کی ایک مزید مثال ہے کہ دماغ اپنے آلات
اظہار پر کس قدر قادر ہے- دماغ کی یہہ قدرت اس بات سے بہ‌خوبی ظاہر
ہوتی ہے کہ وہ کس آسانی سے مختلف الفاظ میں سے جن کے معنی میں
بھی اکثر بہت کچھہ فرق ہوتا ہے ایک لفظ کا مقتضائے حالات و تعلقات
کے مطابق انتخاب کرلیتا اور اس سے اپنا کام نکالتا ہے - الفاظ
کی مدد سے ہم اپنے نطق و خیالات کے حقیقی تعلق کو سمجھہ
لیتے هس، یہہ خیالات کے معاون اور ذریعہ اظہار ہیں ، لیکن نہ تو
ان کے ہادی و رہبر ہیں اور نہ یہہ ضروری ہے کہ اُن کے ساتھہ ساتھہ
خود بھی پیدا ہوں *

اب ہم اُن اعمال پر نظر ڈال چکے جو زبان کے سرمایۂ حیات
ہیں - اس کے بعد کے لیکچر میں ہم اُن اسباب پر غور کریں گے جو
اُن اعمال کے فعل میں سستی یا تیزی پیدا کرتے ہیں اور جن کے اثر
سے زبان منقسم ہوکر بولیاں عرصۂ وجود میں آجاتی ہیں *

# چوتھا لیکچر

---

اس سے پہلے کے دو لیکچروں میں ہم ان خاص اعمال نموئے لسان اور مسلسل تغیر کا پتا لگانے اور مثالیں دے دے کر توضیح کرنے میں مصروف رہے جن کي وجہہ سے ہم کسي زبان کو زندہ کہہ سکتے ہیں اور جن کے باعث کسی جماعت کے دماغ و دہان میں کسي زبان میں تبدیلیاں ہوتي رہتي ہیں، تاکہ وہ ہر وقت اس کي ضروریات کے دوش بدوش چلے اور ہمیشہ اس کي پسند و تلوں کے قالب میں ڈھلتي رہے۔ ہم دکھا چکے ہیں کہ ان اعمال کا تعلق اس کي خارجي ہیئت یعني ملفوظ و مسموع شکل سے ہے اور باطني سرمایہ یعني ان معني سے بھي جو مقصود متکلم ہیں اور فہم سامع میں بھي آتے ہیں۔ بلحاظ خارجي ہیئت یہہ اعمال دو قسموں یا زمروں میں منقسم ہوتے نظر آتے ہیں، ان میں سے پہلے قسم کے اعمال کے اثر سے تخریب و انحطاط واقع ہوتے ہیں یعني موجودہ الفاظ کی ہیئت میں تخفیف ہونا اور اس کا بدلنا ، عناصر ترکیبی کا گھٹتے گھٹتے ہیآت مختلفہ کا نذارد کردینا ، قدیم علامات ممیزہ کا مع ان کے ذرایع کے ترک کیاجانا اور الفاظ و مرکبات ناقص کا بھولنا اور متروک ہونا : اور دوسري قسم کے اعمال کے اثر سے زبان نمو کرتي ہے یعني نقصان کي تلافي ، اور وسائل اظہار خیالات میں نئے نئے اضافے کرتي ہے، یعني پرانا مصالح ملا جلا کر نئے نئے مرکبات بنائے ، مستقل معني رکھنے والے الفاظ سے عناصر ترکیبي تراشے اور اتفاقی فرقوں کے جداگانہ و مخصوص معني و استعمال معین کئے جاتے ہیں - یہہ خارجي نمواور انحطاط ذھني سرمایہ کو روزافزوں ترقي دیتے اور اس کي اعانت کرتے ہیں - دوران ترقي میں گفتگو کے مصالح سے من مانے طریقے سے کام لیا جاتا ہے۔ الفاظ کے معني گھٹتا بڑھا دئے اور "نقل" کئے جاتے ہیں، مجسم و مادي اشیاء کو افکار ذہنیہ و مجردہ کا رتبہ دیا جاتا ہے ، وحدت میں اختلاف پیدا کیا جاتا ہے ' اور نئے تصور ، نئے استنباط

یا خزانۂ لغات میں نئے اضافے کے لئے نئی علامات بہم پہنچانے کے ذرایع بے تکلف نکالے جاتے ھیں - ھم حیات لسان کی اس بحث کو جاری رکھیں گے مگر پہلے اعمال نمو کی گھٹنے بڑھنے والی رفتار پر غور کرنا اور بعض ایسے اسباب کا بتانا ضروری ھے جن سے یہہ رفتار متاثر ھوتی ھے *

## رفتار نموئے لسان میں فرق

ھم بطور تمہید کہے دیتے ھیں کہ نموئے لسان کا گھٹنا اور بڑھنا ایک بہت ھی بدیہی حقیقت نفس‌الامری ھے - گذشتہ ڈھائی سو برس میں ھماری انگریزی اتنی نہیں بدلی جتنی کہ اس عرصے سے ماسبق ڈھائی سو برس میں بدلی‌تھی اور گذشتہ پانسو برس میں جو تغیر ھوا وہ اس تغیر کے مقابلے میں‌ھیچ ھے جواس‌عرصے سے پانسوبرس پہلے کی مدت‌میں واقع ھوا- قدیم جرمانی سے اگر موجودہ جرمن اور چھہ سات سو برس پہلے کی انگریزی کا مقابلہ کیا جائے تو جرمن زبان میں اتنے انقلاب نظر نہیں آتے جتنے کہ انگریزی میں اسوقت تک آچکے تھے- آئس‌لینڈی اور شہنشاہ الفریڈ اور اُس کے پیش‌رو فرمارواؤں کی اینگلوسیکسن کا جرمانی سے مقابلہ کیا جائے تو بھی نتیجہ یہی ھوتا ھے - جدید رومانی بولیوں یعنی ھسپانی، فرانسیسی ، ایطالوی وغیرہ اور سسرو ( Cicero ) اور ورجل ( Virgil ) کے زمانے کی لاطینی میں جتنا فرق پڑگیا اتنا فرق موجودہ یونانی اور سسرو کے یونانی معاصرین کی زبان میں نہیں ھے- اپنے وطن سے کسی قدر دور نکل کر جب نظر دوڑاتے ھیں تو کیا دیکھتے ھیں کہ اس صدی کے بدو کی عربی اُن قبائل کی عربی سے بہت ھی ملتی ھوئی ھے جن کی سرحدوں پر حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر گذرے تھے —— اگر ھم اس زمانے کی یورپی زبانوں میں سے کسی زبان کا اُس کی اُس زمانہ کی ھیئت سے مقابلہ کریں جو حضرت موسیٰ کے وقت میں رائج تھی تو کوئی عربی کی ھمسری کا دعویٰ نہیں کرسکتی - بر خلاف اس کے روئے زمین پر ایسی زبانیں‌بھی موجود

ہیں کہ جو اس تیزی سے بدل رہي ہیں کہ اُن کے بولنے والے چار پانچ پشت پہلے کے اسلاف یا چار پانچ پشت بعد کے اخلاف کي بات سمجھنے سے قاصر ہیں *

## اسباب خارجي نمونے لسان پر اثر کرتے ہیں

تغیر لسان کے خاص طریقوں اور شعبوں میں اتنا فرق ہے کہ یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک ہی وجہ کا یا ایک ہی قسم کی وجوہ کا ان سب پر اثر پڑنے یا ان سب پر ایک سا اثر پڑنے سے وہ جلد جلد یا آهستہ آهستہ ظہور میں آتے ہیں لیکن صریح تریں اور بہت هي اچھي طرح سمجھہ میں آنے والا وہ اثر ہے جو خارجي اسباب ، ماحول ، طرز تمدن ، جسماني و دماغي مشاغل اور آداب و عادات سے پڑتا ہے اس لئے پہلے هم اسي اثر کي طرف توجہ کرتے ہیں — ایسے اسباب کا زبان پر کتنا زبردست اثر پڑتا ہے یہ بہترین طریقے سے یوں دکھایا جاسکتا ہے کہ هم ایک انتہائي درجے کي مثال پر غور کریں — فرض کرلو کہ ایک جہاز کے تباہ ہونے سے انگریزوں کا ایک خاندان بحرالکاہل کے ایک مونگے کے جزیرے میں پہنچ گیا اور کئی پشتوں تک وهاں اس خاندان کے افراد کے سوا کوئي اور متنفس نہ تھا ، فوراً هي هماري زبان کا ایک بہت بڑا حصہ اُن کے نزدیک بیکار ہوجائیگا — نیرنگئي مناظر یعني کوہ و وادي ، چٹان اور دریا وغیرہ ، اختلاف موسم و حرارت ، کثرت حیوانات و نباتات ، گونا گوں تجربات و معدنیات ، طرح طرح کي حرفت و پیداوار کہاں سے لائیں گے کہ ان سے تعلق رکھنے والے لفظ بولیں گے - کچھہ عرصے تک تو اس کا کچھہ حصہ حافظے اور روایت کي مدد سے محفوظ رہ سکتا ہے لیکن همیشہ محفوظ رہنا ناممکن ہے — پہلے اس کی تصویر کا آئینہ ذهن میں صاف صاف نظر آنا موقوف ہو جائیگا ، پھر کچھہ یوں هي سا عکس پڑے گا حتی کہ قطعي عکس هي نہ پڑے گا - دماغ پر آب و هوا اور طرز تمدن اور ان دونوں کے محدود دائرۂ عمل اور بے لطف یکرنگي کا جو اثر پڑتا ہے وہ اس تصویر کے ضائع ہونے

میں آسانیاں پیدا کرے گا ، زور تخیل اور جوش احساس سرد پڑنے لگے گا اور جب ان اسباب کو اتنا زمانہ گذر جائیگا کہ ان کا اثر اپنا رنگ اچھی طرح جمالے تو انگریزی زبان افلاس کا شکار ہوکر اهل پولی نیشیا (Polynesian) کی بعض موجودہ بولیوں کی هم رتبہ رہ جائیگی —
اب ایک اور مثال پر غور کرو جو اس کی ضد هے - مان لو کہ پولی نیشاء کا ایک خاندان آیس لینڈ کے سے کسی ملک میں جابسا جہاں حیرت انگیز اور هوش ربا مناظر هیں ، جہاں قدرت اپنی بوقلمونی کے کرشمے دکھا رهی هے اور جہاں جینے اور هنسی خوشی سے بسر کرنے کے لئے سخت محنت اور دوراندیشی سے اخلاقی و جسمانی قوتوں پر زور ڈال کر کام لینا پڑتا هے اور یہہ بهی مان لو کہ یہہ خاندان اس تغیر عظیم کو برداشت کرنے اور اپنی طرز بود و ماند کو اس کے مطابق بدلنے کے قابل هے - اب اس کی زبان میں بہت تیزی کے ساتھہ اشیاء ، اعمال ، تجربات ، جذبات اور تعلقات کے لئے نام اور اسالیب بیان پیدا هو جائینگے *

زبان میں جو کچھہ همیشہ اور هر جگہ هوتا رهتا هے یہہ اس کی فقط ایک مبالغہ آمیز مثال هے - یہہ اپنے استعمال کرنے والوں کی ضروریات و حالات کے بالکل دوش بدوش چل کر اپنا دائرہ وسیع یا تنگ کرتی رهتی هے - استعمال کرنے والوں کی پرواز خیال ترقی کرتی رهتی هے تو یہہ بهی ترقی کرتی هے اور اس پر زوال آیا تو اس پر بهی - هم پہلے بتا چکے هیں کہ انگریزی بولنے والوں کے ادنی ترین اور سب سے کم تعلیم یافتہ طبقات میں جتنے الفاظ رائج هیں وہ اُن الفاظ کا دسواں حصہ بهی نہیں جن سے همارے خیال کی رو سے یہہ زبان بنی هے - پس اگر بباعث تنزل تمام انگریزوں کی وہ حالت هو جائے جو کہ مذکورہ طبقات کی هے تو اس سے یہہ نتیجہ اخذ کرنا پڑیگا کہ هماری زبان کا $\frac{9}{10}$ سے زیادہ حصہ معدوم هو جائیگا - تہذیب کے گھٹنے ، قدرتی قوت کے بگڑنے اور تعلیم کے مفقود هونے کا یہی نتیجہ هوا کرتا هے — برخلاف اس کے جس قوم کا علم بڑھتا اور اخلاق ترقی

کرتا جاتا هے وہ جادہ‌پیمائي ارتقاء کےوقت هرقدم پر اپني زبان کو مالامال اور آراسته و پیراسته کرتي جاتي هے- ایسی ظاهر و باهر صداقت پر اس سے زیادہ زور دینا فضول هے - کسي کو بهي اس سے انکار نه هوگا که بلحاظ الفاظ ، مرکبات ناقص اورمعنی هر زبان کي وسعت اتني هي هوگی جتني که اُس کے بولنےوالون کي پرواز خیال کي رفعت -اسی رفعت سے اس کي وسعت کا اندازہ لگایا جاسکتا هے اور جب پروار خیال مین کوئی تغیر و تبدل هوگا تو وسعت زبان پر ضرور اثر پڑیگا- یهه نتیجه اُس حقیقت نفس الامري سے بے تکلف نکلتا هے جو هم اس سے پهلے ثابت کرچکے هیں ، یعني لوگ اپنی زبان خود بناتے ، بذریعه روایت اس کي هستي کو صرصر فنا سے بچاتے ، حصول مقاصد کے لئے اسے بناتے اور منتقل کرتے هیں ، اور حصول مقاصد کے علاوہ زبان کي اور کوئي غرض و غایت نهیں *

ایک بهت هي دقیق و مشکل سوال یهه هے که وہ نموئے لسان کیا چیز هے جس کا تغیر کیفیات متقاضي هوتا هے یا جس کي جانب اختلاف طبع و پسند کشان کشان لے جاتے هیں - کس حد تک تو اضافۂ الفاظ یا ترک الفاظ اور ترک معني الفاظ کو نمو سے تعبیر کر سکتے هیں اور کس حدتک ساخت لسان کي ترقي یا تنزل کا یهه نام رکها جاسکتا هے - هم پهلے لیکچر میں بتا چکے هیں کہ‌گو لغات کا بدلنا تغیرات لسان میں سب سے زیادہ جائز اور ناگزیر تغیر هے مگر اس کا اثر سب سے کم پڑتا هے اور گفتگو کي اس حیثیت میں که وہ آلۂ اظهار خیال هے برائے نام فرق آتا هے - اس کے بعد هم یهه بهي بتا چکے هیں که کیون کر photograph اور telegraph کے سے لفظ زبان میں داخل کئے گئے اور اس کا جزو بن گئے اور زبان کے پاس جو تصریفي ساز و سامان تها اس نے انهیں اس سے آراسته کر دیا اور اس سے زیادہ کچهه نهوا - ایسے لفظ زبان میں فقط اضافه کرتے هیں ان سے وسائل اظهار خیالات کي تعداد اور مجموعي قدر و قیمت پر اثر پڑتا هے اور کبهي کبهي بهت اثر پڑتا هے مگر نظام لسان میں ان سے کوئي ترمیم نهیں هوتي ، نه اسکي

قواعدي شکل بدلتي هے ، نه اس کے تعلقات الفاظ سمجھنے میں فرق آتا هے ، اور نه ان تعلقات کو ظاهر کرنے کے ذرایع میں خلل پڑتا هے ؛ باوجود اس کے وهي کیفیات جو لغات کي بهت زیادہ اور سریع نشو و نما کا باعث هوتی هیں بلا واسطه قواعدي نشو و نما پر بهي اثر کرسکتي هیں - جهاں بهت تبدیلي هو رهي هو اور بهت سے نئے لفظ استعمال میں داخل هو رهے هوں وهاں کسي نه کسي حدتک زبان کے هر حصے کا متاثر هونا ایک طبعي امر هے- هماري زبان کی تاریخ عصر حاضرہ میں بهی کچھه نه کچھه باتیں ایسي پائي جاتي هیں جن سے قواعد پر اثر پڑنے کا اندیشه هے مثلاً graph اس کثرت سے الفاظ مرکب کے آخر میں بطور جزو لفظ مرکب لایا جاتا هے که انگریزي بولنےوالوں کو معلوم هوتا هے که یهه ایک " ترکیبي عنصر " هے جس کا ایک محل استعمال معین هے اور اسلئے یهه انگریزي سامان اشتقاق کا ایک جزو هے — ism بالکل انگریزي لاحقه بن گیا هے حالانکه اس کا ماخذ یوناني هے اور هم تک فرانسیسي کے ذریعه پهنچا هے ، اس کے ذریعه نئے لفظ نهایت بے تکلفي سے اور بکثرت بنائے جاسکتے هیں اس لاحقے کی قدر و قیمت کو هم اسقدر صاف صاف سمجھتے هیں که هم نے اسے الگ کرلیا اور ایک مستقل لفظ بنادیا ؛ کسي کے مشاغل ، معتقدات و اصول وغیرہ کا ذکر کرتے هیں تو کهتے هیں his *isms* or favourite *ism* - اسي طرح کا ایک اور لفظ مگر ذرا کم رائج ana هے جس کے معنی هیں personal reminiscence and anecdote— اسیطرح کسیقدر مذاق میں ologies مستعمل هے جس کے معني branches of learned studies هیں *

## انگریزي کے زمانه حال کے طریقهائے نمو

طریقهائے تغیر لسان کی اس حیثیت سے که کیفیات و حالات کے اثر نے هر ایک طریق تغیر کا دائرہ کس قدر وسیع هونے دیا اس سے بهتر طور سے توضیح نهیں کي جاسکتي که هم مختصراً اپني زبان کے اُس طریقے کي جانچ پرتال کریں جس کے ذریعه وہ اپنے بولنےوالوں کي

روزافزوں ضروریات کے دوش بدوش چل رهی هے - گذشته اور موجوده صدي میں هماري زبان کو اپني قوت اظهار میں اضافه کرنے کي ضرورت پڑي اور اُس سے کسي طرح کم نهیں پڑي جتني ضرورت که اُن اهل پولي نیشیا کو اپني قوت اظهار میں اضافه کرنے کي پڑتي جن کو هم نے فرضي طور سے آئیس لینڈ میں آباد کردیا تها - اس میں کلام نهیں که تاریخ عالم میں کبهي ایسا زمانه نهیں آیا جبکه لوگوں نے ازمنهٔ ماضیه اور کل مخلوقات عالم کے موجوده نظام کے باره میں اس قدر تیزي سے اپنی معلومات میں اضافه کیا هو جیسا آج کل هورها هے اور یهه بهي سچ هے که نئي معلومات لازمي طور سے دانائي یا اوصاف حمیده میں داخل نهیں هیں گو میرے نزدیک یهه دونوں میں داخل هوسکتي هیں اور هوني چاهئیں - ان معلومات کا ایک حصه اور حصه بهي وه جو عوام کے لئے نهایت اهمیت رکهتا هے اس قسم کا هے جو زبان میں کسي طرح کے تغیر کا طالب نهیں هے کیونکه اس میں صرف اُن چیزوں کو بهتر طریق سے سمجهنا شامل هے جو مدتیں هوئیں لوگوں نے دیکهه لي تهیں اور جن کا نام رکهے هوئے عرصه گذرچکا - نجوم و طبیعیات هم کو چاهے جتنا سورج اور سیاروں کا اور حال کیوں نه بتادیں مگر هم تو اُن کو وهي کهتے رهیں گے جو کهتے چلے آئے هیں - heat, cold, light, red, blue, green استعمال میں اب بهي ویسے کے ویسے هي بنے هوئے هیں باوجودیکه نئے نئے نظریات ارتعاش و اهتزاز قایم هوگئے اور حال هی میں رنگوں میں عجیب و غریب اکتشافات هوئے هیں -اب بهي pudding-stone اور trap ویسے کے ویسے pudding-stone اور trap هي هیں جیسے که وه ارضیات‌داں کے تشریح و توضیح کرنے سے پهلے تهے — جیسے زمین کي قوت کشش دریافت هونے سے پهلے مادوں کے لئے زمین پر گرنا ( fall ) اور هوا میں بلند هونا ( rise ) اور اُڑنا (float) بولا جاتا تها ویسے هي اب بهي بولا جارها هے — رگڑے هوئے عنبر اور مقناطیس کے واسطے کهینچنا ( attract ) ویسے هي استعمال هو رها هے جیسے که وه اس کے دریافت هونے سے پهلے مستعمل

تھا کہ قوتہائے برق و مقناطیس دنیا بھر کو گھیرتے ھیں — اس کی کوئی حد معین نہیں کی جاسکتی اور نہ صورت زیر بحث میں اس کا امکان ھی ہے کہ اس طرح سے زبان کہاں تک معلومات کو زیادہ اچھی طرح سمجھانے اور الفاظ کے معنی میں وسعت پیدا کرنے کی متحمل ہوسکتی ہے — اس کا ذکر ہم پہلے کرچکے ھیں کہ ان اوصاف کے لحاظ سے ایک ھی زمانے کے لوگوں کی گفتگو کے فرق کی کوئی انتہا نہیں ہوسکتی اور نہ عام جماعت ھی کی مختلف زمانوں کی گفتگو کے فرق کی کوئی حد مقرر کی جاسکتی ہے ، لیکن موجودہ زمانے میں گفتگو میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اکثر ایسا ھے کہ نئی علامات بہم پہنچائی جانے کا طالب ہے — اس میں بے شمار نئی تفصیلات شامل ھیں مثلاً وہ چیزیں جن کی جانب پہلے توجہ نہیں کی گئی تھی یا وہ چیزیں جن کے سمجھنے میں پہلے اس لئے دھوکا ھوتا تھا کہ جو نام ان کا ہے وھی اور چیزوں کا بھی ھے لیکن جو اب ذھن میں اپنا صاف صاف تصور پیدا کرنے چاھتی ھیں کہ اُن کا نام الگ رکھا جائے تاکہ لوگ اُن کے بارہ میں باھم گفتگو کرسکیں — مگر کسی قدر یہہ ضرورت بھی زبان میں خارجی تبدیلی کئے بغیر داخلی وسائل کی توسیع ھی سے پوری کر لیگئی جیسا کہ ھم تیسرے لیکچر میں دکھا چکے ھیں یعنی بہت سے پرانے لفظ نئے معنی میں استعمال کئے جانے لگے ؛ جب کبھی کوئی نیا شعبۂ علم ، ھنر یا سائنس پیدا ھوتا ھے یا ان کے کسی شعبے میں توسیع یا اسکی تکمیل کی جاتی ھے تو طبعاً خواہش یہی ھوتی ھے کہ اس کے نئے فوائد کی پرانے الفاظ سے اشاعت کی جائے - نئی تقسیم ، مادے ، پیداواریں اس تقسیم ، مادے اور اعمال سے جو ھمیں پہلے سے معلوم ھیں اسقدر مختلف نہیں ھوا کرتے کہ اگر ھم اول الذکر میں سے بہتوں کا وھی نام رکھدیں جو ثانی الذکر کا ھے، تو دھوکا ھونے کا اندیشہ ھو، پس ہر صنعت و حرفت کی لغت زیادہ تر ایسی اصطلاحات سے بنی ھوئی ھے جن سے

روزانہ لوگوں کو کام پڑتا ھے مگر یہہ اصطلاحات زیادہ صحت اور وسعت معنی کے ساتھہ استعمال کی جاتی ھیں۔ نباتات‌داں جب پتوں اور پھولوں کا ذکر کرتا ھے تو دونوں اصطلاحات کے معنی میں وہ کچھہ ایسی چیزیں بھی شامل کر لیتا ھے جن کو عوام ان سے خارج سمجھتے ھیں اور اسکے برعکس صورت بھی ھوتی ھے ، یعنی جن چیزوں کو نباتات‌داں خارج سمجھتا ھے عوام انہیں ان میں شامل خیال کرتے ھیں - برقیات‌داں کے نزدیک current اور conductor اور induction کے جو معنی ھیں اس شخص کے تصور میں نہیں آ سکتے جو طبیعیات سے ناواقف ھے - بہت سے آدمی جو جانتے ھیں کہ cohere کے معنی ھیں stick together وہ cohesion اور adhesion کا فرق نہیں بتاسکتے - affinity, salt, acid, base, atom اور reaction ان بے انتہا الفاظ میں سے چند کی مثالیں ھیں جنہیں کیمیاداں نے نئے اور خاص معنی سے آراستہ کیا ھے - درحقیقت روزمرہ کے تمام سامان گفتگو میں اس باعث سے کہ جب اس سے سائنس میں کام لیا جاتا ھے تو استعمال الفاظ میں زیادہ تعین اور باریک بازیک فرق پیدا کرنے پڑتے ھیں ایک طرح کا رد و بدل کرنا پڑتا ھے اور ضرورت کے مطابق نئے مداول مقرر کرنے پڑتے ھیں ( جسے ھم مجاز سے تعبیر کرسکتے ھیں - مترجم ) اس رد و بدل اور مجاز کی کوئی حد نہیں - ایسے دانستہ اور مصنوعی اطلاق سے لیکر جو لفظ salt ( نمک ) سے عیاں ھے ، جس سے کہ کیمیاوی مرکبات کی ، جنہیں کہ اس شے سے مشابہ خیال کیا جاتا ھے جو اس نام سے پہلے سے موسوم چلی آرھی ھے ، ایک بڑی قسم بنائی جاتی ھے ، کسی ایسی اصطلاح کے سیدھے سادے تعین معنی یا اس کے صحیح قوت کے ایسے واضح تر ادراک تک کے ، جسے ھم بغیر تبدیل ھیئت کے اس تغیر دلالت سے بمشکل جدا کرسکتے ھیں جس کی مثالیں الفاظ heat, sun fall, rise وغیرہ سے اوپر پیش کی جاچکی ھیں ، مدارج پائے جاتے ھیں - نموئے لسان کا وہ طریقہ جس پر ھم اس وقت غور کر رھے ھیں در حقیقت رفتہ رفتہ پہلے طریقے سے مل جاتا ھے اور نوعیت و ضرورت کے

لحاظ سے اس سے بہت ہی ملتا جلتا ہے — کوئی زبان اس صلاحیت کو زایل نہیں کرسکتی تاوقتیکہ وہ مردہ نہو جائے اور بعض زبانوں میں، جیسا کہ ہم آگے چل کر دکھائیں گے، ہر موقع و محل پر مجاز ہی سے کام لینا پڑتا ہے کیونکہ وہ خارجی نمو سے ناآشنا ہیں *

مگر ہماری زبان میں خارجی نمو جیسی کہ وہ نئے مشتقات کے بننے اور موجودہ مصالح سے نئے مرکبات وضع کرنے سے ظاہر ہوتی ہے، قطعی معدوم نہیں ہے اگرچہ اس کے عمل کے موقع بہت کم کردئے گئے ہیں اور اس کا دائرہ محدود کردیا گیا ہے۔ اس کے خاص طریقہائے عمل کا اور مباحث کے سلسلے میں پہلے ہی ذکر ہوچکا ہے - یہہ خارجی نمو وہی شے ہے جسے ہم اپنے الفاظ کی اس صلاحیت سے موسوم کر چکے ہیں کہ ان کو جسطرح چاہیں اسطرح استعمال کرسکتے ہیں، یعنی الفاظ میں ان عناصر ترکیبی کا اضافہ کرنا جو اب بھی مستعمل ہیں اور جن سے ہم جب موقع آتا ہے تو تصریف اور اشتقاقی الفاظ میں کام لیتے ہیں - ہمارے ان ذرائع ارتقائے داخلی میں اب اضافہ نہیں کیا جا سکتا - ly ہمارا وہ لاحقۂ متعلق فعل ہے جس کو بنے بہت ہی تھوڑا زمانہ گذرا اور جو اس امر کی توضیح میں بہت ہی مفید ثابت ہوچکا ہے کہ لاحقات کے بننے کا عام طریقہ کیا ہے، تاہم بہت سے لاطینی الاصل عناصر نے رفتہ رفتہ اس کا حق حاصل کرلیا ہے کہ وہ نئے انگریزی الفاظ کے وضع کرنے میں دخیل ہوں - اس قسم کے عناصر میں سابقات re, dis, en اور لاحقات ment, ess, able, ous, ic, ize, ism, fy وغیرہ داخل ہیں اور جیسا کہ ہم دکھا چکے ہیں اس فہرست میں اضافہ ہونا خارج از امکان نہیں — کیمیاوی مصطلحات کا داخلہ، جن کا ذکر گذشتہ لیکچر میں آچکا ہے، سامان ترکیبی کی کسیقدر مصنوعی اور غیر معمولی توسیع کی مثال پیش کرتا ہے - مصطلحات سائنس کی تاریخ جدید میں اس قسم کی اور مثالیں بھی ملتی ہیں اور ممکن ہے کہ روزمرہ کی ضروریات رواج اور سند علماء سے مدد لیکر اِن بدیشی عناصر سے اور الفاظ وضع کرلیں اور انہیں عام نظام زبان کا جزو

لاطینی بنادیں ، لیکن ہماری اصلی زبان کے عناصر کو جو اب مستقل حیثیت رکھتے ہیں باہم ملانے اور ایک جان کرنے سے یہہ نتائج ہرگز مرتب نہیں ہوسکتے - خزانۂ لغات کو مالا مال کرنے کے اس ذریعہ سے کہ الفاظ کو باہم ملایا جائے ہم شاذ و نادر ہی کام لیتے ہیں- Steamboat اور railroad اس قسم الفاظ کی معمولی مثالیں ہیں جو ہماری زبان کی موجودہ نمو کا اس کی ہم‌رشتہ زبانوں کے مقابلے میں ایک ہیچ میرز جزو ہے *

## انگریزی میں لاطینی اور یونانی الفاظ کا داخلہ

زبان‌سازی کی جو ضروریات کہ وہ طریقے نہیں پوری کرسکتے جن کا ذکر کیا جا چکا ہے وہ اور زبانوں سے لفظ قرض لیکر پوری کی جاتی ہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ انگریزی اس پر بہت عامل رہی ہے - ہماری کتب لغات ہزاروں لاکھوں لاطینی الفاظ سے بھری پڑی ہیں اور ابھی ہزاروں لاکھوں صنعت و حرفت کی اصطلاحیں ایسی ہیں جن کو کتب لغات میں تو ابھی جگہ نہیں ملی مگر لوگ انہیں بولتے ہیں - ان حالات و کیفیات کی کہ جن کی وجہہ سے یہہ طریق نمو ہم لوگوں میں رائج ہوگیا کوئی انتہا نہیں اور وہ گوناگوں ہیں— ان میں سب سے پہلی بات تو ہمارے ترکیبی سامان کی قلت اور کثرت سے نئے مرکبات وضع‌کرنے سے نفرت ہےجو ہماری زبان‌کی خصوصیت ہے— ارتقائے داخلی‌کی‌قابلیت و صلاحیت کو ان قیود کی زنجیروں‌میں جکڑ دینا اس بات کے لئے مجبور کردیتاہے کہ خارجی‌دولت سے استفادہ کیا جائے- اس‌کے بعد تاریخی حالات و کیفیات نے ہماری بولی کو جس‌کا ماخذ جرمانی‌تھا زبردستی نارمنز کی رومانی زبان سے گھلا ملادیا - اس کے باعث فوراً ہی بہت سی اصطلاحات جن کا ماخذ کلاسکل تھا عام طور سے داخل استعمال ہوگئیں —— اس باعث نے اُن اصطلاحات کے بےانتہا اضافے کے لئے ایسی مشابہات پیدا کرکے جن سے وہ وابستہ کی جاسکتی تھیں اور رواج عام کی ایسی تائید کے بل پر جسنے ان کی شکل سے اجنبیت دور کی ، نئی صورت پیدا کردی ؛ باوجود اس کے اس میں شک نہیں کہ روزمرہ کے لفظ یعنی وہ

لفظ جنھین ھر انگریزي بولنےوالا بچہ سب سے پہلے سیکھتا اور جن کا وہ کثرت سے استعمال کرتا رھتا ھے زیادہ تر اینگلوسیکسن سے نکلے اور جرمانی ھین - لاطینی اور یونانی مشتقات کی بھرمار تربیت تعلیم اور مخصوص سائنٹفک تدریس کے ساتھہ ساتھہ ھوتی رھتی ھے اور موجودہ زمانے میں ایسے مشتقات کی کثرت رواج کا یہی سبب ھے — جو علم ان کے ذریعہ سے سکھایا اور پڑھایا جاتا ھے اسکو تبحر و علمیت سے تعلق ھے اور اسکی تفصیلات سے انگریزی بولنےوالی جماعت کو کسی قسم کی دل چسپی نہیں اور نہ ان تک انکی رسائی ھی ہے، بلکہ ان کا تعلق ایک خاص جماعت سے ھے جو سمجھتی ھےکہ ھموطنوں سے میرا اتنا تعلق نہیں ھے جتنا کہ میری سی اور قوموں کی جماعتوں سے کیونکہ مین اور وہ ایک ھي " شجر معرفت کی شاخیں " ھین - مثلاً یورپ اور امریکہ کے کیمیادانوں میں ایک قسم کا رشتہ و اتحاد ھے جس کے باعث وہ چیزوں کے نام ان اصول کے مطابق رکھتے ھین جو متفق علیہ ھین ' اور اپنے اپنے ملک کے خزانۂ اسالیب بیان کی مدد اور رواج کے مطابق ان زبانوں سے وضع کرتے ھین جو دونوں کو آتي ھین - اس میں شک ھے کہ دنیا مین آجتک جتنی زبانین بنی ھین ان مین سے کوئی سی بھی اپنے داخلی وسائل کی مدد سے اس کا پہلے سے انتظام کرسکتی تھی کہ وہ ان بےشمار نئی معلومات کو ظاھر کر سکے جنھین کچھہ عرصے سے سائنس جدید ھمارے خزانۂ علم مین داخل کر رھی ھے - مثلاً ذرا اس طبیعیات‌دان کی پریشانی کا خیال کرو جس نے نئی تحقیقات کے لئے سفر کیا تھا اور واپسی پر ھزاروں نئی قسم کے پودے اور جانور لایا ھے مگر اسے مجبور کیا جا رھا ھے کہ ان کے نام اپنی مادري زبان سے وضع کرکے رکھے — ذرا اسے بھی سوچو کہ اسکی کسقدر محنت رائگان جائے گی-اس کے اھل ملک میں سے $\frac{9}{10}$ جو اس کی زبان بولتے ھین شاید ان سے ناواقف ھی رھین گے اور اگر اتفاقیہ ان چیزوں مین سے کسي سے عوام روشناس ھوگئے تو وہ آسانی سے اسکے لئے نام تراش لین گے - پس موجودہ زبانوں مین سے کوئی زبان بھی خواہ اسے بلحاظ

صلاحیت داخلی نمو انگریزی پر کیسی هي فوقیت کیوں نهو اس قسم کے اسالیب بیان کے شعبے کو لاطینی اور یونانی سے عاریتاً لفظ لینے کے سوا اور کسی طریقے سے آراستہ و پیراستہ نهیں کرتی ، اور خوش هوتی هے که اس کے قبضے میں اشتقاق الفاظ کے لئے ایسے خزانے هیں جو منها منهه بهرے هوئے هیں ، جن تک رسائی آسان هے اور جن سے جسطرح چاهیں کام لے سکتے هیں - تمام دنیا میں انواع حیوانات و نباتات ، ان کے حصوں اور مخصوص فرقوں، مرکبات و عناصر معدنیات ، ان کے اعمال و تعلقات وغیرہ کے نام لاطینی یالاطینی ماخذ زبانوں سے لئے گئے هیں-مانا که جرمنی والوں کا زیادہتر رجحان یهه هے که اپنی هی زبان کے مشتقات برتیں اور هیڈروجن آکسیجن اور ایسڈ کے بجائے wasserstoff ( water-substance ) sauerstoff (sour substance) säuer (sourness) وغیرہ بولیں لیکن اس میں بهت کچهه شک و شبه هے که واقعی اس سے کوئی فایدہ هے — هم دکها چکے هیں که وہ ایتلاف جو خیال اور علامت، خیال کو ایک هي رشته میں منسلک کرتا هے برائے نام هي اشتقاقی اشارت معنی کا محتاج هے اور کسی زبان کے پرانے مصالح کو ایک قلیل مدت میں طرح طرح کے نئے مخصوص معنی سے زبردستی مزین کرنا جیسا که باعث ابهام و ایهام هوسکتا هے ویسا هي فهم مطالب میں سهولت اور بیان میں شگفتگی بهي پیدا کرسکتا هے—هر جماعت اپنی مادری زبان کے وسایل گفتگو سے علم ، تجربه اور فرزانگی کی محض معمولی ترقی کی ضروریات اُن تصورات میں کاٹ چهانٹ کرکے جو خود مع اپنے نام کے پهلے سے موجود هیں یا کسی قدر نئی معلومات کے ادراک کی مدد سے، باسانی پوری کرسکتی هے لیکن یهه مقام مسرت هے که هماری زبان حسن اتفاق سے اُس مصیبت سے بچ گئی جو هماری تربیت کی حالت موجودہ کے باعث اُس پر نازل هونے کو تهی—یهه مصیبت ایسی سخت مصیبت تهی جو آج تک کسی زبان پر نهیں پڑی *

## بدیسی الفاظ کا داخله اور اسکی وجوہ

لیکن هماری زبان میں اُن چیزوں کے نام بهي جنهیں هم هر گهڑی استعمال کرتے هیں اور هر شخص جانتا هے ایسے هیں جنسے مولویت اور

میں گھرت ٹپکتي ھے — ایک خوبصورت پھول ڈیلیا (Dahlia) کہلاتا ھے
اسے تھوڑے ھي دن گذرے کہ سفارش علماء نے امیروں کي پھولوں کي
کیاریوں میں جگہ دلائي اور آج کل غریب سے غریب کے باغ میں ملتا ھے ؛
اس سے سب ایسي ھي اچھي طرح واقف ھیں جیسے کہ سورج مکھي یا
گلاب سے ، اس کي وجہ تسمیہ یہہ ھے کہ جس نباتات داں نے اسے عوام سے
روشناس کیا اُس نے حسن عقیدت ظاھر کرنے کے لئے اس کا نام ایک
سابق نباتات داں Dahl کے نام پر رکھدیا — ایک اور سائنٹفک ایجاد
یعني telegraph نے اپنا بدیسي نام محض ھمارے ھي ملک میں
نہیں بلکہ تمام روئے زمین پر قایم رکھا اگرچہ اب یہہ ایک ایسی شے ھوگئي
ھے کہ جو دنیا بھر میں رائج ھے اور جیسے ڈاک خانے کے بغیر کام نہیں
چل سکتا اس کے بغیر بھي گذر نہیں — ایک مادہ جس کے اکتشاف
و استعمال کے بارہ میں چند سال ھوئے ھمارے ملک کے بہت بڑے حصے
میں کھلبلي مچ گئي تھی اپنا صحیح صحیح انگریزي نام rockoil یا
mineral oil نہ قایم رکھہ سکا اور اس نے علماء سے اس کا لاطیني مترادف
petroleum قبول کرلیا — لاکھوں آدمی اسے بولتے ھیں مگر انہیں اس
کا قطعي علم نہیں کہ یہہ لفظ کس زبان سے لیا گیا ھے اور اس کے کیا
معني ھیں - انگریزي میں نام وضع کرنے کے باب میں کئی صدیوں سے علماء
کا اثر بہت بڑہ رھا ھے اور اب تو بہہ حد سے بڑہ گیا - اس کے ساتھہ ساتھہ
کسي قدر بیجا حد تک کلاسیکل الفاظ اور مرکبات ناقص کے داخلے میں بھي
اس غرض سے ترقی ھوئي کہ وہ اصلي انگریزی اسالیب بیان میں اضافہ
کریں - ایک قسم کا عالمانہ طرز ھے جس کي بنیاد انگریزی لغات کے بجائے
لاطیني لغات پر رکھي گئی ھے اور اس میں اس طریقے سے گفتگو کي جاتي ھے
کہ سوا ان لوگوں کے جنھیں کلاسیکل تعلیم دي گئي ھو اور لوگ اُس کا
آدھا حصہ بھی نہیں سمجھتے مگر یہہ اُس رجحان کا ایک احمقانہ غلو
ھے جو انگریزي کا جزو لاینفک بن گیا ھے — اگر اسی طرح کسي اور زبان
مثلاً جرمن وغیرہ سے استفادہ کیا جائے تو اس کو ایک اور طرح کے عیب
سے منسوب کیا جائے گا یعني اس کو قطعي محال اور بیہودہ تصنع سے تعبیر

کیا جائیگا کیونکہ ہماری مادری زبان میں پہلے سے کوئی ایسی بات رائج تھیں جس سے اس کی تائید ہوتی ہو *

پس ہم دیکھتے ہیں کہ نموئے لسان انگریزی کی بہت ہی صریح اور حیرت انگیز خصوصیت یعنی بدیسی اصطلاحات کا کثرت سے زبان میں داخل کرنا ایک ایسی خصوصیت ہے کہ جس کے اور دیگر لسانی نمو کے مدارج میں فرق ہے اور یہہ بھی کہ ان اختلاف مدارج کا باعث صورت معاملہ ہے یعنی معلومات کے بہت بڑے حصہ کی عالمانہ نوعیت کا طالب اظہار ہونا - دیسی اعمال الفاظ سازی کی سستی اور ہمارے روزمرہ میں کلاسک اصل کے بہت سے الفاظ کی موجودگی ' یہہ تمام کیفیات اس عادت کی تخلیق و تربیت کا باعث ہوئی ہیں کہ ہم اپنی روزانہ ضروریات پوری کرنے کے لئے کلاسکل اسالیب بیان کے خزانے کے سامنے بار بار دست سوال پھیلائیں جو خوب مالا مال ہے اور جس تک ہماری رسائی ہے — اس گدائی کے اسباب تاریخی ہیں - داخلی ارتقاء کی اہلیت کا نہ ہونا اور عاریت کی صلاحیت کا ہونا ، جو ہماری زبان کا خاصہ ہے اور دیگر جرمانی سے نکلی ہوئی زبانوں کا نہیں ہے ' دونوں کے اسباب کو حملۂ نارمنز سے منسوب کرسکتے ہیں — اس واقعہ کے باعث ایک عرصے تک تو یہی اندیشہ تھا کہ کہیں اینگلوسیکسن معدوم نہ ہوجائے یا انحطاط اسے دھقانی بولیوں کے درجے پر نہ پہنچادے - سیاسی کیفیات نے اینگلونارمن مفاد کا تعلق بر اعظم کے مفاد سے منقطع کرکے تمام آبادی میں انگریزیت کا احساس پیدا کردیا باوجودیکہ اس آبادی کے عناصر میں بہت اختلاف تھا ، اس لئے بجائے اس کے کہ سیکسن انگلش کو نارمن فرنچ تمال باھر کرتی ' دونوں ملکر شیر و شکر ہوگئیں ، لیکن جب نئی زبان اس رنگ میں رونما ہوئی تو معلوم ہوا کہ اس کی قواعدی قوت بہت کچھہ زائل ہوگئی اور اس کی شکلوں اور ترکیب کے طریقوں میں بہت فرق پڑگیا ، روایت نے ہم تک جو زبان پہنچائی وہ خالص اور آمیزش سے پاک نہ تھی — ایسی

زبان پر اس کے بولنے والوں کے تعلیم یافتہ طبقے نے جو حافظالحال اثر ڈالا وہ کچھہ عرصے کے لئے جاتا رہا ، عوام کي غلطیوں اور خرابیوں نے خوب اپنا رنگ جمایا ، ان میں سے بہت سے لوگوں نے ایک قسم کا طریق گفتگو سیکھہ لیا جسے ان کے آباؤ اجداد حیرت کي نظر سے دیکھتے اور وحشیانہ سمجھتے تھے ، رہے سہے جو تھے انہوں نے اپنے روزمرہ میں بہت سے نئے لفظ داخل کرلئے اور ان پر اپنے قدیم طریقہائے تصریف کا اطلاق کردیا - نارمن فرنچ اور سیکسن انگلش کے شیر و شکر ہونے کا نتیجہ یہہ ہوا - جب کبھي دو قوموں کا جن کي زبانیں الگ الگ هیں باهم مساویانہ میل جول ہوگا اور باهمي اتحاد اور رعایت ضروریات سے ایک نئي مخلوط زبان بنے گي ، جسے سب سیکھیں اور بولیں گے ، تو همیشہ ایسا هی هوتا رهے گا *

همیں ذرا هوشیار رهنا چاهئے تاکہ هم اُس مانع کي ماهیت کو غلط نہ سمجھہ جائیں جو همیں پرانے مصالحوں سے نئے لفظ بناکر اپني لغات میں اضافہ نہیں کرنے دیتا — یہہ مانع تمام تر موضوعي هے ، اس کو همارے عادت اور پسند و نا پسند سے تعلق هے ، مثلاً اگر صرف یہي مد نظر هو کہ جو لفظ هم بنائیں ان کا مفہوم سمجھہ میں آجائے تو جرمن زبان میں جو مرکبات بنے هیں اُن میں سے شاید هي کوئي ایسا هوگا کہ جس کا کسي نہ کسي انگریزي لفظ سے لفظي ترجمہ کیا جائے اور وہ سمجھہ میں نہ آئے اور اس لئے جرمن کي تقلید مناسب نہیں - مگر بات صرف اتني هی نہیں هے ، همیں جماعت کے اُن خیالات کی بھي رعایت کرني پڑتي هے جو پہلے سے اُس کے دل و دماغ میں بسے هوئے هیں - وہ نہ تو اس کي عادي هے اور نہ اسے پسند کرتي هے کہ ایسے مرکب لفظ بنائے جائیں کہ جن میں صرف اسی کو مدنظر رکھا جائے کہ وہ سمجھہ میں آتے هیں یا نہیں — زبان‌سازي اور تغیر زبان کے تمام عمل کا ، زبان کے خواہ کسی شعبے سے اُس کا تعلق کیوں نہ هو ، ان افعال مجردہ پر دارومدار هے جو لوگوں سے صادر هوتے هیں — باوجود

اُس کے ہر فعل کی قدر و قیمت کا اندازہ محض معاملہ پیش نظر کے لحاظ ھي سے نہیں لگایا جاتا بلکہ اس کا بھي خیال رکھنا پڑتا ھے کہ جماعت کے ، اس حیثیت سے کہ وہ کسي شخص پر کیا اثر رکھتي ھے اور اُس حد تک وہ شخص اُس کا نمایندہ ھے ، عام رواج و استعمال کیا ھیں — پس اس عمل کی ابتداء ، قبولیت اور تصدیق درحقیقت جماعت کا ایک فعل ھے اور یہہ فعل ایسا ھی حقیقي طور سے "اجماعي" ھے جیسا کہ وہ فعل ھوسکتا ھے جس کے مباحثے اور فیصلے کے لئے لوگوں نے جلسہ کیا ھو *

## رفتار انحطاط لسان پر کن کن اسباب کا اثر پڑتا ھے

اب تک ھم نے خاصکر نموئے لسان پر حالات و کیفیات کا جو اثر پڑتا ھے، یعني زبان کا نئے خیالات و آراء کے نام گھڑ گھڑ کر خود کو مالا مال کرنا ، اس پر غور کیا ھے — ھم کوابھی اس کي مختصر جانچ پرتال کرني ھے کہ حالات و کیفیات کا انحطاط لسان ، تغیر صوت اور تخریب قواعد پر کہاں تک اثر پڑتا ھے — جیسا کہ اس سے پہلے بتایا جا چکا ھے انحطاط وغیرہ ناقص روایت لسان کا نتیجہ ھیں — تحصیل الفاظ میں بےپروائي برتنے یا اُن کے دھرانے میں غلطي کرنے سے لوگ نسلاً بعد نسل اُس زبان کو مسخ کرتے رھتے ھیں جو وہ آیندہ پشتوں کے حوالہ کرتے ھیں — پس اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ ھر بات جو صحت روایت کي ممد ھے زبان کی صوتي اور قواعدي ساخت کو بدلنے سے بچالیتي ھے — جب زبان سے بہت‌ھي فاقدالشعور طریقے سے کام لیا جاتا ھے، محض حاضرالوقت سہولتوں اور ضرورتوں کا خیال رھتا ھے اور قدیم استعمال و رواج کا بہت کم لحاظ کیا جاتا ھے تو اُس کے تغیر کي بھي حد نہیں رھتي — اگر غور و فکر کو اس میں ذرا بھي دخل دیا جاۓگا تو اس کا نتیجہ یہہ ھوگا کہ زبان بحال خود قائم رھےگي — جو قوم اپني زبان پر غور اور اُس پر بحث کیا کرتي ھے ، اس کے قواعد و استعمال کے مطالعہ اور استقراء و استخراج میں مصروف رھتي ھے وہ اُس کو بہت ھي آھستہ

آهسته بدلتي هے - بعض قوموں کي يهه خصوصيت هے که وه اس کی طرف مائل هيں - يهه ميلان اُن اوصاف و کيفيات کا نتيجه هے جن کا پتا لگانا اور بيان کرنا قريب قريب يا بالکل ناممکن هے ليکن اکثر يهه بهت هي صريح اسباب کے باعث عرصهٔ وجود ميں آتا هے يا وه اس کو تقويت ديتے اور اس کي اعانت کرتے هيں ، مثلاً قدما کے طريقوں اور الفاظ کے نقل کرنے کو پسند کرنا ، ايسے ادب کا مالک هونا جو بذريعهٔ روايت اُن تک پهنچا هے - ليکن تحريری ادب ، تصنيف کی عادت اور طريقهٔ تعليم کے رواج کو اس ميں بهت دخل هے - اُن قوموں ميں سے جو تغير لسان کي بهت هي روک تهام کرتی هيں تعليم و تربيت کا درجه سب سے بڑها هوا هے - وه شخص سب سے کم باعث تغير هوگا جسے يهه سکهايا گيا هے که بوقت گفتگو صحت الفاظ کا خيال رکهے اور جس کي عادت هے که جب کچهه لکهتا هے تو وهي لکهتا هے جو هر موقع پر اور بے تکلف اس کي زبان سے نکلتا هے — الفاظ کي حقيقي شکل اور مستقل حيثيت اسے هر وقت اس قدر صاف صاف نظر آتي رهتي هے که نه تو وه انهيں باهم خلط ملط کرسکتا هے اور نه اُن کي صورت بگاڑ سکتا هے - پس ادبي تربيت کا يهه اثر هوتا هے که زبان کسي پشت کو جس حالت ميں ملتی هے اُسی حالت ميں قايم رهتی هے اور جو عمل اُس وقت سبب ارتقاء هوتے هيں اُن کے جاري رهنے کا اهتمام کرديا جاتا هے مگر اور اعمال کا داخله يا تو روک ديا يا قطعي بند کرديا جاتا هے ؛ اُس کي عادات و طريقے غيرمبدل قانون بناديئے جاتے هيں ؛ اور اُس کي صوتی صفت ميں تغير کے سوا اور کسي امر کو دخيل نهيں هونے ديا جاتا مگر اس کو بهي بهت هي آهسته آهسته اور احتياط کے ساتهه دخل کا موقع ملتا هے *

ابهي تک دنيا کي تاريخ ميں اس قسم کا حافظالحال اثر عام طور سے ايک فرقے هي ميں اپنا کام کرتا رها هے - علماء يا پجاريوں کا گروه قومي ادبيات کا والي و وارث اور اس زبان کی حفاظت کا جس ميں يهه لکها گيا هے ٹهيکه دار بن بيٹها مگر عوام اس سے ناآشنا

اور بیگانہ ہوتے چلے گئے - تائید عوام سے محروم ہوتے ہي تعلیم و تعلم کي زبان اپني قوت حیات زائل کرنے لگتي ہے کیوں کہ کوئي سي زبان کیوں نہ ہو اگر وہ تمام جماعت کي ہر طرح کي ضروریات پوري کرنے سے قاصر ہے اور جو تبدیلیاں اس جماعت میں واقع ہو رہي ہیں ان کے دوش بدوش نہیں چل سکتي تو وہ زندہ نہیں رہ سکتي - جب یہہ عام طور سے استعمال نہیں کي جاتي اور ایک خاص فرقے کي ملک بن جاتي ہے تو اس کي طبعي اور ضروري نمو کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے - پس ایک ہي قوم میں دو زبانیں پیدا ہوجاتي ہیں ایک تو وہ ہوتي ہے جو 'ماضي' سے ورثے میں ملتي ہے ، یہہ روز بروز دشوار ہوتي جاتي ہے اس میں تصنع کا سا رنگ پیدا ہوتا جاتاہے اور اس کے استعمال کے خاص خاص موقع رہ جاتے ہیں اور دوسری کو 'حال' پیدا کرتا ہے جو پہلي سے روز بروز اعمال لساني تغیر کے باعث الگ ہوتي جاتي ہے ، اس میں غلطیاں اور خرابیاں بھري پڑي ہوتي ہیں لیکن اس کي حیات تندرستي اور قوت سے معمور ہوتي ہے جس کے باعث آخر یہہ اس قابل ہوجاتي ہے کہ عالمانہ اور مقدس بولي کو جس سے یہہ نکلي ہے اکھاڑ دے اور اُس کي جگہہ خود لے لے - اُن عالمانہ بولیوں کي جو دنیا کے مختلف حصوں میں کسي جماعت کے روزمرہ کے درجے سے گرنے کے بعد بہ حیثیت ' مردہ زبان ، عالمانہ تحریروں کے لئے محفوظ رکھي گئي ہیں یہي اصلیت ہے اور یہی حشر ہوا ہے - اس کي مثالیں یہہ ہیں :— قدیم مصري زبان جو اس کے بعدجب کہ عوام خط و زبان دونوں کي شکل بدل چکے تھے ، عرصے تک اس لئے زندہ رکھي اور خاصور ہي میں لکھی جاتي رہی کہ امور مذہبي میں اس کا استعمال ہو ، زند متبعین زردشت کي ملک ؛ سنسکرت جو اب بھي ہندوستان کے پاٹھہ شالاؤں میں پڑھائي جاتي ہے ، باوجودیکہ اس سے نکلي ہوئي وہاں بے شمار زبانیں رائج ہیں ؛ اور لاطیني جو صدیوں تک تعلیم یافتہ طبقے کي زبان مشترکہ بني رہي اگرچہ اسي اثناء میں بعد

کي رومانی بولی کي اقسام بھي، جو آج یونان و روما کي تہذیب سے بڑھي ہوئي تہذیب کي آلۂ اظہار ہیں ، رائج تھیں مگر محض دھقانی بولیوں کا رتبہ رکھتي تھیں — ہر بولی جو ادبی تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنائي جائیگی اُس کا وھي حشر ہوگا جو لاطیني کا ہوا - سیاست اور لسان دونوں میں تنہاپسندي باعث زوال ہوتي ہے - بہت سے آدمیوں کی ضروریات و مفاد چند اشخاص کي ضروریات و مفاد سے زیادہ اہمیت رکھتے اور آخر کار ان پر غالب آجاتے ہیں - اصلی حفاظت زبان یہہ ہے کہ ایک تعلیم یافتہ اور اوصاف حمیدہ رکھنے والي جمہوریت قایم کي جائے اور کامل و ہمہ‌گیر تعلیم کے ذریعہ تمام جماعت کو اس امر میں ہم‌نوا بنالیا جائے کہ صحیح گفتگو کے مسلمات کا مناسب اور مفید تحفظ کیا جائیگا اور اس کے بعد پھر جو تغیر ناگزیر ہے اس سے تعرض نہ کیا جائے - ٹکسالي زبان کے حامیوں کا ایک گروہ ہے جو چاہتا تو یہہ ہے کہ زبان کي سالمیت پر حرف نہ آنے پائے مگر در حقیقت یہہ اُس کي ترقي کی راہیں بند کردیتا ہے - نئے لفظ ، نئے معني اور عام طور سے مستعمل اسالیب بیان سے حد سے زیادہ ڈرنا ، زندہ زبان کے لئے اس سے کچھہ ھي کم مہلک ہے جتنا کہ ان کي قطعي روک تھام نہ کرنا

## قدیم وجدید ادبي زبانیں

شاید اس بات کے بتانے کي ضرورت نہیں ہے کہ یہہ پسندیدہ شرطیں بہ نسبت قدیم زمانے کي ترقي یافتہ و ادبی زبانوں کے عصر حاضرہ کي ترقي یافتہ و ادبي زبانیں قریب قریب بالکل پوري کر رھي ہیں اور اول‌الذکر کا جو حشر ہوگا وہ ثاني‌الذکر کا نہوگا - یورپ اور امریکہ‌کي تعلیم یافتہ سوسائٹي میں عام خاصیت زبان کي حفاظت کرنے والي قوتیں جس درجۂ ارتقاء پر پہنچ چکي ہیں زمانہ ہائے قدیم میں بہت ھي موافق کیفیات و حالات کي صورت میں بھي اس درجے پر پہنچنا تو درکنار اس سے کوسوں دورھي رھیں - زبان کا سوچ سمجھکر اور غور و فکر کرکے استعمال کرنے والوں ، تعلیم و ترقي یافتہ اشخاص اور اپنے

خیالات کو ضبط تحریر میں لانے والوں کا ہر جگہ ایک گروہ بن گیا ہے جس کے افراد کی تعداد کثیر اور جس کا اثر غالب ہے - تعلیم اب اعلی طبقے ہی میں محدود نہیں بلکہ عوام میں بھی پھیل گئی ہے - کتابوں نے ہر شخص کے ہاتھہ میں پہنچکر تحریر و تقریر کے اصول قایم کردئے اور سب پر ایک ہی رنگ چڑھا دیا - عام گفتگو کی وہ ہیئت جس کے بہترین دماغ اور شیرین کلام و خوش نوا اصحاب حامی و مدد گار ہیں اوروں پر غالب آرہی ہے - ان کے محاورات وقواعد کو جڑ سے اکھاڑے پھینکتی اور وعدہ کرتی ہے کہ میں اصلی زبان عام بنونگی اور ہمیشہ خدمت کرتی رہوں گی *

ہم جن اثرات کا ابھی ذکر کر رہے تھے امریکہ میں ان کی ہیئت میں ایک خصوصیت ہے ، ایک طرف تو کسی اور ملک میں تعلیم یافتہ گروہ کے افراد کی تعداد نہ تو اسقدر بڑی اور نہ اس کا مجموعی اثر اسقدر بڑھا ہوا ہے؛ دوسری طرف بہترین تعلیم یافتہ اور بلندترین طبقے کی قوت جیسی یہاں کم ہے پرانی دنیا کے کسی جمہوری شہر میں اتنی کم نہیں - مختلف گروہوں کے نرم لہجہ اخبارات اُس مروجہ ادبی اثر کے حد سے بڑھے ہوئے نمونے ہیں کہ جو ہماری آیندہ نسل کے طریق گفتگو کو سانچے میں ڈھال رہا ہے - ہم کو بحیثیت امریکی جس بدعت سے بچنا اور جس کو روکنا چاہئے وہ نامقبول الفاظ ، غیر فصیح محاورات حتی کہ دہقانی زبان کی جانب رجحان ہے - حصول جمہوریت کامل کے واسطے ، جو زبان کی روح رواں اور جان ہے ، اور اپنی انگریزی کو تمام قوم کے احساسات و خیالات سے معمور رکھنے کے لئے ہم کو نہ تو اعلی طبقے کے لہجۂ و اسلوب کا معیار گھٹا دینا چاہئے اور نہ تمام طبقات کے لہجۂ و اسلوب سے ایک اوسط درجہ قایم کرنا چاہئے بلکہ ان کو پست سطح سے اٹھاکر بلند سطح پر پہنچانا لازم ہے *

## اور اسباب جن سے رفتار نموئے لسان متاثر ہوتی ہے

ہمارا ان اسباب کا تبصرہ جامع اور مانع نہیں ہے جن سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ہر عمل نموئے لسان نے کیا اور کس قدر اثر کیا - اس

مضمون پر مکمل بحث کے واسطے ایک جداگانہ دفتر کي ضرورت ھے - اس کے بعض حصے نہایت دشوار اور دقیق ھیں - ھم محض خارجي اور تاریخي حالات کي طرف متوجہہ رھے ھیں ، جن کا پتا لگانا آسان ھے - ھم نے کہیں کہیں ان زیادہ گہرے اور زبردست اثرات کي جانب اشارہ کردیا ھے جن کا گہرا نقش مختلف زبانوں کے اوصاف ذاتي اور ان قوموں کي خصائل پر منقوش ھے جو انہیں بولتي ھیں - ذاتي قابلیتوں اور مزاجوں ، اکتسابي اور موروثي عادات ، اور محرک افعال حالات کا پیچیدہ اور تیڑھا مجموعہ جس سے کہ ھر جماعت کي عام گفتگو ایک خاص ھیئت اختیار اور منازل ارتقاء طے کرتي ھے دنیا کي ھر جماعت میں ایک نئے ھي رنگ میں جلوہ گر ھے اور اس کے سمجھنے کے لئے خاص اور وسیع مطالعہ کي ضرورت ھے - قومیات داں مجبور ھوتے ھیں کہ خصائل قومي کے فرقوں کو واقعات حقیقي مان کر ان کو واضح طور سے بیان کرنے پر قناعت کریں اور ان فرقوں کي وجوہ بتانے کے مدعي نہوں - اسي طرح لسانیات داں کو بھي جب فروق لساني سے سابقہ پڑتا ھے تو وہ بھي مجبور ھوتا ھے کہ ان کو واضح طور پر بیان کرنے پر اکتفا کرے اور ان کي وجوہ بیان کرنے کي جرأت نہ کرے - یہي نہیں کہ وہ صرف ان خصوصیات و خصائل کے موجود ھونے کي وجہہ نہیں بتاسکتا جو خصوصیات گفتگو کي تعیین و تحدید کرتي ھیں بلکہ ان کي تشریح و تفصیل بھي اس کي تحقیقات کي دسترس سے باھر ھے - ان خصوصیات کو خود ان کا اثر ھي ظاھر کرتا ھے کسی اور ذریعہ سے ان کي تشریح و توضیح ناممکن ھے - لسان یا نموئے لسان کے فرقوں کو محض طبیعي اسباب کي طرف منسوب کرنا یعني ان کو خصوصیات ساخت اعضاء کے تابع سمجھنا خواہ ان خصوصیات کا تعلق منھ سے ھو ، حنجرے سے ھو یا اور کسي چیز سے ، قطعي بے معنی اور فضول ھے - زبان کسي طبیعي یا مادي انفعال و اعمال کا نتیجہ نہیں ھے بلکہ یہہ انسان کا بنایا ھوا ایک نظام ھے جس کے قیام ، دوام اور تغیر کا ضامن فعل انسان ھے جو ھر قسم کي قیود سے آزاد ھے - تعلیم اور عادت کے سوا کوئي چیز

نہیں جو کسی شخص کو محض اسی محاورے کا پابند کردے جسے وہ
بچپن سے جوانی تک استعمال کرتا رہا ہے - ایک ہی جماعت کے اندر
ایسے شخص مل سکتے ہیں جن کے فطری ودایع میں اتنا ہی فرق
ہے جتنا کہ دور و دراز کی رہنے والی اور مختلف قوموں کے فطری ودایع
میں نمایاں طور سے نظر آتا ہے - اس میں کلام نہیں کہ طبیعی اسباب
زبان پر اپنا اثر ڈالتے ہیں مگر فقط دو طرح سے ، یعنی ایک تو وہ
ان حالات و کیفیات کو بدل دیتے ہیں جن کے اظہار کے لئے جیسی
ضرورت ہوتی ہے لوگوں کو اپنی زبان کو بھی ویسا ہی بنانا پڑتا ہے
اور دوسرے وہ لوگوں کی فطرت و مزاج میں بھی فرق کا باعث
ہوتے ہیں - اس سے پہلے کہ کوئی طبیعی سبب اُن علامات پر اپنا
اثر ڈال سکے جن سے ہم اپنے دماغی افعال ظاہر کرتے ہیں ضروری
ہے کہ وہ باعث تحریک افعال یا میلان طبع کی صورت اختیار
کرے - اس کو دنیا بھر مانتی ہے کہ طبیعی حالات و کیفیات قومی
خصوصیات پر اپنا دائمی اثر ڈالتی ہیں ، داخلی اور خارجی
دونوں طرح کا ، پس اور باتوں کے ساتھہ ساتھہ ان خصوصیات پر بھی اثر
پڑتا ہے جن کے ارتقائے لسان تابع ہے - لیکن اس بارہ میں بہت ہی
اختلاف آراء ہے اور مدار بحث ہوتی رہتی ہیں کہ یہہ اثر کتنا ، کس
رفتار سے، اور کس کس طریق تعبیر سے پڑتا ہے - ایک گروہ عجلت پسند
مادہ پرستوں کا ہے جس کا فیصلہ ہے کہ انسان فطرت کا غلام اور کھلونا ہے
جن خارجی اسباب میں اسکی پرورش ہوتی ہے وہ اُسے جس طرف چاہتے
ہیں لیجاتے ہیں - اس گروہ کا دعوی ہے کہ اگر یہہ اسباب معلوم ہوں تو
انسان کی تاریخ بتائی اور اس تاریخ کی نسبت پیشین گوئی کی جاسکتی
ہے حالانکہ ابھی تک یہہ اُن طریقوں کے مبادی کا بھی پتا نہ لگا سکا
جن کے مطابق ماحول سرشت انسان کو بنا دیتا ہے، لسانیات کا مطالعہ
کرنےوالوں میں بھی اس گروہ کا جواب موجود ہے - لیکن آیندہ تحقیقات
سے خواہ کسی قسم کے انکشاف کی توقع کیوں نہ ہو اس وقت تو یہہ
محقق ہے کہ اب تک اس نے کوئی کام ایسا نہیں کیا جس سے معلوم

هوتا کہ نموئے لساں کی نوعیت و رفتار پر کیوں کر اثر پڑتا ھے - کوئی انسانی بولی ایسی نہیں کہ جو بلحاظ ساخت حقیقی طور پر جیسی کی تیسی نہ بنی رھی ھو ، خواہ وہ ایسے ملکوں ھی میں کیوں نہ پہنچ گئی ھو جنھیں اُس ملک سے کوئی واسطہ ھی نہیں جہاں وہ بنی تھی اور خواہ جن لوگوں نے اسے اپنا آلۂ اظہار خیال بنایا اُن کی تربیت و معاشرت لحظہ بہ لحظہ ھی کیوں نہ بدل رھی ھو - ایک ملک سے دوسرے میں جا بسنے کو اکثر تغیر لساں کا خاص اور زبردست سبب مانا گیا ھے مگر وہ اکثر زباں پر حافظالحال اثر بھی ڈالتا ھے ، اس نظریے کے خلاف یہہ بھی ممکن ھے کہ زبان کا شیرازہ بہت جلد بکھر جائے یا اُس میں تغیر صوت واقع ھو یا اُس کی لغات کے اصلی اجزاء میں اختلاف رونما ھو باوجودیکہ اس نے گھر سے باھر قدم نہ نکالا ، یا جن کیفیات حیات انسانی کو ظاھر کرتی تھی ان میں فرق نہ آیا — جبکہ لسانیات کا مطالعہ کرنے والے ایسے واقعات نفس الامری کی وجہ بخوبی بتا سکتے ھیں کہ کیوں آئیس لینڈی کی ھیئت اپنے خاندان کی تمام زبانوں سے قدیم ترین ھے ، کیوں لتھوانی میں زمانۂ موجودہ کی معلومہ زبانوں کی نسبت انڈویوروپین کے قدیم طریقہائے تصریف اب تک باقی ھیں ، کیوں یہہ شناخت کرنا دشوار ھے کہ ارمنی بھی ایک ایرانی ھی زبان ھے اور کیوں دنیا بھر کی بولیوں میں امریکی بولیاں سب سے زیادہ بدلی ھوئی ھیں تو شاید اُن کا یہہ دعویٰ بیجا نہ ھوگا کہ تغیر نموئے لسان کے اسباب کو ھم ھی سمجھتے ھیں *

## نموئے لسان پر اثر کرنے والے اسباب

نقل مکان یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے کے باعث زبان میں فرق کا پڑنا ایسا ھی ایک صریح حقیقت نفس الامری ھے جیسا کہ تبدیل زمان یعنی اُس کا ایک دور سے دوسرے دور میں پہنچنے کے باعث فرق پڑنا - دنیا بے شمار بولیوں سے بھری پڑی ھے - ان میں آپس میں کم و بیش ضرور اختلاف ھے اور تاریخی شہادت کی بناء پر بعض

کي نسبت هميں يهه بهي معلوم هے که اُن کا ماخذ ايک هے — اس کي آسان اور سادہ توجيه اُن اُصول سے هوتي هے جو اس سے پهلے بيان کئے جاچکے هيں پس اب اسی قدر ضرورت هے که مختصراً اُن اصول کے محل اطلاق بتادئے جائيں اور اُن کي مزيد توضيح کردي جائے *

نموئے لسان کي بحث کرتے هوئے هم کهتے رهے هيں که جيسے حيوانات کے جسم ميں ايک نسيج کو دوسرا نسيج هتاکر خود اس کي جگه ليتا يا روتی ميں خود بخود خمير اُتهتا رهتا هے ، اسي طرح زبان ميں بهي بهت سے عمل جاري رهتے هيں جو اس کے لئے باعث حيات هيں ، ليکن ساتهه هي ساتهه هم نے اس کا بهی خيال رکها هے که لفظ عمل کا استعمال مجاز و استعارہ کے طور پر هو - هر وہ بات که جسے نموئے نطق انساني سے تعبير کرتے هيں انسانوں کي کوشش ارادي کا نتيجه هوا کرتی هے ، زبان کے ذرات يا سالمات جن سے که يهه خمير هونے والي شے يا نمو کرنے والے نسيج بنتے هيں بے حس و حرکت مادہ نهيں هيں جن پر قوانين الف و اجتماع اپنا عمل کرتے رهتے هيں بلکه وہ خود باهوش و حواس مخلوق هيں جو ايک غايت کے حصول کے لئے کام کرتے رهتے هيں ، پس بهت سے افراد کے جداگانه افعال کے مجموعی اثر کا نام نموئے لسان هے — يهه اُس جماعت کي ، جن ميں يهه افراد بهي شامل هيں ، پسند و ناپسند کے اشارے پر چلتي اور اُن کي مهر تصديق کي محتاج هوتی هے — بوليوں کے الگ الگ هونے اور مل جانے کے تمام مظاهر کا دار و مدار اس پر هے که زبان پر فرد واحد اور جماعت کے متفقه فعل اور نيز اُس فعل کا کيا اثر پڑا جو فرد واحد نے جماعت اور جماعت نے فرد واحد کی خاطر کيا

کيوں که سب سے پهلے تو يهه بات هے که ذي عقل هستيوں کي جن کے قبضے ميں زبان هے حالت و خصلت ميں بے انتها اختلاف هيں پس ضروري هے که اُن کے فعل اور اُس کے نتائج ميں بهي بے انتها اختلاف هوں — هر خودمختار دماغ جو اپني خواهشات و ميلانات کے مطابق بے روک توک کام کر رها هے ارتقائے زبان پر اپنا جداگانه هی

اثر ڈالے گا - ہم اپنے مباحثے کی ابتداء ھی (صفحہ ۲۷) میں دکھا چکے
ھیں کہ ھرگز ایسے دوشخص نہیں مل سکتے جن کی زبان میں ذرا بھی
فرق نہ ھو - جب یہہ بات ھے تو پھر کیوں کر ممکن ھے کہ جو زبان
وہ پھیلا رھے ھیں وہ بالکل ایک سی ھوگی - ھر شخص کی لغات الگ
ھیں ؛ اُس کے مرغوب و مطبوع لفظ اور مرکبات ناقص الگ ھیں ؛
معمولی معیار تلفظ ، ترکیب اور قواعد سے گریز و اعراض مخصوص
ھیں ؛ ایک کی ضرورت دوسرے کی ضرورت سے کچھہ نہ کچھہ فرق ضرور
رکھتی ھے ؛ احساسات و تجربات سے دماغ پر جو اثر پڑتا ھے اور جس
طریقے سے کہ وہ صدور فعل کا باعث ھوتے ھیں وہ من و عن نہیں ملتا ، اور
مروجہ مشابہات سے متاثر ھونے کا طریقہ جدا ھے - اس میں کلام نہیں کہ
یہہ رجحان اختلاف ایک تنگ دایرہ میں محدود ھے اور اگر ھر انگریزی
بولنے والے کو آزادی دیدی جائے کہ جو لفظ چاھے بولے اور تراشے تو
وہ بے سوچے سمجھے چاھتا یا نہ چاھتا زبان کی تقلید شروع کردیگا ،
تاھم یہہ نہ سمجھو کہ اس کے نتائج رنگ ھی نہ لائیں گے یا اس قابل
ھیں کہ اُن کی پرواہ نہ کی جائے - اس کا حال بلحاظ خصوصیات
ساخت و مزاج حیوانات یا نباتات کے افراد کے اختلاف کا سا ھے ، جو
خواہ کیسا ھی آھستہ آھستہ ترقی کیوں نہ کر رھا ھو لیکن اگر اُس
کے اثر کی روک تھام نہ کی گئی تو آخر کار ایک دن ' نوع ' کو منقسم
کرکے صاف صاف ' دصول ' بنادیگا - پس اگر ھم یہہ کہیں تو بےجا
نہ ھوگا کہ نموئے لسان بے انتہا ایسی قوتوں سے بنی ھے جو ایک ھی مرکز
سے نکل کر مختلف سمتوں میں پھیل جاتی ھیں یا ایک ھی مرکز
کے گرد گھومتے گھومتے جس جانب چاھتی ھیں رخ کرتی ھیں *

لیکن دوسری بات یہہ بھی ھے کہ وہ موثر قوت بھی معدوم نہیں ھے
جو اور سب قوتوں کو ایک ھی مرکز سے وابستہ رکھتی ھے اور اُن
کی روک تھام اور ان کا تجزیۂ و تحلیل کرکے اُن میں سے ھر ایک کے
فقط اُس حصے کو قابل قدر ٹھیراتی ھے جس نے کسی معاملے میں کوئی
اثر ڈالا ھے اور باقی حصوں کو رد کردیتی ھے - اس ایک ھی مرکز سے

وابستہ کرنے والی قوت کو ضرورت افہام و تفہیم خیالات کہتے ہیں
انسان اپنے آپ سے تو باتیں کیا ہی نہیں کرتا اور نہ وہ اپنا دل بہلانے
اور آگاہی کے لئے باتیں کرتا ہے بلکہ اپنے ہمجنسوں سے میل جول اور
مبادلۂ خیالات کے لئے بولتا اور بات کرتا ہے پس اس کو زبان نہیں کہتے
جس کو ایک ہی شخص سمجھہ اور بول سکتا ہے - بے شک جیسا
کہ ہم اس سے پہلے کہہ چکے ہیں ہر شخص اپنے اپنے طور و طریقے اور
بساط کے موافق زبان میں ترمیم کرتا رہتا ہے لیکن کسی شخص کا فعل
عام زبان پر اثر نہیں ڈالتا جب تک اور لوگ اُسے پسند اور استعمال کرکے
اس پر مہر تصدیق ثبت نہ کریں - ہر علامت خیال ( مراد لفظ - مترجم )
جو میرے منہہ سے نکلتی ہے میں خود بالارادہ کوشش کرکے اپنے اعضائے
صوت سے ادا کرتا ہوں جن پر مجھے بے روک توک ہر طرح کی
قدرت حاصل ہے - میں علامت خیال کو جس طرح اور جس قدر
چاہوں بدل سکتا ہوں حتیٰ کہ اگر چاہوں تو اس کی جگہ ایک
بالکل نئی علامت رکھدوں ، لیکن اگر یہہ اُس مفہوم زبان کے خلاف
ہوا جو لوگوں کے ذہن میں ہے یا وہ میرا مطلب نہ سمجھے تو جس
مقصد کے لئے میں بولتا ہوں وہ قطعی فوت ہوجائیگا - یہی وہ خیال
ہے جو مانع ہوتا ہے کہ میں اپنی گفتگو میں مطلق العنانی اور آزادی
سے اصلاح و ترمیم نہ کروں اور جس کے باعث زبان پر میں اپنا ذاتی
اثر اُس جماعت کے ذریعہ اور معرفت ڈالنا چاہتا ہوں جس کا میں
ایک فرد ہوں - اگر وہ افراد جن سے جماعت بنی ہے ایک ہی طرز
گفتگو کے پابند نہ ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کا مطلب نہ سمجھیں
تو یہہ کہنا چاہئے کہ زبان اپنا اصلی اور ضروری فرض انجام دینے سے
قاصر رہی ، اس لئے زبان میں خواہ کسی قسم کی تبدیلیاں کیوں
نہ کی جائیں یہہ ضروری ہے کہ ان میں ساری کی ساری جماعت
شریک ہو ؛ ہر شخص کے محاورے کی خصوصیات کے بےھنگم پن کا استعمال
عام کی خراد پر چڑھکر سڈول ہونا ضروری ہے تاکہ عام زبان ایک صاف

ستھري اور شئے واحد بن جائے- اس سے یہہ مراد نہیں ھے کہ کسي جماعت میں جو بولي رائج ھے اُس کي ذرا ذرا سي باتیں اس جماعت کے ھر فرد میں یکساں پائی جائیں - ایک خاص حد کے اندر اندر جس کا صحیح صحیح تعین اگرچہ دشوار ھے مگر جو عملي اغراض کے لئے کافي طور سے نمایاں ھے ھر شخص کو اختیار ھے کہ جس قدر جدت و جودت سے چاھے کام لے - اور یوں تو کسي کا جي چاھے تو وہ اپنے انوکھےپن اور ابہام کو اس حد تک پہنچا سکتا ھے کہ وہ خبط و جنون کے درجے تک پہنچ جائیں اور کوئي اُس کا مطلب نہ سمجھے، یا دل میں آئے تو اس سے بھي آگے بڑہ جائے بشرطیکہ وہ اس سے بے نیاز ھو کہ کوئی اُس کي بات سمجھتا ھے یا نہیں ' زمانہ کیا کہتا ھے اور اُس کے دماغ میں یہہ ھوا سمائي ھوئی ھو کہ تمام جماعت اور دنیا کا مصداق فقط میري ذات ھے— بحث زبان کے سلسلے میں جب لفظ 'جماعت، کا ذکر ھو تو اُسے ضرورت سے زیادہ محدود و معین معني میں ھرگز نہ لینا چاھئے - اس کے مختلف مدارج' وسعت اور حدود در حدود ھیں -: ایک ھي شخص کا کئي جماعتوں سے تعلق ھوسکتا ھے اور وہ ھر جماعت میں الگ الگ محاورات استعمال کرسکتا ھے ، مثلاً فرض کرلیجئے کہ میں اپنے گھر میں ایک خاص قسم کی زبان بولتا ھوں جس میں کسی قدر تو بچوں کی سي گفتگو اور بہت کچھہ میرے مرغوب و مطبوع خاص خاص محاورے شامل ھیں جن میں اُن لوگوں کو جو میرے گھرانے میں شامل نہیں ھیں اگر وہ میرا مطلب بھی سمجھہ جائیں پھر بھي غرابت تو ضرور ھي نطر آئیگي — اب آپ یہہ مان لیں کہ میں ایک اھل حرفہ ھوں جس کا پیشہ تجارت یا صنعت کا کوئي خاص شعبہ ھے یا میں کسي خاص پیشے یا مطالعہ یا شعبۂ فن میں مصروف ھوں اس حیثیت سے میں ایک دوسري جماعت کا فرد ھوں اور ایک حد تک ایک عجیب و غریب زبان بولونگا جسے نہ تو میري بیوي اور بچے سمجھیں گے اور نہ بہت سے انگریزي بولنے والے — اسي طرح سمجھئے کہ میں مافوقیات کے کسي مسئلے کي تہ تک پہنچ گیا

یا میں نے سالمات کی طبیعی ساخت کے مبادی دماغ سوزی کرکے ڈھونڈھ نکالے پس اگر میں اس مضمون پر جو میری نظر میں بہت ہی نتیجہ خیز اور دل چسپ ہے ایک جلسے کے سامنے تقریر کروں تو بیس آدمیوں میں سے شاید ایک تو میری گفتگو سمجھے اور عش عش کرے گا لیکن باقی انیس اُسے مجذوب کی بڑ قرار دینگے — لیکن ایک عام انگریزی بولنے والے کی حیثیت سے ، جو اس قابل ہے کہ ان لوگوں سے ملے جو انگریزی بولتے ہیں اور اُن سے ان معاملات کی نسبت جو سب کے لئے اہمیت رکھتے ہیں اس قسم کی گفتگو کرے کہ اُس کا مطلب اور لوگ سمجھہ لیں ، میں جو گفتگو کروں گا اُس میں کم و بیش مقامی اور ذاتی خصوصیات اچھی طرح موجود ہوں گی اگرچہ ممکن ہے کہ میرے لہجے میں کوئی بات خلاف معمول ہو یا میرے محاورات غیر معمولی نظر آئیں جن سے اگر میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرا مطلب بآسانی اور بخوبی سمجھہ لیں مجھے بچنا چاہئے - گفتگو کے ان تمام اختلافات کا دائرہ گو تنگ ہے مگر یہہ درحقیقت 'بولی' سے تعلق رکھتے ہیں- ایسے محاورات میں جن کو ہم بجا طور سے محاورہ کہہ سکتے ہیں اور ممتاز و ممیز بولیوں یا ایک ہی رشتے میں منسلک مگر مستقل زبانوں میں جو فرق ہے وہ فرق نوعیت نہیں ہے بلکہ فرق مدارج ہے — اگر میں اپنے دور کے رشتہ داروں یعنی روسیوں ، ایرانیوں اور ہندؤں کو چھوڑ بھی دوں تو بھی میری زبان کے ایک بہت بڑے حصے میں اہل نیدرلینڈ ، جرمنی اور سویڈن شریک ہیں ، اور اگر ان سے باتیں کرتے وقت میں کسی ترکیب سے ایسے لفظ اپنی گفتگو سے خارج کردوں جو محض میری بولی سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ باقی الفاظ کا تلفظ نہ تو اس لہجے میں کروں جو میرے وطن سے مخصوص ہے اور نہ اُن کو خاص معنی میں استعمال کروں تو میری اُن کی خوب نبھہ جائیگی اور جو کچھہ ایک کہے گا دوسرا اس کو بخوبی سمجھہ لے گا - میں ان کے ساتھہ دن دن بھر حساب و کتاب کرسکتا اور ریاضیاتی اصول و قواعد بنا سکتا ہوں

یا اگر هم دونوں کیمیاداں هیں تو مادوں کي ساخت کی نسبت خواہ وہ نامي هوں یا غیرنامي اپني اپني آراء کا مقابلہ کرسکتے هیں کیونکہ اگر ریاضیاتي اور کیمیائی زبان اور ان کے طریق هائے هندسہ و تسمیہ کو مد نظر رکھا جائے تو وہ سب لوگ جو یورپي تہذیب میں شریک هیں ایک هی جماعت کے فرد هیں *

پس اس تمام بوقلمونی کے لئے، جس کي نسبت هم پہلے لیکچر میں بیان کرچکے هیں کہ ایک هي جماعت کے مختلف افراد اورمختلف گروهوں میں پائي جاتي هے، مع اُس مطابقت کے جس کے باعث اُن کو ایک هي زبان کا بولنے والا مانا جاتا هے ، گنجائش موجود هے - اثر جماعت کے دائرۂ عمل کے مختلف مدارج اور مختلف حدود هیں جو اثر ڈالنے والي جماعت کے مزاج و وسعت پرمبني هیں - کسي بچے کی ترنگ اور اُس کے والدین کا اس ترنگ کو تسلیم کرلینا خاندان کے محاورے کو بدل سکتا هے ، کسي حرفت کے تمام کام کرنے والوں کا متفقہ فیصلہ اس لئے کافی هے کہ کسی نئی اصطلاح کو اُس حرفے کی مصطلحات میں جگہ دي جائے ، اچھی انگریزي بولنے اور لکھنے والوں کی کثرت رائے هي وہ سند هے جو کسي لفظ کو هماري زبان کے اُس حصے کا تکسالي لفظ بنا سکتي هے جسے همسب بولتے اور اچھا سمجھتے هیں، اور اگر اعداد هندسہ یا کیمیائي علامات عناصر کو بدلنا هو تو یورپ کے تمام علماء کو مل کر یہہ کام کرنا پڑیگا - لیکن اُصول سب جگہ یکساں هے یعني جس طرح باهمي افہام مطالب هي وہ شے هے جو شیرازۂ زبان کو منتشر نہیں هونے دیتي اُسي طرح ضرورت افہام مطالب هي اس شیرازے کے تحفظ و دوام کي کفیل هے *

لہذا اگر ضرورت اظہار خیالات هي وہ قوت هے جو سب کو ایک هي رنگ میں رنگتي هے اور افعال افراد کے جو مختلف اثرات زبان پر پڑتے هیں اُس کو معتدل بناتی ، ان کے تناقض و تخالف کو متاثر اُن میں یک رنگی پیدا کرتي ، اور باجودیکہ اُس میں هر وقت تغیر هوتے رهتے هیں مگر وہ زبان کو ایسي حالت میں رکھتي هے کہ ایک

هی جماعت کے تمام فرد اُس کو ایک هي طریقے سے استعمال کریں تو یہہ صریح ہے کہ ہر وہ بات زبان کو پارہ پارہ کرکے بولیاں بنانے میں مدد دیتي ہے جس سے دائرہ اظہار خیالات تنگ ہوتا ہے اور جماعتیں الگ الگ رہنے لگتی ہیں - برخلاف اس کے وہ سب باتیں زبان کي یک‌رنگي و یکسانیت کی ممد ہوتي ہیں جو دائرۂ اظہار خیال کی توسیع کا باعث ہوتي اور اُن تعلقات کو استوار کرتي ہیں جو کسی جماعت کے مختلف حصوں کو ایک ہی رشتے میں منسلک رکھتے ہیں - فرض کرلو کہ کسي ملک کے ایک حصہ میں ایک قوم رہتي ہے ؛ جو ایک ہی زبان بولتی ہے جسے سب یکساں بولتے اور سمجھتے ہیں — جب تک یہہ قوم ایک ذرا سے حصے میں قید رہے گی ، ایک فرد سے تمام اور تمام افراد سے ایک فرد تعلیم پاتا رہے گا - زبان خواہ کتني ہی سرعت سے اُن قوتوں سے کیوں نہ اثرپذیر ہوتي رہے جن سے کہ وہ نمو کرتي ہے ، نسلاً بعد نسل ہر آدمي اپنے پڑوسي کي بات بے تکلف سمجھہ‌لےگا خواہ اُسےاپنے پردادا یا اس سے بھی دس پیڑھی پہلے کے بزرگ کي روح سے بات کرنے میں کیسی ہي دقت کیوں نہو — لیکن اگر اُسي قوم کی تعداد افراد بڑہ جائیگي ، وہ ایک ملک سے دوسرے پر چھاتي چلی جائیگی ، اور اُس کے آدمي دور و دراز ملکوں میں جا بسیں گے تو اُس زبان کا یکساں رہنا بہت دشوار ہوجائیگا اور تاوقتیکہ ایسي کیفیات و حالات نہ ہوں جو اُس کے یکساں رہنے میں خاص طور سے اعانت کریں اُس میں ضرور فرق آئیگا — اور جیسا کہ ہم ابھی بتا چکے ہیں یہہ کیفیات اُن کیفیات کي بہ نسبت جو تغیر کے طریقے اور رفتار کے تعین کا باعث ہیں ، کہیں زیادہ خارجي ہیں اور اُن کا مدار بالخصوص فقط تعلیم و تربیت کي نوعیت و مدارج اور اُن اثرات پر ہے جو اس تعلیم و تربیت سے طبعاً پیدا ہوتے ہیں — اگر تہذیب گری ہوئی حالت میں ہے تو جماعت کا ایک وسیع ملک پر پھیلا ہوا ہونا قطعي ناممکن ہے — الگ تھلگ رہنے کا میلان غالب ہوتا ہے ، مقامي اور قبیلے کے احساسات کا دور دورہ ہوتا ہے

اس لئے قومي اتحاد اور مشترک مفاد کا وسیع و شریف تر احساس پیدا نہیں ہونے پاتا — ہر چھوٹا قبیلہ یا حصہ باقي قبیلوں یا حصوں سے حسد رکھتا اور خایف رہتا ہے ، تنازع للبقا انہیں حریفانہ ایک دوسرے کے سامنے صف آرا کردیتا ہے — یا اگر بہت ہي اچھي صورت ہوئي تو بھي یہہ ہوتا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں کے رہنے والوں کے درمیان دایمي اور کامل میل جول کے ذریعہ نہیں ہوتے اور اُس کے ساتھہ ہي وہ خیال بھي مفقود ہوتا ہے جو اُنہیں اس میل جول کي طرف مایل کرتا ، پس تمام اختلاف کي روک تھام کرنے والا کوئي نہیں ہوتا وہ جو صورت چاہتے ہیں اختیار کرلیتے ہیں ، گوناگوں حالات و تجربات ، طرز معاشرت اور آب و ہوا کے بلاواسطہ اثر اور وہ اسباب جن کا بیان کرنا ان سے بھي زیادہ دشوار اور منبع ذاتي و قومي ترنگ ہیں ، الگ الگ مرکزوں میں رفتہ رفتہ اپني مخالفت کے اثروں کا پلہ بھاري کرتے رہتے ہیں — ان سے زبان میں مقامي اختلاف پڑتے اور بولیاں بن جاتي ہیں اور ہوتے ہوتے یہي اختلاف اُخرکار بالکل ہي جداگانہ زبانوں کے رنگ میں رونما ہوتے ہیں — بولیوں میں آہستہ آہستہ یا جلد جلد فرق پڑنے کا دار و مدار بہت کچھہ اس پر ہے کہ آیا عوام کي گفتگو آہستہ آہستہ یا جلد جلد بدل رہي ہے — چونکہ الگ الگ نمو کرنے سے بولیوں میں فرق پڑتا ہے پس اگر یہہ رفتار نمو آہستہ ہے تو وہ عرصے تک یکساں رہیں گي اور اس پر بھي فقط نمو کے بلاواسطہ عمل ہي سے اثر نہ پڑے گا بلکہ ناقص اور قلیل میل جول کي کمزور قوتوں کو موقع دینا پڑیگا کہ وہ اور قوتوں کے اثرات کو بخوبي زایل کرسکیں — پس انہیں تمام اثرات کے باعث جن کي نسبت کہا جاچکا ہے کہ وہ زبان میں پشتہا پشت تک فرق نہیں پڑنے دیتے کسي قوم کے مختلف حصوں کي زبان میں بھي فرق نہیں آنے پاتا ، لیکن ان اثرات میں جنہیں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے ان کا نتیجہ ایک اور طریقے سے بھي یہي ہوتا ہے کیونکہ وہ جماعت کے تعلقات کو براہ راست مضبوط اور وسیع کردیتے ہیں — تعلیم و تربیت سے ایک عجیب و غریب

قوت پیدا هوتي هے جو مختلف اجزاء کو باهم ملائے رکھتي هے ، ان کي وجه سے وسیع سیاسي اتحاد هوجاتا هے ، ایک هي قسم کے آئین و مراسم پیدا هو جاتے هیں ، یاد رکھنے کے قابل واقعات و روایات کے اشتراک میں آسانی هوتي اور احساس قومیت ترقي کرتا هے ، ایسي ضرورتیں اور مذاق عرصۂ وجود میں آجاتے هیں جن کی وجه سے مختلف ملکوں کے رهنے والے باهم ملتے اور آپس میں مدد کرتے هیں، تعلیم و تربیت هي باساني اور بار بار ملنے جلنے کا ذریعه بن جاتے هیں؛ مذکورہ سب باتیں وحدت لسان کا بہت بڑا باعث هیں — وہ علم ادب جو پشتوں سے مایۂ ناز چلا آرها هے ، خواہ مذهبی هو یا رزمی ، اُس کو بھي وحدت لسان کا کچھه کم سبب نه سمجھنا چاهئے ، مگر ادب مرقوم اور منظم و وسیع طریق تعلیم کا رتبه سب سے بڑھا هوا هے جن کی بدولت سب کے سامنے ایک هی طرح کے طرزهائے ادائے خیال اور احساس و تجربات بطور نمونه پیش کردئے جاتے هیں اور یوں لساني ارتباط کا بہت هي موثر طریقه قایم هوجاتا هے *

## وہ اسباب جو اجزائے زبان میں مجانست پیدا کرتے هیں

علاوہ اس کے وهي آپس مین ایک دوسرے کا مطلب سمجھنے کي ضرورت جو کسي جماعت بهر کي زبان کي شبیه میں فرق نهیں پڑنے دیتي ، اس کي قوت بهي رکھتي هے که اختلاف هي میں سے اس شبیه کو پیدا کرے — کسي شخص کے لئے بهي یهه لازمي اور ضروري نهیں هے که وہ محض اپنے اور مقامي و مخصوص محاورے بولے حتی که وہ اپني مادري زبان کے بولنے کے لئے بهي مجبور نهیں ، صرف عادت و سهولت کي وجه سے وہ انهیں هي بولتا هے اوروں کو نهیں بولتا ، لهذا وہ هر وقت اس کے لئے آمادہ رهتا هے که اگر حالات و کیفیات اس کي طالب هون اور اُسے کچھه فائدہ هوتا هو تو وہ انهیں چھوڑ کر اوروں کو استعمال کرنے لگے — وہ ان گھڑ اور بیهودہ دهقاني جس کو جبلي اوصاف اور قابلیت تربیت یافته لوگوں کي صحبت میں بٹها دیتي هے، اپنے گاؤں کي بولی بهول جاتا اور ایسي صحت و فصاحت سے بات کرنا

سیکھہ جاتا ہے جیسی کہ وہ شخص جس کو روز پیدائش ہی سے نہایت شستہ و شایستہ زبان سکھائی جاتی ہے — جو لوگ برطانیہ کے مختلف حصوں سے اپنے اپنے وطن کی بولی چھوڑ کر تلاش معاش میں لندن آجاتے ہیں وہ وہاں کی انگریزی کی کوئی نہ کوئی مروجہ ہیئت سیکھہ جاتے ہیں اور چاہے وہ خود اپنے وطن کے محاورات قطعی طور سے ترک نہ کرسکیں مگر اُن کی اولاد تو پکی لندنیا ہوتی ہے گویا اُن کے خاندان والے شہر سے کبھی اتنی دور بھی نہیں رہے کہ جہاں کلیسائے سینٹ میری لی بو (St. Mary-le-Bowe) کے گھنٹے کی آواز نہ پہنچتی ہو — ہم میں سے ہر شخص جو کسی غیر ملک میں جا بستا اور غیر زبان کے بولنے والوں میں اُٹھنے بیٹھنے لگتا ہے ، وہ جہاں تک اُس کی سابقہ عادات اجازت دیتی ہیں اُن سے اُنہیں کی زبان میں بات چیت کرنا سیکھہ لیتا ہے اور اُس کی اولاد اور اُن لوگوں کی اولادکی زبان میں کوئی فرق نہیں ہوتا ، خواہ دونوں کے رنگ و روپ اور چہرہ مہرہ میں کیسا ہی تفاوت کیوں نہ ہو — اگر مختلف قوموں اور زبانوں کے بولنے والے سیاح کسی ویرانے میں جابسیں تو اُن کی زبان میں فوراً 'عمل مجانست ، شروع ہو جائیگا جو دیر سویر ایک واحد اور ہمجنس اجزاء سے بنی ہوئی چیز بناکر چھوڑیگا — یہہ نتیجہ کس قدر جلد مرتب ہوگا اور آیا ایک عنصر اوروں پر غالب آجائیگا یا جو بولی اس اجتماع سے بنیگی اُس میں سب کا برابر حصہ ہوگا اس کا اندازہ خاص حالات و کیفیات سے لگانا پڑے گا — اُن ہزاروں جرمنوں میں سے جو اپنا وطن چھوڑ کر ہمارے ملک ( امریکہ ) میں آ بستے ہیں ، بہت سے تو ایک ہی جگہہ آباد ہوتے ہیں ، ان کی آبادیاں مغربی حصۂ ملک کا ایک قطعہ یا ہمارے بعض قصبوں اور شہروں کے محلے گھیرے ہوئے ہیں ، اس صورت میں وہ ایک قسم کی اپنی ہی جماعت بنالیتے ہیں جو اُس جماعت کے درمیان واقع ہے جو اول الذکر سے بڑی ہے — اِس بڑی جماعت سے وہ بہت ملے رہتے ہیں مگر اُس میں مدغم

نہیں ہوجاتے ـــ اُن میں انگریزي بولنے والوں کي خاصی تعداد ہے جو اُن کے اور اُس دنیا کے درمیان واسطه ہے جس کي اُنہیں ضرورت ہے ـــ اُنہیں اپنی جرمن قومیت پر فخر ہے اور وہ اسے عزیز رکھتے ہیں - اُن کے مدرسے ' اخبارات اور پیشوایان دین الگ ہیں مگر اُن کي زبان کو آخر کار اُن ' اثرات متجانس ' کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا جن سے وہ گھري ہوئي ہے ؛ زیادہ سے زیادہ وہ اُسے چند پشتوں تک بچا سکتے ہیں ـــ یہي حال اُن ایرستانیوں کا ہوگا جو کسي شہر کے مضافات یا قصبے میں ایک ہي جگه جمع ہو گئےہیں اور اپني معمولي سي تعلیم اپنے ہي مدرسوں میں پارہے ہیں جن میں انہیں کے پادري معلم ہیں ' اُن کا ایرستانی لہجه اور الفاظ و مرکبات ناقص کي دیگر خصوصیات ممکن ہے که لامتناہي عرصے تک قائم رہیں - بر خلاف اس کے بدیسي قوموں کے وہ خاندان جو ہم لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں وہ اس قوت کے مقابلے میں سرسبز نہیں ہوسکتے جو انہیں انگریزي بولنے والي جماعت میں اچھي طرح سے مدغم کررہي ہے' وہ بہت جلد اپني زبان چھوڑ کر ہماري زبان بولنے لگتے ہیں *

بظاہر اس کي کوئي انتہا نہیں که زبانوں کي یہه متجانست و ادغام کس حد تک جاري رہے گا ـــ وہي اسباب جو کسي شخص یا خاندان یا گروہ کو اس طرف مائل کرتے ہیں که وہ اُس زبان کے بجائے جو وہ خود اور اُس کے باپ دادا بولتے چلے آئے ہیں چھوڑ کر نئی زبان سیکھے تاریخی وجوہات کی بنا پر کسي کل فرقے یا ملک پر اپنا اثر ڈال سکتے ہیں' جب دو جماعتیں ملکر ایک ہوجاتي ہیں تو دو زبانوں کے بجائے ایک ہي زبان رہ جاتي ہے ـــ اُن تعلقات کا تعدد و استحکام جو کسی قوم کے مختلف فرقوں کو ایک ہي رشتے میں منسلک رکھتے ہیں مختلف اقسام کی بولیوں کے فرق کو مٹانا اور زبان میں یک رنگي و یکسانیت پیدا کرتا ہے *

بولیوں کي قسموں کا مٹنا اور اُن کا گھل مل کر یک رنگ ہوجانا اور اسي طرح نئي بولیوں کا بننا اور اُن کا نئے نئے رنگ اختیار کرنا

کیفیات و حالات کے اثر کے تقاضے کے مطابق جماعتوں میں ہمیشہ جاری
رہتا ہے ؛ اور اگر ہم کسی زبان یا زبانوں کے خاندان کی تاریخ کو
سمجھنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم دونوں طرح کے اثروں پر یعنی
جو بولیوں کو ملاکر ایک کرتے ہیں یا جو ایک ہی بولی میں فرق پیدا
کرکے کئی بولیاں بنا ڈالتے ہیں ، مناسب طریقے سے غور کریں - آؤ
اب دو ایک مثالوں پر بھی نظر ڈال لیں جن سے کہ ان اثروں کے متفقہ
عمل کے، یا جو عمل ایک نے دوسرے پر کیا ہے اُس کے، نتائج کی توضیح
ہوجائے گی اور جو اُصول ہم نے قایم کئے ہیں اُن کی صداقت بھی اُن
سے بہت اچھی طرح معلوم ہوجائے گی *

## جرمن زبان کی تاریخ

سب سے پہلے ہم زمانۂ حال کی ممتاز زبانوں میں سے اُس زبان پر غور
کریں گے جس کو یہہ رتبہ حاصل ہوئے بہت دن نہیں گذرے ، یعنی
جرمن زبان - طلوع مہر تاریخ کے بہت ہی ابتدائی زمانے سے جرمنی
بے شمار مختلف النوع زبانوں کا گہوارہ رہی ہے ، ان میں سے ہر ایک اپنے
محدود رقبے میں بولی جاتی تھی اور کوئی بھی اِس قابل نہ تھی
کہ صحیح جرمن کے لئے شمع ہدایت بن سکے - یہہ نہیں کہا جاسکتا
کہ یہہ کس زمانے میں الگ ہوئی تھیں ، کہاں سے آکر ، کب اور کس
طور سے جرمانی قوم وسطی یورپ میں داخل ہوئی کہ اُس کی زبان
اتنی زبانوں کی جنم داتا بن گئی اور جرمنی اور اسکنڈی نیویا
کو گھیر کر انگلستان میں ہوتی ہوئی ایک نئی دنیا کے ساحلوں اور
صحراؤں تک جا پہنچی یا جو مقام اس کے مستقر ہیں اُن میں
آنے سے پہلے ہی اُس کی زبان میں فرق پڑکر بولیاں بننی شروع
ہوگئی تھیں - یہہ وہ اسرار مخفی ہیں جن کا اچھی طرح بے نقاب
کرنا خارج از امکان ہے - اُن زمانہ ہائے جدال و قتال میں جب کہ اهل
جرمنی اور روما جنگ حیات و ممات میں مصروف تھے جرمانی
بولیوں کے میدان عمل اور نوعیت میں انقلابات کی آندھیاں آتی رہیں،

قوم جرمن کی یورپی کی پوری شاخیں جن میں سے بعض بہت ھی مشہور و معروف اور صاحب جلال وجبروت تھیں مثلاً گاتھس (Goths) اور وندالز (Vandals) حرف غلط کي طرح صفحۂ هستي سے مٹ گئیں، آج اُن کا نام و نشان بھی باقي نہیں ، اُن کو اور جماعتون نے سلب کرلیا اور اُن کی زبانیں فنا ہوگئیں - دھڑے بندي اور هجرت ، آپس کي لڑائیوں اور بیرونی فتوحات نے ان کو کہیں گھلا ملادیا ، کہیں سلب کرلیا ، کہیں بڑھا دیا ، کہیں گھٹا دیا اور کہیں بالکل مٹا دیا ، لیکن ان میں وحدت کبھي نہ پیدا کي اور ساڑھے تین صدي پہلے جب کہ موجودہ جرمني زبان نے پہلے پہل دعویٰ کیا کہ میں جرمني کي مشترکہ زبان ہوں اُس وقت بھي وهان ویسے هي طرح طرح کي بولیان رائج تھیں جیسے کہ سن عیسوي کے آغاز مین- جس زمانے سے کہ عیسائیت نےوہاں قدم رکھا اور تہذیب کي ابتداء هوئي هے کئي بولیوں میں ، جنھیں هائي جرمن کہتے هیں اور جو وسطي وجنوبي جرمني میں مروج تھیں ، ایک چند روزہ ادبي ترقي کی رو دوڑ گئی ، ساتویں اور تیرھویں صدي کے درمیان یکے بعد دیگرے المانی ، افرنجي اور بویری حصص قوم کی بولیوں کا یہی حال تھا ، پھر کچھ عرصے کے لئے سوابی کا ستارہ چمکا اور اس میں کثرت سے اعلیٰ درجے کے قصے کہانیاں لکھی گئیں جو قومی شجاعت و شہامت کي یادگاروں سے مملو تھیں ، جہاں جرمني زبان رائج هے وهاں اُن قصوں کو لوگ آج بھي شوق سے پڑھتے اور قدر کی نگاھوں سے دیکھتے هیں ، اس سے ایک حقیقی قومي زبان کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی اُمید پڑتي تھی لیکن رفتار زمانہ ایسی نہ تھی کہ جو ایسي تحریک کو بارآور هونے دیتي اور اُس پر مہر دوام ثبت کرتي — اس کے تین سو برس بعد وہ عظیم‌الشان قومی انقلاب شروع ہوگیا جسے ریفارمیشن (Reformation) کہتے هیں — لیوتھر (Luther) کي تحریرات جنھیں فن طباعت نے اضعاف المضاعفہ اور سو گنی قوت سے مسلح کردیا تمام ملک کے طول و عرض میں پھیل گئیں ، قریب قریب هر طبقے اور درجے کے لوگوں میں جا پہنچیں اور هر دل میں

ایک ذوق و شوق پیدا کردیا - جو زبان اُس نے لکھی وہ کسی مخصوص ضلع کی بولی نہ تھی بلکہ یہہ وہ بولی تھی جسے اوروں کے مقابلے میں عام جرمن زبان ہونے کا پہلے ھی سے زیادہ حق حاصل تھا ، وسطی اور جنوبی جرمنی کی بڑی بڑی سلطنتوں کے حکام اور درباروں میں اسی کا رواج تھا ، یہہ سوابی ، آسٹری اور دیگر بولیوں کے عناصر سے بنی تھی ـــ ایک ایسی مفتخر زبان کو عام طور سے رواج دینے اور قابل قدر بنانے کے لئے مذھبی جوش کا اندرونی ھیجان جس کے ھم عنان سیاسی انقلاب تھا اور مطبع کا خارجی اثر ، جس کے باعث علم ادب اور بالخصوص لیوتھر کا ترجمۂ انجیل ھر تعلیم یافتہ گھر میں پہنچ گیا ، کافی تھے - یہہ بولی تمام قوم کے سامنے جرمن زبان کی نہایت ھی ترقی یافتہ شکل میں منظر پر آئی ، اس کو اعلے درجے کی بولی سمجھا اور مانا گیا ، تعلیم یافتہ اور شایستہ لوگوں میں باھم اظہار خیال کے لئے یہی موزون و مناسب قرار پائی - اُس وقت سے آج تک اُس کا اثر اور قوت دن دونی رات چوگنی ترقی کر رھے ھیں ، ھر جگہ اسی کے ذریعہ سے تعلیم و تربیت دی جاتی ھے ، ادنی طبقات میں سے کسی طبقے کی طرز گفتگو خواہ کچھہ ھی ھو مگر تعلیم یافتہ لوگ جن کو اعلی سماج سے تعبیر کیا جاتا ھے یہی ادبی جرمن بولتے ھیں ؛ اُن کے بچوں کو یہی سکھائی اور پڑھائی جاتی ھے اور تحریر پر اسی کا تصرف و قبضہ ھے - عوام کی بولیاں آج بھی اتنی ھی ھیں جتنی کہ ھمیشہ تھیں کیونکہ تعلیم اس قدر عام اور کامل نہیں ھے کہ انھیں جڑ سے اُکھاڑ پھینکے مگر ادبی زبان ان سب کو دبانے اور سب کو ایک رنگ میں رنگنے کے لئے بہت زور لگا رھی ھے ، اُس نے انھیں تربیت یافتہ لوگوں کی بہت کچھہ توجہ اور مدد سے محروم کرکے اُن کی قدر و منزلت گھٹادی اور اوصاف ذاتی کا رتبہ کم کردیا ، ان سب میں اپنا مصالح اور اپنی طرز و طریق کو داخل کردیا اور ممکن ھے کہ ایک روز وہ یہی آجائے کہ وہ سب کا قلع و قمع کرکے انھیں متروک بولیوں کی صف میں کھڑا

کردے ۔ اس کی قلمرو اتنی ھی وسیع ھے جتنی کہ اُن ظاھری اثرات کی پہنچ ھے جنھوں نے اسے مسند آرائے قبولیت کیا ، اس کی حدود کی وسعت میں وھی خطہ داخل نہیں ھے جس میں ھائی جرمن بولیوں کا رواج ھے جو اُس سے قریب ترین تعلق رکھتی ھیں بلکہ باقی حصۂ جرمنی سے سیاسی ، سماجی اور مذھبی اشتراک کے باعث شمالی اضلاع کے باشندے بھی اسے ھی ماننے اور بولنے کے لئے مجبور ھیں ، اگرچہ اُن کی بولیوں کا ماخذ ' لو جرمن ' ھے اور وہ نیدرلینڈ (Netherland) کی زبان حتی کہ انگریزی سے بھی زیادہ قریب کا رشتہ رکھتی ھیں ۔ برخلاف اس کے سیاسی آزادی نے جس کا سماجی اور مذھبی رسم و رواج نے ھاتھ بٹایا ھے ڈچ یا نیدرلینڈ کی زبان اور بالخصوص انگریزی کو بہ حیثیت ادبی زبان ایک جداگانہ شے بنادیا ۔ بہت سی لو جرمن بولیاں بحر شمالی کے ساحلوں پر رائج تھیں انھیں میں سے کوئی نہ کوئی ان کا ماخذ ھے مگر جن بولیوں سے یہہ نکلی ھیں اُن کو درحقیقت اور بولیوں پر کوئی فوقیت حاصل نہ تھی *

دیگر ادبی بولیوں کا وھی یہی حال ھے جو اُس زبان کا ھے جس کو ھم نے ابھی محک امتحان پر کسا ھے ۔ ابتداء میں ھر زبان اُن بے انتہا بولیوں میں کی ایک بولی تھی جن میں آپس میں تعلق ۔ مگر کم و بیش فرق بھی تھا ، اس بولی کے غلبہ پاجانے کی یہہ وجہہ نہ تھی کہ اس کی ذات میں کوئی بات ایسی تھی کہ جس کے باعث یہہ ایک عمدہ آلۂ اظہار خیال یا ذریعۂ افہام وتفہیم سمجھی گئی ھو بلکہ یہہ خارجی اسباب کا صدقہ تھا کہ اس کو کسی جماعت نے اس قابل سمجھا کہ اس کی تحصیل و رواج کو وسعت ھو ، مثلاً موجودہ فرانسیسی کا ماخذ فرانس کے محض ایک چھوٹے سے حصے کا روز مرہ ھے ، اور عرصے تک اس میں اور جنوبی فرانس کی ایک ابتدائی اور بہت ھی ترقی یافتہ بلکہ اس سے بھی افضل بولی میں جسے پرووانسال یا langue d'oc کہتے تھے رقابت رھی ؛ اگر سلطنت تولوز (Touluse) معدوم نہ ھوجاتی تو یہہ موخرالذکر پر

هرگز غالب نہ آتی ، لیکن شمالی صوبوں کو تمام فرانس پر سیاسی تفوق حاصل ہوگیا پس ان کی زبان تمام ملک میں سب سے اچھی زبان سمجھی جانے لگی ، langue d'oc رفتہ رفتہ ترقی یافتہ زبان کے رتبے سے گر گئی اور اب دیہاتی بولیوں میں شمار کی جاتی ہے ۔ اسی طرح کوہ الپس (Alps) اور صقلیہ (Sicily) کے درمیان جو بہت سی بولیاں رائج ہیں ایطالوی. ان میں سے محض تسکنی (Tuscany) والوں کی بولی تھی مگر تمام جزیرہ نما کے تعلیم یافتہ طبقے میں اس کے رواج کا باعث محض تعلیم و ادبیات کا اثر ہوا *

## لاطینی زبان اور اس کی تاریخ

لاطینی کی تاریخ ایک جداگانہ قسم کی مثال پیش کرتی ہے- جتنی زبانیں عرصۂ وجود میں آئی ہیں سب کی تاریخ سے اس کی تاریخ ممتاز و اہم ہے ، یہہ فاتح زبان جس کی اولاد نے آج یورپ کا بہت بڑا اور اچھا خاصہ حصہ گھیر رکھاہے اور جو اپنی سوتیلی بہن انگریزی کو ساتھہ لیکر قریب قریب تمام نئی دنیا اور بہت سے منتشر اقطاع سواحل اور جزائر پر جو ہر براعظم اور سمندر میں واقع ہیں چھا گئی ، اور جس نے تمام ترقی یافتہ اقوام کی زبانوں کی ترقی کےلئے مصالح بہم پہنچایا اور انہیں قعر پستی سے نکالا ، ۲۵ صدیاں بھی نہیں گذریں کہ ایطالیہ کے وسط میں ایک چھوٹے سے اور الگ تھلگ ضلع کا روزمرہ تھی ، یہہ اتنا بڑا خطہ ہے کہ اگر دنیا کا نقشہ واقعی بہت بڑے پیمانے پر نہ کھینچا گیا ہو تو آپ کے انگلی رکھنے سے ڈھک جائیگا – ہمیں معلوم نہیں کہ یہہ کب اور کیوں کر وہاں آئی ، اتنا جانتے ہیں کہ آپس میں تعلق رکھنے والی بہت سی بولیوں میں سے یہہ بھی ایک بولی تھی ، یہہ بولیاں ایک قدیم زبان سے نکلی تھیں اور متفقہ طور سے اس کی نمایندگی کرتی تھیں —— اس قدیم زبان کو مہاجرین کی پہلی کھیپ اپنے ساتھہ لائی تھی مگر اعمال فارق کے اثر نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے – ان ہمسر بولیوں میں سے کم سے کم دو یعنی امبری

اور آ۔کن کے کچھہ کچھہ نقش اب بھی اس لئے باقی ہیں کہ مدعیان علم و فضل کے شہباز فکر کو فضائے خیال میں پرواز کا موقع مل جائے اور ایطالوي کے زمانۂ قبل تاریخ کي توضیح ہوسکے — لاطیني کو شمال میں اتروري زبان نے دبایا اور جنوب میں یوناني نے آنکھیں دکھائیں ، یہہ دونوں بہت ھي زبردست اقوام کي زبانیں تھیں علاوہ اس کے یوناني تو حقیقي وصف میں بھی افضل اور ترقي کی دوڑ میں کوسوں آگے بڑھي ہوئي تھي ، اُس وقت کسي کو اس کا وہم و گمان بھي نہ تھا کہ ایک دن وہ آئیگا کہ لاطیني اُن سے سبقت لے جائیگی — سلطنت روما کی توسیع کے ساتھہ ساتھہ اس نے بھی پھیلنا شروع کیا اور اس سلطنت کي کامل اور تہ تک اثر کرنے والي سرشت کي بہت ھی صریح و غیر مبہم علامت تھي — رومانیوں نے اسي پر قناعت نہ کي کہ وہ ایرانیوں کي طرح اپني وسیع سلطنت کے مختلف النوع حصص پر برائے نام حکومت کریں یا ان سے بھي گئے گذرے مغلوں کي طرح وسیع فتوحات پر جھوٹ موٹ کي بادشاہت سے خوش ہوں بلکہ اُنہوں نے اس بہت بڑے جسد متحد میں ایک روح نامیہ پھوک دي جس کے وہ حکمراں تھے اور اس کے رگ و ریشہ میں اپنا اثر دوڑا دیا — سب سے پہلے اُنہوں نے ایطالیہ پر اپنا تسلط جمایا اور اُس پر رومانی رنگ چڑھایا ، اس کے بعد وہ غاشیۂ حکومت جو اُنہوں نے اور حصوں کے کندھوں پر رکھا اور فوجي نوآبادیوں سے مستحکم کیا ، ان کے قوانین اور رسم و رواج ، اُن کی تہذیب و تعلیم ، اور اُن کا ہر شے پر اثر کرنے والا نظام و نسق ایک ایسا سبب اشتراک تھا کہ جس کے مقابلے پر اور تمام اسباب اپنا رنگ نہ جما سکے — جزیرہ نما بھر کي تمام زبانیں شمال کي گالی سے لیکر جنوب کے انتہائی گوشہ کي یوناني تک نے رفتہ رفتہ فاتحین کی زبان کے سامنے سر تسلیم خم کردیا ؛ اور ایطالیہ ایک متحد اللسان ملک بن گیا ، باوجود اس کے بھي اس اتحاد کو اتحاد کامل نہ کہنا چاہئے ، بعض دوردست اضلاع میں قدیم زبان کي یادگاریں عرصے تک قائم رہیں اور جزیرہ نما کے

مختلف حصوں کی مقامی بولیوں میں بے شک و شبہ اُن کے اثر کی جھلک نظر آتی تھی اور در حقیقت اس کے نقش آج بھی وہاں دکھائی دیتے ھیں — ان بولیوں کے فرقوں سے قطع نظر کیا جائے تو خود ایطالیہ کی عام زبان بھی سسرو اور ورجل کی ٹکسالی اور شستہ لاطینی نہ تھی ، بلکہ ایک دھقانی زبان تھی ، جس میں پہلے ھی سے اُن تغیرات کے جراثیم پوشیدہ تھے جو موجودہ لاطینی اور دیگر رومانی زبانوں میں نمایاں ھیں ، یورپ کے اور ملکوں میں بھی یہی عمل وسیع پیمانے پر جاری رہا یعنی قوموں کو فتح کرکے رومانی جماعت میں شامل کرلیا جاتا تھا — گال (Gaul) کے سیلٹس (Celts) اور ھسپانیہ کے سیلٹس اور ایبیرین (Iberians) نے اپنی اپنی زبانیں چھوڑکر اپنے حاکموں اور تہذیب سکھانے والوں کی زبان اسی طرح اختیار کرلی جس طرح کہ گذشتہ چند صدیوں میں آیرستان کے سیلٹس نے اپنی آیرستانی کے بجائے انگریزی بولنی شروع کردی ، موجودہ فرانسیسی اور ھسپانی میں سیلٹی (Celtic) الفاظ و استعمال کے خال خال نشانات پائے جاتے ھیں — جرمنی کا بھی یہی حشر ھوتا اگر اُس کی بہادر اور جفاکش قومیں سلطنت کی گھٹتی ھوئی قوت کی تلافی کرنے کے لئے کمر ھمت نہ باندہ لیتیں - یہی بلا برطانیہ پر نازل ھونے والی تھی اگر رومانی اسے ایک دوردست و نا قابل التفات ضلع سمجھکر اپنا سکہ کم نہ بٹھاتے اور جلد ھی اس سے کنارہ کش نہ ھوگئے ھوتے — جنوبی مشرقی یورپ کے چھوٹے چھوٹے اقطاع جو شمالی ایطالیہ سے دریائے ڈینوب کے عین دھانے تک پھیلے ھوئے ھیں اس اثر سے نہ بچ سکے، ایطالیہ کی فوجیں جگہ جگہ چھاونی ڈالے ھوئے دلوں پر اس کے جلال وجبروت کا سکہ بٹھا رھی تھیں ، بہت سے ایطالوی ترک وطن کرکے مفتوحہ علاقے میں آ بسے تھے، نظم و نسق پر ایطالوی سیاست پرتو فگن تھی ، اور ایطالوی تعلیم وتربیت معیار تہذیب بن گئی تھی ، اس کا نتیجہ یہہ ھوا کہ لوگ اپنی زبان بھول گئے اور ایطالوی بولنے

لگے - زبانوں کا وہ اهم زمرہ جسے رومانی کہتے هیں یوں عرصۂ وجود میں آیا ، اس میں ایطالوی ، فرانسیسی ، هسپانی اور پرتگالی ، جنوبی سوئٹزرلینڈ کی ریٹورومانی اور ولیکن شامل هیں جو خود بہت سی مختلف النوع بولیوں پر منقسم تھیں ، سب کا ماخذ لاطینی تھا اور اُنہیں ایسی قومیں بولتی تھیں جن کا محض تھوڑا سا حصہ لاطینی تھا *

## لاطینی کی اولاد

مگر هم کو هرگز یہہ نہ فرض کرلینا چاهئے کہ کبھی ایسا زمانہ بھی تھا جب کہ لاطینی یورپ کے ایک وسیع حصے میں عام لوگوں کی بولی تھی ، یا یہہ کہ جب ایطالیہ رومانی رنگ میں ڈوبا هوا تھا تو اس کے بہت بڑے حصے کی زبان لاطینی تھی - یہی متضاد اسباب اپنا وسیع اور زبردست اثر ڈالکر صحت و مجانست اجزائے زبان کی راہ میں روڑا اٹکا رهے تھے ، عوام بجائے اس کے کہ تعلیم یافتہ رومانیوں اور مستند تصانیف سے لاطینی سیکھتے ، فوج اور شاگرد پیشہ لوگوں ، نوآباد اشخاص اور ادنی درجے کے عمال حکومت سے زبان سیکھتے تھے - اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ابتداء میں اعلی ترین اور ادنی ترین طبقوں کی گفتگو میں اتنا فرق نہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھہ سکتے لیکن تھوڑا بہت جو کچھہ بھی فرق تھا وہ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا اور جب کہ مطالعہ اور غیر مبدل نمونوں کی تقلید نے ادبی لاطینی پر عالموں اور پجاریوں کا قبضہ قائم رکھا اور اُس میں برائے نام بربریت ، مقامی بولیوں سے الفاظ وتراکیب قرض لینے سے ، زبردستی داخل هوگئی علم لوگوں کی زبان اُس سے روز بروز الگ هوتی چلی گئی اور اُس کی وہ بیشمار شکلیں پیدا هوگئیں جن کا هم ذکر کرچکے هیں - اُن لاکھوں آدمیوں میں سے جو اپنی زبان چھوڑ کر رومانی بولنے لگے تھے کوئی ایسی محافظ اور هم جنس بنانے والی قوت نہ تھی کہ انہیں لاطینی کے مستند استعمال سے انحراف نہ کرنے دیتی یا ان کے مدارج

نمونے لسان کو مساوی رکھتي - بعض جگه خاص اسباب پیدا ہوگئے جنهوں نے تختہ ھي الٹ دیا - جرمنوں کي یورش و فتح کي وجه سے ھسپانیه ، فرانس اور ایطالیه کي زبانوں میں جرمانی عنصر داخل ھو گیا صدیوں تک عربوں کے زیر نگین رھنے سے ھسپانی عربی الاصل الفاظ سے مزین ھوگئي ، سب کے بعد میں یہہ ھوا کہ جب یورپ ظلمات جہالت سے نکلا اور تعلیم و تعلم چند مخصوص اشخاص کي ملک نه رھے اور ھرشخص ان سے فیضیاب ھونے لگا تو لاطیني "مردہ زبان" ھو چکي تھي ، عوام کي ضروریات سے اس قدر دور جا پڑي تھي اور وہ اس سے اس قدر بے اعتنائي کا سلوک کرنے کے عادي ھوچکے تھے کہ نئي قومین اس سے کسي قسم کا کام ھي نه لے سکتي تھیں ، پس ھر ملک میں قریب قریب ایک ھي زمانے میں ایک نئي قومي زبان بنگئي جس میں قومي تہذیب جلوہ نما تھی اور جس کے ذریعه سے اس تہذیب کی اشاعت ھوتي تھي- روماني رنگ میں ڈوبے ھوئے تمام وکمال یورپ کي وھي حالت تھی جو ھم بتا چکے ھیں کہ موجودہ عروج پر پہنچنے سے پہلے جرمني کي حالت تھي ، یعني بہت سي بولیوں کا ایک معجون مرکب موجود تھا اور صرف خارجی و تاریخي حالات وکیفیات کو مد نظر رکھکر یہہ اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ ان میں سے کونسي میدان ترقي میں آگے نکل جائے گی اور اوروں کو دباکر انھیں سلب کرلے گی *

بولیوں کے اس تمام متبادل ومتواتر انفراج واستدقاق میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتي جو راز سر بسته یا باعث حیراني ھو ، تاریخ زبان کا تو ابتداء سے اور چار دانگ عالم میں یہی حال رھا ھے ، ھر صورت واقعه کو سمجھنے سمجھانے کے لئے فقط اس کے معلوم ھونے کي ضرورت ھے کہ ایا زبان میں صلاحیت اختلاف ھے یا نہیں اور جماعت کس حد تک اسکو روک سکتی یا محدود کرسکتي یا اس کا رخ پھیر سکتي ھے - ھر صورت واقعه کي مخصوص کیفیات سے اس کا فیصله کرنا پڑے گا کہ بحیثیت مجموعي ان کے متفقه فعل کا یہہ اثر ھوگا کہ زبان کے اجزاء

ہمجنس ہوکر اسے شئے واحد بنادیں گے یا ان میں فرق پڑکر کئی زبانیں پیدا ہوجائیں گي ، جن اسباب سے یہہ نتیجہ مرتب ہوگا ان کي نوعیت و مدارج جیسے ہوں گے ویسے هی اس نتیجه کي نوعیت و مدارج بھي ہوں گے *

## زبان کا نقل مکان کرنا اور انگریزي زبان کي تاریخ

پس جیسا که پہلے بتایا جا چکا ہے جب دو جماعتیں خواہ وہ چھوٹي ہوں یا بڑي گھل مل کر ایک ہوتی ہیں اور دونوں کی زبان الگ الگ ہوتي ہے تو کسي عام قاعدہ و قانون کي بناء پر یہہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا که دونوں کے ملنے سے کون سي زبان پیدا ہوگي — جب رومانیوں نے گال (Gaul) فتح کیا ہے تو انہوں نے گالي کو قریب قریب نیست و نابود کر دیا حالانکہ انکي تعداد تھوڑي سي تھي – انہوں نے گالی کي جگہہ لاطیني کو دیدي کیونکہ تہذیب و نظام سیاست ، فنون و سائنس ، علم و تعلیم اس ملک میں ان کے ساتھہ ساتھہ آئے – سیلٹون کے لئے اپني قدیم بولي کي بہ نسبت لاطینی کا سیکھنا زیادہ سود مند ہوگیا، مگر جب چند صدي بعد جرمني کے افرنجیوں (Franks) کي باري آئي که وہ رومانی رنگ میں ڈوبے ہوئے گال کو فتح کریں اور اسے سلطنت فرانس بنائیں تو انہوں نے خود سے تعداد و تہذیب میں بڑھي ہوئی رعایا کي زبان اختیار کرلي ، صرف اس کي لغات میں چند جرماني لفظ بڑھا دئے اور شاید انحطاط نظام لاطیني قواعد کو جو پہلے هي شروع ہوچکا تھا ذرا سہارا دیدیا تا که وہ لاطیني قواعد کےاصول کاجلد خاتمه کردے – ایک دفعه اور بھي ایساهي ہوا ، شمالی اسکنڈي نیویا (Scandinavia) کے باشندے جو جرماني خاندان کی ایک شاخ تھے فرانس کے ہزیمت خوردہ شہنشاہوں سے ان کا اچھے سے اچھا علاقه چھین لینے کے بعد پرشکوہ و خوفناک نارمنز بن گئے – اگرچه ان لوگوں کي حالت بظاہر ایسی اچھي تھي که وہ اپنی زبان کی آزادي سلب ہونے سے بچاسکتے تھے کیونکه وہ بہت هي چھوٹے رقبے میں ایک هي جگہہ آباد تھے ، اسکے مطلق العنان مالک تھے اور اس میں زیادہتر

انھیں کے ھم قوم تھے اس پر بھي وہ اُن زبردست اور ایک ھي رنگ میں
رنگنے والے اثرات سے نہ بچ سکے جو انھیں ھر چہار طرف سے گھیرے ھوئے
تھے - اس قدر کم مدت میں کہ جس کا خیال آکر حیرت ھوتی ھے
اُن کي زبان نارس (Norse) قطعي متروک ھوگئي اور اسکی کچھہ نشانیاں
صرف چند جغرافیوی ناموں میں باقي رہ گئیں - فرانسیسی طرز
معاشرت و علوم و سیاست کے ساتھہ ساتھہ انھوں نے بے تکلف فرانسیسي
زبان بھي اختیار کرلي - خود تو ابھی سیم ناقص العیار ھي تھے مگر اپنے
نئے معتقدات لسانی کی تلقین اس ملک میں شروع کردی جہاں اس
بولي سے ملتي ھوئي بولیاں رائج تھیں جس سے خود چند روز ھي
ھونے کہ عہد وفا توڑ چکے تھے - اسي اثناء میں اینگلز (Angles) سیکسنز
(Saxons) اور جرماني قومیں برطانیہ کے سب سے بڑے اور سب سے
اچھے قطعۂ زمین پر سے سیلٹي (Celtic) زبان کے استیصال کا کام ختم
کرچکي تھیں جس کی رومانیوں نے ابتداء ھي کي تھی ، مگر انھوں نے
اس کام کو ایک اور طریقے سے کیا ، اصلي باشندوں کو محض قوت کے بل
پر تباہ کردیا اور ان حصوں کو چھوڑ کر جہاں ان کي پہنچ نہ تھي
باقي کے تمام جزیرے کو اپنے خونخوار ھم قوموں سے بھر دیا - یہی وجہہ
ھے کہ ھماري انگریزي کے معمولی خزانۂ اسالیب بیان مین سیلٹي کا
عنصر بہت ھي کم پایا جاتا ھے - دولت عیسائیت و تہذیب سے فاتحین
اپنے نئے مسکن میں بہرہ مند ھوئے اور اینگلو سیکسن کا علم ادب پیدا
ھوگیا - اگر زمانہ مساعدت کرتا تو یہہ ادب ملک کي مختلف بولیوں
کو ایک رنگ میں رنگنے میں قومي سلطنت، رسم و رواج اور تہذیب کي
وحدت کا ھاتھہ بٹاتا اور ایک قومي زبان پیدا کرتا جس کي شستگي و
ثروت ھماري موجودہ زبان سے کسي طرح کم نہ ھوتي ، لیکن چاہ کن را
چاہ درپیش ، اوروں کو تلوار کے گھات اُتارنے والے خود بھي اسي
گھات اترتے ھیں ، اینگلوسیکسنز پر وھي ستم توڑے گئے جو انھوں نے
سیلٹس پر ڈھائے تھے - ڈینز (Danes) اور نارمنز (Normans) کے

حملوں نے عرصے تک حکومت سیکسن کا ناطقہ بند رکھا اور اسے کمزور کردیا ، حتی کہ وہ تاب مقاومت نہ لا سکے اور ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے - اب کے ان سیاسی حالات کے تحت جن کا ذکر ہوچکا ہے ایسی دو مختلف زبانوں کا تصادم ہوا جن کی تہذیب کا درجہ مساوی تھا اور اگر نارمنز کی تہذیب کا پلہ کسیقدر گراں تھا تو اس کے مقابلے میں ان کی تعداد بہت کم تھی - اس تصادم سے جو نتیجہ نکلا اُس کو ان نتائج سے کوئی واسطہ ہی نہیں جن سے ہم اس سے پہلے بحث کرچکے ہیں ، یعنی حقیقی معنی میں ایک مرکب زبان پیدا ہوئی جس نے دونوں سے اپنا مصالح اور قوت قریب قریب اس قدر مساوی مقدار میں لیا ہے کہ اب علماء میں یہہ مسئلہ متنازعہ فیہ ہے کہ موجودہ انگریزی میں سیکسن کا عنصر غالب ہے یا فرانسیسی کا — اس کے بننے کی تفصیل کی بحث میں اب ہم زیادہ وقت نہیں لگا سکتے ہمیں اس زبان کی تاریخ کے اُس باب کی طرف توجہہ کرنی ہے جسکا زمانۂ مابعد کی بولی سے تعلق ہے - ہم محض اسی اہم اورعام طور سے جانی بوجھی حقیقت سے بحث کریں گے کہ اس کا " ترکیبی سامان " خواہ وہ تصریف ہو ، یالاحقات و سابقات لگا کر مشتقات کا بنانا ہو ، یا حروف عاطفہ و متعلقات فعل ہوں ، مع اس کے عام اور بہت ہی ضروری حصۂ لغات کے قریب قریب خالص سیکسن ہے - پس بلحاظ ساخت اسکو جرمانی بولی تصور کرنا چاہئے اگرچہ رومانی اسالیب بیان سے بھی یہہ بہت کچھ آراستہ و پیراستہ ہے *

ملک بھر میں ہر جگہہ یا ہر طبقے میں جو زبان بولی جاتی تھی اس میں نارمن اور سیکسن برابر برابر شریک نہ تھیں ، اور نہ یہہ بات تھی کہ ان سے پہلے جو بولیاں وہاں رائج تھیں اسنے انکے باہمی فرق کو مٹادیا ہو کہ جس سے ایک نئی اور بالکل متجانس الاجزاء زبان بن جاتی ، اور پھر اس زبان میں از سر نو فرق پڑکر نئی بولیاں بننے لگتیں - بر خلاف اس کے برطانیہ میں بھی جرمنی کی طرح مگر کسیقدر

اس سے کم ، آج بھي بہت سي بولياں رائج هيں جن کي کچھه خصوصيات تو ايسی هيں جو ان قبيلوں کي بوليوں کے فرق کو ظاهر کرتي هيں جنھوں نے تيرہ سو برس پہلے اس جزيرے کو فتح کيا تھا ، اور باقي خصوصيات اينگلوسيکسن کي فتح سے ليکر آج تک وقتاً فوقتاً پيدا هوتي رهيں - ان بوليوں ميں سے دو ايک مثلاً اسکاٹليند اور يورکشائر کي بوليوں سے تو هم نظم و فسانہ کے ذريعہ سے واقف هيں اور باقي بوليوں ميں طالب علم لسانيات هي کو لطف آتا اور وهي انہيں خوب سمجھتا هے ، کيونکہ انگريزي زبان کي تاريخ کو اچھي طرح سمجھنے کے لئے ان کي شہادت اس کے واسطے اتني هي ضروری اور سودمند هے جتني کہ ادبي بولي کي *

## امريکہ کي انگريزي

ليکن يہہ ناممکن تھا کہ جب انگريزي براعظم امريکہ ميں منتقل هو کر آئي تو يہہ بولياں صحيح و سالم يہاں آجاتيں يہہ تو جبھی هوسکتا تھا کہ جن جماعتوں ميں يہہ رائج تھيں ان کے الگ الگ حصے اس ملک ميں هجرت کرکے آے اور پھر اس نوآبادي ميں بھي وہ اپني جداگانہ حيثيت و شخصيت قايم رکھتے مگر جس تحريک نے اس ملک کو انگريزی بولنے والوں سے بھر ديا اس کي نوعيت کا يہہ تقاضا نہ تھا ، انگلستان ميں جو قديمي فرق تھے وہ يہاں آکر مٹ گئے ، اور نئے نئے رشتہ هائے اتحاد جماعت پيدا هوگئے — يہہ جماعت هر ضلع اور هر رتبے کے آدميوں سے بني تھي ، جيسے کہ يہہ بالکل ممکن الوقوع تھا کہ اُن اقوام کی زبانوں کو جو يہاں بعد ميں آکر آباد هوئيں انگريزي مٹادے جس کا يہاں ڈنکا بج رها تھا ، اسي طرح يہہ بھي قطعی حيطۂ امکان ميں تھا کہ انگريزی کي مختلف شکليں مٹ کر اُس شکل کے رنگ ميں رنگ جائيں جو ان بوليوں ميں سب سے زيادہ مروج تھي ، يہہ امر يھي مشکوک نہ تھا کہ ان بوليوں ميں کون سي بولي هے جو اوروں سے زيادہ مروج

ھے اور جس کے نقش قدم پر اور بولیوں کو چلنا پڑے گا - شایستہ و خواندہ جماعت میں ادبی بولی یعني خواندہ لوگوں کا روزمرہ ھی وہ خاص مرکز ھے جس کي طرف باقي لوگ اُس وقت کھنچ کر چلے آتے ھیں جب کہ وہ اپني جماعت سے الگ ھوجاتے ھیں اور اُن پر مقامي اثر نہیں رھتا - جو لوگ ابتداء میں یہاں آئے اُن میں زیادہ تر تعلیم یافتہ ، اچھي اوضاع و اطوار ، قابلیت و تہذیب والے لوگ تھے — وہ اپنے ساتھہ ایک ٹھریري زبان اور بہت بڑا خزانہ علم ادب لائے - اُن کو لکھنا پڑھنا آتا تھا ، انھوں نے ھر قسم کے مدرسے قائم کئے اور اس کی احتیاط کی کہ اُن کي اولاد تعلیم و تربیت میں اُن سے پیچھے نہ رھنے پائے — انھوں نے اپنے سماج کا سنگ بنیاد بھي مساویانہ حقوق و مراعات پر رکھا ، اس نے بھي زبان کو یکساں بنانے میں دیگر اسباب کي مدد کي — ان تعین کرنے والے حالات کا نہ کہ ھماري کسي ایسي خوبي کا کہ جس پر ھم فخر کر سکیں یہہ نتیجہ ھوا کہ انگلستان کے اوسط درجے کے لوگوں کي زبان اتني متجانس الاجزاء اور تکسالي انگریزي کے معیار کے مطابق نہیں ھے جتني کہ امریکہ کی آبادی کے حصوں اور اُن کے مختلف طبقوں کي ھے - جن اسباب نے اس میں یہہ بات پیدا کي انھیں نے اس میں آج تک اس کوقایم بھي رکھا - ھماري انجمنوں اور مجلسوں کے جمہوري وصف اور ملک میں تعلیم کے قریب قریب عام ھونے نے اس بارہ میں بہت کچھہ کام کیا کہ ھماري جماعت بھر میں قریب قریب یکساں زبان بولي جائے — اس میں کلام نہیں کہ اس سے پہلے کوئي ایسا ملک نہ تھا جہاں ادنی سے ادنی درجے کے لوگوں نے نصاب مدرسہ کي ایک ھي قسم کي کتابوں سے پڑھنا اور ھجے کرنا سیکھا ھو ، مقرر ، میز کے پاس کھڑے ھوکر لیکچر دینے والے اور منبر پر سے وعظ کہنے والے ایک ھي قسم کي زبان بولتے ھوئے سنے گئے ھوں اور جو ایک ھي قسم کي کتب و اخبارات پڑھتے ھوں ، جہاں ایک جگہہ سے دوسري جگہہ لوگ آباد ھوتے رھے

هوں اور آبادي اس قدر مخلوط اور مختلف طبقات و ممالک کے لوگوں میں اس قدر ارتباط هو ، مختصر یهه که اور مقامات سے زیادہ همارے یہاں هر قسم کا ارتباط زیادہ اپنا رنگ جماتا اور گہرا اثر کرتا ھے - هر وہ اثر جو اجزاء میں مجانست پیدا کرتا ھے اُسے جو آزادي و وسعت دائرۂ عمل یہاں نصیب ھے کہیں اور نہیں — یہي وجه ھے که کہیں اور کي ساري کی ساري اور اتني بڑي آبادي میں کبھي ایسا نہیں هوا که جیسے امریکه میں قریب قریب ایک هي قسم کي زبان بولي جاتي ھے اُس میں بھي بولي گئي هو — موجودہ تہذیب مع اُن بڑے بڑے نظام هائے حکومت کے جنہیں یہه پیدا کرتي ھے اور وسیع و کثیر میل جول کے جس کي یہه محرک هوتي اور جس کے لئے سہولتیں بہم پہنچاتي ھے ، اس قابل ھے که غیر آباد رقبہ هائے زمین پر جماعت کو اتنے بڑے پیمانے پر قایم کردے اور اُسے وهاں برقرار رکھے که جس کي مثال ازمنۂ ماضیه میں کہیں نہیں ملتی *

اپني مشترکه زبان کي آهسته آهسته آگے بڑھنے والي نمو کے لحاظ سے بھي هم نے اپنے برٹش اعزا کا ساتھه دیا ، اپنے اصلی وطن سے همارا گہرا تعلق ، وہ اشتراک تعلیم و تربیت جسے هم نے قایم رکھا ، اور علوم و ادب کے بارہ میں همارا اپنے اصلي وطن کو افضل تسلیم کرنا ، ان باتوں نے آج تک هم دونوں کي زبانوں کے اپنے اپنے طریق هائے نمو میں کوئي فرق نہیں پڑنے دیا - باوجودیکه همارے اور ان کے درمیان سمندر حایل ھے مگر باهم اس قسم کے باطني تعلقات هیں که جو هم کو ایک هي جماعت بنائے رکھتے هیں اس پر بھي هماري تراکیب و قواعد ناقص هیں - انگلستان کے نقاد هماري اعلیٰ درجے کي تحریر وتقریر دونوں میں فی نکالتے اور کہتے هیں که اُن میں ''امریکائیت'' کي بو آتی ھے اور لہجه اور روز مرہ کے محاورات میں تو صاف صاف فرق ھے - هم لوگوں میں ابھي تک کچھه پرانے لفظ، مرکبات ناقص اور معني باقي هیں جنہیں وہ چھوڑ چکے هیں ،

کچھہ لفظ جو ہمارے چلے آنے کے بعد وہاں پیدا ہوگئے انہیں ہم نے ابھي تک بولنا شروع نہیں کیا ، اور کچھہ لفظ ہم نے تراش لئے جنہیں وہ نہیں مانتے اور تسلیم نہیں کرتے - ان معاملات میں بروئے استدلال ہم بھي اتنے ہی حق بجانب ہیں جتنے وہ لیکن سوال تو یہہ ہے کہ ہم دونوں میں کس کا اجتہاد مستند ہے کہ جس کا پسند کیا ہوا استعمال صحیح انگریزي کا سنگ بنیاد رکھے گا - ابھي تک تو ہمنے چھوٹے بنے رہنے پر قناعت کی ہے لیکن شاید ہم ہمیشہ انہیں اپنا بزرگ نہ سمجھیں گے - ہماري بڑھتی ہوئي تعداد اور تربیت و اوضاع کی روز افزوں آزادي ہمارے دل میں یہہ خیال پیدا کردیگي کہ ہم اُن سے کچھہ کم نہیں ، روز بروز یہہ خیال ترقي کرتا جائے گا کہ ہم کیوں انہیں افضل سمجھیں ، پس ممکن ہے کہ ایک زمانہ ایسا آجائے جب کہ امریکہ کي انگریزي اور برطانیہ کي انگریزي کے مصالح ، ہیئت اور طریق استعمال الفاظ میں بہت ھي بڑا فرق نظر آنے لگے - ان رجحانات فارق کو روکنے اور ان کے نتائج سے بچنے کے لئے ہم توقع کرتے ہیں کہ اعلی درجے کے تعلیم یافتہ اصحاب علم ادب کے ذریعہ اپنا اثر ڈالیں گے - علم ادب ھي اُن قوتوں میں سے جو زبان کي حفاظت کرتي ہیں سب سے عمدہ ، سب سے بڑھکر جائز اور سب سے زبردست قوت ہے ، یہہ جتنا اچھا ہوتا ہے اتنا ھي عمدہ طور سے کام کرتا اور زبان و مکان کي رکاوٹوں سے آزاد رہتا ہے- علم ادب ھي کے ذریعہ‌سے امریکہ نے انگریزي کی توسیع میں شرکت کا حق حاصل کیا ، اور اسی ذریعہ سے حاصل کرتا رہے گا - امریکي نظم، فلسفہ اور سائنس کي جن اعلی تصانیف کو قدر و محبت کي نظر سے دیکھتے ہیں انہیں کو انگریز بھی عزیز رکھتے ہیں، اس بات نے انگریزي بولنے والوں کے دو بہت بڑے گروہوں کو متحد کر کے ایک جماعت بنا دیا اور اسي کو چاہئے کہ اس اتحاد کو قائم رکھے، ہمیں امید ہے کہ یہہ ایسا ھي کریگي- لیکن اس اتحاد کے ناقص و کامل ہونے کا مدار اس پر ہوگا کہ جماعت کا وہ حصہ جس تک علم

ایب کي رسائی هے اور جس کی یهه رهنمائي کرتا هے وہ باقي حصے پر اپنا کتنا اثر ڈال سکتا هے *

لیکن یهه نه تصور کرنا چاهئے که امریکه میں بولیاں هي نهیں هیں ، یهاں بهي هیں مگر همیں امید هے که جیسے آج ان میں اور ٹکسالی انگریزي میں بهت هي تهوڑا سا فرق هے ویسے هي عرصے تک یا همیشه رهے گا ، غایر نظر اصحاب نیو انگلینڈ (New England) مغربی اور جنوبی امریکه کے تعلیم یافته لوگوں کی زبان سے تاڑ لیتے هیں ، که وہ کهاں پیدا هوئے هیں ، جتني کسي کی تعلیم و تربیت کم هے اُتني هي یهه خصوصیات اُس کي زبان میں زیادہ نمایاں اور ممتاز طور سے نظر آتي هیں - اس ملک میں چهوٹی یا بڑي کوئي جگهه ایسي نهیں هے جهاں کے مرکبات ناقص یا لب و لهجه میں ایک خاص بات نه هو جو اسي جگه سے مخصوص هے اور جو اُن لوگوں میں نه پائي جاتي هو جن کے وطن کی زبان تعلیم کي خراد پر چڑهکرشسته نهیں هوئي یا جن کا حلقهٔ ارتباط بهت وسیع نهیں هے - هم سب اس بات سے واقف هیں که اسالیب تحریر و تقریر میں بهی کچهه نه کچهه فرق ضرور هے ، ایسے لفظ و مرکبات ناقص موجود هیں جو تقریر میں تو معیوب نهیں خیال کئے جاتے لیکن اگر کتابوں میں نظر پڑ جائیں تو مبتذل اور بهدے سمجهے جائیں گے ، بر خلاف اس کے ایسے لفظ و مرکبات ناقص بهي هیں جنهیں هم عبارت آرائي کے وقت تو لکهتے هیں لیکن اگر اُن سے تقریر میں کام لیا جائے تو بوئے " آورد " و تصنع آتي هے ، گو یهه فرق اتنا بڑا فرق نهیں هے که وہ ادبی انگریزي کو عام لوگوں کي انگریزي سے ایک بالکل جدا شے بنادے تاهم اس سے بهي انکار نهیں کیا جاسکتا که یه اُس فرق کي ابتداء ضرور هے — کسي ادبي زبان جس سے هم تاریخ کے ذریعه آگاہ هوئے هیں اور اُن کم تربیت یافته بولیوں کے درمیان جو ادبی زبان کے پهلو به پهلو استعمال عوام کے

سبب سے پیدا ہوگئیں اور جنہوں نے آخرش اُس کو تباہ کرکے اُس کی جگہہ چھین لی ، مابہ‌الامتیاز پیدا کرنے کے لئے مذکورہ فرق کو اپنی نوعیت بدلنے کی ضرورت نہیں ھے بلکہ مدارج بدلنے کی ضرورت ھے *

پس جیسا کہ ہم دیکھہ چکے ھیں کوئی چیز بولیوں کی نمو قطعاً نہیں روک سکتی ، حتیٰ کہ وہ اثرات بھی جو بہت ھی شد و مد کے ساتھہ شبیہہ زبان کو بحال خود قایم رکھتے ھیں اگر ان کو اپنا عمل کرنے کے لئے عمدہ سے عمدہ موقع جو حیطۂ امکان بشری میں‌ھین نصیب ہوں تو وہ صرف اتنا ھی کرسکتے ھیں کہ وہ اس رفتار نمو کی راہ میں قدم قدم پر روڑے اٹکاتے رھیں *

## زبانیں اور بولیاں

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب ہم نے کسی زبان (tongue) کا ذکر کیا ھے تو "بولی" (dialect) اور زبان (language) دونوں اصطلاحات کو اس طرح استعمال کیاھے جس‌سے اُن میں کوئی خصوصیت ظاھر نہیں‌ہوتی اور ایک کی جگہہ دوسری بولتے رھے ھیں ؛ جوکچھہ اس سے پہلے بیان ہوچکا اُس سے یہہ بھی عیاں ہوگیا ہوگا کہ ان دونوں میں ایک خاص اور ضروری فرق قایم کرنے یا اُن کے معنی میں تعین پیدا کرنے کی کوشش بھی فضول ھے ، کیونکہ یہہ دونوں لفظ آپس میں تعلق رکھنے والی زبانوں کے محض باھمی اختلاف مدارج ظاھر کرتے ھین — اگر "بولی" کے یہہ معنی لئےجائیں‌کہ وہ ایک مختصر جماعت کی مخصوص طرز گفتگو (idiom) ھے بمقابلہ ان جماعتوں کے جن کی مخصوص طرز گفتگو اس سے کسیقدر مختلف ھے تو نطق انسان کی کسی ھیئت کی نسبت بھی ، جس کا ھمیں علم ھے خواہ وہ مروج ہو یا متروک، یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ "بولی" نہیں ھے ، یا نہ تھی — علیٰ‌ھذاالقیاس اگر "زبان" کے یہہ معنی لئے جائیں کہ وہ ایک وسیلہ ھے بنی نوع کے ایک ممیز و ممتاز حصے کے مبادلۂ خیالات کا اور اسکی حالت اِس حصے کی قابلیت و استعداد کے مطابق ہوتی اور وہ اِسکی

ضرورت پوری کرتي هے تو یهه کهنا پڑتا هے که کوئی هیئت نطق انسان نهیں جس پر لفظ زبان کا اطلاق نه هوسکتا هو- هرملک اور هر زمانے میں تقریری زبان (spoken language) کي تمام تاریخ مختلف و متواتر هیآت کا ایک سلسله نظر آتي هے، ان هیآت میں سے بعض کو خارجي اسباب کي بدولت جو اکثر اتفاقي هوتے هیں ایک امتیاز و اهمیت اور دوام و رواج نصیب هوجاتا هے جو اوروں کو نهیں هوتا ؛ اسي اهمیت کے مدارج کو مد نظر رکهکر هم کسي کو مخصوص طرز گفتگو، کسیکو گنواری ، کسیکو بولي اور کسیکو زبان کهتے هیں - " فصل " اور " نوع " میں مابهالامتیاز قایم کرنے میں تاریخ طبیعیات کو بهي قدرے قلیل اسي طرح کی دقت کا سامنا کرنا پڑتا هے- طبیعیات میں بهی یهه دقت ویسي هی طاري و ساري اور لاینحل هوتي جیسی که لسانیات میں هے بشرطیکه لسانیات کیطرح محض " نوع " هي نهیں بلکه حیوانات و نباتات کي " اجناس " اور اعلی طبقات کے خد و خال سے معلوم هوتا که یهه ایک دوسرے کي ' یا مشترک مورث اعلی کي اولاد هیں اور ایک پشت سے دوسری پشت میں جو بتدریج فرق پڑا هے اس کا تمیز کرنا دشوار هوتا- اقلیم لسانیات میں نوع کا هیئت تبدیل کرنا محض ایک فرضي بات نهیں هے بلکه ایک بین حقیقت هے اور مطالعهٔ لسانیات کے ان اصول میں سے ایک اصول جس پر که اس کا سنگ بنیاد رکها گیا هے *

---

# پانچواں لیکچر

گذشتہ صحبت میں تغیرات لسان کے مختلف طریقوں پر کسی قدر تفیصل سے بحث کرنے کے بعد ہم ان حالات و کیفیات کی طرف برابر توجہ کرتے رہے جن کا ان اعمال تغیر پر اثر پڑتا ہے، جو کبھی اس عمل کو نمایاں کردیتی ہیں اور کبھی اس عمل کو، کبھی کسی عمل کی رفتار میں تیزی پیدا کردیتی ہیں اور کبھی ان اعمال کا متفقہ اثر گھٹا دیتی ہیں ـ اس کے بعد ہم نے اس کی تحقیقات کی کہ کیونکر مذکورہ اعمال بمرور ایام نطق انسان کی کسی ہیئت کو مختلف شکلوں میں منقسم کردیتے ہیں یا کسی زبان کو بدل کر اس کی بولیاں بناتے ہیں ـ ہم نے ان اسباب کا بھی تبصرہ کیا تھا جن کے باعث بولیوں کے اختلاف کو منازل ارتقاء طے کرنے میں مدد ملتی ہے، اور ان کا بھی جو اس ارتقاء کو محدود اور اس کی مخالفت کرتے ہیں حتیٰ کہ اختلاف سے یک رنگی پیدا ہوجاتی ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ یہہ سبب دو طرح کے ہیں : ایک قسم کا منبع اشخاص ہیں، لوگوں کی روش اور حالات پر مبنی ہیں اور ان کے اختلاف کی انتہا نہیں ؛ دوسری قسم کے اسباب کا، جن کا دائرہ عمل جماعتیں ہیں اور جن کی مورث ضرورت افہام و تفہیم مطالب ہے جو زبان کا مقصد اولین ہے، اثر یہہ ہوتا ہے کہ زبان میں یکرنگی و مجانست پیدا ہوتی ہے، شخصی خصوصیات وسیع تر وحدت کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائی جاتی ہیں ؛ یعنی شخص واحد اس سماج میں مدغم ہو جاتا ہے جس کا فرد ہے ـ زبان کیا ہے ؟ ایک نظام جو انسان کی معاشرت پسند طبع پر قایم کیا گیا اور اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی ضروریات معاشرت پوری ہوسکیں لہذا اگرچہ محض افراد ہی ہر لفظ اور اس کے معنی کی ساخت و اصلاح کا سبب ہیں لیکن درحقیقت جماعت ہی زبان بناتی اور بدلتی ہے ـ افراد کو قوت سالمی (molecular) اور جماعت کو قوت نامیہ (organic) سے تعبیر کرنا چاہئے ـ جیسا کہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں دونوں قوتیں ہمیشہ اپنا

اپنا کام کرتی رهتی هیں اور تاریخ زبان دونوں کے متفقہ اثرات کا ایک دفتر هے لیکن انفرادیت اور فرق پیدا کرنے والی قوتیں تہ میں پوشیدہ هیں ، بہت هی داخلی هیں اور نطق کے استعمال عام کا خاصہ هیں ، خارجی اسباب ان پر اثر نہیں کرسکتے ـ هم بجا طور سے دعوی کرسکتے هیں کہ زبان اختلاف کی طرف مائل رهتی هے مگر جن صورتوں میں اس سے کام لیا جاتا هے وہ اس کے اس میلان کو روکتی اور زایل کرتی حتی کہ اس کا رخ بدل دیتی هیں ، وہ اس کی وحدت کو قائم رکھتی اور جہاں یہہ وحدت مفقود هے وهاں اسے پیدا کر دیتی هیں *

## بولیاں قدیم نہیں هیں

زمانۂ حال میں لسانیات پر خامہ فرسائی کرنے والے دو ایک اصحاب نے بہت بڑی غلطی یہہ کی هے کہ زبان کی یکسانی اور بولیوں کے اختلاف میں جو باهمی تعلقات هیں انہیں بالکل هی الٹ دیا، اس سے تمام تاریخ ارتقائے لسان الٹ جاتی هے ـ عصر حاضرہ کی ترقی یافتہ بولیوں کی روش اور ان کے موجودہ فرق مٹ کر وسیع خطوں میں متجانس الاجزاء زبان پیدا هونے سے بے انتہا متاثر هوکر اور اُن قوتوں کی نوعیت نظر انداز کرکے جن کی وجہ سے بولیوں کی یہہ روش عرصۂ وجود میں آئی ، ان مصنفین نے یہہ دعوی کیا هے کہ زبان کا فطری رجحان یہہ هے کہ اختلاف سے یکسانی ظہور پذیر هو ، بولیاں زبان سے مقدم هیں اور نطق انسان کی ابتداء ، لاتعدولا تحصی بولیوں سے هوئی جو ابتداء هی سے آپس میں مل جل اور گھٹ رهی تھیں ـ ایک ایسی رائے کی تردید میں وقت صرف کرنا قطعی فضول هے جس کی غلطی جو کچھہ کہ هم کہہ چکے هیں اُس سے صاف صاف ظاهر هے تاهم اس کے متعلق تھوڑی سی بحث کیجاتی هے تاکہ دو ایک اصول بخوبی سمجھہ میں آجائیں جن کا اچھی طرح سمجھنا اس لئے ضروری هے کہ مزید تحقیقات بوجہ احسن کی جاسکے

## بولیوں کے اختلاف کی توضیح

اس کے تسلیم کرنے میں کسی کو تامل نہوگا کہ دو بولیوں کے درمیان جن کا ماخذ ایک ھے جو فرق ھے وہ بے انتہا اختلافات پر اور ان اختلافات کے مجموعہ اور مجموعی اثر پر مبنی ھے ، مثلاً جو لفظ ایک میں موجود ھیں وہ دوسری میں نہیں پائے جاتے یا پائے تو جاتے ھیں مگر اُن کا تلفظ الگ الگ ھے یا اُن کے معنی میں یونہیں سا یا بہت بڑا فرق ھے ، یا بعض مرکبات یا ھیأت ان میں سے ایک کے لئے مخصوص ھیں ، یا دونوں میں مروج ھیں تو تبدیل ھیئت کے مدارج میں فرق ھے ، یا بعض مرکبات ایسے ھیں کہ ایک بولی میں تو وہ بامعنی ھیں مگر دوسری میں بالکل مہمل - اس قسم کے اختلافات کا رفتہ رفتہ پیدا ھوجانا ایک ایسا امر ھے جو ھمیں تاریخ لسان کے اُس زمانے میں برابر وقوع پذیر ھوتا نظر آتا ھے جس کا حال ادبی تحریرات سے معلوم ھوتا ھے ، بلکہ گذشتہ ھی پر کیا حصر ھے آج بھی ایسا ھی ھو رھا ھے - اگر truth (سچ) کے معنی میں لاطینی میں verita ھسپانی میں verdad ، فرانسیسی میں verité اور انگریزی میں verity مستعمل ھے تو اس کا سبب یہہ نہ سمجھنا چاھئے کہ ایک زمانہ تھا جب کہ یہہ تمام لفظ ایک ھی قوم میں مروج تھے حتی کہ ان میں سے بعض نے ایک کو پسند کیا اور بعض نے دوسرے کو اور ان میں سے ھر لفظ کا پسند کرنے والا گروہ اور الفاظ کے پسند کرنے والے گروھوں سے الگ ھوکر ایک جماعت بن گیا ، بلکہ اس کی وجہہ یہہ تھی کہ کسی زمانے میں ایک قوم ایک لفظ اس معنی کے لئے بولتی تھی جو ان تمام الفاظ میں سے کسی ایک سے بالکل ملتا تھا یا ان میں سے ھر ایک سے مشابہ تھا ، اسی لفظ سے یہہ تمام لفظ معمولی طور سے جب کہ زبان بذریعۂ روایت منتقل ھورھی تھی نکلے ھیں - نقل لسان بذریعۂ روایت اس احتمال سے کبھی ارفع نہیں ھے کہ لسان میں تغیر ھوگا - یہہ ایک اتفاق کی بات ھے کہ بلاواسطہ تاریخی شہادت کی بناء پر ھمیں ان الفاظ کی نسبت

معلوم ہے کہ یہہ کس لفظ سے نکلے ہیں اور جو لوگ اس کو بولتے تھے وہ کون تھے ؛ یہہ اصلی لفظ vēritāt (veritas کی حالت فاعلی) تھا اور روما کی زبان یعنی لاطینی سے اس کا تعلق تھا اس کی موجودہ شکلیں صرف تخریب صوتی کے معمولی اثروں کو ظاہر کرتی ہیں - اسیطرح اگر میں attend بولتا ہوں تو فرانسیسی attendez ، ہم دونوں کے الفاظ کے تلفظ اور قواعدی شکل (یعنی فرانسیسی کے لفظ میں علامت جمع موجود ہے جو انگریزی کے لفظ میں نہیں ہے) اور معنی میں (فرانسیسی میں اس کے معنی ہیں انتظار کرنا) فرق ہے اور ان تمام صورتوں میں باستثنائے صورت آخر دونوں لاطینی لفظ attendite سے نہیں ملتے ، باوجود اس کے یہہ دونوں اسی سے نکلے ہیں ، کوئی رومانی attend یا attendez نہ بولتا تھا - اب اسی طریق استدلال کو اور صورتوں میں کام میں لاتے ہیں اور باوجودیکہ بلاواسطہ تاریخی شہادت ہماری دستگیری نہیں کرتی مگر نتیجہ یہی نکلتا ہے - مثلاً گو ہم true' جرمنی والے treu ، ہالینڈ والے tro' اور نیدرلینڈ والے trouw بولتے ہیں مگر اس میں کبھی شک نہیں ہوتا کہ ہم سب کے پاس قریب قریب ایک ہی لفظ ہے جو ایک ہی معنی میں مستعمل ہے اور ایسی روایت کے ذریعہ جس میں فرق نہیں آنے پایا ، ہم کو کسی قدیم جماعت سے ملا ہے جس میں اس کا سا کوئی لفظ بولا جاتا تھا—اس یقین کے بعد ہم اس کے دریافت کرنے کی فکر میں پڑجاتے ہیں کہ وہ لفظ کیا تھا اور اس میں کیوں اور کیا کیا تغیر ہوئے کہ جن کی وجہہ سے یہہ شکلیں پیدا ہوگئیں جو آج نظر پڑتی ہیں - ہمارے لفظ father اور اینگلوسیکسن fæder ، اسلینڈی fadir ، ڈچ vader اور جرمنی vater میں جو فرق ہے وہ verity اور اس کے مشابہات کی طرح ہمیں اس بات کے فرض کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتا کہ ایک زمانہ تھا کہ جب ایک ہی جماعت کی مختلف قدیم بولیوں میں یہہ لفظ رائج تھے بلکہ ہم یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ ایک جماعت کی کئی

جماعتیں بنجانے کا نتیجہ هیں ، ان سب کا جب لاطیني کے pater ، یوناني کے patēr ، فارسي کے peder ( پدر ) اور سنسکرت کے pitar (पितृ) سے مقابلہ کیا جاتا ھے جو صریحاً ایک ھي لفظ کي مختلف شکلیں هیں جس سے کہ یہہ پیدا هوئے هیں ، تو بھی همارے استنباط پر اس سے کوئي اثر نہیں پڑتا - اب هم پھر اسي مثال کیطرف رجوع کرتے هیں جسکا اس سے پہلے ذکر آچکا ھے یعني لفظ is — اس کا جرمن مترادف ist ، لاطیني est ، یوناني esti ، لتھوانی esti ، سربي yesti ، فارسي est ( است ) اور سنسکرت asti (अस्ति) ھے — طالب‌علم لسانیات کے نزدیک یہہ لفظ اس سے زیادہ کچھہ حقیقت نہیں رکھتے کہ وہ ایک ھي لفظ کی کسیقدر مسخ شدہ صورتیں هیں - اس کا فرق اُن بے انتہا فرقوں میں سے ایک فرق ھے جن کے باعث یہہ دونیں الگ الگ نظر آتي هیں — اس میں کلام نہیں کہ معاصر تحریرات موجود نہیں هیں کہ هم بے شک و شبہہ اُن لوگوں تک پہنچ جائیں جن میں یہہ لفظ پیدا هوا تھا اور اُس زمانے کا پتا لگالیں جب یہہ بنا تھا، لیکن جیسے هم مسطورالصدر صورتوں میں یہہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور نہ تھے کہ اشکال زیربحث الگ الگ قدیم الفاظ کي هیأت مختلفہ کي قایم مقام هیں ویسے هي اب بھی یہہ ماننا ضروري نہیں کہ ist وغیرہ قدیم الفاظ کي موجودہ شکلیں هیں ، اور ان سب سے یہہ ظاهر هوتا ھے کہ کسي زمانے میں بہت سي بولیاں رائج تھیں جن میں فعل to be (هونا) کا صیغۂ واحد غائب‌حال مختلف طرح سے ظاهر کیا جاتا تھا ، اور نہ یہہ تسلیم کرنا هي لازم آتا ھے کہ جن قوموں میں یہہ لفظ بولے جاتے هیں وہ کسي سابقہ جماعت کے گروهوں (groups) کی اولاد هیں جن میں سے کسي نے ist ، کسي نے est اور کسي نے esti پسند کر لیا - برخلاف اس کے اُس یقین واثق کي بناء پر جو منطقي استدلال سے پیدا هوتا ھے ، هم یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ جن لفظوں پر هم غور کر رھے هیں وہ سب ایک ماخذ واحد یعني

asti ( अस्ति ) سے نکلے هیں اور یهه بهی اُسي استدلال سے مستنبط هوتا هے که اگر ایک جماعت نے جس کا وجود هم اسباب کو مدنظر رکهکر تصور کرسکتے هیں ، زمانهٔ ماضی میں ، جو همارے علم سے خارج هے ، مادہ فعل as (अस) جس کے معني هیں ex istence ( موجود هونا ) اور ضمیر ti ( †ति ) کو جس کے معنی هیں that (وہ) ملاکر اصلي لفظ (asti) نه بنایا هوتا تو یهه لفظ عرصه وجود هي میں نه آتے *

مذکورہ استدلال کا اطلاق صرف انهیں صورتوں پر نهیں هوتا جو زیر بحث رهي هیں ، بلکه بولیوں میں جو جو فرق پڑے هین اُن سب پر هوتا هے - کچهه هم هی اس طرز استدلال سے کام نهیں لیتے بلکه اُن اصحاب کا بهی جو اس کے قائل هیں که بولیاں زبان سے مقدم هیں ، طرز استدلال هر صورت میں یهي هے - جس تقابل و استنباط کي هم توضیح کرتے چلے آئے هیں وہ تحقیقات لساني میں علمائے لسانیات تقابل کے معمول هین اور مخالفین کو علمائے لسانیات تقابل هي کے زمرے مین شمار کئے جانے کی آرزو هے ، صرف فرق اتنا هے که یهه بزرگوار یهه نهیں سمجهتے که بولیوں کے سارے کے سارے فرق کا دار و مدار اسي قسم کے اختلاف هیں اور یهه که اگر یهي اختلاف قدم قدم پر یهه بتائیں که دراصل ایک شئے واحد اُن کا ماخذ هے تو وہ من حیث المجموع وحدت ماخذ پر دلالت کریں گے - همیں بتایا جاتا هے که "جس طرح قوم سے پهلے خاندانون، قبیلوں، جماعتون اور قوموں کے حصوں کا هونا ضروري هے اسی طرح زبان سے پهلے بولیاں تهیں" (میکس مولر ) اس طرز استدلال میں اُس تمام طرز استدلال کي طرح ، جس سے اُس رائے کو مستحکم و استوار کیا جاتا هے جس کي هم

---

† یہاں مصنف سے لغزش هوئي هے - ति علامت صیغهٔ واحد غائب حال ضرور هے مگر اس کے کچهه معني نهیں هیں کیونکه که یهه प्रत्यय هے جس کے کچهه معنی نهیں هوتے

مخالفت کررهے هیں ، یهه مغالطه مخفي هے که یهه محض سطحي هے — بجائے اس کے که یهه تاریخي ارتقاء کے ابتدائي واقعات سے سلسلهٔ بحث شروع کرے اس کے وسطي زمانے کے واقعات سے بحث کرنا شروع کرتا هے — اگر هم یهه تسلیم کرتے هیں که خاندان ' قبائل، اور حصص اقوام تاریخ انسان کے عناصر أولی هیں اور ان میں سے هرایک جس خطهٔ زمین پر آج آباد هے أسی سے خود بخود پیدا هوا هے تو محض بربنائے مشابهت هي نهیں بلکه ایک تاریخي نتیجے کے طور پر یهه اخذ کیا جاسکتا هے که ابتدائي زمانوں میں هي نطق انسان میں بے انتها اختلاف تھے مگر یهه اختلاف اساسي تھے بولیوں کے اختلاف نه تھے — لیکن آبادي کے حصوں کے تتر بتر هونے کے اگر یهه معنی هیں که لوگ پهلے ایک هی مقام پر آباد تھے اور بعد میں منتشر هوئے ، اور اگر یهه ضروري هے که گذشته تاریخ نوع انسان کی تحقیق کرتے کرتے هم أس منزل پر پهنچ جائیں جهاں معدودے چند خاندان یا محض ایک مرد اور ایک عورت رهجاتے هیں جن کي تعداد طبعاً بڑه اور پهیل کر منتشر هوئي اور چھوٹي چھوٹي جماعتیں بن گئیں اور ان جماعتوں نے بعد میں گھل مل کر بڑي جماعتوں کي شکل اختیار کرلي ( اور اس سے کوئي انکار بھي نهیں کرسکتا ) تو پھر مشابهت اور تاریخی ضرورت دونوں سے یهه منتج هوتا هے که همنے زبان اور بولي کے درمیان جو تعلق اوپر بیان کیا هے وهی تعلق درست اور سچا هے ، یعني جماعتوں کے پھیلنے اور تعلقات قطع هونے کے ساتهه بولیاں نمو کرتي اور متفرع هوتی هیں اور جب وہ گھل مل کر ایک هونے لگتي هیں تو بولیوں میں مجانست پیدا هو جاتي هے *

## بولیوں کے اختلاف کا کم هونا

بے شبه ازمنهٔ ماضیه میں ایک هي زبان کا روئے زمین کے وسیع قطعات پر پهیلنا ناممکن تها ، اور مرور ایام کے ساتهه ساتهه من حیثیت المجموع نطق انسان کے اختلاف کم هوتے جاتے هیں لیکن اس کا باعث فقط

یہہ ھے کہ وہ خارجي اسباب جو زبان کے فطري میلان اختلاف کا
سد باب کرتے ھیں زیادہ مکمل ھوتے جارھے ھیں – جس طرح کہ
امریکہ میں ایک واحد و تربیت‌یافتہ قوم جس کي زبان متجانس‌الاجزاء
ھے ؛ وحشي قوموں کا مع اُن کي مختلف‌النوع زبانوں کے استیصال
کررھی ھے ، اسي طرح یہہ کام تھوڑا بہت ھرجگہ ھورھا ھے — تہذیب
اور وہ کیفیات جنہیں تہذیب پیدا کرتي ھے بربریت اور اثرات فارق پر
غالب آرھي ھیں — اس واقعہ سے کہ فرانسیسي ، هسپاني اور ایطالوي
ھماري جماعت میں داخل ھوکر سب کے سب verity بولنا
سیکھہ لیتے ھیں یہہ بات ثابت نہیں ھوتي کہ vérité, verity
verdad اور verità مختلف قدیم بولیوں کے لفظ ھیں جو
رفتہ رفتہ وحدت پیدا کردیں گے اور نہ زمانۂ حال کی تربیت‌یافتہ
زبانوں کے دور دور تک پھیلے ھوئے ھونے میں کوئی بات پائي جاتی ھے
جس سے یہہ سان گمان بھي ھو کہ یکسان و یکرنگ زبان سے بولیاں
مقدم ھیں اور ھر جگہ بولیوں سے زبان پیدا ھوئي ھے *

## بولیوں کے اختلاف کا اجتماع

یہہ سچ ھے کہ تاریخ لسان کے ھرزمانے میں اُس میں کسیقدر اختلاف
ضرور رھا ھے جس کو بولی کے اختلاف سے تعبیر کرسکتے ھیں – ھم بتا
چکے ھیں کہ خود ھماري قوم میں جہاں زبان کی یکسانی روئے زمین کي
کسی زبان کی یکساني سے کم نہیں ھے دو آدمیوں کی گفتگو بالکل یکساں
نہیں ھے یا اگر ایسي صورت پیدا ھوجائے کہ ان میں سے ھر ایک بجائے
خود روایات لسانی کا باني بن جائے تو وہ ایسی زبان پھیلائےگا جو من‌وعن
یکساں نہوگي — پس ھمیں ماننا پڑیگا کہ چھوٹي سے چھوٹي جماعت کے
بھي ، جس نے کسی موجودہ زبان یا زبانوں کے خاندان کا سنگ بنیاد
رکھا ھے ، افراد یا خاندانوں کے روزمرہ ( idioms ) میں ضرور فرق تھا ،
اور پھر اگر ھم یہہ فرض کرلیں کہ اس جماعت کے بہت ھي چھوٹے
چھوٹے حصے منتشر ھوگئے اور ھر حصہ ایک الگ جماعت کا جنم داتا

بن گیا تو اس مقولے میں کسیقدر صداقت پائی جائے گی، کہ ان جماعتوں کی تاریخ بولیوں کے اُن اختلافات سے شروع ہوئی جو پہلے ہی بڑہ چکے تھے-انتشار سے پہلے اصلی جماعت جس قدر زیادہ پھیلی ہوئی تھی اسیقدر مقامی اختلاف زیادہ نمایاں تھے مگر اس کا مطلب یہہ نہیں ہے کہ آپس میں لوگ ایک دوسرے کی بات ہی نہ سمجھتے تھے—جتنا مقامی اختلاف زیادہ تھا اتنا ہی بعد میں فرق بھی زیادہ پڑتا گیا، لیکن بولیوں کے یہہ اختلاف بذات خود سابقہ نمو کا نتیجہ اور بالکل بے معنی تھے کیونکہ ابتداً وحدت زبان میں مخل نہ تھے، نظر تعمق سے دیکھنے سے بھی ان کا پتا روزمرہ کی اُن خصوصیات میں نہیں لگ سکتا جو بعد میں پیدا ہوگئیں - اور یہہ دعوی قطعی غلط ہے کہ خصوصیات اصلی اور قدیم ہیں یا یہہ کہ ابتدائی زمانے کے خفیف اختلاف ان کا منبع اور باعث ہیں بلکہ یہہ کہنا چاہئے، اور اس میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں ہے، کہ مابعد کی بولیاں ایک متجانس الاجزاء زبان کے رفتہ رفتہ اپنے مرکز ثقل سے دور نکل جانے سے ظہور پذیر ہوئی ہیں *

## تحصیل زبان

ناتربیت یافتہ جماعت میں جن اختلافات استعمال کا ہونا حیطۂ امکان میں ہے اُن کی قدر و قیمت بہت بڑھی ہوئی ہے، یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ دعوی محض ایک قیاس بعید از حقیقت ہے- یہہ اختلاف اُن لوگوں میں ہمیشہ پائے جاتے ہیں جن کو ایک ہی زبان کا بولنے والا محض اس لئے تصور کیا جاتا ہے کہ اُن میں سے ایک دوسرے کو اپنا مافی الضمیر بے تکلف سمجھا سکتا ہے - جسے ہم " تحصیل زبان " سے تعبیر کرتے ہیں اُس کا پہلا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے اختلاف معدوم ہوجاتے ہیں اور یکرنگی زبان کا دائرہ وسیع اور درجۂ کمال بلند ہوجاتا ہے - تحصیل زبان جن اختلافات پر اپنے نقش مرتسم کرتی ہے اُن کے مدارج میں خواہ کم فرق ہو خواہ زیادہ مگر یہہ ابتداء سے انتہاء

تک اپنا کام بذریعۂ انتخاب انجام دیتی ہے نہ کہ بذریعۂ ادغام - مختلف مقامات و اشخاص کے استعمال کے فرقوں کا اوسط نہیں نکالا جاتا ، بلکہ جماعت کے ایک جزو کے مستعملات کو ایک اصول یا قاعدہ تسلیم کرلیا جاتا ہے جس کی پابندی مابقي جزو کے لئے لازمی قرار دیجاتي ہےاوران مستعملات کي حدود سے قدم نکالنے کي روک تھام یا قطعي ممانعت کردي جاتی ہے- اس سے استعمال زباں میں ایک طرح کا وقوف وشعور اور غوروخوض داخل ہوجاتا ہے - لوگ پہلے عام وسائل افہام و تفہیم سے بےغورو خوض اور طبعي طریقے سے کام لیتے تھے ، محض ضروریات افہام و تفہیم اُن کی مشعل ہدایت تھیں اور ضروریات بھي وہ جن کو دل محسوس کرتا رہے مگر جن کی معقولیت کو زباں نہ ثابت کرسکے ، اب چند نمونوں کي ایک مسلم و معروف طریقے سے تقلید کي جاتي ہے اور معاملات تکلم میں مستند اساتذہ کے سامنے سر تسلیم خم کردیا جاتا ہے- سب سے اچھے بولنے والے یعني وہ لوگ جو لفظوں کو بہت ہي صحت کے ساتھہ بولتے اور بہت ہي اچھے اور زوردار معني میں استعمال کرتے ہیں اوروں کے استاد بن بیٹھتے ہیں - تحصیل زبان کا اثر چاہے جس طرح پڑے ، خواہ جولوگ اس اعزاز کے مستحق ہیں اُن کو سند ماننے سے یا عام علم ادب کے ذریعہ جو روایتاً پہنچا ہے ، خواہ اس سے بھی افضل طریقے یعني قواعد و لغات کی تحصیل اور نوشت و خواند اور دولت علم سے بہرہ‌مند ہونے سے ، مگر اس کي نوعیت میں فرق نہیں پڑتا ، یہہ برابر ایک ہی طریقے سے وہ نتائج پیدا کرتی رہتی ہے جو زبان کي ترصیص کے ضامن اور تخلیص و تہذیب کے کفیل ہیں — یہہ قومي مستعملات کي مشیر و خضر راہ ہے نہ کہ حاکم و فرماں‌فرما — یہہ زبان سے اُن بے انتہا ذرایع اظہار خیالات کو جنہیں ان‌پڑھ اُس میں داخل کرنا چاہتے ہیں خارج نہیں کرتي ، اسے اس قسم کے مواد و مصالح سے کام ہي نہیں پڑتا — بعض اصحاب کي تحریر و تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا نطق سے کام لینے والا ناتربیت‌یافتہ شخص

مجبور ھے کہ بے شمار نئے لفظ اور شکلیں تراشے اور اپنے مخلوقات لسانی کی کثرت کے نشے میں سرشار رھے حتی کہ قواعد آکر اُس کی بیہودہ‌سری کی حد معین اور عام زبان کو تراش خراش کر اُس کی ایک معقول جسامت مقرر کردے ' مگر وسائل زبان میں وسعت پیدا کرنا نہ تو کھیل ھے اور نہ کوئی دل‌فریب کام - جب پیاپے لفظ ھونٹوں تک چلے آتے اور اظہار کے طالب ھوتے ھیں تو ھم لغات و قواعد کی کتابوں میں یہہ دیکھنے نہیں بیٹھتے کہ انہیں استعمال کریں یا نکریں - نموئے لسانی ایک آھستہ آھستہ ظہورپذیر ھونے والا عمل ھے جس کا ضرورت یا تقاضائے محل استعمال نے زبان کے بولنے والوں کو زبردستی منبع بنادیا - ھر شخص کا مجبور ھونا کہ اپنی بات اوروں کو سمجھادے اور اوروں کی خود سمجھہ لے اس بات کے لئے روک تھام اور کافی روک تھام ھے کہ وہ جدھر چاھے منہ اٹھاکر نہ نکل جائے--- ارتقائے زبان کا خاص عنصر کفایت شعاری ھے ' ھر بولی میں جو چیز فضول ھے ' جس کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑتی ' وہ خود بخود معدوم و متروک ھوجاتی ھے اور اس کا انتظار بھی نہیں کرتی، کہ قواعد داں کی مقراض اصلاح آکر اُس کی قطع و برید کرے- گوناگوں اسالیب و مقولات و مرکبات ناقص جو ناقص افہام و تفہیم کے باعث ایک ھی جماعت کی حدود میں بے روک توک پیدا ھوگئے ھیں ' تعلیم و تحصیل اُن میں سے اُن کا انتخاب کرلیا کرتی ھے جنہیں سمجھتی ھے کہ سب کے نزدیک اس قابل ھیں کہ تباہ و برباد نہ ھونے دئے جائیں - یہہ اچھی باتوں کو قایم رکھتی ' برائیوں سے خبردار اور ان لغزشوں کی اصلاح کرتی ھے جو ایک حصۂ جماعت سے استعمال مروج کے خلاف سرزد ھوتی رھتی ھیں - پس تربیت‌یافتہ زبان محض وہ زبان ھے جس کی طبعی نمو ایک عرصے تک اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ بولنے والوں کے سایۂ عاطفت میں دانستہ و باحتیاط ھوتی رھی ھے اور جو اس لئے اُن کے سپرد کی گئی ھے کہ وہ اس کا ایک معیار قائم رکھیں ' اس کو بدصورت بنانے والی تبدیلیوں سے بچائیں اور بلند خیالات اور دقیق معانی کے لئے اسالیب وضع کرکے اُسے مالا مال کریں ' مختصر یہہ کہ

وہ اپنے غور و خوض کئے ہوئے روزمرہ کو اُن لوگوں میں رائج کریں جن کي تعلیم ناقص هے اور جماعت کے اُن گروهوں میں پهیلائیں جو زیادہ بےپرواہ هیں *

## بولیوں کي باهمي مطابقت همیشه وحدت ماخذ پر دلالت کرتي هے

یهہ صریحاً ایک فضول سی بات هے که زبان کے زمان ارتقاء میں کهیں کوئي خط فاصل قائم کرنے کی کوشش کي جائے ، یعنی یهہ کها جائے که فلاں فلاں اختلاف تو ما بعد کي نمو کے نتائج هیں اور فلاں فلاں اصلي هیں یعني وہ نطق انسان کے قدیم فرقوں اور عدم تمدین کا ایک حصه هیں — نطق کے استعمال و نوعیت اور وہ قوتیں جو اُس پر اثر ڈالتي اور تغیرات پیدا کرتي رهي هیں تاریخ نطق کے کسي دور میں کبهي نهیں بدلیں خواہ حالات کیسے هی کیوں نه بدلتے رهے هوں اور اس نے کتنے هي روپ کیوں نه بهرے هوں ؛ اور اس کے نامعلوم ماضي کی تحقیقات کا اس کے سوا اور کوئي طریقه نهیں که اس کے "حال" اور ضبط تحریر میں لائے هوئے "ماضي" کا بغور مطالعه کیا جائے اور جو قوانین و اصول اس مطالعے کي مدد سے اخذ کئے جائیں اُن کي توسیع و اطلاق ازمنه ماضیۂ کي کیفیات پر کیا جائے۔هم اپنے ایک گذشته دعوے کا اعادہ کرتے اور کهتے هیں که اقلیم زبان میں بهي اقلیم طبیعیات کي طرح یکساں معلول دلالت کرتے هیں که اُن کے علل بهي یکساں هیں ، اور جو اس کا مدعی هے که قدیم بولیوں اور نطق کي شکلوں کي اصل اور وصف موجودہ بولیوں اور نطق کي شکلوں کي اصل اور وصف سے اساسي اختلاف رکهتے هیں اس کي مثال اُس ارضیات‌داں کي سي هے جو اس کو تو مانتا هے که زمانۂ حال کے کنکر اور کنکریلے طبقات تو پاني کے اعمال کے اثر سے بنے هیں لیکن زمانۂ قدیم کے مکتل اور احجار رملي کي ساخت میں پاني کو دخل نهیں *

تاریخ لساني کي هر منزل کے ارتقاء میں تسلسل اور یکساني کا پایا جانا اور لساني مطابقتوں کا ، جہاں جہاں اُن کا پتا لگتا ھے ، وحدت اصل اور مشارکت روایت ثابت کرنے کے قابل ہونا وہ صداقتیں ھیں جن کو میدان تحقیقات لسان میں آگے قدم بڑھاتے وقت ھمیں یاد رکھنا چاھئے — اگر مختلف زبانوں میں ایسے لفظ پائے جائیں جو پتا دیتے ھوں کہ باوجود اختلاف شکل و معني ایک ھي لفظ سب میں رائج ھے تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ یہہ نتیجہ نکالا جائے کہ یہہ سب لفظ ایک ھي لفظ کے مظہر مشترک ھیں جس کو کسي زمانے میں ایک جماعت نے بنایا اور اختیار کیا ، اور اسي لفظ سے یہہ لفظ اعمال و روایت لساني کے ذریعہ نکلے ھیں جو آج بھی موجود ھیں اور جن کی وجہ سے ھمیشہ اور ھرجگہ ممکن ھے کہ لفظوں کی ظاھري صورت اور باطنی ھیئت میں فرق آجائے - یہہ سچ ھے کہ زبان میں بعض بعض ایسے لفظ بھی ملتے ھیں جو بظاھر شکل و شباھت میں یکساں ھیں لیکن اُن کے ماخذ بالکل الگ الگ ھیں ، ان سے ھم ایک بعد کے لیکچر (نمبر ۱۰) میں خاص طور سے بحث کریں گے لیکن اس قسم کے مستثنیات قاعدے کو کالعدم نہیں کرتے ، ان کا وجود اشتقاقیات‌داں پر صرف یہہ فرض عاید کرتا ھے کہ لفظوں کا مقابلہ کرتے وقت زیادہ حزم و احتیاط سے کام لے اور جن لفظوں سے بحث کررھا ھے اُن کی تاریخ کا بخوبي مطالعہ کرے - یہہ بھي ممکن ھے کہ دو زبانوں میں کچھہ لفظ ایسے بھي مل جائیں جن کي تاریخ میں حقیقي مطابقت موجود ھو مگر اس سے یہہ نہ ثابت ھوتا ھو کہ دونوں زبانیں در اصل ایک ھیں یا اگر کچھہ ثابت ھوتا ھو تو یہہ کہ انھوں نے ایک دوسرے کے خزانۂ اسالیب بیان سے استفادہ کیا ھے - مثال کے طور پر ھماري ھي زبان کو لیجئے قطع نظر اس سے کہ دو مختلف قوموں کی زبانوں سے ملکر بني ھے اس نے کم‌وبیش یورپ کی ھر زبان سے اور ایشیا ، افریقہ اور امریکا کی اکثر زبانوں سے لفظ لئے ھیں باوجود اس کے یہہ ظاھر ھے کہ قرض لینے کي بھی ایک حد ھے کیا

بلحاظ مدارج اور کیا بلحاظ نوعیت ، اور طالب علم لسانیات بآسانی پہچان سکتا ہے کہ اس کے نتائج کون سے ہیں اور روایات لسانی کی اصلی مشارکت کے نتائج کون سے *

## پیدایشی تعلق کی بناء پر زبانوں کا زمروں میں تقسیم کیا جانا

جو طریقہ کہ ہمیں اُن زبانوں کی تقسیم کے لئے اختیار کرنا چاہئے جو بنی نوع آج بولتے ہیں یا ازمنۂ ماضیہ میں بولتے تھے اُن اصول سے خود بخود پیدا ہوتا ہے جو ہم قائم کرچکے ہیں — ہم دیکھہ چکے ہیں کہ کسی زبان کو کیوں نہ لیا جائے وہ ایک حالت میں نہیں رہتی ، ہر زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے کیا بلحاظ ساخت اور کیا بلحاظ لغات ، اور رفتار زمانہ کے ساتھہ ساتھہ مختلف بولیوں اور شکلوں میں منقسم ہوتی رہتی ہے — کوئی موجودہ زبان ، کوئی ضبط تحریر میں لائی ہوئی زبان ، جیسی کی تیسی نہیں ، ان میں سے ہرایک کسی ابتدائی زمانے کی زبان سے نکلی ہے جس سے کہ دیگر موجودہ اور ضبط تحریر میں لائی ہوئی زبانیں بھی شاید نکلی ہیں — جب یہہ سیدھا سادہ پتا ہماری رہنمائی کرے تو پھر نطق انسان کی بھول بھلیاں کیونکر بھول بھلیاں بنی رہ سکتی ہے ، اس میں وہ راستے داخل ہوتے ہیں جن پر ہم آنکھہ بند کرکے چل سکتے ہیں - صرف جو زبانیں معلوم ہیں اُن کے تعلقات کو مدنظر رکھہ کر اُن کو زمروں میں تقسیم کرنے کی ضرورت ہے ، اور وہ اس طور سے کہ سب سے پہلے تو اُن زبانوں کو ایک ہی سلک میں منسلک کردیں جن کی تمام و کمال ساخت اور وہ باتیں جو تاریخ ہمیں اُن کے ماخذ کے بارہ میں بتاتی ہے ، انہیں ایسے صریح طور سے ایک ہی اصل کی فرع ثابت کرتی ہیں کہ کٹر سے کٹر منکر کی بھی مجال نہیں کہ اُن کے تعلق سے انکار کرسکے ، اور اس کے بعد ہم صراحت سے ابہام کی طرف متوجہ ہوں یعنی بہت ہی قریب کا تعلق رکھنے والی زبانوں کو ختم کرکے بہت ہی بعید کا تعلق رکھنے والی زبانوں کی تقسیم میں مصروف ہوں

حتی که شهباز فکر سدرۃ المنتہائے پرواز پر پہنچ کر نواپرداز عجز برتو پروازي هو اور تجزیۂ و تحلیل اور استنباط و استقراء دستگیری سے عاجز هو جائیں - ابتداء میں شاہ راہ بہت هي صاف نظر آتي هے اور سیدهي هے اور بہت هي بےپرواہ سالک بهی بےخوف ضلالت اس کي جادہ پیمائی کرسکتا هے لیکن منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے سخت ریاضت و مشقت کے علاوہ دیدۂ دوربین و حقیقت شناس کي بهي ضرورت هے *

اب تهوڑي سي دیر کے لئے اپنی اساسي تحقیقات کي راہ راست سے یعنی " هم یوں اور یوں کیوں بولتے هیں " اعراض کرکے هم سوال کرتے هیں که اس " هم " میں کون کون داخل هے ، جس سے اس تحقیقات کا تعلق هے یعنی وہ لوگ اور اس لفظ کے مدلول میں هم بهی شامل هیں جو انگریزي کی مختلف شکلوں کو اپنے وطن کی زبان مانتے هیں ) کون کون هیں جو اُن زبانوں کو بولتے هیں جو بهر حال ایک بڑي اور اصلي امالالسنه کی شکلیں هیں اور بولیاں کہلاتی هیں *

اپنی تمام بحث میں هم ایک حد تک فرض کرچکے هیں که انگریزي کے تعلق کی اس قسم کی تحقیقات کے نتائج کیا هیں — اس سے مفر نه تها ، ورنه پیدایشی تعلق کا ذکر هی محال هوجاتا اور اعمال نمونۂ لسان کي توضیح و تشریح ناممکن - اب هم کو اس مبحث سے ایک منظم طریقے سے بحث کرنی پڑیگی اور دکهانا پڑے گا که یهه تعلق کہاں تک پہنچتا هے اور وہ شہادت پیش کرنی پڑے گی جو اس کے حقیقی هونے کو ثابت کرتی هے *

یهه دعوی کرنا که خود همارے ملک کے مختلف خطوں میں طرح طرح کي بولیاں رائج هیں جن میں برائے نام فرق هے اور برطانیه کی آبادي کے بعض حصوں میں ایسا روزمرہ بولا جاتا هے جو زیادہ توجه کا مستحق هے محض ایک حقیقت کا اظہار هے — کوئی ذي‌هوش اس میں شک نہیں کرسکتا - کوئی تاریخ سے کیسا هي بے بہرہ کیوں

نہ ہو مگر جب وہ روئے زمین کی سیاحت کرنے چلےگا اور اُس کو بحر اوقیانوس کے دونوں ساحلوں پر ہر جزیرے میں انگریزي بولنےوالی جماعتیں ملیںگي تو باوجودیکہ اُن کی زبان پر مقامی رنگ چڑھا ہوا ہوگا اس کے دل میں یہہ شک پیدا نہیں ہوسکتا کہ یہہ سب ایک ہی مزکر سے منتشر نہیں ہوئی ہیں ' اور مشارکت روایت لسانی اُن‌کو ایک ہی رشتہ میں منسلک نہیں کرتی - اگر ہم بر اعظم یورپ تک اُن الوالعزم قوموں کے نقش پا پر واپس جائیں جن کي ، تاریخ‌صاف صاف بتاتي ہے کہ انہوں نے عرصہ نہیں ہوا کہ جزائر برطانیہ کو آکر آباد کیا تھا اور غور کریں کہ ان ساحلوں پر کون کون سي زبانیں بولي جاتی ہیں جہاں سے وہ ہوس جہانگیري میں روانہ ہوئی تھیں تو بےتامل اس قسم کا ایک نتیجہ اخذ کرنا پڑیگا جیسا کہ ہم کہہ آئے ہیں - انگریزي کا زیادہ‌تر اور ضروري حصہ اپنے ہم‌جنسوں سے جرمني میں ملےگا جہاں سے ہمارے اسلاف کا سیکسن اور انگلین (Anglian) حصہ آیا تھا ، جرمنی نیدرلینڈي ، سویڈی ، ڈینی وغیرہ اور انگریزي میں مشارکت روایت کا عنصر اس قدر غالب ہے اور اسکي شہادتیں اسقدر بین ہیں کہ‌جس شخص نے ان زبانوں میں سے کسی کي تحصیل کا اپني مادري زبان کي تحصیل پر اضافہ کیا ہے اسے غالبا ضرور اس سے حیرت ہوئی ہوگی اور یقین ہوگیا ہوگا کہ اصلي مصالح اور ساخت کے لحاظ سے دونوں ایک ہیں لیکن اس کے تجربے نے اسے یہہ بھي سکھایا ہوگا کہ اگرچہ دونوں میں بہت تفاوت نہیں پھر بھي وہ جرمني یا سویڈي محض اسوجہ سے کہ انگریزي کا اور ان کا ماخذ جرماني ہے نہ تو بول اور نہ لکھہ سکتا ہے - اگر یہہ شخص امریکي ہے تو کسي تعلیم‌یافتہ انگریز سے بےتکلف بات چیت کرسکےگا اور یارک‌شائر کے باشندے یا زندہ دل اسکاٹ لینڈ کے رہنےوالے یا ایرستاني کي جو ابھی اپني دلدل سے نکل کر آیا ہے بات سمجھنے کی ترکیب نکال لیگا لیکن ایک جرمن کو اور اُسے ایک جگہہ اکٹھا کردو

تو دونوں ایک دوسرے کے لئے گونگے اور بھرے بن جائیں گے گویا دونوں میں سے ایک یوناني ھے یا ھندو - صاف نظر آتا ھے کہ ان کو دقت اس لئے پیش آتي ھے کہ یہہ دونوں جرمانی بولیاں جو در اصل ایک ھی زبان اور ایک ھي جماعت سے تعلق رکھتي ھیں اس قدر مدت سے الگ الگ رھي ھیں اور اس عرصے میں ان میں اس قدر تبدیلیاں واقع ھوئي ھیں کہ اب وہ لوگ آپسمیں بےتکلف اور قابل فہم گفتگو ھي نہیں کرسکتے جنہوں نے انہیں حاصل نہیں کیا-اس حقیقت نفس الامري کو دریافت کرنے کے لئے کہ دونوں میں کوئي تعلق ھے دونوں کا تھوڑا بہت علم ضروري ھے *

یہہ بات بھي غلط ھے کہ سب جرماني بولیاں انگریزي سے مساوي درجے کا تعلق رکھتي ھیں - جو لوجرمن بولیاں کہلاتي اور شمالي ساحلوں اور ملک کے حصۂ زیرین میں بولی جاتي ھیں وہ نمایاں طور سے ھماري زبان سے بہ نسبت وسطي و جنوبي جرمني کي بولیوں یعنی ھائي جرمن اور اس سے ملتي ھوئي بولیوں کے زیادہ مماثل ھیں - اس تعلق کی کافي اور آسان وجہہ وہ حالات ھیں جن کے باعث جرمانی قومیں گھر چھوڑکر برطانیہ میں آکر آباد ھوئیں - ھمارے اسلاف ساحلي اضلاع سے آئے اور جو بولیاں وھاں رائج تھیں ساتھہ لائے- علاوہ ان کے جرماني زبانوں کا ایک اور زمرہ ھے جو ان دونوں کا ھم پلہ ھے اور جس کا وطن شمالي جرمني کے پار کے اقطاع ھیں یعنی ڈنمارک ، سویڈن ، ناروے ، اور ان کي دوردست آبادي آئیس لینڈ - اس زمرے کو عام طور سے آئیس لینڈي کہتے ھیں - ھماري موجودہ گفتگو میں اس کے مخصوص الفاظ و مستعملات کے بہت سے نقش پائے جاتے ھیں جنھیں انگلستان میں خونخوار نارتھہ مین (Northmen) اپنے ساتھہ لائے — انگریزي مورخوں کي اصطلاح میں انہیں ڈین (Dane) کہتے ھیں - انکے حملوں نے سیکسن شہنشاھي کا صدیوں تک ناک میں دم رکھا *

## جرماني زمرہ

پس ان تینوں زمروں یا موجودہ بولیوں کي قسموں یعني لوجرمن ، ھائي جرمن اور اسکنڈي نیوي سے جسمیں انکی بہت سي شاخیں بھي

شامل هیں آپس میں تعلق رکھنےوالی زبانوں کا ایک ممتاز خاندان بنتا ہےاور اگرچہ جو لوگ انہیں بولتےهیں وہ آپس میں ایک دوسرے کا مطلب برائے نام هي سمجھ سکتے هیں لیکن ان میں سے جب کوئي سي دو زبانوں میں ایک فقرہ یا پیراگراف لکھا جائےگا تو ممکن نہیں کہ ایسي اور نیز بکثرت مشابہات نظر نہ آئیں کہ جو محض سطحي جانچ پرتال کرنے سے پیدایشي تعلق کا یقیني ثبوت نہ معلوم هوتي هوں - اس میں اب ذرا بھي شک باقی نہیں رہا کہ تمام جرمانی بولیاں ایک زبان واحد کی اولاد اور مشترک مظاهر هیں ، جسے کہیں کسی زمانے مین ایک واحد جماعت بولتي تھی اور ان میں جو فرق اب نظر آتے هیں اس کا باعث یہہ ہے کہ مرور ایام سے یہہ جماعت ایسے الگ الگ حصوں میں منقسم هوگئي جو ایک دوسرے سے الگ الگ رہے تھے جس کا نتیجہ یہہ هوا کہ روایت لسانی کي مشترک موج منتشر هوکر مختلف سمتوں میں جانکلی— یہہ بھی صحیح ہے کہ اگر اُن بولیوں کو مد نظر رکھا جائے جو آج بھي زندہ هیں تو معلوم هوتاہے کہ اس انتشار و افتراق نےتین بڑي بڑي شاخیں پیدا کیں جن کے قایم مقام زبانوں کے وہ تین زمرے هیں جو ابھی بیان کئے گئے *

## رومانی زمرہ

پچھلے لیکچر میں هم واضح طور سے بتاچکے هین کہ کیوں کر بہت سے ایسے الفاظ کا خزانہ ملتا ہے جنہیں اور تمام جرماني بولیوں سے کوئی واسطہ نہیں لیکن انہیں هم بھی بولتے هیں اور جنوبی یورپ کی قومیں بھی بولتی هیں - هم دیکھہ آئے هیں کہ نارمنز جن کی رگوں میں جرمانی خون دوڑ رہاتھا فرانس میں اس قدر عرصے تک آباد رہے کہ اپنی فراموش‌شدہ زبان کے بدلے اُس ملک کي زبان بولنے لگے - انہوں نے انگلستان میں روایت لساني کی ایک نئی لہر دوڑادي جو بمرور ایام اس ملک میں چپ چاپ پھیل گئی - فرانسیسی ، پرتگالی ، هسپانوي ، ریٹوروماني اور ویلیکین جن میں سے هر ایک میں بےانتہا بولیاں شامل هیں ، وہ زبانیں هیں جن سے هماري زبان

نے ایک قسم کا رشتہ قایم کرلیا - صفحات تاریخ بخوبی شاھد ھیں اور ھم بھی ایک مختصر تبصرہ کرچکے ھیں کہ یہہ زبانیں جن کے ملنے سے رومانی زمرہ یا خاندان بنتا ھے ایک ھی ماں یعنی لاطینی کی بیٹی ھیں

## زبانوں کے اور زمرے جو انگریزی سے ملتے جلتے ھیں

یہہ امر کہ لسان بنی نوع کے یہہ دونوں ممتاز خاندان یعنی جرمانی اور رومانی آپس میں اور نیز دیگر قدیم و جدید خاندانوں سے بایں حیثیت کہ وہ خود سے بھی ایک وسیع تر خاندان کی شاخیں ھیں ، ایک بعیدی تعلق رکھتی ھیں ایک ایسی حقیقت ھے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا اگرچہ یہہ صریح و واضح نہیں ھے - حیات لسان کے متعلق جو اصول ھم اس سے پہلے قایم کرچکے ھیں اُن سے یہہ دعوی کافی طور سے واضح ھوتا ھے — اس کی کوئی حد معین نہیں کی جاسکتی کہ ایک مشترک لسانی خاندان کی شاخیں کدھر کدھر نکل جائیں گی اور ایک دوسرے سے کس قدر الگ الگ ھوجائیں گی — اس سوال کا جواب واقعات اور شہادت پر منحصر و موقوف ھے - اُن کے مواد لسانی کی نہایت حزم و احتیاط سے چھان بین کرنے ھی سے پتا لگ سکتا ھے کہ ھم کس حد تک اُن زبانوں کو جو بظاھر بالکل الگ الگ نظر آتی ھیں ایک ھی رشتے میں اس بناء پر منسلک کرسکتے ھیں کہ بلحاظ پیدایشی تعلق وہ ایک ھی مرکز سے متفرع ھوئی ھیں - اگر دو ھم رشتہ زبانوں میں الگ الگ ترقی اور نمو کرنے سے اس قدر فرق پڑسکتا ھے جتنا کہ انگریزی اور جرمنی میں موجود ھے تو پھر کوئی وجہ موجہ نظر نہیں آتی کہ ان دونوں میں اتنا فرق کیوں نہ پڑجائے جتنا کہ انگریزی اور پولی یا یونانی یا ھندوستانی میں ھے — تحقیقات لسانی کے مسلمۂ و مقبول سائنٹیفک طریقوں کی مدد سے طالب علم لسانیات نے نطق انسان کے ایک بہت بڑے خاندان کی حدود کا پتا لگالیا ھے جن میں رومانی اور جرمانی زمروں کے ساتھ قریب قریب تمام یورپ کی زبانیں شامل ھیں اور وہ بھی جو جنوبی مشرقی ایشیا کے ایک بہت بڑے حصے میں رائج ھیں - چنانچہ پہلے

تو هم ایک سرسري نظر اُن شاخوں پر ڈالیں گے جن سے کہا جاتا ھے کہ یہہ خاندان بنا ھے اور پھر اُس شہادت کي جانچ پڑتال کریں گے جس پر اس دعوے کي بنیاد رکھي گئی ھے *

قدیم یونانی وہ زبان ھے جو لاطیني سے بہت ھی قریب کا رشتہ رکھتی ھے اور جس کي تاریخ کو بھي اُس کي تاریخ سے بہت ھي گہرا لگاؤ ھے - کلاسک میں یونانی لاطینی کي ھم‌مرتبہ ھے اگرچہ لوچ اور خوبصورتی میں لاطیني سے بڑھي ھوئي ھے — اگر اُن لوگوں کي قابلیت اور تربیت کو مد نظر رکھا جائے جن کے خیالات کا آلۂ اظہار تھي تو بھی یوناني ھي کا پلہ بھاري ھے باوجود اُس کے اس کا دور حیات اس قدر ممتاز و درخشان نہیں اور آج نطق انسان کے مجمع میں ایک ادنی رتبہ رکھتي ھے ، کیوں کہ اس کو خود یونان کی ذرا سي آبادي بولتي ھے یا وہ قومیں جن کے خون میں کسي قدر یوناني خون شامل ھے اور جو بحر ایجین (Aegean) اور بحر اسود کے جزیروں اور ساحلوں پر آباد ھیں *

هم اس سے پہلے دکھا چکے ھیں کہ لاطینی نے جن زبانوں کو متاثر اپنا تسلط جمایا وہ زیادہ‌تر سیلتي سے نکلي تھیں - تاریخ کے ازمنۂ اولی میں یورپ کا بہت بڑا حصہ سیلتوں کي قلمرو میں شامل تھا ، برطانیہ ، فرانس اور ھسپانیہ کے حصے اور شمالی ایطالیہ مع یورپ کے بعض اضلاع کے ان کے زیرنگیں تھے ' مگر جرماني اور ایطالي (Italic) قومیں جو جفاکشي اور استقلال میں بڑھي ھوئی تھیں ان پر بہت جلد غلبہ پاگئیں اور اب تو صدیاں گذریں کہ جب سے سیلتي قوم کا ھر حصہ اپني سالمیت اور آزادي کھو بیٹھا - آرس یا اسکاچ ھائي لینڈز کي گیلک، اپرستان یا ائیرلینڈ کي گیلک ، اور جزیرہ مان کي ناقابل التفات بولي ، جن سے ملکر سیلتي کا وہ حصہ بنا جو گدھیلک کہلاتا تھا ، اور ویلزی ویلز میں اور بریتن یا آرموریکي بریتني میں ، جن سے کمریائي حصہ بنتا ھے ، آپس میں تعلق رکھنے والي زبانوں کے اس بڑے خاندان کے دھندلے نقش پا ھیں جو دو ھزار برس سے کچھہ ھي ادھر اتنا بڑا رقبہ گھیرے ھوئے تھا کہ

جرمني ' لاطيني اور يوناني ملکر بھي اتنے بڑے رقبے پر قابض نہ تھیں مگر آرس وغیرہ سب کي سب آج غالباً منازل فنا طے کر رهي هیں *

یورپ کے مشرقي حصے کو ایک اور اهم خاندان کي بہت سي شاخوں نے گھیر رکھاهے یعني سلاوي یا سیلواني (Slavic or Salvonic) خاندان کي شاخوں نے ' اگرچہ جرماني نے مغرب کیطرف زبردستي کسیقدر حصہ دبا لیا هے مگر اس نے هیچ اور پوچ ابتداء سے ترقي شروع کی اور جب سے منظر تاریخ پر نمودار هوئي رفتہ رفتہ اپنی اهمیت بڑھاکر مشرقي یورپ میں شمالی اور وسطي ایشیا کا ذریعۂ تہذیب هونےکي حیثیت سے ایک ممتاز درجہ حاصل کرلیا - یہہ یورپ میں روس پر ' جس میں پولینڈ بھی شامل هے ' آسٹریا کے مشرقی اضلاع پر اور ترکي کے شمالي حصے پر چھائی هوئی هے - اس کي خاص خاص شاخیں یہہ هیں : روسي جس میں اُس کی بہت سي شاخیں بھی شامل هیں' پولي' بوهیمی ' سربی ' بلغاري - یہہ سب آپس میں ایساهي صاف صاف اور بہت هي قریب کا رشتہ رکھتي هیں جیسا کہ زمانۂ حال کي جرماني بولیاں *

اسی خاندان کي ایک اور شاخ جو اس سے بعیدي تعلق رکھتي هے بلکہ خود بھي قریب قریب ایک خاندان کا رتبہ رکھتي هے خلیج فنلینڈ سے لیکر جرمني کي سرحد سےپرے تک کے اُس رقبے کو گھیرتی چلي گئي هے جو بحر بالتک کے کنارہ کنارہ ساحل کے ساتھہ ساتھہ خم کھاتا هوا چلا گیا هے ' اس میں لتھواني ' لونی یا لیتش اور قدیم پروشی شامل هیں؛ آخري تو پہلے هي فنا هوچکي اور باقي کي ارد گرد کي زیادہ طاقتور زبانوں کے اثر مجانست سے دب کر دم توڑتی نظر آتی هیں *

جدید یورپ کی تمام زبانوں پر ایک سرسري نظر ڈالي جاچکی ' اب باقی رهیں صرف (۱) البانی جو الیرین (Illyrian) کی زندہ یادگارهے اور جس کا تعلق مشکوک هے (اگرچہ ممکن هے کہ آیندہ ایک هی خاندان کی شاخ هونے کي وجہ سے اوروں سے اس کا تعلق ثابت کردیا جائے) ' (۲) باسک جو پائیري نیز (Pyrenees) میں بولي جاتي اور

سب سے بالکل الگ اور مشتبه بولی هے ، (۳) هنگاري اور اس سے رشته رکھنےوالي بولیاں فنی اور لیپش (Lappish) جن کا مرکز شمال کا وراءالوراء هے مع اُن زبانوں کے جنهیں وه قومیں بولتی هیں جو روس کے شمال و مشرق مین پهیلي هوئي هیں ، اور (۴) ترکي مع اُن اپنے سے ملتي جلتي زبانون کے جو جنوبي مشرقی سرحد کو کسی قدر دبائے هوئے هیں- آخري دو زمرے جیسا که هم آگے ( لیکچرنمبر ۸ میں) چل کر دکهائیں گے همرشته هین اور شمالي اور وسطي ایشیا کا بهت بڑا حصه گهیرے هوئے هیں ، لیکن اُس خاندان کے تمام افراد کو یک جا کرنے سے پهلے جس کو هم قایم کرنا چاهتے هین یهه ضروري هے که حدود یورپ کو پار کرکے جنوبي ایشیا مین قدم رکهیں *

## انڈو یورپین خاندان کي ساخت

ایشیائے کوچک خاص طور سے ترکي نسل کی قوموں کے هاتهه مین هے - بهت عرصه نهین گذرا که یهه وهاں جاکر آباد هوئین اور انهوں نےقدیم باشندوں کو یاتو جلاوطن کردیا یا اپنے رنگ مین رنگ لیا- یهي قومین بحر کاسپین کے انتهائي گوشے تک پهیلتي چلي گئي هین ، اور یورپ اور اُن ملکوں کے بیچ مین آگئی هین جن کي زبان سے معلوم هوتا هے که وه یورپ کی زبان سےرشته رکهتي هے، لیکن اس انقطاع تسلسل کے بعد هم کو مدائن (Media) اور فارس کے پهاڑي اضلاع مین اور حدب ایران پر جو دریائے سنده تک پهیلتا چلاگیا هے روایت لسانی کے بکثرت پهر ایسے نقش ملتے هین جو بالاخر هماري زبان کي روایات لساني سے مشابه هین — هماري زبان کي ایک شاخ فارسي سے بنتي هے جو فارسي یا ایرانی کهلاتي هے ، اس مین اس کی تمام جدید و قدیم بولیاں جو اس کے بیروني حلقه شمال مغرب اور جنوب مین بولی جاتی هین، یعني ارمني، کردي ، اوسیٹک ( Ossetic ) اور افغانی سب شامل هیں — ایک قدم اور بڑهانے پر بهي یهه سلسله برابر جاري رهتا هے اور منقطع هوتا نظر نهیں آتا — ایرانی زبانیں هم کو عین هندوستان کي سرحد پر

پہنچادیتي هیں، اس سرحد کے پار سلسلۂ همالیه اور وندهیاچل کے درمیان اور گنگا کے دهانوں کے جنوب" کي جانب نطق انسان کے بهت بڑے حصے کي ، جس سے هماري شاخ کا بهي تعلق هے ، انتهائي مشرقي شاخ یعنی هندوستاني واقع هے - اس میں قدیم سنسکرت مع ان زبانوں کے شامل هے جو اس سے نکلي هیں یا ملتي هوئي هیں *

زبانوں کے سات زمرے جن پر ابهي ایک سرسري نظر ڈالي گئي هے وه افراد هیں جن سے نطق انسان کي ایک وسیع اور بهت هی اهم شاخ بني هے - ان زمروں کے نام هندوستاني ، فارسي ، یوناني ، لاطیني ، سلیواني (مع لتهوانيکے) جرماني اور سیلتي هیں اور ان میں سے هر ایک بےانتها بولیوں اور ''تل بولیوں'' سے بنا هے - اس شاخ کے سروں پر کے دو افراد کو لیکر هم نے اس کا نام انڈویوروپین رکھدیا ، اس کے اور نام بهی هیں - بعض اسے یافثي (Japhetic) کہتے هیں گویا یهه بطرک یافث کي اولاد کي زبان هے اور جیسے سماتیقی (Semitic) سام (Shem) کی اولاد کي زبانوں کا نام رکھدیا گیا هے ، اسي طرح اس کا نام یافثي - بعض اسے آرین کہتے هیں یهه نام بهت هی پسند اور رائج هے مگر اس پر ایک اعتراض وارد هوسکتا هے یهه اس " خاندان کے انڈوپرشین (Indo-Persian) شاخ کے لئے بالخصوص موزوں هے کیونکه خود آریه اپنے آپ کو اس نام سے مشهور کرتے هیں ، کوئي اور انهیں اس نام سے نهیں پکارتا — بعض ایسے بهی هیں جو اس کو انڈو جرمینک ( Indo-Germanic ) کہنا پسند کرتے هیں — اس سے قومي تعصبات کي بو آتی هے کیونکه اس کی کوئی معقول وجهه نظر نهیں آتي که مغربي شاخوں میں سے کیوں ایک کا انتخاب اس لئے کیا جائے که وه خاندان کا عام نام ظاهر کرنے میں شریک هو *

اس تمام خاندان کي زبانوں میں آپس میں تعلق هے ، یهه ایسا هي هے جیسا که جرماني بولیوں میں پایا جاتا هے، اگر کوئی فرق هے تو اس تعلق کے مدارج میں- ایک سطح بین نگاه کا اس تعلق کی علامات

پر نہ پڑنا یا اسکول کے لڑکے حتی کہ کالج کے طالب علم کو یوناني اور
لاطیني کے سبقوں پر سر کھپاتے وقت کسي قسم کا شک نہ پیدا ہونا اور
سمجھانے پر بھي مشکل سے تسلیم کرنا کہ کلاسکل زبانیں اور اسکي مادري
زبان محض ایک ھي اصل کي مسخ شدہ صورتیں ھیں اس حقیقت سے
انکار کي بدیہي وجہہ نہیں - ھم کہہ چکے ھیں کہ جاھل انگریزي
بولنےوالے کے نزدیک تو اس کي مادري زبان سے ملتي جلتي جرمني
بھي ویسي ھي عجیب و غریب اور سمجھہ میں نہ آنےوالي چیز ھے
جیسي کہ ترکي - وہ تو دونوں کو یکساں سمجھتا اور دونوں کی نسبت
کہتا ھے — ع

زبان یار من ترکي و من ترکي نمی دانم

با وجود اس کے تھوڑي ھي سی تعلیم حاصل کرنے پر اسے معلوم
ھوجاتا ھے کہ جو لفظ وہ بولتا ھے ان میں سے آدھے جرمني میں
بھي ملتے ھیں جنکی صورت اگرچہ بدلي ھوئي ھے ، مگر پہچان میں
آسکتے ھیں ، اس شہادت کو دریافت کرنے اور سمجھنے کے لئے جس سے
انڈویورپین زبانوں کا بعیدي تعلق ثابت ھوتا ھے اس سے اعلی تر تعلیم کي
ضرورت ھے ، اس سے وسیع تر مقابلہ اور زیادہ عاقلانہ ودور بیں تجزیہ و
تحلیل کرنا ھوگا ، لیکن اس طریقے سے ھر صورت میں نتیجہ نہایت
آساني سے معلوم ھوجاتا ھے ، محقق کو یقین کامل ھوجاتا ھے کہ اُن کے
مصالح اور ساخت میں اتني مطابقتیں اور اُن کي نوعیت میں باھم اتنا
گہرا تعلق ھے کہ قدرے قلیل معقولیت کے ساتھہ بھي اس کو حسن اتفاق
یا باھمي عاریت یا تقلید پر محمول نہیں کیا جاسکتا — وہ ان مطابقتوں
کو محض مشترک روایات لساني ھي کا نتیجہ تسلیم کرتا ھے

## یورپین زبانوں کے ملتے جلتے الفاظ کي اقسام

ان لیکچروں کے محدود التزام میں اُس شہادت کو کامل و مفصل
طور سے دکھانا قطعي ناممکن ھے جو ان زبانوں کے اصلي وحدت کا راز
بےنقاب کرتي ھے ، جن کي نسبت دعوی کیاجا تا ھے کہ انڈویورپین
خاندان میں شامل ھیں — تاھم نہایت ضروري ھے کہ جن مطابقتوں

سے اس قدر اهم نتیجه مرتب کیا گیا هے اُن میں سے چند کي طرف توجه کي جائے - یهه کام اگر نهایت هي اختصار سے کیا جائے تو غالبا کسي کو اس پر اعتراض نه هوگا کیونکه مذکورہ نتیجه بخوبي ثابت اور بالعموم تسلیم کیا جا چکا هے اور لوگ اس کے ثبوت سے پہلے هي سے اچھی طرح واقف هیں ، بلکه اگرهم یهه دعوی کریں که اس نتیجے سے صرف وهي منکر هیں جو حقایق و طرق استدلال لساني سے نابلد هیں یا جن کی چشم بصیرت پر تعصب کا پردہ پڑا هواهے تو بیجا نه هوگا *

انڈویورپین زبانون کے اشتراک اصل کو جو مطابقتیں ظاهر کرتي هیں اُن میں سے میں اُن کا انتخاب نه کروں گا جن کو اس سے پہلے کسي نے نه لیا هو اور محض میري انتخاب کردہ هوں ، بلکه اُس راہ کي جادہ پیمائي کروں گا جس کے سالک مجهه سے پہلے بہت سے بزرگ رہ چکے هیں — یهه وہ راہ هے جس کو صورت واقعات خود بخود بتارهي هے — هم جن زبانوں کا مقابله کرنا چاهتے هیں اُن میں سے کسی دو، مثلاً لاطیني اور یوناني یا یوناني اور سنسکرت یا لاطیني اور روسي یا لتهواني اور جرمانی، کا انتخاب کرکے اُن کي لغات میں سے ایسے الفاظ کي ایک طول طویل فهرست مرتب کر لینا جو دونوں میں مشترک هیں کوئي مشکل کام نهیں اور خاص کر اُس صورت میں جب اُن قوانین سے بحث کي جائے جن کي روسے اُن کي آوازوں میں تغیر واقع هوا اور اُن کي بعیدي و بدیهي مطابقتون کو بتانا مقصود هو — هم یهه ثابت کرکے که ان زبانوں میں سے هر ایک نوبت به نوبت اوروں سے تعلق رکهتي هے ، ایک قابل اطمینان طریقے سے ثابت کرسکتے هیں که ان سب میں باهمي تعلق هے — مگر جب هم ایسے الفاظ کي تلاش میں نکلتے هیں جو صاف وصریح طور سے اس خاندان کي سب یا قریب قریب سب شاخوں میں یکساں پائے جاتے هیں تو چند خاص قسم کے الفاظ کي طرف رجوع کرنا پڑتا هے ، یعني اسمائے تعداد و ضمیرـهم کیوں انهیں کي طرف رجوع کرتے هیں اس کا بتانا دشوار نهیں — اشیاء ، افعال وکیفیات کے ایک بہت بڑے حصے کے لئے جن کے ناموں سے هماري زبانیں بني

هیں ، نئے نام تراش لینا کوئی دشوار بات نہیں ، وہ بہت سی نمایاں
باتیں پیش کرتی ہیں جن سے ہماری قوت تسمیہ کام لےسکتی ہے ؛
مثلاً بکثرت مخصوص اوصاف اور چیزوں سے مشابہت وغیرہ موجود ہیں
جو مترادفات سجھاتی اور انہیں پیدا کرتی ہیں — یہی وجہہ ہے
کہ زبانوں میں اکثر ایک ہی چیز کے لئے مختلف طرزہائے خطاب پیدا ہو
جاتے ہیں مثلاً horse (گھوڑے ) کے لئے اس سے قریب قریب ہم معنی
نام racer, courser, nag, steed اور اسی جانور کی مختلف
قسموں اور حالتوں کے لئے filly, gelding, pony, mare, stallion
colt وغیرہ — جب زبان منقسم ہوکر بولیاں بن جاتی ہے تو یہہ
ہوتا ہے کہ ایک لفظ ایک بولی میں رائج ہوجاتا ہے اور دوسرا لفظ
دوسری میں اور اس لفظ کے سوا جس کا انتخاب کرلیا گیا ہے باقی
لفظ خود بخود معدوم ہوجایا کرتے ہیں ، کبھی کبھی کسی کسی بولی
میں ایک نیا لفظ تراش لیا جاتا ہے اور وہاں رواج پا جاتا اور اس سے
پہلے کے جو لفظ تھے انہیں ترک کرادیتا ہے، مثلاً جرمنی میں درحقیقت
ہمارا لفظ horse بشکل ross (ابتدائی زمانے میں hros بولا جاتا تھا)
رائج ہے مگر شاذ و نادر ، اس پر pferd کو ترجیح دی جاتی ہے
جس کا حال ہمیں کچھہ بھی معلوم نہیں - موجودہ رومانی زبانیں
اس مطلب کے لئے cheval, caballo وغیرہ بولتی ہیں جن کا ماخذ
لاطینی لفظ caballus (nag) ہے اور انہوں نے اس سے زیادہ شاندار
لفظ equus کو قریب قریب ترک کردیا — ایک اور مثال لیجئے
فرانسیسی میں "موچی" کو cordonnier جس کے لفظی معنی
ہیں "کاردووا کے چمڑے کا کام کرنے والا" ، "پنیر" کو fromage جس
کے معنی ہیں "دباکر ایک شکل بنائی گئی ، سانچے میں ڈھالی گئی"
اور "جگر" کو foie جس کے معنی ہیں "انجیر کے ساتھہ پکایا گیا"
کہتے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانے میں جن قابوں میں جگر
دسترخوان پر آتے تھے اُن کی آرائش اُن کے چوطرف انجیر رکھکر کی
جاتی تھی - ان تینوں کے لئے جو لفظ لاطینی میں بولے جاتے تھے وہ

متروک هیں اور لوگ انہیں بھول گئے - دیکھا اسماء اشیاء نے کیسے کیسے رنگ بدلے - اب اسمائے تعداد و ضمیر پر نظر ڈالئے یہہ جیسے تھے ویسے کے ویسے هي بنے ہوئے هیں اور هماري زبانون نے ان کے مترادفات پیدا کرنے کا کوئي رجحان ظاهر نہیں کیا، سچ تو یہہ هے کہ استعداد لساني (linguistic faculty) کي پیري یہاں نہ چلي، جو خیال یہہ ظاهر کرتے هیں اُن کے لئے موزوں علامات بہ آساني اختراع نہ کرسکي اور جب علامتین ایک دفعہ بن گئین تو پھر اُنھوں نے هر جگہ اس اندیشے سے بے فکر هوکر اپنے قدم جمادئے کہ بعد کی کوئی اختراع همین اکھاڑ دےگي ، یہي وجہہ هے کہ تمام انڈویورپین قومین، خواہ وہ کتنے هي فاصلے پر کیوں نہ آباد هوں اور اُن کي تہذیب وآداب میں کیسا هي فرق کیوں نہ هو، ایک هی قسم کے لفظوں سے گنتي اور لوگون کو ایک هي قسم کي ضمائر سے مخاطب کرتي هین - شکل و شباهت مین کچھہ فرق ضرور هے مگر یہہ تغیر صوتی کی گلکاریوں کا ثمرہ هے *

جب سے تاریخ کا پتا لگتا هے اور آج تک انڈویورپین زبانوں کی ان اصطلاحوں مین ایک عام مطابقت پائي جاتي هے جن سے مدارج قرابت ظاهر کئے جاتے هین یعني الفاظ ماں ، باپ ، لڑکي ، بھائي ، بہن - یہہ مطابقت کچھہ کم قابل اعتناء نہین هے اگرچہ اس کي وجوہ باساني بیان نہین کي جاسکتیں — تراشے تو یہہ لفظ مشترک امّ الالسنہ کے بالکل ابتدائی زمانےهی مین گئے تھے لیکن قریب قریب هر شاخ میں بعد کے اسالیب بیان ان کي هستي کو نہ مٹاسکے باوجودیکہ ان شاخوں مین ایک بھي ایسی نہین کہ جس میں اس کےجدید مترادفات نہ پائے جاتے هوں *

## انڈویورپین زبانوں میں مطابقت

یقین هے کہ نقشۂ ذیل اُن مطابقتوں کو صاف اور قابل فہم طریقے سے ظاهر کرےگا جن کا هم ذکر کررهے هین - تاکہ اُن کي قدر و قیمت اور واضح طور سے نظر آئے هر لفظ کے نیچے تین اور زبانوں یعني عربي، ترکي، اور هنگاري کے لفظ بھي لکھے جاتے هین جو ان کے هم‌معني هین یہہ زبانین یا تو انڈویورپین زبانوں کی هم‌سایہ هین یا اُن سے چوطرف گھري هوئي هین لیکن ان سے قطعي کوئي رشتہ نہین رکھتین *

| English ... | two | three | seven | thou | me | mother | brother | daughter |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| Germanic :— | | | | | | | | |
| Dutch | twee | drie | zeven | ... | mij | moeder | broeder | dochter |
| Icelandic ... | tvö | thriu | siö | thu | mik | modhir | brodhir | dottir |
| High German | zwei | drei | sieben | du | mich | muther | bruder | tochter |
| Moeso-Gothic | twa | thri | sibun | thu | mik | ... | brothar | dauhter |
| Lithuanic ... | du | tri | septyni | tu | manen | moter | brolis | dukter |
| Slavonic ... | dwa | tri | sedmi | tü | man | mater | brat | dochy |
| Celtic ... | dau | tri | secht | tu | me | mathair | brathair | dear (??) |
| Latin ... | duo | tres | septem | tu | me | mater | frater | ... |
| Greek ... | düo | treis | hepta | sü | me | meter | phrater | thugater |
| Persian ... | dwa | thri | hapta | tum | me | matar | ... | ... |
| Sanskrit ... | dwa | tri | sapta | twam | me | matar | bhratar | duhitar |
| Arabic ... | ithn | thalath | sab | anta | ana | umm | akh | bint |
| Turkish ... | iki | üch | yedi | sen | ben | ana | kardash | kiz |
| Hungarian ... | ket | harom | het | te | engem | anya | fiver | leany |

اس مین کلام نہین که اس نقشے مین جو اقسام الفاظ دکھائی گئي هین مین نے اُن مین سے وهي لفظ انتخاب کئے هین جن سے ان اقسام کا ایک هی اصل کا فرع هونا بہت هي واضح طور سے نظر آتا ہے، اور لفظ اس واسطے نہین لئے که اس وحدت کو ظاهر کرنے کے لئے صوتي تعلقات سے مفصل بحث کرني پڑتی ، مثلاً سنسکرت کے panca ( पञ्च ) یونانی کے pente لاطیني کے quinque اور گاتھک کے fimp سب کے معني five ( پانچ ) هین ،اور یهه سب ایسے هی بےشک و شبه ایک لفظ واحد کي زمانۂ مابعد مین مسخ‌شده صورتین هین جیسے که قدیم لفظ tri ( تین ) کي مختلف شکلین جو ابھي بیان کی جا چکي هین — ان مین سے هر ایک کو آواز بدلنے کے لئے جس زبان مین وه رائج هے بکثرت مشابهات ملتی هین — اعداد و ضمائر کي صورتوں کی ترکیب اور اصطلاحات قرابت کی ترکیب دونوں اُن تمام زبانوں میں بالکل یکساں هین جن کو انڈویورپین سے موسوم کیا گیا هے *

یهه حقایق بذات خود زیر بحث زبانوں کی وحدت کو بہت کچھه ثابت کردین گے — جو مطابقتین دکھائي گئي هین اُن کو ایک اتفاقي امر پر محمول کرنا سراسر بیهودگي هے کوئي معقول آدمي انهین اس وجه کی طرف منسوب نهین کر سکتا ، اور نه یهه فرض کرلینا کچھه زیاده قابل تسلیم هے که آواز اور عقل کے درمیان ایک قدرتي و فطری تعلق هے اس لئے دنیا کے مختلف حصوں کے زبان‌ساز بغیر کسي طرح کا آپس‌مین مشوره کئے ان تصورات کے لئے یهه نام مقرر کرنے پر مائل هوگئے- جن غیر زبانون کے لفظ نقشۂ بالا مین دکھائے گئے هین اگر وه اس مفروضه کي کافي طور سے تردید نه کرتے هوتے تو ممکن تها که فطري تعلق کے وجود کا دعوی ضمائر اور الفاظ father ( باپ ) اور mother ( ماں ) کے باب مین قدرے قلیل چل جاتا اگرچه اس صورت مین بهي اس کا قصه باساني پاک کیا جاسکتا تها - باهم قرض لینا یعنی ایک زبان سے دوسري زبان

مین الفاظ کا منتقل کرنا بھی کوئی قابل پذیرائی جواب بہم نہیں پہنچاتا ۔ اگر ہماری بحث محض دوایک ہمسایہ بولیوں پر محصور و مقصور ہوتی تو بھی یہہ مسئلۂ عاریت کچھہ وقعت رکھتا مگر یہاں تو جن واقعات سے بحث کی جارہی ہے وہ بہت سی زبانوں میں پائے جاتے ہیں جو دریائے گنگا کے دہانوں سے لیکر ساحل اوقیانوس تک کے رقبے پر پھیلی ہوئی ہیں ۔ بعض اصحاب جو انڈویورپین زبان کی وحدت تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں وہ اس مسئلۂ عاریت کو اس میں ایک ترمیم کرکے پیش کرتے ہیں ۔ اُن کا مقولہ ہے کہ بعض قبیلوں یا قوموں نے جنہیں فطرت نے فہم و فراست و تربیت اعلیٰ سے بہرہ‌ور کیا تھا ان سب منتشر اقوام کی زبانوں کی تخمیر میں اپنے استعمال و رواج اور مصالح کو داخل کردیا جس سے اُن کے اصلی اختلاف پر پردہ پڑگیا ، اور ان میں مطابقت و وحدت نظر آنے لگی ــ لیکن یہہ مسئلہ بھی ویسا ہی بےبنیاد ہے جیسے کہ اس قسم کے اور مسائل جن کا ہم تبصرہ کرتے چلے آئے ہیں ــ اعلیٰ تر تہذیب و تربیت کے منتقل ہونے یا قوموں کے مساویانہ اور اچھی طرح ملنے جلنے یا ان دونوں اسباب کے یک جا ہونے سے جو زبانیں مخلوط ہوئی ہیں ان میں سے اس قدر کثیر زبانوں کا حال تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ طالب علم لسانیات کو صاف صاف نظر آتا ہے کہ اس مخالطت کے کیا نتائج ہیں اور نیز یہہ کہ یہہ نتائج اُن نتائج سے بالکل جداگانہ ہیں جن کی وجہ سے انڈویورپین زبان پہچانی جاتی ہے ۔ کسی زبان میں غیر زبان کی تہذیب اور حرفت و صنعت کے داخلے سے جو علم بنانا ہے یعنی جو خیالات سکھانے اور پیدا کرنے ہیں اُن کے ظاہر کرنے والے لفظ اور محاورے داخل ہوسکتے ہیں لیکن وہ زبان کے باطنی خزانے کو ہاتھہ نہیں لگاسکتے ، یعنی اُن الفاظ میں رد و بدل نہیں کرسکتے جو ان خیالات کو ظاہر کرتے ہیں جن کے لئے اگر کسی تقریری زبان میں کوئی نام نہو تو وہ زبان زبان ہی کہلانے کی مستحق نہیں ہے ــ اگر یہہ فرض کیا جاسکتا ہو کہ انڈویورپین اقوام کے جاہل اسلاف جہالت میں زمانۂ حال کے افریقیوں اور پولی نیشیوں (polynesians) سے بھی بڑھے ہوئے

تھے اور جب تک مبلغوں کی ایک جماعت نے جو ریاضی کی ابجد کی اشاعت کرتی پھر رھی تھی ، انھیں جاکر تعلیم نہیں دی وہ اس قابل بھی نہ تھے کہ اپنی اُنگلیاں بھی گن لیں ، تو خیر یہہ گماں ھوسکتا ھے کہ انھیں مبلغوں کے اثر کی وجہ سے انڈویورپین زبانوں کے طریقہائے شمار میں گھری مطابقت ھے - لیکن پھر بھہ بھی فرض کرنا پڑے گا کہ انھیں اُستادوں نے اُن کو آپس میں ایک دوسرے کو I (میں) thou (تو) کہکر مخاطب کرنا بھی سکھایا - کیا دنیا میں کوئی ھے جو اس غیرمعقولیت کی تائید میں صدا بلند کرے گا ؟ شمالی ھند کی سنسکرت بولنےوالی قوموں کے اعلیٰ‌تر اثر کا دکھن کی جاھل‌تر قوموں پر، جنھیں انھوں نے نعمت ھائے مذھب اور فلسفہ و معاشرت سے مالا مال کیا ، صرف اتنا سا نتیجہ ھوا کہ دکھن کی زبانوں میں علمی سنسکرت کی ایسی ھی بھرمار ھوگئی جیسی کہ ھماری انگریزی میں علمی یونانی اور لاطینی کی — ھم چوتھے لیکچر میں کہہ آئے ھیں کہ اُس اختلاط سے بھی کہ‌جس میں قوموں ، زبانوں اور تہذیبوں کا قریب قریب برابر جزو شامل تھا اور جس سے وہ زبان بنی جو ھم بولتے ھیں ، روزمرہ کی ضرورت پوری کرنےوالی زبان یعنی اُس ھیولائے لغات میں جو بچہ سب سے پہلے سیکھتا اور انگریزی بولنے والا ھر روز ھر لحظہ بولتا ھے کوئی فرق نہ پڑا اور اُس کا جزو اعظم سیکسن ھی رھا — رومانی مصالح سے عمارت بلند کی گئی اور ھر حصہ آراستہ و پیراستہ کیا گیا تو کیا ھوا ، انگریزی کا سنگ بنیاد تو جرمانی ھی پر رکھا گیا — یہی حال فارسی کا ھے ، اس کے عالمانہ اور مسجع و مرصع اسالیب کا جزو اعظم عربی سے بنا ھے — ترکی کی آرائش و زینت عربی و فارسی دونوں سے کی گئی ھے - لیکن زبانوں کے باھم ملکر ایک زبان بننے کی مذکورہ صورتیں اور اس قسم کی ھر صورت جو ھمارے علم میں ھے شاھد ھیں کہ قواعدی نظام یعنی وہ آلہ جس کی مدد سے ھم افعال کی تصریف کرتے اور لفظ بناتے ھیں ، یا یوں کہئے کہ وہ ذریعہ جس کی مدد سے لغت میں سے الفاظ کو جس ترتیب میں وہ لکھے ھیں اُس سے الگ کرکے ایک رشتہ میں پروکر

ظام مسلسل بنا دیتے ھیں، عرصۂ دراز تک نہایت شدومد کے ساتھہ آمیزش
کي مخالفت کرتا ھے اور اُس کے قدم نہیں جمنے دیتا اور بدیسي عناصر
اور بدیسي عادات کي مداخلت اُسے ایک آنکھہ نہیں بھاتي — گو
بے انتہا فرانسیسي اسم و فعل انگریزي شہریت کے تمام و کمال حقوق میں
شریک کرلئے گئے مگر قواعدي نظام نے سب کو اپني سابقہ قومیت کو
خیرباد کہنے پر مجبور کیا اور سب کی تصریف جرمانی طریقے سے
کی — آج تک لسانیات کے طالب علموں کو کوئي زبان ایسي نہیں
ملی جس کي قواعد میں آمیزش ھو — اس خیال ھي سے انہیں
وحشت ھوتی ھے ، وہ اس کو محال سمجھتے ھیں — اندو یورپین
زبانوں کی قواعدي ساخت میں بکثرت بہت ھی صریح و غیر مبہم
مطابقتیں موجود ھیں ، ان میں بے انتہا آثار پائے جاتے ھیں جن سے
معلوم ھوتا ھے کہ طریق الفاظ سازي اور تصریف اسماء و افعال مشترک
ھے، تخریب اور زمان مابعد کے تغیر و تبدل کا تہ بہ تہ نقاب بھی اُن
آثار پر پردہ نہیں ڈال سکتا جو روایت لسانی کی واقعی وحدت کے
ناقابل تردید ثبوت ھیں - ان ثبوتوں میں سے ھم صرف ایک ثبوت
کي طرف توجہ کرتے ھیں — اندویورپین شاید اس سے زیادہ حیرت
انگیز ثبوت نہیں پیش کرسکتی-یہہ ثبوت تصریف افعال کے صیغ واحد و
جمع اور غایب و حاضر و متکلم سے بہم پہنچتا ھے — پہلے جب ھم نے
مقابلہ کیا تھا تو انگریزي سے ابتداء کی تھی مگر اب نہیں کرسکتے ، اس
کی وجہ تیسرے لیکچر میں بتائی جاچکي ھے - انگریزي مین وہ قدیم
سامان جس سے کسی صیغے کا غایب و حاضر وغیرہ ھونا معلوم ھوتا تھا
ترک کئے جاچکے — اب ھم کو تمام جرمانی شاخ میسوگاتھک کے ذریعہ
دکھانی پڑیگی جو اس کی قدیم ترین بولی ھے - نقشۂ ذیل ملاحظہ ھو

| English | I have | thou hast | he has | we have | ye have | They have |
|---|---|---|---|---|---|---|
| Mœso-Gothic ... | haba | habai-s | habai-th | haba-m | habai-th | haba-nd |
| Modern Persian ... | -m | ... | -d | -m | -d | -nd |
| Celtic ... ... | -m | ... | -d | -m | -d | -t |
| Lithuanic ... ... | -mi | -si | -ti | -me | -te | -ti |
| Slavonic ... ... | -mi | -si | -ti | -mu | -te | -nti |
| Latin ... ... ... | habeo | habe-s | habe-t | habe-mus | habe-tis | habe-nt |
| Greek... ... ... | -mi | -si | -ti | -mes | -te | -nti |
| Sanskrit ... ... | -mi | -si | -ti | -masi | -tha | -nti |

## انڈویورپین ام الالسنه هے

اگرچه وه مطابقتیں اساسي اور دوررس هیں جو ابهي دکهائي گئي
هیں مگر اس پر مصر هونے کي کوئي ضرورت نہیں که یهه تنها اور بغیر
کسي کي امداد کے انڈویورپین زبانوں کو ایک واحد و اصلي زبان کي

فروعات ثابت کرنے کی اهلیت رکھتی هیں - ان مطابقتوں میں باور
کرانے کی قدرت محض اس وجهه سے پیدا هوئی هے که یهه خود ان
بے انتہا مطابقتوں میں سے چنی گئی هیں جن سے السنۂ زیر بحث کی
لغات و قواعد کا هرحصه بهرا پڑا هے اور جو کبهی تو اسقدر صاف نظر آتی
هیں که سرسری نگاه ڈالنےوالا بهی انهیں دیکهه لیتا هے اور کبهی مابعد
کی مخصوص نمو کے پردے میں ایسی روپوش هو جاتی هیں که دقیقه
شناس و مشاق محلل لسانیات بهی انهیں مشکل سے دیکهه سکتا هے -
جو انهیں اچهی طرح جاننا چاهتا که هے اسے چاهئے بوپ اور شلیچر کی
قواعدهائے تقابل (comparative grammars) اور کرتی اُس
(Curtius) کی اشتقاقیات یونانی (Greek Etymologies) کا مطالعه
کرے - ان کا بےلوث مطالعه منکر سے منکر شخص کو اس کے یقین کرنے
پر مائل کردےگا که ان مطابقتوں سے اس قسم کی مشابهات ظاهر
هوتی هیں که جن کی تاویل کچهه نهیں کی جاسکتی اور همیں فرض
کرنا پڑتا هے که سب میں ایک وحدت روایت لسانی طاری و ساری هے
جو ایک هی امالالسنه کی مشترک فروعات میں هو سکتی هے - برخلاف
اس کے ان کے اختلافات کی ، جو اهم اور آپس میں زمین و آسمان کا
فرق رکهتے هیں ، وجهه ان اسباب کے عرصۂ دراز کا اثر هی سمجها جاسکتا
هے جنهوں نے لاطینی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے موجوده رومانی بولیاں بنا ڈالیں
یا اصلی جرمانی کو مختلف موجوده شکلوں میں منقسم کر کے اور هزار
برس پهلے کی اینگلوسیکسن کو همارے زمانۂ حال کی انگریزی کے
رنگ میںجلوهگر کیا - اس میں شک نهیں که علاوه متفرق نمو کے اصلی
اندویوروپین زبان میں کهیں کهیں مختلفالماخذ زبانوں کی آمیزش
سے بهی تهوڑا بهت فرق ضرور پڑگیا ، تاهم اس کے باور کرنے کی کوئی
وجهه نهیں که اسکی تاریخ ارتقاء میں اس عنصر کو کوئی معقول اهمیت
حاصل هے - زمان قدیم کے کسی عهد میں یورپ یا ایشیا کے کسی حصے
میں ایک قوم رهتی تهی جس کی ناقص بولی سے وه سب وسیع و

تربیت یافتہ زبانیں نکلی ہیں جنہیں یورپ اور ایشیا کے بعض نہایت عمدہ حصے آج بولتے اور لکھتے ہیں *

## انڈویوروپین کا اصلی وطن معلوم نہیں

افسوس کہ اس قوم کا وطن اور زمانہ دریافت کرنا ہمارے امکان سے خارج ہے - بعض اس کے مدعی ہیں کہ انڈویوروپین کا اصلی وطن سلسلۂ ہندو کوہ کے قریب ایرانی حدب کا شمالی مشرقی حصہ تھا - مگر اس فیصلۂ ناطق کی قطعی نہ تو کوئی سند ہے اور نہ قدر و قیمت - ہمیں اس کا واقعی کوئی علم نہیں کہ اس کی وہ آخری نقل و حرکات کیا تھیں جنھوں نے اس کی ہر شاخ کو وہاں پہنچا دیا جہاں وہ آج آباد ہے - قدیم سے قدیم روایات بھی جو ہمارے علم میں ہیں اس باب میں ہماری دستگیری نہیں کرتیں - مہر تاریخ مرقومہ اپنا پرتو سب سے پہلے انڈوپرشین (Indo-Persian) یا آرین شاخ پر ڈالتا ہے جو جانب مشرق انتہائی گوشے میں آباد ہے - غالباً ولادت مسیح سے دوهزار برس پیشتر کا زمانہ ہوگا جب ہمیں سنسکرت بولنےوالی قومیں نظر آتی ہیں - اسوقت یہہ آستان ہندوستان طے کرکے اسکے شمالی مغربی ضلع یعنی پنجاب کی شاداب وادیاں اور ریتیلے ٹیلے کھوندتی ہوئی اس بہت بڑے سرسبز رقبے کی طرف بڑہ رہی ہیں جسکو دریائے گنگا اور اسکی معاون ندیاں سیراب کرتی ہیں- عنقریب یہہ اس پر قبضہ کرلیں گی - صحیح ، لیکن ہمیں معلوم ہے کہ ہندوستان اس خاندان کا پہلا مستقر نہیں ہے بلکہ اسکی آخری فتوحات کا ایک منظر ہے - اگرچہ یہہ عہد ہم کو بہت ہی قدیم نظر آتا ہے مگر اس سے انڈویوروپین ہجرت کا آغاز ہرگز نہیں ہوتا ، شاخوں کا بالعموم متفرع ہونا اس سے برسوں پہلے شروع ہو چکا تھا - اور کس کی تاب ہے کہ بتا سکے کہ مستقل مسکن کی تلاش میں ان میں سے کونسی سب سے دور نکل گئی ہے- اس میں کلام نہیں کہ شمالی مشرقی ایران ہندوستانیوں اور پارسیوں کا مشترک مسکن ہے جہاں قدیم ترین مذہبی و رزمی حکایات و روایات کی

جلوہ‌گاہیں ہیں لیکن کوئی شہادت اس کی نہیں ملتی کہ اس ملک کی اصلی رہنےوالی یہی قومیں ہیں اور یہیں سے مابعد کی ہجرتیں جانب مغرب ہوئیں † - یونان کی تاریخ اور روایات بھی قبل ولادت مسیح کے دوسرے ہزار سال کا دامن چھو لیتی ہیں لیکن اس سے پہلے ہی یونانی اس چھوٹے سے جزیرہ‌نما پر مع آس پاس کے جزیروں اور بحر ایشیا کے ساحلوں کے قابض تھے جہاں سے ان کے کیاست و فراست کے آفتاب نے طلوع ہوکر کل عالم کو منور کردیا - وہ اپنی پیدایش کے بارہ میں چاہے جو کچھہ کہیں لیکن یہہ بعید از امکان نہیں کہ وہ اسی خاک سے اٹھے ہوں —— اپنی نسبت ان کا مقولہ ہے کہ ہم ان پتھروں سے پیدا ہوئے جو ڈیوکیلین (Deucalion) اور پرا (Pyrrha) نے اپنی پشت کی طرف پھینکے تھے ‡ - لاطینی قوم جب پہلے پہل وسطی اطالیہ میں منظر پر آئی تو مٹھی بھر سے زیادہ نہ تھی اور اسے اور جماعتیں گھیرے ہوئے تھیں جن کے کچھہ حصوں کی اور اس کی رگوں میں ایک ہی خون دوڑ رہا تھا لیکن جزیرہ‌نما ایطالیہ میں اس کے داخلے کی نسبت جو روایات بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک بھی قدرے قلیل تاریخی وقعت نہیں رکھتی - سیلٹوں اور جرمنوں کا علم ہمیں پہلے پہل رومن مورخوں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے - سیلٹس اپنے ہمسایوں کی دست درازیوں سے پہلے ہی اپنے قدیم وطن میں گھٹ رہے اور تباہ و برباد ہورہے ہیں —— سیلٹی کی وہ کہانیاں جن میں انکے جانب مغرب ہجرت کرنے کا ذکر ہے جس کے باعث وہ یورپ میں آپہنچے محض بےبنیاد افسانے ہیں - یہہ محض اس علم کی صداہائے

---

† بعض علماء کا خیال ہے کہ زند ، آوستا ( دیکھو باب اول، وندیداد ) میں جو جغرافیوی اشارات پائے جاتے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آریوں کا مشترک خاندان مشترک طور پر اپنے گھر سے نکل کر کدھر کدھر گیا ہے لیکن یہہ دعویٰ مجھے اسقدر بےبنیاد اور لچر نظر آتا ہے کہ میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیسے کوئی سنجیدہ طور سے اسے پیش کرسکتا ہے -

‡ دیکھو نوٹ نمبر ۱ لیکچر کے خاتمہ پر - (مترجم)

بازگشت هیں جو انہیں بعد میں مشرقي ملکوں اور قوموں کي نسبت حاصل هوا - جرمنی ابتداء هی سے جرمنوں کا گہوارہ ہے مگر ان سے نچلا نہیں بیٹھا جاتا - جنوب مشرق اور جنوب مغرب میں انکے بےچین دستے نکل جاتے هیں اور صدیون تک مہذب دنیا کو امن چین سے نہیں بیٹھنے دیتے اور دریائے والگا (Volga) سے ستونہائے هرقل (Pillars of Hercules) تک تو کوئی ملک نہیں جہاں ان کے نقش قدم نہ پائے جاتے هوں - لیکن اس سوال کا کچھہ جواب نہیں کہ جرمنی میں جرمن کب اور کہاں سے آئے - منظر تاریخ پر سب سے آخر میں سلیوانی آتےهین اور قریب قریب اپنے موجودہ مساکن هي میں - یہہ قوم حوصلے میں تو اوروں سے کم هے مگر سخت‌جان اور اڑیل ' تہذیب میں قدم رکھے مدت نہیں هوئي مگر کچھہ عرصے سے اس نے بھی هاتھہ پاؤں نکالنے شروع کردئے هیں *

انڈویورپین کا گھر تلاش کرنے میں اگر تاریخ و روایت دست اعانت دراز کرنے سے دریغ کرتي هیں تو زبان † میں بھي ایسے آثار نہیں ملتے کہ جن کی بناء پر هم وثوق و اعتبار کے ساتھہ بتا سکیں کہ اس کا مسکن کہاں هے - اس میں کلام نہیں کہ مشرق میں انتہائي کونوں پر جو شاخیں واقع هیں یعني فارسي اور هندوستاني ان کا مقابلہ اس بولي سے کرنےسےجو تمام بولیوں کا مقابلہ کرنے پر سب سے قدیم نظر آتي هے ' معلوم هوتا هے کہ ان‌میں‌سب سے کم رد و بدل هوا هے ، لیکن اس سے یہہ ثابت نہیں هوتا کہ جو قومیں فارسي اور هندوستانی بولتي هیں انہوں نے اپنے قدیم مستقر سے باهر قدم نہیں نکالا - نہ تو یہہ ضروري هے کہ هجرت بسرعت تغیرات لسانی پیدا کرے اور نہ یہہ لازمي هے کہ ایک هی جگہہ همیشہ بنے رهنے سے زبان کی هیئت میں کوئي فرق هي نہ آئے- اب هم اس خاندان کي دو ایک ظاهر و باهر باتیں بتاتے هیں ' مثلاً یوناني نے ارمني سے زیادہ اس مصالح اور ساخت کو محفوظ رکھا جس کا بہت

† دیکھو نوٹ نمبر ۲ لیکچر کے خاتمہ پر (مترجم)

هي ابتدائي زمانے کي انڈویوروپین سے تعلق هے حالانکه ارمنی کا مرکز به نسبت یونانی کے مشرق سے زیادہ تعلق رکھتا هے- اس بڑے خاندان کي تمام زبانوں میں سے لتھوانی میں جو ساحل بالتک پر بولي جاتی هے مقابلةً سب سے قدیم هیئت پائي جاتی هے اور جرماني بولیوں میں آئسلینڈ کی زبان اپنے ماخذ سے بہت هی ملتي جلتی هے اگرچه یهه جرمانی کی سب سے آخري آبادی هے - اس خاندان کي آرین شاخ کي ، بلکه اس شاخ کي بهي قدیم‌ترین زمانے کی هندوستانی شاخ جس کا حال ویدوں سے معلوم هوتا هے ، زبان اور انجمنوں میں جو قدامت شکل پائي جاتي هے اسکي عمدہ اور قابل اطمینان تاویل یوں هوسکتی هے که هندوستانیوں کي طبیعت میں بےانتها قدامت‌پرستي فرض کر لي جائے - اس سے یهه لازم نهیں اتا که نه تو ان کي تاریخ طول طویل هے اور نه انهوں نے بارها هجرت کی - هم نے انکی جانب ایک ایسي طبیعت منسوب کی هے جس کے باعث علیحدہ هونے کے بعد سے اهل هند اهل ایران سے بالکل الگ تهلگ نظر آتے هیں اور جس نے انهیں بمقابله اهل ایران قدیم سے قدیم انڈویوروپین عهد کا نمونه اور مثال بنادیا *

## انڈویوروپین کی وحدت کا زمان و مکان معلوم نهیں

مختلف شاخوں کے درمیان جو تعلقات اب تک دریافت هوئے هیں وہ بهی تو ایسے نهیں که جن سے ان کی تاریخ اور آوارہ‌گردیوں پر روشنی پڑے - یهه تو سچ هے که اسے سب مانتے هیں که هندي اور ایرانی شاخیں سب سے آخر میں ایک دوسرے سے الگ هوئیں علاوہ اس کے قریب قریب سب اس‌کو بهي مانتےهیں که اسي قسم کا ایک تعلق لاطیني اور یونانی میں بهی پایا جاتا هے اگرچه اس تعلق کي درمیاني هیات کے انعدام اور بعد کے باعث بے شبه بهت کچهه شک اور دقت پیدا هوتي هے مگر تحقیقات نے ابهی تک اس سے آگے قدم نهیں بڑهایا — نهایت وثوق سے یهه دعوی نوبت به نوبت کیا جا چکا هے که کلاسک

یا گریکولیٹن (Greco-Latin) سلیوانی اور جرمانی زبانوں کو آرین یا انڈوپرشین شاخ سے گہرے اور زمانۂ قریب کے تعلق کا فخر حاصل ھے - بہت زمانہ نہیں گذرا کہ ایک بلندپایہ جرمن عالم پروفیسر اگسٹ شلائی کر (Prof: August Schleicher) نے ایک اسکیم تیار کی جس میں اس نے اس خاندان کی سب شاخوں کا تعلق دکھایا ھے - اس نے فرض کیا ھے کہ اصلی زبان پہلے دو بہت بڑے حصوں جنوبی و شمالی میں منقسم ھوئی - شمالی میں جرمانی اور سلیوولتھوانی شاخیں شامل تھیں، بعد میں سلیوولتھوانی کی اور بھی دو شاخیں سلیوانی اور لتھوانی بن گئیں - جنوبی حصے کے ٹکڑے ھوکر پہلے تو آرین اور جنوبی یورپین زمرے بنے اور پھر ان ٹکڑوں کے بھی ٹکڑے ھوگئے - آرین سے تو فارسی اور ھندوستانی زبانیں بنیں اور جنوبی یورپین سے یونانی اور ایطالوسیلٹی - سب سے آخر میں اٹالک (Italic) جس کی شاخ لاطینی ھے، اور سیلٹی نے اپنی اپنی تاریخ کا آغاز کیا، مگر ان دونوں میں آپس میں اس سے زیادہ تعلق باقی رھا جتنا کہ یونانی اور لاطینی میں پایا جاتا ھے - اس اسکیم کی خصوصیت وہ رتبہ ھے جو سیلٹی زبانوں کو دیا گیا ھے اس سے بجائے اس کے کہ لوگ اسے تسلیم کریں نہ تسلیم کرنے پر زیادہ مائل ھوں گے - اگرچہ وہ لوگ جنھیں معلوم ھے کہ مختلف قوموں میں مختلف حالات کے تحت تغیر لسانی کی رفتار میں فرق عظیم پیدا ھو جاتا ھے اسکے مدعی نہ ھونگے کہ انمیں تعلق کا ھونا غیرممکن ھے مگر انےگنے ھی عالم اس بات کو ماننےکے لئے آمادہ ھوں گے کہ یہہ زبانیں جن میں انڈویورپین زبان کی اصلی خصوصیات پر زوال اور نئے نمو کے متعدد اثرات کا پردہ پڑا ھوا ھے، جن کی انڈویورپین نوعیت ان اثرات کے باعث سب سے آخر میں تسلیم کی گئی ھے، اور جن کے اپنے ماخذ سے جدا ھونے کو ان کے انتشار و افتراق کی ابتداء مانا گیا ھے، لاطینی کی بہت ھی قریب کی رشتہ دار مانی جائیں —— ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان مباحث متنازعہ فیہ کا قطعی فیصلہ ھوجائے، تاھم ان کے حل کے ذرائع تک جو حقائق لسانی کی تہ میں نہاں ھیں ھماری رسائی ھے اور

کسی نہ کسی دن کامل تر مطالعہ اور دقیق تر تقابل انہیں بےنقاب کردیگا —
اور اس کے ساتھہ هي یہہ بھی ممکن ہے کہ ان زبردست نقل و حرکات
کے راستے اور ترتیب کو بھی واضح طور سے بتادے جو اس خاندان کي
مختلف قوموں کو اُن کے موجودہ مقامات میں لے آئیں — لیکن ایسي
یاد اور شہادتوں کي مدد سے ٹھیک اُس ملک کا پتا لگالینا جہاں سے یہہ
نقل و حرکات سب سے پہلے شروع ہوئیں بدرجۂ اتم مشتبہ ہے ، اس لئے
جب تک تحقیق نہو یہي بہتر ہے کہ اس کا صاف صاف اعتراف کرلیا جائے
کہ ہمیں اس کا علم نہیں ، بجائے اس کے کہ وثوق کے ساتھہ ایک رائے قایم
کرلي جائے جو سراسر بےسروپا ہو — مختصر یہہ کہ لسانیات اس کا
دعوی نہیں کرتا کہ انڈویوروپین کا گھر یورپ میں تھا یا ایشیا میں — زیادہ
سے زیادہ یہہ اتنا کرتا ہے کہ چند دھندلے اور عام قیاسات غالب کي بنیاد
رکھتا ہے جو زمین اور آب و ہوا کي طبعي کیفیات اور قوموں کي روایات
اور زمانۂ مابعد کي قوموں کی نقل و حرکات کی سمت سے مل کر اشارہ
کرتے ہیں کہ انہوں نے پہلے پہل مغرب سے نہیں بلکہ مشرق سے ہجرت کي*

جب مقام و مکان کا مسئلہ هي یوں شکار ابہام ہے تو وقت و زمان
کا مسئلہ کیوں کر صاف ہوسکتا ہے — ارضیات‌دان زمین کے طبقات
میں جو تبدیلیاں ابھي ہوئي ہیں ان کي صحیح صحیح تاریخیں
قایم و ثابت کرنا چاہتا ہے اور بات بنائے نہیں بن پڑتی جب اُس کا
یہہ حال ہو تو طالب‌علم لسانیات کا بھي یہي ہوگا ، اسے بھي تو اپنا
قیاس ایسے هی مواد و مصالح پر قایم کرنا پڑتا ہے جو ارضیات‌داں کے
مواد و مصالح سے قلت و اشتباہ میں کچھہ کم نہیں — نطق انسان کے
وہ طبقات جو ازمنۂ ماضیہ میں بنے تھے اُن پر بکثرت آفتیں آئي ہیں
اور اُن کی ناقابل تلافي قطع و برید ہوئي ہے علاوہ اس کے خود ہمارے
زمانے میں رفتار نمو میں اس قدر اختلاف ہے کہ جس سے کوئي ایسا
معیار دست‌یاب نہیں ہوتا جو ہر صورت پر عاید ہو ، لیکن
انڈویوروپین خاندان کے افتراق و انشقاق کي تاریخ کا تین ہزار برس قبل
مسیح سے کم مقرر کرنا ہرگز قابل تسلیم نہیں بلکہ ممکن ہے کہ یہہ واقعہ

اس سے بھي بہت پہلے ظہورپذیر ہوا ہو - حال کے اکتشافات سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان زمین پر اس زمانے سے بہت پہلے سے آباد ہے جو عام طور سے تسلیم کیا جاتا ہے — عجیب و غریب مناظر بعیدہ دکھائي پڑتے ہیں جن سے آگے کي محض ایک جھلک ہي نظر آتی ہے لیکن اس وجہ سے کہ انسان کے لکھے ہوئے واقعات ایک قلیل مدت پر حاوي ہیں ، ہمیں یہہ دعوی باحتیاط کرنا چاہیئے کہ کبھي وہ زمانہ آئیگا جب قوموں کي ابتداء کا بہت کچھہ حال معلوم ہوجائیگا *

## انڈویورپین امالاقوام کا درجۂ تہذیب

مطالعہ لسان زیادہ صحیح اور معتبر طریقے سے بتاتا ہے کہ متفرع ہونے سے پہلے انڈویورپین امالاقوام کی طرز معاشرت اور پایۂ تہذیب کیا تھا — مختلف شاخوں کی لغات میں سے لفظ چن کر بظاہر کسي حد تک اس قوم کي اصلي لغت بنائي جاسکتي ہے - ان شاخوں میں ہر زمانے کے لفظ پائے جاتے ہیں یعني نہایت ہي قدیم و نہایت جدید — جیسے کہ قواعدي ساخت کی خاص خاص باتیں افتراق و انشقاق سے پہلے ہی بن چکی تھیں اور طالبعلم تقابل لسانیات انہیں اُن نئي شکلوں میں سے جن سے وہ گھری ہوئی ہیں ڈھونڈ نکالتا ہے اسي طرح وہ زبان کے ترقي پزیرفتہ مصالح سے بھي کام لے سکتا ہے یعني ایسي اشیاء ، افعال واعمال ، اور صناعیوں کے ناموں سے جن کے اظہار کا موقع قوم کو پیش آیا تھا اور جن کے ظاہر کرنے کي قوت اس نے حاصل کرلی تھي — یہي مصالح وہ میراث اسلاف ہے جس سے ہر شاخ نے اپني اپني تاریخ جداگانہ کا آغاز کیا اور جو اکتسابات مابعد کے خزانہ میں اب بھي نمایاں اور ممتاز ہے — اگر اس نظریہ کے خلاف یقین کرنے کی کوئي وجہ موجود ہوتو خیر ورنہ ہرلفظ جو ہر شاخ یا قریب قریب تمام شاخوں کے پاس موجود ہے اُس کي نسبت معقول طور سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہہ اُن کي ارث مشترکہ کا اُس وقت سے جزو چلا آتا ہے جب کہ ان شاخوں میں تفرقہ نہ پڑا تھا - اس میں کلام نہیں کہ اس طرح لفظ ڈھونڈ ڈھونڈ کر جو لغت تیار کي جائےگي وہ ناقص ہوگي کیوںکہ

کون بتا سکتا ہے کہ ان سب شاخوں کي مابعد کي بولیوں میں قدیم زبان کا کس قدر حصہ ایسا ضائع هوگیا یا یوں کہئے کہ تخریب صوتی سے اس قدر بدل گیا کہ شناخت میں نہیں آسکتا اور اب اسکي اصلي نوعیت کا دریافت کرنا خارج از امکان ہے - تاهم اگر احتیاط اور هوشیاري سے ایک فہرست بنائی جائے تو اس پر ' جہانتک اس سے مدد مل سکتي ہے ، اعتماد کرنے میں عیب نہیں - جس طرح هم کسي موجودہ یا ضبط تحریر میں لائي هوئي زبان کے خزانۂ الفاظ سے بلا اعانت غیرے اس بارہ میں اهم نتائج اخذ کر سکتے هیں کہ ان الفاظ کی بولنےوالی قوم کے علم و تمدن و معاشرت کا کیا عالم تها اسیطرح اس انڈویورپین زبان کے بچے بچائے حصوں سے بهي جسے هم اس ترکیب سے بنائیں گے ، نتائج اخذ کرسکتے هین - یہہ امر بدیہي ہے کہ یہہ تحقیقات اتنی هی زیادہ قابل اطمینان هوگي جتني کہ وہ قوم جسکي لغت اسطرح تیار کي جائےگي جاهل اور قدیم هوگي اور اسکي تہذیب پر مقامي رنگ زیادہ چڑها هوگا اور وسعت کم هوگی - هماري زبان کی سي جو زبان هو اسے دائرۃالمعارف کہنا چاهئے اس میں تمام عالم اور بے شمار نسلوں کے وقوف و تجربات جمع هین ، هماري تہذیب کي طرح اس کے بهي بے انتہا رخ هیں ، یہہ بهي همہ‌گیر ہے اور اس پر بهی حاوي هونا اور معني کي باریکیاں سمجهنا بہت هي مشکل ہے برخلاف اس کے کسی جاهل اور گوشہ میں پڑي هوئي قوم مثلاً فیوجینز (Fuegians) فجینز (Figians) اور اسکیموز (Eskimos) کي زبان ایک سادي تصویر ہے جسکے خطوط زبان حال سے اس کی حالت اور اوصاف بتا رهے هیں *

عرصہ هوا کہ انڈویورپین خاندان کی امالالسنہ جو قوم بولتي تهي اس کي حالت کي بذریعہ زبان تحقیقات کرکے بعض خاص خاص نتائج اخذ کئے جاچکے اور قومیات میں ایک روزمرہ کی سي بات بن گئے ، لیکن یہہ نہ سمجهنا چاهئے کہ تحقیقات کا خاتمہ هوچکا ، همیں امید

رکھنا چاھئے کہ آئندہ اس سے بھی معتبر نتائج اور صریح و واضح تر تفصیلات اُس وقت ھمارے علم میں آئیں گی جب اس خاندان کی تمام زبانوں کا بخوبی تقابل وتجزیہ کیا جاچکےگا اور بالخصوص جب تمام شاخوں کے مدارج تعلق کی ایک صحیح اورسچی اسکیم بن‌جانے سے وہ شک و شبہ بہت کچھہ رفع ھوجائیگا جو قدامت الفاظ کے بارہ میں آج اس لئے پیدا ھوتا ھے کہ ان شاخوں کی بعض زبانوں میں تو وہ ملتے ھیں اور بعض میں نہیں ملتے *

اس قسم کی تحقیقات سے پتا چلتا ھے کہ وہ قوم جو انڈویورپین خاندان کی ام‌الالسنہ بولتی تھی صرف بادیہ‌گرد ھی نہ تھی بلکہ مستقل قیام‌گاھیں رکھتی تھی حتی کہ شہر پر شہر آباد کرتی اور قلعہ پر قلعہ بناتی‌تھی، تھوڑی بہت مویشیان پالنے اور بونے جوتنے کی بھی عادی تھی، کتے کے علاوہ گھوڑا ، بیل، بکری ، بھیڑ اور سور بھی اس کے پاس تھے جو ھمارےخاص گھریلو جانور ھیں، ریچھہ اور بھیڑئے وہ دشمن تھے جو اس کے گلوں پر تاخت و تاراج کیا کرتےتھے اور چوھے اور مکھیاں اس کو گھروں میں ستایا کرتی تھیں —— جس قطعۂ زمین پر یہہ آباد تھی وہ قدرت کی کرشمہ زائیوں سے معمور تھا - جو اور شاید گیہوں بھی کھانے کے لئے بوئے جاتے تھے اور ان سے لذیز لذیز کھانے تیار ھوتے تھے ، اور سرور اور نشے کے لئے شھد کی شراب بنائی جاتی‌تھی -فلزات میں سے بھی بعض‌کا استعمال آتا تھا مگر اس میں شک ھے کہ لوھا بھی ان میں شامل تھا یا نہیں - نساجی سے واقف تھی، اُون ، پٹوے اور سن سے بھی کام لیتی تھی ، دیگر گھریلو دست‌کاریوں کا حال اچھی طرح معلوم نہیں لیکن جن کا ذکر ھوچکا ان سے پایا جاتا ھے کہ اور بھی اس طرح کی بہت سی دستکاریاں ھوں‌گی جن کا ان‌کے ساتھہ ساتھہ ھونا ضروری ھے یا جن کی مدد سے یہہ تکمیل کو پہنچتی ھیں - محاربت و مدافعت کے لئے وھی ھتیار تھے جو قدیم قوموں کے پاس پائے جاتے تھے یعنی سیف و سپر ، نیزہ و کمان ؛ کشتیاں بنائی اور چپوؤں سے کھیئی جاتی تھیں ، وسیع پیمانے پر دور دور پھیلے ھوئے سیاسی نظاموں کے آثار نہیں پائے جاتے— اس میں شک نہیں

کہ یہہ لوگ چھوٹی چھوٹی قوموں کا ایک مجموعہ تھے جن پر راجہ یا سردار حکومت کرتے تھے نہ کہ بادشاہ ، ان کی انجمنیں اُس طرز کی تھیں جن میں بزرگ خاندان حکومت کیا کرتا ہے - اسیران جنگ غلام بنائے جاتے تھے ، خاندان کے تعلقات اور ساخت صاف صاف نظر آتے ہیں پیدایش سے پہلے ہی حقیقی رشتہداروں کے نام مقرر کرلئے جاتے تھے جن سے محبت و معاونت مترشح ہوتی تھی - قابلیت اور درجے میں عورت کے مرد سے کم ہونے کا کہیں نام و نشان نہیں پایا جاتا ، کم سے کم سو تک گنتی بھی سیکھی جاتی تھی ، ہزار کے لئے کوئی انڈویوروپین لفظ نہیں ملتا ، بعض ستاروں تک بھی نظر پہنچ گئی تھی اور اُن کے نام رکھہ لئے گئے تھے ، چاند خاص وقت کا ناپنے والا تھا ، مذہب میں ارباب‌پرستی تھی ، قدرت کی قوتوں کو زندہ و مجسم مان کر پرستش کی جاتی تھی رسمیں خواہ کچھہ بھی کیوں نہوں مگر اُن کے ادا کرنے میں پجاریوں سے مدد نہ لی جاتی تھی *

یہہ تھی کیفیت مختصر سے مختصر الفاظ میں اُن سادہ لوگوں کی جن سے وہ زبردست قومیں پیدا ہوئیں جو عرصے سے تہذیب عالم کی خضر راہ چلی آرہی ہیں — اُن کی تقسیم ، تاریخ میں اہمیت اور لسانیات میں اُن کی زبانوں کی قدر و قیمت سے ہم اس کے بعد کے لیکچر میں مزید بحث کریں گے *

---

## پہلا نوٹ

ڈیوکیلین اور پرا - تھسلي (Thessaly) کے بادشاہ اور ملکہ تھے
ڈیوس (Zeus) کے حکم سے ایک طوفان ایا جسنے تمام دنیا کو تباہ
کردیا مگر ان دونوں کي پرھیزگاري آڑے آئي اور بچ گئے — نو دن
تک ایک جہاز میں بہتے پھرنے کے بعد ایک پہاڑ پر آکر رکے — ہاتف
غیبي نے اُن کو حکم دیا کہ تم اپني پیٹھہ کي طرف " اپني ماں کي
ھڈیاں " پھیک کر نسل انسان کو پھر زندہ کرو ' چنانچہ اُنھوں نے اپني
پیٹھہ کي طرف پتھر ( کیونکہ زمین دونوں کي ماں تھي ) پھینکے جن سے
مرد اور عورتیں پیدا ھوئیں *

## دوسرا نوٹ

جب سے تقابل لسانیات عرصۂ وجود میں آیا ھے مستشرقین یورپ
نے خود کو ھندوستانیوں کا رشتہ‌دار کہنا شروع کردیا - اس رشتہ‌داري
سے تو کسي کو انکار نہیں مگر اس ذیل میں ایک سوال یہہ پیدا ھوگیا
کہ اُن بزرگوں کا مسکن اولین کہاں تھا جن کي یہہ سب اولاد ھیں —
علمائے یورپ کا فخر قومي اس کو گوارا نہیں کرتا کہ یہہ مقام کہیں ایشیا
میں قرار پائے وہ اسے کھینچ تان کر کہیں نہ کہیں اپنے ھي ملک میں
قرار دیتے ھیں، مگر علمائے ھند بھي اس کو پسند نہیں کرسکتے کہ سیاسي
عظمت کھوکر قدامت و بزرگي سے بھی ھاتھہ دھو بیٹھیں، چنانچہ وہ
ھمیشہ اس کو کشاں کشاں ایشیا یا ھندوستان میں لے آتے ھیں — اس طرح
یہہ مسئلہ طبع آزمائي کي جولان گاہ بن گیا ھے — رسالۂ سرسوتي بابت
ماہ فروري سنہ ۱۹۱۶ ع میں مسٹر جگن موھن ورما نے اسي مبحث
پر ایک مضمون شائع کیا - اس کے دس سال بعد اب رسالۂ مادھري
بابت ماہ مئي سنہ ۱۹۲۶ ع میں جناب مہندر پرتاب شاستري اس پر
بحث کرتے ھیں کیونکہ پروفیسر جائلز (Giles) نے "کیمبرج ھسٹري
آو انڈیا - جلد اول" میں لکھدیا کہ آسٹریاھنگري پراتم آریوں کا مسکن
تھا - طرفین جو دلائل پیش کرتے ھیں وہ محض عقل آرائیاں ھیں اور
قیاسات لیکن اس کے سوا چارۂ کار بھی نہیں کیونکہ اس زمانے سے بحث

كي جارهي هے جبکہ تحریر و تاریخ دونوں معدوم تھیں - ناظرین كي آگاهي کے لئے مذکورالصدر اصحاب کے مضامین کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے *

مسٹر جگن موهن ورما کا مقولہ ھے کہ کسی قوم کا ابتدائی مقام سکونت دریافت کرنے میں اس کے علم ادب سے زیادہ اس قوم كي وہ زباني روایات ( दन्त कथाएं ) مدد دیتي هیں جو اس مین نسلاً بعد نسل چلی آتي هیں - کیونکہ جب کوئی قوم هجرت کرتي هے تو وہ اپنے ادب کا انبار ساتھہ ساتھہ لئے نہین پھرتي ، علم ادب کسي مقام كي صدیوں تک بود و باش سے پیدا هوتا هے - اس میں انھین مقامات کا ذکر هوتا هے جهاں وہ قوم مدتوں رهي هے یا جهاں اسے آغاز تصنیف ادب کے بعد جانے كي ضرورت هوئي هو ، علماء آریوں کے تین ابتدائي مقام سکونت بتاتے هیں :—

( ۱ ) آریہ وسط ایشیا کے باشندے تھے ، وهیں سے اُن کی ایک شاخ هندوستان كي طرف آکر سندہ اور سرسوتي ندي کے کنارے آباد هوئي *

( ۲ ) آریہ جنوب و مغرب كي طرف سے ایشیا میں آئے اور وهیں سے مختلف مقامات میں پھیلے — ان کی ایک شاخ آکر پنجاب میں آباد هوئي *

( ۳ ) مهاتما تلک نے اپني تحقیقات سے یہہ ثابت کیا هے کہ آریوں کاابتدائي مسکن سمیرو یا قطب جنوبي تھا ، وهاں طوفان (प्रालेय) کے وقت سخت سردي اور جاڑا پڑنے لگا تو شمال كي جانب رخ کیا انھیں كي ایک شاخ هندوستان میں آئي جس نے یہاں آباد هوکر منتر تصنیف کئے *

ویدوں سے پتا چلتا هے کہ آریہ منتروں كي تصنیف سے مدتوں پہلے سرسوتي ندي کے کنارے اور اس کے آس پاس رهتے تھے جغرافیوي اور ادبی نام بھي اس کو ثابت کرتے هین ، هندوؤں اور پارسیوں دونوں کا ادب اِس کی تائید کرتا هے یہیں سے وہ مغرب و جنوب میں بحر کاسپین

تک اور مشرق میں کوشل تک پھیلے - آتھرو وید کے ایک منتر اور شت پتھہ براھمن دونوں سے معلوم ھوتا ھے کہ آریہ کہیں دکھن میں رھا کرتے تھے، اس خیال کی اس امر سے بھي تائید ھوتي ھے کہ وہ شمال کو پتروں (पितरों) کي سمت کھتے اور آبائي ملک (पितृ लोक) شمال کي جانب بتاتے ھیں — دعوی کا ثبوت مسئلہ ارتقاء سے بھي ملتا ھے - یجر وید میں مایو (मायु) نامی ایک جانور کا ذکر ھے جو اب ناپید ھے، اس کي شکل و شباھت انساں سے ملتي تھي مگر بول نہ سکتا تھا، شت پتھہ براھمن میں اس کا ذکر किमपुरुष کھکر کیا گیا ھے، ممکن ھے کہ یہي ابوالبشر ھو — ڈارون صاحب کا خیال ھے کہ انسان خط استوا کے پاس کے ملکوں میں کتم عدم سے عرصۂ وجود میں آیا، اور یہی بات آریوں کے اُن قصص و روایات سے ثابت ھوتی ھے جن کا ذکر وید وغیرہ میں آیا ھے — مختصر یہہ کہ قدیم آریہ شمال میں خط استوا کے پاس کسي جزیرے میں رھتے تھے جو اب غائب ھوگیا- اسي جزیرے میں ان کا ظہور ھوا زاں بعد جنوب کي طرف آکر ھمالیہ کے بالائي ملک میں کشمیر وغیرہ کے پاس آباد ھوئے اور وھاں سے چل کر سرسوتی کے آس پاس پھیلے *

جناب مہندر پرتاپ شاستري اپنے مضمون میں مسئلۂ زیربحث پر اظہار رائے کرنے سے پہلے لفظ آریہ کي تصریح و تشریح ضروری تصور کرتے ھیں، وہ اس اصطلاح سے وہ لوگ مراد لیتے ھیں جو زبان، مذھب اور تہذیب کے لحاظ سے ھندوستان و فارس وغیرہ ممالک مشرقي اور یونان، روما اور جرمنی وغیرہ ممالک مغربی کے باشندوں کے بزرگ تھے، اس مین وہ اُن آریوں کو بھي شامل سمجھتے ھیں جن کا وید مین ذکر آیا ھے اور جو مذھبی اعتقادات کی رو سے اس دنیا مین سب سے پہلے پیدا ھوئے- اس تمہید کے بعد دلائل پر ایک ناقدانہ نظر ڈال کر نتائج اخذ کرتے ھیں *

اس مسئلہ لاینحل کے سلجھانے کے لئے اب تک جو رائیں ظاھر کي گئی ھین ان کا مدار مندرجہ ذیل شہادتوں پر ھے

( ۱ ) لسانیات کی شہادت

( ۲ ) رگوید یا اور قدیم کتابوں کی شہادت

(۳) کتبوں وغیرہ کی شہادت جو زمین کھود کر نکالے گئے ہیں

شہادت لسانیات:—مغربی ماہران لسانیات نے مختلف ممالک کے الفاظ کا تقابل کرنے پر جن جن زبانوں کے الفاظ میں مطابقت و مشابہت پائی ان کا ماخذ واحد تصور کر کے ان کو ایک خاندان میں داخل کردیا۔ یہہ محض ایک قیاس ہے۔ اسی قیاسی طریق استدلال سے انہوں نے قدیم آریوں کا مسکن اولین دریافت کرنے میں بھی مدد لی ، چنانچہ یہہ نظریہ قایم کر کے کہ قدیم آریہ جن درختوں ، پالتو اور جنگلی جانوروں ، پرندوں ، پہاڑوں ، ندیوں اور سمندروں سے واقف تھے اور جس قسم کی آب و ہوا کا ذکر اُن کی تصنیفات میں پایا جاتا ہے جہاں یہہ چیزیں پائی جائیں وہی ان کا مسکن اولین ہے یہہ طے کیا کہ ایسا مقام فقط وہی ملک ہے جس کے مشرق میں سلسلۂ کوہ کارپیتھیا (Carpathians)، جنوب میں سلسلہ بلقان (Balkans)، مغرب میں استریائی آلپس (Austrian Alps) اور شمال میں ارز برج (Erzgebirge) اور دیگر سلسلہ ہائے کوہ ہیں۔ قرعہ ڈالا گیا، آستریا ہنگری کا نام نکلا— کیوں؟ ہندوستان سب کی سب مذکورہ شرطیں پوری نہیں کرسکتا — حدب پامیر ایک خشک قطعۂ زمین ہے اور جنوبی یورپ اور روس اس معیار پر پورے نہیں اترتے — آستریا ہنگری کو آریوں کا مسکن اولین ماننے والے کہتے ہیں کہ غالباً ایک جماعت اپنے مسقط الراس سے اٹھی اور دریائے ڈنیوب کے کنارے کنارے چل کر ایشیائے کوچک ہوکر مشرق میں پہنچی اور وسطی ایشیا کے پاس آکر دو حصوں میں منقسم ہوگئی ، ایک حصہ فارس اور دوسرا ہندوستان میں جانکلا—دوسرے گروہ نے جس کا نام جرمن ہے علی الترتیب جرمنی ، انگلستان، ناروے ، سویڈن کو گھیرا ، پھر ایک اور کھیپ جسے رومن کہتے ہیں مغرب میں ہوکر ایطالیہ پہنچی اور سیلتس، فرانس میں اور یونانی مقدونیہ ہوکر یونان کے جزیروں میں جابسے

مستشرقین یورپ کا یہہ ثبوت چنداں قابل اعتناء نہیں — مشابہت الفاظ سے یہہ لازم نہیں آتا کہ جن جن زبانوں میں مشابہ لفظ پائے جاتے ہیں ان کا ماخذ ان کے علاوہ کوئی اور زبان ہے جو اُن مقامات کے علاوہ

کسي مقام میں رائج تھی جہان وہ آج بولي جارہي ھے — کیا یہہ قرین قیاس نہیں کہ انہیں زبانوں میں سے کسي زبان کے لفظوں کي یہہ مسخ‌شدہ صورتیں ھیں اور بجائے اندوجرمینک انہیں میں سے کوئي ان کي ام‌الالسنہ ھے اور نہایت ھي قدیم ھونے کے باعث یہہ فخر سنسکرت کو حاصل ھے ؟ جیسے یہہ فرض کرلیا گیا کہ یہہ سب لفظ ایک ایسي زبان سے نکلے ھیں جو ان سب سے الگ ھے یہہ بھي تو فرض کیا جاسکتا ھے کہ یہہ لفظ لاطیني وغیرہ میں سنسکرت سے لئے گئے اور آب و ھوا اور طبایع وغیرہ کے اثر سے ان کي کایا پلٹ ھوگئي — آب‌وھوا ، درختوں ، جانوروں وغیرہ سے جو ثبوت بہم پہنچایا گیا ھے اس کي تردید اس سے ھوتي ھے کہ ملکی کیفیات بدلتي رھتي ھیں اور ان کا اتنا بدل جانا کہ زمانۂ قدیم کی بہت سي باتیں معدوم ھوجائیں کوئي حیرت‌انگیز امر نہیں — ارضیات دان اس اصول کو تسلیم کرتے ھیں - آریوں کے مذھبي خیالات کي رو سے تو انکے عروج کو دو ارب سال گذرے مگر زمان حال کے عالم بھي اس کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے تین ھزار برس پہلے مانتے ھیں پس پانچ ھزار برس کي مدت اسکی ھیئت بدلنے کے لئے کافی ھے - اس خیال سے یہہ شہادت اور بھي کمزور پڑجاتي ھے کہ لوگ جانور ، درخت وغیرہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں لے جاتے ھیں اور قوموں کے میل جول سے ایک زبان کا لفظ دوسري میں رواج پا جاتا ھے - آج کل بہت سے انگریزي لفظ ھندوستان کي بولیوں میں داخل ھوگئے ھیں مگر کیا اس سے یہہ نتیجہ نکالنا درست ھو سکتا ھے کہ یہہ سب ایک الگ زبان اور ملک سے تعلق رکھتے ھیں ؟ اگرچہ شہادت لسانیات غیرمعتبر ھے لیکن اتمام حجت کے لئے اگر اس کو معتبر بھي مان لیں تو بھي آریوں کا مسکن اولین شمالي ھندوستان یا وسط ایشیا ھی رھتا ھے - علمائے مغرب یہہ ستم کرتے ھیں کہ استریاھنگري کو آریوں کا مسکن اولین ثابت کرتے وقت تو وہ رگوید کے لفظوں کو ثبوت میں پیش کرتے ھیں لیکن جب اس کے زمان و مکان تصنیف کا ذکر کرتے ھیں تو کہتے ھیں کہ رگوید شمالي پنجاب

میں لکھا گیا کیونکہ جن درختوں، جانوروں وغیرہ کا ذکر اس میں آیا ھے وہ شمالی پنجاب میں پائے جاتے ھیں۔ مختصر یہہ کہ شہادت لسانیات سے اگر کچھہ ثابت ھوتا ھے تو یہہ کہ آریوں کا مسکن اولین ھندوستان ھے *

رگوید اور قدیم کتابوں کی شہادت:— اول تو رگوید سے کچھہ ثابت ھی نہیں ھوتا اور بفرض محال اگر کچھہ ثابت ھوتا ھے تو وھی جسکا ذکر ابھی کیا جاچکا ھے - اگر آریہ کہیں اور سے آئے ھوتے تو جس ملک کو چھوڑکر آئے تھے اس کا بھی تو اس میں کہیں کچھہ حال درج ھوتا مگر وھاں کچھہ بھی نہیں - اس کے منتروں سے قطع نظر رگوید کی زبان سے بھی ایک ثبوت ملتا ھے اور وہ اس طرح کہ اندوجرمینک خاندان کی زبانوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ھے ایک حصہ کا نام سینتم (Centum) اور دوسرے کا سیتم ( शतम=Satum ) رکھا جاتا ھے، یہہ دونوں لفظ دونوں حصوں میں سو (۱۰۰) کو ظاھر کرتے ھیں، اندوجرمینک ام الالسنہ کا "ک" بعض میں تو قائم رھا اور بعض میں "ش" سے بدل گیا، جن زبانوں میں "ک" "ش" سے بدل گیا وہ مشرقی زبانیں ھیں اور جن میں نہیں بدلا وہ مغربی — رگوید اور پارسیوں کی مقدس کتاب "اوستا" کی زبان ایک ھے صرف چند حرفوں کے بدلنے کی ضرورت ھے - مغربی عالم اس سے یہہ نتیجہ نکالتے ھیں کہ آریوں کی جو شاخ آستریاھنگری سے چلی تھی ایران پہنچکر اس کی دو شاخیں ھوگئیں اور ایک ھندوستان چلی آئی؛ مگر اس کے برعکس یہہ کیوں نہیں کہا جاتا کہ آریہ ھندوستان سے چل کر ایران پہنچے اور وھاں سے آگے بڑھتے چلے گئے — ایران پاس تھا زبان میں کم فرق ھے، اور ملک جیسے جیسے ھندوستان سے دور ھیں اسی فاصلے کے لحاظ سے ان کی زبان میں بھی اختلاف ھے — اس کے ثبوت میں کہ "اوستا" کی زبان سنسکرت سے لی گئی ھے یہہ بھی پیش کیا جا سکتا ھے کہ وید کی زبان کے حروف صحیح اور حروف غنہ کی تعداد اوستا کے حروف صحیح اور حروف غنہ کی تعداد سے زیادہ ھے - اس کو تسلیم کرنے

کے بجائے کہ ہندوستان میں پہنچ کر آریوں کی زبان نے ترقی کی یہہ
ماننا زیادہ معقول معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان سے نکلنے کے بعد آب و
ہوا اور مرور ایام کے باعث انہوں نے بعض بعض حرفوں کا کام میں لانا
چھوڑ دیا - رگوید سے اس کے خلاف کوئی نتیجہ نہیں نکلتا — بے شبہ
اس میں ایسے منتر ملتے ہیں جن میں گذشتہ رشیوں کا ذکر ہے
مگر اُن سے وہ آریہ نہیں مراد لئے جاسکتے جو استریا ہنگری سے چلکر
آئے تھے ' یہاں فقط اُن بزرگوں کا ذکر ہے جو ویدک رشیوں کے ہم
مذہب تھے - اس میں اعلی درجے کی سیاست و تمدن کا بھی ذکر ہے - اگر
رگوید حضرت عیسی سے تین ہزار برس پہلے کی تصنیف ہے تو اس سیاست و
تمدن کی ترقی میں بھی کچھہ زمانہ لگا ہوگا - اب قیاس کرلیجئے کہ
یہہ دعوی کہ آریہ آستریاہنگری سے حضرت عیسی سے ڈھائی ہزار برس
پہلے ہندوستان میں آئے کسقدر معقول ہے - دیگر علوم و فنون رگوید کے
بعد ہندوستان میں معراج کمال پر پہنچے مگر اور ملک اس وقت
قعر پستی میں پڑے ہوئے تھے ؛ پس ہندوستان ہی شایستگی میں سب
سے قدیم ہے اور یہی آریوں کا مسکن اولین ہوسکتا ہے *

کتبوں کی شہادت:- کچھہ عرصہ ہوا کہ علمائے جرمنی کو "بوغازکوئی"
(Boghaz Koi) میں جو ایشیائے کوچک کا ایک شہر ہے ایک کتبہ
ملا ہے - اس میں "ھتائت" (Hittite) اور "متانی" (Mitani) کے
راجاؤں کے درمیان جو صلحنامہ ہوا تھا اسکی شرطیں درج ہیں —
شرطوں کے لکھنے کے بعد یہہ راجہ چند دیوتاؤں سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ
انہیں ان شرطوں پر قایم رہنے کی توفیق دیں - یہہ دیوتا اندر ' متر '
ورن وغیرہ ہیں ' ویدوں کے دیوتا بھی یہی ہیں - کتبہ چودہ پندرہ سو
برس کا خیال کیا جاتا ہے ' اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ کم سے کم
اتنے عرصے پہلے ان دیوتاؤں کے پوجنے والے ایشیائے کوچک میں تھے —
یہہ کہنا کہ یہہ دیوتا فقط ایشیائے کوچک کے معبود ہیں یا ہندوستان
پہنچنے سے پہلے ہی آریوں نے ان دیوتاؤں کو پوجنا شروع کردیا تھا ایک

مضحکہ‌خیز بات ہے - پروفیسر ایم ونٹرنٹز (M. Winternitz) بھی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں - اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ آریہ یہاں مغرب یعنی آستریاهنگری سے آئے ' اس کے برعکس یہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ مشرق سے وہاں گئے - پروفیسر کیتھہ (Keith) کا بھی خیال ہے کہ وہ مشرق سے ایشیائے کوچک گئے - بابل کے بادشاهوں کے نام ویدوں کے بگڑے هوئے لفظ هیں - حضرت عیسی سے سات سو سال پہلے کی ایک فہرست ہے جس میں ان دیوتاؤں کے نام هیں جن کي اشور (Assyria) میں پرستش هوتي تھي - خاص دیوتا کا نام آسر مزس (Assar Mazas) ہے - یہہ لفظ اوستا میں اهرمزد اور وید میں آسر کی شکل میں موجود ہے - اس سے معلوم هوتا ہے کہ ویدک تہذیب ایشیائے کوچک میں عرصے تک رهی - ضلع پنجاب کے مقام هڑپا میں زمین سے کچھہ چیزیں نکالی گئی هیں جن سے معلوم هوتا ہے کہ آریہ اس وقت معراج ترقي پر پہنچے هوئے تھے - ان کا زمانہ حضرت عیسی سے تین هزار برس پہلے مانا جاتا ہے - اگر آریہ حضرت عیسی سے صرف ڈھائي هزار برس پہلے آستریاهنگري سے نکلے تو یہہ چیزیں ان سے پہلے یہاں کیوں کر آگئیں ؟ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ اندوجرمینک کے دو حصے سینتم اور سیتم هیں ' پہلے میں مغربي اور دوسرے میں مشرقي زبانیں شامل هیں ' سینتم میں بعض خصوصیات هیں جو سیتم میں نہیں - اس کو اس کے ثبوت میں پیش کیا جاتا تھا کہ آستریاهنگري آریوں کا مسکن اولین ہے کیونکہ یہہ تمام خصوصیات اسي کی زبان میں پائی جاتی هیں ' مگر اب " توکھیري " (Tokharian) نامی زبان کا پتا چلا ہے ' جسمیں یہہ تمام آوازیں پائی جاتي هیں - جس خطہ میں یہہ رائج ہے وہ مشرق میں ہے ' پس یہہ دعوی بھی ساقط الاعتبار هوا *

جو لوگ جنوبی روس یا اسکندي‌نیویا کو آریوں کا مسکن اولین بتاتے هیں ان کا دعوی بھي انھیں دلیلوں پر مبني ہے جو رد کیجاچکیں مختصر یہہ کہ آریوں کا مسکن اولین بھارت ہے (مترجم)

# چھٹا لیکچر

گذشتہ لیکچر میں ہم نے اعمال نموئے لسان اور ان کے ان اثرات پر غور کیا تھا جو لسان من حیث المجموع کی حالت پر اور مختلف زبانوں کے عرصۂ وجود میں آنے پر پڑتے ہیں ، اور خاتمے سے پہلے بولیوں کے اصلی اختلاف اور قواعد و علم ادب کے مطالعہ سے ان بولیوں پر جو اثر پڑتے ہیں ان سے بھی مختصر بحث کی تھی - اس کے بعد ہم نے اس پر ایک نظر ڈالی کہ جو اصول ہم نے قایم کئے ہیں وہ کیونکر اور کس حد تک روئے زمین پر جو بےانتہا زبانیں پھیلی ہوئی ہیں ان کے ظاہری اختلاف کی توجیہہ ، تقسیم اور ترتیب میں مدد دیتے ہیں — اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہمیں تسلیم کرنا پڑا کہ خود ہماری زبان ان بولیوں میں سے ایک بولی ہے جو آپس میں قریبی تعلق رکھتی ہیں اور جرمانی زمرہ میں داخل ہیں — ہمیں ماننا پڑا کہ خود جرمانی زمرہ ایک وسیع تر خاندان کا فرد ہے جس میں یورپ کی تمام زبانیں مع ایشیا کے ایک حصے کی زبانوں کے شامل ہیں اور اس وسیع تر خاندان کی سات شاخیں ہیں یعنی ہندوستانی ، ایرانی ، یونانی ، لاطینی ، جرمانی ، سلیوانی ( جس میں لتھوانی بھی شامل ہے جسے بعض بعض ایک الگ شاخ مانتے ہیں) اور سیلٹی - ہم نے اس خاندان کا نام اندویورپین رکھا - کسی جگہہ اور کسی زمانے میں ایک جماعت واحد ایک زبان واحد بولتی تھی جس سے یہہ سب زبانیں روایت لسانی کے عالمگیر قانون کے مطابق ان اعمال سے ظہورپذیر ہوئیں جو آج بھی نطق انسان کے ہر حصے میں مصروف کار فرمائی ہیں - ہم پہلے ہی اس کا اعتراف کرچکے ہیں کہ ہم قطعی کوئی ایسا پتا نہ چلاسکے جس میں تھوڑا بہت بھی صحت کا شائبہ پایا جائے اور جس سے معلوم ہو کہ یہہ جماعت کہاں رہتی تھی اور اسے کتنا زمانہ گذرا لیکن گمان غالب یہہ ہے کہ اس کا وطن کہیں ایشیا میں تھا اور یقیناً یہہ حضرت عیسیٰ سے تین ہزار برس

پہلے گذری ھے — شہادت لسانی سے صرف کچھہ قابل قدر باتیں اس بارہ میں معلوم ہوتی ھیں کہ اس کی تہذیب کا اس وقت کیا عالم تھا - اس سوال کو نظر انداز کر کے کہ آیا خود اندویورپین خاندان کو ایک اس سے وسیع‌تر خاندان کا فرد تصور کرسکتے ھیں یا نہیں جس میں نسل انسان کی تمام یا قریب قریب تمام زبانین داخل ھیں ، اس لیکچر میں اندویورپین جن افراد سے بنی ھے ان کی نسبت زیادہ مفصل بحث کرنی ھے - یہہ دکھانا ھے کہ یہہ افراد کب اور کہاں بنے ، جو تاریخی اھمیت ان سے اور ان کے بولنے والوں سے وابستہ ھے اس پر نظر ڈالنی ھے ، مبادی لسانیات ہونے کی حیثیت سے ان کے مرتبے کی توضیح کرنی ھے اور تحقیقات لسانی کے اس عام طریقے کی جس کا سنگ بنیاد ان کے مطالعہ پر رکھا گیا ھے از سر نو اور زیادہ منظم جانچ پرتال کرنی ھے *

## افراد جرمانی

سب سے بہتر یہہ ہوگا کہ ہم اندویورپین زبان کے اختلاف کا تبصرہ اپنی ہی شاخ جرمانی سے شروع کریں — ہم اس سے پہلے کہہ چکے ھیں کہ اس کی موجودہ بولیاں تین زمروں یا زیرشاخوں میں منقسم ھیں: (۱) لوجرمن جس میں شمالی جرمنی اور نیدرلینڈ مع ان دونوں کی نوآبادی یعنی برطانیہ اور خود برطانیہ کے موجودہ کثیر اور دور تک پھیلی ہوئی نوآبادیاں شامل ھیں ، ( ۲ ) ھائی جرمن جو وسطی اور جنوبی جرمنی کو گھیرے ھے ، اور ( ۳ ) اسکنڈی نیوی جو ڈنمارک ، سویڈن ، ناروے اور آئسلینڈ کے اقطاع پر محیط ھے - زمرۂ لو جرمن میں انگریزی سب سے زیادہ اھمیت رکھتی ھے ، اس کی پراز واقعات تاریخ کا ، جس کی توضیح ادبی تحریرات قدم قدم پر کرتی ھیں ، پتا لگانے چلتے ھیں تو زمانۂ وسطی کی انگریزی ( سنہ ۱۵۰۰—۱۳۵۰ ع ) ، قدیم انگریزی (سنہ ۱۳۵۰—۱۲۵۰ ع) اور نیم سیکسن (سنہ ۱۲۵۰—۱۱۵۰ ع) سے گذرتے ہوئے اینگلوسیکسن تک پہنچ جاتے ھیں جس کا دامن سن

عیسوي کی ساتویں صدي سے وابستہ ھے اور جس سے جرمانيؔ بولیوں میں صرف ایک قدامت میں بڑھي ھوئي ھے - اس کي قدیم یادگاریں بلحاظ اسلوب و عروض، اور ان میں سے کم سے کم ایک یعني Beowulf تو بلحاظ مضمون و مبحث بھي ، ھمیں جرماني تاریخ کے زمان قبل مسیح میں لے جاتی ھیں - ھم یہاں انگریزي زبان کي نوعیت و تغیرات سے مفصل بحث نہ کریں گے اگرچہ یہہ ایک دلچسپ اور مفید کام ھے - ھم اس کام کو اور مصنفوں کے حوالہ کرکے صرف اسکے اتنے ھی حصے سے بحث کریں گے جس سے بعد میں ھمیں عام قوانین لسانی کی توضیح و تشریح کے لئے کام پڑے گا *

انگریزي کی قدیم‌ترین شکل یا اینگلوسیکسن سے قریب‌ترین رشتہ رکھنےوالوں میں سے ایک تو جرمنی کے شمالی ساحل پر کي فریزي ھے ، چودھویں صدي میں اور اس کے بعد تک بھي اس کا اپنا علم ادب تھا ، یہہ قانون و آئیں سے مالامال تھا اور اس کے روز مرہ کی طرز قدیم ھائی جرمن سے کچھہ کم دقیانوسي نہ تھي باوجودیکہ مقابلۃً اسے منصۂ شہود پر آئے ھوئے عرصہ نہ ھوا تھا - دوسري قدیم سیکسن ھے یعنی شمالی جرمني کی خاص زبان جو دریائے رائن اور ایلب کے درمیان رائج تھي، اس کی ھمیں صرف ایک تصنیف Heliand یا Savior ملتی ھے جو غالباً نویں صدي میں لکھي گئي ھوگی اس میں حضرت عیسیٰ کي سوانح عمري نظم میں ھے - اس سے پہلے کے ایک لیکچر ( دیکھو صفحہ ۲۱۸ ) میں بتایا جا چکا ھے کہ فریزي اور سیکسن دونوں کو ھائي جرمن کے زبردست اثر نے موجودہ زمانے کے تربیت‌یافتہ دائرے سے قطعي خارج کردیا اور ان کي قلمرو کو ان سے ملتي ھوئي بولیوں نے بھي غصب کرلیا ، پس آج ان کي ھستی صرف ایک معمولي دھقاني بولی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتي - اگر سیاسي آزادي آڑے نہ آجاتي تو ھالینڈ کي انوکھي زبان کا بھي یہی حشر ھوتا - نیدرلینڈ یا ڈچ کے ادب کا پتا تیرھویں صدي تک چلتا ھے ، اگرچہ یہہ سولھویں صدي یعنی اس زمانے سے جب کہ یہہ ملک ھسپانیہ

کے سیاسي مظالم سے تنگ آکر سخت جد و جہد میں مصروف تھا زیادہ نمایاں طور سے نظر آتا ھے - اھل فلانڈر کا اس سے بہت ھی ملتا جلتا روزمرہ یعني فلیمي اپنا جداگانہ دفتر رکھتي ھے جو قدامت میں ڈچ کا ھم‌پلہ ھے - یہہ زبان اب معدوم ھوگئي *

ھم نے جب ادبي بولیوں کے پیدا ھونے اور پھیلنے کا ذکر کیا تھا ھم اس وقت ھائي جرمن کي تاریخ کا مختصر خاکہ کھینچ چکے ھیں ، اس کے تین دور مانے گئے ھیں - پہلا دور قدیم ھائي جرمن (Althoch-deutsch) کا وہ زمانہ ھے جو آٹھویں سے بارھویں صدي تک پر مشتمل ھے ، اس کي یادگاروں کي تو کمي نہیں لیکن چند کو چھوڑکر سب کے ماخذ پر عیسائیت کا رنگ چڑھا ھوا ھے اور مذھب میں ڈوبي ھوئی ھیں یہہ یادگاریں تین خاص "تل بولیوں" یعني (۱) افرنجي (۲) الماني اور سوابي (۳) اور بویري اور آسٹري کو ظاھر کرتي ھیں - دوسرا دور یعني زمانۂ وسطي کي ھائي جرمن (Mittelhochdeutsch) قریب‌قریب چار صدیوں پر محتوي ھے جو بارھویں صدي سے شروع ھوکر پندرھویں صدي پر ختم ھوتا ھے ، اس زمانے کي ممتاز بولي سوابي ھے ، اس کا کثیر ادب ھمیں اس زمانے کي شاعري کی قابل‌قدر تصنیفات سے روشناس کرتا ھے ، جو Minnesingers کی غزل‌سرائي کا نتیجہ ھیں اور قدیم قومی جرمن روایات کي بیش‌بہا یادگاریں یعنی رزمیہ قصص (Heldensagen) ھیں - رزم میں نیبیلنجن کی مثنوي (Nibelungenlied) اعلی درجے کا کلام ھے ، اس سے بہتر کسي ملک نے کسي زمانے میں نہ پیدا کیا ھوگا - نئي ھائي جرمن کي زبان و ادب کا دور سولھویں صدي کے شروع سے چل‌کر ھم تک پہنچتا ھے ، ھم اسي کو جرمن زبان کہاکرتےھیں اسکے بارہ میں کچھہ کہنے کي ضرورت نہیں *

جرمانی شاخ کا تیسرا زمرہ اسکنڈی‌نیوي ھے - اس کي نہایت ھي پرانے زمانے کي یادگاریں ھمیں آئسلینڈ سے ملي ھیں ، یہہ وہ دور دست و وحشت‌خیز جزیرہ ھے جہاں کوہ آتش‌فشاں آگ برسا رھے ھیں ،

چشموں میں جلتا ہوا پانی ابل رہا ہے اور برف کے میدان کے میدان نظر آتے ہیں - نویں صدی میں لوگوں نے ناروے سے بھاگ کر یہاں پناہ لی ، عرصے تک یہہ خودمختار نوآبادی بنا رہا ، ادبی تربیت او افسانوی گیتوں کا گہوارہ تھا - یہاں عیسائیت اپنے جوش میں اتنی اندھی نہ تھی جتنی کہ جرمنی کے اور اقطاع میں ، پس قدیم مذہب و مراسم کا دفتر صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح محو ہونے سے بچ گیا - دونوں Eddas جن کی تدوین بارھویں اور تیرھویں صدی میں ہوئی اور آج تک محفوظ ہیں تمام جرمانی ادب میں لہجہ اور مضمون کے لحاظ سے قدیم‌ترین ہیں - جرمانی قوم کی قدامت کی یہہ انمول دستاویزیں ہیں - اگرچہ قدیم اینگلوسیکسن اور ہائی جرمن کے مقابلے میں Eddas کی زبان جدید ہی ہے تاہم صوتی اور قواعدی شکل کے لحاظ سے قدامت میں دونوں کی ہم‌پلہ ہے - Eddas کی تدوین کو چھہ سات صدیاں گذریں مگر ان کی زبان اور موجودہ آیسلینڈی میں کوئی بہت بڑا فرق نہیں ہے - تمام موجودہ جرمانی زبانوں میں آیسلینڈی وہ زبان ہے جس نے اس اصلی ساخت کو جو سب میں مشترک تھی سب سے زیادہ محفوظ رکھا اور جس میں یہہ اصلی ساخت سب سے زیادہ پائی جاتی ہے - آئسلینڈی کے علاوہ اسکنڈی‌نیوی زمرے میں ناروی، ڈچ اور سویڈی یہہ تین زبانیں اور شامل ہیں یہہ بھی ادبی تربیت سے بہرہ‌اندوز ہوئی ہیں مگر "قدیم نارس" زبان سے جسے بالعموم قدیم آئسلینڈی سے موسوم کرتے ہیں نہیں نکلیں - ناروی اس سے سب سے زیادہ مماثل ہے ' باقی کی اسکنڈی‌نیوی کی بولیوں کی قدیم تر تقسیم ظاہر کرتی ہیں *

ہمارے پاس نہ تو اب کوئی ذریعہ ہے اور نہ آیندہ کبھی ہونیکا امکان ہے جس سے معلوم ہوجائے کہ جرمانی زبان کی کتنی اور شاخیں تھیں جو ان تینوں کی جن کا ہم ذکر کرچکے ہیں ہم‌رتبہ و ہم‌عصر تھیں اور بعد میں معدوم ہوگئیں کیونکہ ان کے بولنے والے صفحۂ ہستی سے

مٹ گئے لیکن ان معدوم شاخوں میں سے کم سے کم ایک کی قابل قدر باقیات تباهي سے بچ گئیں اور جو قوم اس زبان کو بولتی تھی اس کی عام بربادي کے ساتھہ ساتھہ ان پر بلا نازل نہ هوئي - عظیم‌الشان اور مشہور گاتھک قوم کا ایک مغربي حصہ دریائے ڈنیوب کے حصۂ زیرین کو کسی وقت چوتھی صدي کي ابتداء مین عبور کرکے روما کے ضلع میسیا میں جا آباد هوا ، رومانی رعایا بن گیا اور عیسائیت اختیار کرلي - ان کی خاطر ان کے رهنما اور اسقف الفلس (Ulfilas) نے اسي صدي کے اواخر میں قریب قریب تمام انجیل کا ترجمہ انهیں کے روزمرہ میں کیا مگر جس خط میں یہہ ترجمہ لکھا تھا وہ خود اسي کي ایجاد اور یونانی حروف تہجي پر مبنی تھا - پانسو برس بعد گاتھک کا کہیں پتا نہ تھا لیکن گاتھک انجیل کا بہت بڑا حصہ یعني پولوس کے خطوط اور عہد عتیق کے اجزاء آج تک محفوظ هیں ، یہہ پانچویں صدي کا ایک مسودہ سویڈن کے مقام اپسالا (Upsala) میں موجود هے - اگرچہ عہد قدیم کی یہہ یادگاریں ناکافی هیں مگر انڈویورپین خاندان کي تمام جرماني شاخ کي توضیح کرنے اور اس بعد و فصل کے مٹانے کے لئے جو اس کے اور دیگر شاخوں کے درمیان حایل هے ان کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ بلحاظ زمانہ اور زمانے سے بھی زیادہ بلحاظ مصالح و ساخت ان کا روز مرہ بمقابلۂ جرمانی زبان کی هیئات مختلفہ کے روزمرہ کے سب سے قدیم هے - یہہ باقي کي سب یا اُن مین سے کسی کی جنم‌داتا نہیں هے بلکہ اُن کي سب سے بڑي بہن هے اور هر طرح سے اِس کي مستحق کہ خاندان کی سرداري کا دعوی کرے *

## سلیوانی شاخ

جرماني کے بعد هم سلیواني کي طرف متوجہ هوتے هیں کیونکہ دونوں میں فاصلہ کم هے اور غالباً اوروں کے مقابلے مین رشتہ بھي قریب کا ، اس کے بارہ میں زیادہ بحث کي ضرورت نہیں ' اس سے همیں بہت هی کم دل‌چسپی هے اِس لئے کہ هماري قوم و علم سے اسے بہت

ھي دور کي نسبت ھے- اس کی تاریخي اھمیت اور ادبي منزلت ادنی درجے کي ھے اور اُسے ظھورپذیر ھوئے تھوڑا ھي زمانہ گذرا — قریب قریب ھر پہلو سے اگر قدامت شکل اور زمانے کا لحاظ کیا جائے تو قدیم بلغاریوں کي زبان اس کی بولیوں میں سب سے پرانی ھے ، اب سےقریب قریب ایک ھزار برس پہلے ان کے رسول سرل (Cyril) نے اس زبان مین انجیل کا ترجمہ کیا تھا - یہہ ایک عجب حسن اتفاق ھے کہ جرماني اور سلیوانی دونوں زبانوں کا علم ھمیں پہلے پہل ترجمۂ انجیل کے ذریعہ اور قریب قریب ایک ھي جغرافیوي مقام سے ھوتا ھے کیوں کہ جب گاتھہ (Goths) زیرین حصۂ ڈنیوب کے جنوبي ساحل پر مٹ گئے تو بلغاری ان کي سلطنت کے مالک ھوئے — لیکن اس قدیم زبان اور موجودہ بلغاري میں بہت فرق پڑگیا جس کا باعث یہہ ھے کہ اس عرصے میں یہہ بےحد تیزي سے بدلتی رھي- سلیواني اقوام کے پرانی زبان کو اپني مقدس زبان بنالینے اور کلیسائے یونان کے مذھبي حلقوں میں اس حیثیت سے اس کا آج تک رواج ھونے کي وجہہ سے اسے عام طور سے قدیم سلیوانی یا کلیسائي سلیواني کہتے ھیں - یہہ سلیواني شاخ کے اس حصے سے تعلق رکھتي ھے جسے جنوبي شرقي حصہ کہتے ھیں- اسی حصے میں روسي، اوروں سے کہیں زیادہ اھمیت رکھتی ھے ، روسي کے دو حصے ھیں ، اصل روسي اور اسکی چھوٹي بہن (Little Rusian) جسے روتھاني کہتےھیں- آج کل روسي ایک ادبي زبان ھے اور بہت کچھہ اھمیت رکھتي ھے ؛ جو چند دستاویزین ملتی ھیں ان سے اس کي گیارھویں صدي تک کی شکلوں کا پتا لگتا ھے - اس کے تربیت یافتہ ارتقاء پر کلیسائي سلیواني کے اثر کا گہرا نقش مرتسم ھے ، علاوہ اس کے جنوبي شرقي حصے میں استائیریا (Styria) اور کارنتھیا (Carinthia) کي سلیوانی اور سربي مع اپنے سے قریبي تعلق رکھنےوالی بولی کروتي کے شامل ھیں ان زبانوں کے دسوین بلکہ نوین صدي تک کے پرانے نمونے ملتے ھیں ، سربي کا موجودہ ادب دلچسپ مقبول عام گیتوں کا مخزن ھے *

دوسرے حصے یعني مغربی میں پولي ؛ بہیمي داخل ھیں - بہیمی

سے سوراوي سلوواکي اور ڈالائي اور زیرین سوربی اور پولابي تعلق رکھتي هیں جو دریائے ایلب کے کنارہ بولی جاتي هیں - ان میں بوهیمي سب سے قدیم هے جس کي غالباً دسویں صدي تک کي یادگاریں دستیاب هوتی هیں - پولي کا علم ادب چودهویں صدي سے شروع هوتا هے اس سے پہلے اس کے تعلیمیافتہ اصحاب محض لاطینی میں خامہفرسائي کرتے تھے - اوروں کے پاس کوئی چیز نہیں جو سولہویں صدي سے پیشتر کي هو اور کسی لحاظ سے بھی یہہ کسی قابل نہیں *

## لتهوانی زمرہ

لتهوانی یا لیٹک بولیوں کا زمرہ کبھي تو سلیوانی کا جزو مانا جاتاهے اور کبھي ایک جداگانہ شاخ - جو اس کو ایک جداگانہ شاخ مانتے هیں وہ بھی اسے اور شاخوں کا هممرتبہ سمجھتے هیں اور اس کے قائل هیں کہ سلیوانی سے اس کا گہرا تعلق هے ، هماري رائے میں بھي یہی مسلک زیادہ معقول هے - اس میں تاریخي یا ادبي اهمیت برائے نام هي هے اس کي دلچسپي کا دار و مدار محض اس امر پر هے کہ اپنے تاریخي اسباب کے زیر عمل ، جس کي آج تک کوئی تاویل نہ کی جاسکی اور نہ غالباً آیندہ کي جاسکے ، اس نے انڈویوروپین زبان کي بہت سي شکلوں کو اصلی حالت میں محفوظ رکھا یہہ کام اس تمام خاندان کي کوئی بولي بھي جسے هم جانتے هیں ، اور جو اس سے دو هزار سال عمر میں زیادہ نہیں هے نہ کرسکی - یہہ زمرہ تین بولیوں سے بنا هے ، ان میں ایک قدیم پروشي جو باشندگان شماليشرقي پروشیا کی اصلی زبان هے دو سو برس هوئے فنا هوچکی ، لوجرمن نے اسکی هستی متادي اور اس کي یادگار محض ایک چھوتا سا مذهبی اصول کا رسالہ بصورت سوال و جواب رہ گیا هے باقی دو یعني لتهواني اور لیتش یا لیواني کو لاکھہ دو لاکھہ روسي اور ان پروشي اضلاع کے باشندے بولتے هیں جو بحیرہ بالٹک کے ساحل پر واقع هیں لیکن ایک نہ ایک دن ان کو بھي یہہ روز بد دیکھنا پڑےگا کہ جرمنی اور روسي کے مقابلے میں هتھیار ڈالدیں اور اپنی

بھی قدیم پروشی کی طرح معدوم ھوجائیں — لتھوانی کی جو پرانی سے پرانی دستاویز ملتی ھے وہ سولھویں صدی کی ھے - جنوبی یا ھائی لتھوانی کی شکل سب سے قدیم ھے - لو لتھوانی اور بالخصوص شمالی لیٹک سے معلوم ھوتا ھے کہ انھوں نے قدیم مصالح کو اتنا محفوظ نہیں رکھا *

## سیلٹی شاخ کے افراد

پچھلے لیکچر میں بتایا جا چکا ھے کہ رومانی اور جرمانی زبانوں نے سیلٹی زبانوں کی شمع حیات قریب قریب گل کردی اور وہ یورپ کے جس وسیع خطے کی کسی زمانے میں مالک تھیں اس کے دور دراز کونوں میں منه چھپائے پڑی ھیں - بالائی اسکاٹلینڈ ، ایرستان کے نہایت ھی غیرآباد حصے ، جزیرہ مان ، ویلز کے پہاڑ ، کارنوال کی پرخار وادیاں ، وہ قطعۂ زمین جو آبنائے برطانیه کے پار کار نوال کے بہت ھی قریب واقع ھے اور راس برٹانی (Brittany) صرف وہ اقطاع ھیں جہاں کئی صدیوں سے سیلٹی کی صدائیں گونج رھی ھیں — کارنی کا معدوم ھونا تو ابھی کل کی بات ھے ، موجودہ پشت کے دیکھتے ھی دیکھتے مٹ گئی ، ایرستانی کا بھی یہی حشر ھونےوا ھے — گیلک ھائی لینڈ کی کامل تربیت وتہذیب کے سامنے نه جی سکےگی ، اغلب ھے که بریٹن (Breton) کے کسانوں کی گنواری بولی کو فرانسیسی پیس ڈالے اور اگرچه باشندگان ویلز اپنی نرالی طرز گفتگو کو بہت ذوق و شوق سے سینے سے لگائے ھوئے ھیں لیکن ھمیں تو شک ھی ھے که وہ ھمیشه ان مفاد سے بہرہ‌اندوز ھونے سے انکار کرتے رھیں‌گے جو اس کے چھوڑنے اور اپنے سے بڑی جماعت میں جس کا وہ جزو ھیں مدغم ھونے سے حاصل ھوں‌گے — آج تک تو کوئی ایسی متجانس‌الاجزاء خودمختار سیلٹی حکومت ھوئی نہیں جو اپنی زبان کو اور زبانوں کی دست‌برد سے پناہ دے سکی ھو - اور اب ایسی پناہ اول تو ممکن نہیں اور ممکن بھی ھو تو اس کی ھستی فقط قایم رکھہ سکتی ھے *

جن دستاویزوں سے سیلٹی زبان کي توضیح هو سکتي هے ان سے قابل اطمینان طریقے سے بحث کرنا بہت دشوار هے کیوں که ایک انوکھا اور نمایاں لسانی مرض پھیلا هوا هے - اسے ماهران لسانیات " سیلٹیا روگ " (Celto-mania) کہتے هیں اور اس میں لسانیات کا مطالعه کرنےوالوں میں سے سیلٹي اصل والے تو خاصکر اور کسي حد تک اجنبی بھی گرفتار هوگئے ، نتیجه یهه هوا که سیلٹي تہذیب ، زبان اور ادب کي تعریف کے پل باندہ دئے گئے ، کوئی کہتا هے که سیلٹي هي سب سے پرانی اور کم بگڑي هوئي زبان هے ، اسی کو وہ قومیں بولتي تھیں جو ان لوگوں سے بھي پہلے گذري هیں جن کا ذکر زمانے کي مقدس اور غیرمقدس تاریخ میں آیا هے اور صرف یهي دنیا بھر کي اشتقاقیات کي اصل هے - کسي نے قدیم کتبے اور مشکل عبارتیں جن کا ماخذ بالکل الگ هے اور جو دور دراز ملکوں مین ملے هیں یهه کہهکر سیلٹي کے ذریعه پڑھے هیں که ان میں اصلي اوسیانی کی کھنک پائي جاتي هے - کسي نے مختلف زبانوں کے مہمل لفظوں کي اصلیت تلاش کرتے کرتے انھیں سیلٹي مادوں سے جا ملایا اور کہه دیا که ایري اور ویلزي کے توسل سے ان کا سلسله نسب وهاں تک پہنچتا هے ، مختصر یهه که اسی قسم کي بہت سی باتیں هیں - معقول و بےلوث تحقیقات ان بلندآهنگ دعووں کي قطع و برید کرکے انھیں اس سطح پر لے آتي هے جس کے یهه مستحق هیں *

لاطینی نے هسپانیه، فرانس اور شمالي ایطالیه کی گالی بولیوں کو ایسا کامل طور سے متایا که لاطینيکے آخري زمانے کے روزمره یا بچی بچائي تحریروں ، کتبوں اور سکوں میں ان کے اس قدر قلیل آثار باقي هین که ماهران سیلٹي کایهه متنازعه فیه مسئله هے که گدھیلک اور کمریائی میں سے جو سیلٹي کے معروف و معلوم حصے هیں کسي سے تعلق رکھتی هیں یا بذات خود ایک تیسري شاخ هین؛ جو گدهیلک اور کمریائی کی همپله هے - اس سے قطع نظر که گالي کے کتبے بہت هی کم اور مبہم هیں اور مستند استاذہ کے کلام میں جو مفرد لفظ ملتے هیں ان کی تعداد

بھي تھوڑي ھے ایرستاني اور ویلزي دونوں کي قدیم زمانے کي تحریریں محض فرھنگیں ھیں یا بین السطور ترجمے ، حاشئے اور تفسیریں جنھیں ماھران سیلتي نے ان مسودات پر جن کا مطالعہ کر رھے تھے اس زمانہ قدیم میں لکھہ دیا جب ویلز اور ایرستان اور بالخصوص ثاني الذکر عیسائیت اور ادب کے پرجوش مرکز بنے ھوئے تھے - ان میں ایرستاني فرھنگوں کي کثرت ھے اور ان سے بخوبي اندازہ ھوتا ھے کہ آٹھویں صدي کے آخر میں زبان کا کیا حال تھا — ایک تصنیف یعني سینٹ پیٹرک (Saint Patrick) کي سوانح عمري بھي ملتي ھے — اس کي نسبت خیال ھے کہ نویں صدي کے شروع کي ھے — دوسري خاص گڈھیلک بولي یعني اسکاٹ لینڈ کي گیلک کے تھوڑے سے گیت ملتے ھیں جو سولھویں صدي کے ھیں — اوسیاني نظموں نے سو برس پہلے لوگوں کو زور و شور سے اپني طرف متوجہ کیا تھا اور ان کي اصلیت اور قدر و قیمت پر خوب مزے مزے کي بحثیں ھوتی تھیں مگر معلوم ھوتا ھے کہ اُن کي عمارت اصلي گیلک روایت کي کمزور بنیاد پر رکھي گئي تھی *

کمریائی حصے میں ویلزي فرھنگیں جن کا ابھي ذکر ھوچکا ھے سب سے قدیم یادگاریں ھیں جن کي صحیح صحیح تاریخیں معلوم ھیں - قدامت میں تو یہہ ایرستاني فرھنگوں سے کم نہیں اور اگر ھوں گی بھي تو برائے نام کیونکہ آٹھویں اور دسویں صدي کے درمیان کسی زمانے کي تحریریں ھیں مگر ان کي تعداد ایرستاني فرھنگوں سے بہت کم ھے ، بس وہ اتني ھي ھے جس سے یہہ ثابت کیا جاسکے کہ اس زبان کي بہت ھي قدیم زمانے کي جو یادگاریں واقعي ادبي اوصاف سے متصف ھیں ان کي قدامت محض فرضي ھے — گذشتہ زمانے میں صدیوں تک ویلزي بھاٹ اپنی قوم کي عظمت و زوال کے افسانے جوش دلانےوالي لے میں سناتے رھے اور لوگوں کا دعوی ھے کہ ھزار سال سے بھي کہیں زیادہ عرصہ یا چھٹي صدي یعنی سیکسنز کے حملے اور فتح کے زمانے سے ان کے

گیت باحتیاط اور مسلسل روایت کے ذریعہ پشت در پشت منتقل ہوتے رھے — یہہ دعوی غالباً معقول ھے لیکن اس کے ساتھہ ھی یہہ بھی یقینی ھے کہ جیسے جیسے وہ منتقل ہوتے رھے اُن کی عبارت بھی بدلتی رھی اس لئے آج وہ جس شکل اور ھیئت میں ملتے ھیں وہ قدیم سے قدیم تحریر یا بارھویں سے چودھویں صدی تک کے زمانے سے بہت پہلے کی نہیں ھے — بعد کے ویلزی ادب اور ایرستانی ادب کی بھی کوئی کمی نہیں۔ کارنی کے ادب کی بھی اچھی خاصی تعداد ھے اور اس کی عمر بھی قریب قریب اتنی ھی ھے جتنی ویلزی وغیرہ کی۔ اس کی قدیم یادگار ایک لاطینی کارنی لغت ھے ؛ یہہ شاید بارھویں صدی کی تصنیف ھے — برتانی کی زبان یعنی ارموریکی، ویلزی اور کارنی سے اس قدر ملتی جلتی ھے کہ اس کو گالوں ( Gauls ) کی سیلتی بولیوں کی قایم مقام اور باقیات نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس کا تعلق اُن نوآبادوں اور پناہ گزینوں سے سمجھنا چاھئے جو برطانیہ سے بھاگ کر آئے تھے۔ یہہ ایک یا دو مختصر سی تصنیفات میں ملتی ھے *

## ایطالی یا رومانی شاخ کے افراد

اس کے بعد ھم رومانی شاخ کو لیتے ھیں۔ بحث کی کسی ابتدائی منزل میں، جب کہ اس کی مختصر تاریخ پر نظر ڈالی جارھی تھی، ھم نے اس کے لئے یہہ نام تجویز کیا تھا - جن زبانوں سے یہہ بنی ھے اور جن کی الگ الگ روایات اسانی کی موجوں کا ھم یہاں تک پتا لگالیتے ھیں کہ وہ آکر ایک ھی مرکز پر جمع اور لاطینی میں مدغم ھوجاتی ھیں ان میں سے دو یعنی ایک تو ریگورومانی جو جنوبی سوئٹزرلینڈ اور اتریانک کے سرے پر رائج تھی اور دوسری ویلیکین جس کا گھر شمالی ترکی کے اضلاع تھے، کوئی ایسا ادب نہیں رکھتیں جس کی کچھہ قدر و قیمت ھو یا جس کو ان کا ذاتی ادب کہہ سکیں - باقی پانچ یعنی فرانسیسی، پروونسال، ھسپانی، پرتگالی اور ایطالی سب کی سب دھقانی بولیوں سے ترقی کرکے اس مرتبے پر پہنچیں اور اسی وقت کے قریب یا

گیارھویں بارھویں اور تیرھویں صدي سے پر پرزے نکال کر قومي تربیت یافتہ زبانوں کا رنگ اختیار کرنےلگیں- فرانسیسي کي بعض بعض تحریریں دسویں صدي کي بھي دستیاب ھوتي ھیں لیکن ابتدائي زمانے کا فرانسیسی ادب بارھویں اور تیرھوین صدی کا ھے ، یہہ کثیر اور مختلف مباحث پر محتوي ھے اور اس کا وہ حصہ جسے رومان (Romance)سے تعبیر کرتے ھیں عجیب و غریب سرعت سے تربیت‌یافتہ یورپ مین بالعموم مرغوب و مطبوع ھوگیا- پرووِنسال کی شاعري صنف غزل سے تعلق رکھتي ھے - یہہ رسیا شاعروں (troubadours) کے ترانے ھیں- دربار طولوس میں ان کا بہت دور دورہ تھا - اس کے مضامین یا تو عشقیہ ھین یا ھجویہ - اس کی مختصر مگر با شان و شوکت زندگي کا تین سو سال بعد چودھوین صدي میں خاتمہ ھوگیا - ایطالی کی تہذیب و تربیت کا دور بارھویں صدي کے قریب فریڈرک دوم کے دربار سے شروع ھوتا ھے مگر کل ڈیڑہ سو برس میں اس نے تین جید شاعر پیدا کئے جن کا کلام لوگوں کو وجد مین لاتا اور بیان تڑپا دیتا ھے ، ان کے نام ڈانتے (Dante) ( وفات سنہ ۱۳۲۱ ع ) پیٹرارک (Petrarch) ( وفات سنہ ۱۳۷۴ ع ) اور بوکاچو (Boccaccio) ( وفات سنہ۱۳۷۵ع ) ھیں - ھسپانی کی رزمیہ شاعري بارھویں صدي سے شروع ھوتي ھے اور پرتگالي کي بھي اسی وقت کي یادگاریں ملتي ھیں - ان زبانوں میں فرانسیسي وہ زبان ھے جو تاریخي زمانے میں بہت بدلی - قدیم فرانسیسی اور پرووِنسال گویا موجودہ زبان اور قدیم لاطیني کي درمیاني منزلیں ھیں جن سے معلوم ھوتا ھے کہ لاطینی بدل کر موجودہ فرانسیسی کیسے بن گئي *

اگر ھم نے اس شاخ کو روماني سے تعبیر کیا جس سے ان زبانوں کا تعلق ھے تو اس کي وجہہ یہہ ھے کہ ھم نے اس کے آخري زمانے کی تاریخ اور موجودہ ساخت کو مد نظر رکھا ، لیکن ھمارا یہہ فعل اعتراض سے لرفع نہیں ھے - انڈویوروپین کے طالب علم لسانیات کے نزدیک یہہ

ایک واحد و معروف اصل یعنی لاطینی کی زمانۂ حال کی فروع هیں - ان کی تدریجی ترقی کا منزل بمنزل پتا لگانا نہایت دلچسپ کام ھے بلکہ یوں کہئے کہ یہہ کام ایک مذہب و مسلک کا رتبہ رکھتا ھے ، ان سے هر قسم کے اعمال نموئے لسانی کی بکثرت مثالیں ملتی هیں ، لیکن انڈویورپین زبان سے یہہ کوئی براہ راست تعلق نہیں رکھتیں اس لحاظ سے اگر کوئی قدر و قیمت ھے تو وہ لاطینی کے توسل سے ھے جو ان سب کی مشترک مورث ھے - خود لاطینی کے بعیدی تعلق کا حال اور ذرائع سے معلوم هوتا ھے - لاطینی کی کلاسک هیئت تو حضرت عیسیٰ سے سو دو سو سال پہلے کے عالم اور خواندہ رومانیوں کی زبان ھے - ادبی تربیت کے اثر سے بمقابلۂ قدیم ترین مصنفوں (Plautus, Terence, Andronicus) (Livius) کی عبارت کے جن کا پورا یا ادھورا کلام هم تک پہنچا ھے اس میں کسیقدر زیادہ شستگی پائی جاتی ھے اور ابتدائی رومانی زبان سے بہت بدلی هوئی ھے - یہہ بات ان یادگاروں سے بخوبی ثابت هوتی ھے جو ابھی تک ملتی هیں مثلاً ڈیولیاس (Duillius) کے ستون پر کی تحریر جو حضرت عیسیٰ سے قریب دوسو ساٹھہ سال پہلے کی ھے ، سپیو ( Scipio ) کے ایک بانی کے تابوت پر کی تحریر جو اس سے کچھہ هی مدت پہلے کی ھے اور بالخصوص سلائی (Salian) مناجات اور ارواس بھائیوں ( fratres arvales ) کے گیت جو اس سے بھی پرانے هیں مگر جن کی صحیح صحیح تاریخیں نہیں معلوم اور جن کا مفہوم اچھے سے اچھا لاطینی کا عالم بھی نہیں سمجھہ سکتا جب تک وہ معانی و مطالب نہ معلوم هوں ، جو اُن کے ساتھہ پشت در پشت بذریعہ روایت چلے آرهے هیں - ان یادگاروں میں بہت سی قدیم شکلیں محفوظ هیں جن سے زبان کی صوتی و قواعدی ارتقاء کے بیش بہا اشارات و کنایات ملتے هیں - ان تحریروں کی شہادت کو اور ایطالی بولیوں کی شہادت بہت هی اهم طریقے سے تقویت دیتی ھے - سمانی (Samnites) اور اُن کے حلیف جنوبی ایطالیہ کی آسکن یا اوپیکن بولتے تھے - رومانیوں نے انھیں سے اس جزیرہ نما کی حکومت بہت سخت اور مشتبہ جد و جہد کے بعد چھینی ،

حضرت مسیح سے سو سال پہلے تک جنوبي اضلاع کی عدالتون میں یہي زبان رائج تھی اور حضرت عیسیٰ سے دو یا تین صدي پہلے کے سکے اور کتبے همیں اس زبان کی نوعیت اور ساخت کا تھوڑا بہت حال بتاتے هیں — شمالی ایطالیه کي امبري کا حال گبیا کي لوحوں سے معلوم هوتا هے ان پر پادریوں کے ایک فرقے کي دعائیں اور ارکان شریعت کندہ هیں ، خیال هے که یهه سن عیسوي سے تین یا چار صدی پہلے کي هیں — والشائي اور سبائي کي بهت هي کم یادگاریں ملی هیں ؛ ان میں سے پہلي امبري سے زیادہ ملتي جلتي هے اور پچھلي لاطینی سے — چونکه ان سب کے پڑھنے اور معني تک پہنچنے کا دارومدار محض لاطیني اور دیگر زیادہ صریح طور سے تعلق رکھنے والي زبانوں پر هے اس لئے نه تو اب یهه اچھي طرح سمجھه میں آتي هیں اور نه شاید آئندہ کبھی آئیں گي — هاں اس لحاظ سے یهه بہت هي اهمیت رکھتي هیں که ایک تو ان سے لاطیني کي خصوصیات معلوم هو جاتي هیں دوسرے آپس میں ملتي هوئي بولیوں کے زمرے میں ، جو جزیرہ نمائے ایطالیه کے بڑے حصے کو گھیرے هوئے هیں ، اس کا جو رتبه هے وہ معین کیا جا سکتا هے ، اسي لئے اس زمرے کا بہت هي موزوں نام ایطالي رکھا جا سکتا هے — یهه نظریه که لاطیني کسي قدر مختلف اجزاء یعنی روماني ، سبائی اور آسکن کي یا ان تینوں اور اتروري کي آمیزش سے بنی هے جو تاریخي اسباب کی بناء پر ایک هی جگهه جمع هوگئیں اور آخر میں ایک دوسرے میں مدغم هوکر ایک شئے واحد بن گئیں ، اس زمانے کی بات هے جب لسانیات نے اس قدر ترقی نه کي تھي ، اب لوگ اسے مہمل اور بے بنیاد تصور کرتے هیں — اس سے بھی زیادہ غیر معقول اور بے حقیقت یهه بات هے که لاطیني یوناني سے نکلی هے ، چند هی روز کي بات هے که یهه عقیدہ زوروں پر تھا لیکن آجکل وہ ماهر تقابل لسانیات جسکی رائے ذرا بھی وقعت کی نظر سے دیکھي جاتي هے اس کو نهیں مانتا *

## یوناني شاخ

یوناني کی بدولت هم اندو یورپین زبان کی تحریری تاریخ کو

اس قدیم زمانے میں پنہچ جاتے ھیں کہ آج تک کسی زبان کی بدولت نہ پہنچے تھے - یہہ سچ ھے کہ اس کی سب سے ابتدائی یادگاروں یعني ھومر (Homer) کي زبردست تصنیفات ''ایلیڈ'' اور '' اوڈسي'' کي جن کا مثل نہیں صحیح تاریخ معین نہیں کي جا سکتی لیکن اسمیں شک نہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ سے ھزار برس پہلے کي ھیں - ایطالیہ کي طرح یونان کے بھي مختلف حصوں سے ان بولیوں کي تحریریں ملتي ھیں جو اس ملک کی تاریخ کے ازمنہ اولیٰ میں ساتھہ ساتھہ موجود تھیں حتیٰ کہ (قریب تین سو برس قبل مسیح) ایتھنز کي سیاسي اھمیت اور اعلیٰ ادب نے اپنے روزمرہ یعنی آخري زمانے کي ایتک کو ھر جگہہ کے تربیت یافتہ یونانیوں کی عام زبان بنا دیا - ابتدائي زمانے کي ایتک پہلے پہل ان بڑے ناٹک نویسوں کي تحریر میں ملتی ھے جن کا دور حضرت عیسیٰ سے پانسو برس پہلے شروع ھوتا ھے ، یہہ الکمن (Alcman) پنڈار (Pindar) اور تھیوکرٹس (Theocritus) ( سنہ ۲۵۰-۶۰۰ ق - م ) کي ڈورک یا السي اس (Alcaeus) اور سافو (Sappho) کي ایولک کے مقابلے میں ھومر اور ھیسیڈ (Hesiod) ( سنہ ۷۰۰ ق - م ) کي آیونک اور ھردوطوس (Herodotus) ( قریب سنہ ۴۰۰ ق - م ) کی بعد کي آیونک سے بہت کچھہ ملتي جلتي ھے - یونانی بولیوں میں جو فرق پایا جاتا ھے وہ اس فرق کے مقابلے میں ھیچ ھے جو ایطالی بولیوں میں ھے ، باوجود اس کے وہ اس طالب علم کے لئے کچھہ کم اھم نہیں جو یوناني کا تاریخي مطالعہ کرنا چاھتا ھے کیونکہ ھر ایک کے مطالعہ سے اس کے علم میں کچھہ عناصر آتے ھیں جو اتلے نہیں بگڑے یا دور جدید کے سانچے میں نہیں ڈھلے جتنے کہ اوروں کے یا بعد کي عام زبان کے عناصر بگڑے اور دور جدید کے سانچے میں ڈھلے ٭

جدید یوناني کي بھي بولیاں ھیں مگر ان کا حال بہت کم معلوم ھے، علاوہ اس کے اس کي ایک مشترک زبان روماني بھي ھے جسے زمانہ حال کے تمام تعلیم یافتہ یونانی بولتے اور لکھتے ھیں افلاطون اور ڈیماس تھینس (Demosthenes) جو زبان بولتے تھے اس سے یہہ رومانی کچھہ زیادہ

بدلی ہوئي نہیں ہے بمقابلہ اس کے موجودہ زمانے کي رومانی زبانوں اور ورجل اور سسرو کي زبان میں بہت فرق ہے- جدید و قدیم رومائي میں اتنا کم فرق ہے کہ آجکل ایک گروہ اس عالمانہ اور شیخ چلي کي سي کوشش میں مصروف ہے کہ جدید رومائي بالکل مٹ جائے اور اس زمانے کی ذرا سی اور ہیچ سلطنت کي سرکش آبادي وہ زبان بولے اور لکھے جو اس کے بہادر آباؤ اجداد اس وقت بولتے تھے جب کہ گو ان کی تعداد کم تھي مگر وہ دنیا میں سب سے آگے بڑھے ہوئے تھے- اس تجربہ سے کسي معتدبہ فائدے کي امید نہیں ، اگر یہہ کوشش کامیاب ہوگئی تو یہہ سمجھنا کہ تاریخ لسانیات میں یہہ پہلا موقع ہوگا کہ ایسي بات وقوع پذیر ہوئی *

## ایرانی شاخ کے افراد

ہمارے خاندان کي ایشیائي شاخوں میں جو سب سے قریب ہے وہ ایراني یا فارسي ہے اور یہي اپنی جانب ہمیں سب سے پہلے متوجہ کرتی ہے - اس کي سب سے قدیم یادگاریں جن کي تاریخیں بہت اچھي طرح معین کي جا چکي ہیں وہ کتبے ہیں جن کے ذریعہ شاہنشاہان ہخامنشی ، دارا (Darius) کیخسرو (Xerxes) اور ان کے جانشینوں نے اپنے نام اور کام کي وہ تحریرین چھوڑیں جو قایم و دایم ہیں ، یہہ کتبے سالم چٹانوں کي بڑي بڑی دیواروں پر میخي احرفوں (cunieform) میں کندہ ہیں - پچاس برس کی بات ہے کہ جب تک انہیں کوئي حل نہ کر سکا تھا اور یہہ بظاہر ایک معمائے لاینحل بنے ہوئے تھے مگر اب انساني جودت و استقلال کے معجزے کي بدولت جس کي دستگیري مساعدت زمانہ نے بھی کی اس کا قریب قریب ہر لفظ اور ہر حرف ہمارے ادراک و فہم کے دایرے میں ہے اور ان سے بڑے بڑے نتیجے نکالے گئے ہیں جو لسانیات اور قومیات دونوں کي تاریخ کے لئے بہت ہي کارآمد ہیں- ان میں جو بہت ہی پرانے ہیں وہ حضرت عیسیٰ سے پانسو برس پہلے کے ہیں اور ان کي اتني تعداد ہے جس سے بخوبي سمجھہ سکتے ہیں کہ ان فارسیوں کي کیا زبان تھی جن سے یوناني آزادی حاصل کرنے اور بعد میں سلطنت چھیننے کے لئے برسوں لڑتے رہے

قریب قریب اسي زمانے کے ، بلکہ اس کے بعض حصے تو اس سے بھي بہت ھي قدیم زمانے کے ھیں ، اُس مذھب کے مقدس صحائف ھیں جس کي بناء زردشت نے رکھي تھي - یہہ صحائف زردشت کی زبان زردشتي میں ھیں ، انھیں اوستا یا ژند اوستا کہتے ھیں - جس بولي میں یہہ صحائف لکھے ھوئے ھیں وہ بالعموم ژند کہلاتي ھے ، اسے اوستان بھی کہتے ھیں اور کبھی کبھی ملک باختر (Bacteria) سے مناسبت کی بناء پر قدیم باختري - باختر عظیم الشان سلطنت ایران کے شمال شرق میں انتہائي گوشے پر واقع تھا ، باختری کا گہوارہ اسي کو مانا گیا ھے - جنوبی ھندوستان کے پارسیوں نے ان صحائف کو محفوظ رکھا - ساتویں صدي عیسوي میں مسلمانوں نے جب ایران کو فتح کر کے ایک صوبہ بنا لیا تو یہہ لوگ وہاں سے نکل بھاگے اور اسوقت سے ھندؤں اور انگریزوں کي پناہ میں انھوں نے مذھب مغائي (Magian) کي رسموں یعني آگ کو محض ایک علامت مان کر ارمزد ( اھرمزد = زبردست روح ) کي خالص پرستش کو نہایت دیانت داری سے قائم رکھا - اوستا سے دو زبانیں معلوم ھوتي ھیں ایک قدیم اور ایک جدید - بعض مناجاتیں تو غالبا اتني پراني ھیں کہ خود زردشت کے زمانے کي معلوم ھوتی ھیں اگرچہ یہہ تحقیق نہیں کہ وہ زمانہ کب تھا مگر اس میں شک نہیں کہ جب حضرت عیسیٰ کا ظہور ھوا تو اسے ھزار سال سے زیادہ ھو چکے تھے ، باقي حصہ اُس کے بہت عرصہ بعد کا ھے - اوستا کے ساتھہ ایک ترجمہ بھي دستوروں کے استعمال کے لئے لگا ھوا ھے - اس کي زبان ایک اور ایراني بولي ھے - اسے پہلوي یا ھزوریش کہتے ھیں اور یہہ مقابلۃً بہت ھي جدید زمانے کي ھے - خیال ھے کہ ظہور حضرت عیسیٰ کے چند صدیوں بعد ایران کے انتہائي مغربی اضلاع میں یہي رائج تھي ، اس میں سامي زبانوں کا بہت کچھہ مصالح ملا ھوا ھے جو مغرب میں سرحد کے پار اُس سے ملي ھوئي تھیں - ان کے علاوہ ابتدائي زمانے کے ساساني بادشاھوں ( سنہ ۲۲۶ ع ) کے چند کتبے اور سکوں کے حاشئے

(legends) اسي قسم کے یا اس سے قریب قریب ملتي هوئی بولي کے مزید نمونے هیں *

هندوستاني پارسیوں کے عام سرمایۂ ادب مذهبی میں اچھي خاصي تعداد ایسي تحریروں کي ملتي هے جو کسی قدر بعد کی اور بہت هي زیادہ صاف بولي میں هیں ، ان کي زبان کو بالعموم پارسي کہتے هیں ( اور اکثر پاژند بھي ) - اس میں شک نہیں که بمقابله پہلوي کے پارسی کا مسکن زیادہ شرق میں واقع تھا اور فتح اسلام کے زمانے سے کچھه هی روز پہلے رائج تھی - سب سے آخر میں مسلمانوں کی فتح اور ایران کے کامل طور سے سلطنت اسلامیه هو جانے کے بعد جدید فارسي پیدا هوئی اور کئی صدیوں کي مدت اور همارے زمانے میں بھی ایک کثیر اور قابل تعریف ادب کا ذریعۂ اظہار خیال بن گئی - اس کا هر شعبه علم یعني نظم، فسانه ، تاریخ ' فلسفه اور سائینس خوب بھرپور هے - اس کی پہلی بڑي تصنیف یا سب سے بڑی تصنیف جو یہه همارے سامنے پیش کرسکتی هے فردوسی ( وفات سنه ۱۰۲۰ ع ) کا شاهنامه هے - یہه اصلي قومي رزم هے ، اسکی ضخامت بڑي ' اسلوب بیان بہت هي اچھا اور مضامین مختلف هیں - اس میں اس ملک کي مفصل تاریخ جمع اور بیان کي گئی هے ' روایات' حکایات، خرافیات (mythology) ویسے کے ویسے هی اسمیں جمع هین جیسے ان لوگون کے دماغ میں بھرے تھے جنہوں نے فارسي قوم کی قدیم عظمت و آزادي مین دوبارہ جان ڈالي - قدیم شکلوں کے معدوم هوجانے سے اس کي قواعد بہت هي بےمایه هوگئي اور اس خصوص میں انگریزي سے اس کا مقابله کیا جا سکتا هے - اوستا کي زبان کی به نسبت یہه هخامنشي کتبوں کي زبان سے زیادہ ملتي جلتي هے ' اگرچه اس کا ماخذ نه تو اوستا کي زبان هے اور نه هخامنشي - زمانۂ ما بعد کی تصانیف میں عربي لغات کي بےانتہا بھرمار نے اس کا حسن خاک میں ملادیا *

اور بھي کئی بولیاں هیں جو اُن اقطاع میں رائج هیں جو ایراني قلمرو کی سرحد پر واقع یا اس میں شامل هیں - جن بولیوں کا هم ذکر

کو آئے هیں ان سے ان کا ایسا گہرا تعلق ہے کہ وہ اسي قسم میں شمار کي جاتي هیں اگرچہ اپنی اصل سے جدا ہونے کے بعد ان میں اتنے انقلاب آئے کہ ان کی ایراني اوصاف پر گہرا پردہ پڑ گیا - ان میں ارمنی سب سے زیادہ ممتاز ہے - اس کا ادب کثیر ہے اور پانچویں صدي تک پہنچتا ہے - اسي صدي میں ارمني قوم عیسائي ہوئي تھي - اس کے علاوہ کوہ قاف کي اوسیتک ، ایران ترکي اور روس کي سرحدوں کے درمیان رہنے والے پہاڑیوں کي کُردي ، اور افغاني یا پشتو هیں - پشتو کو ادبی تربیت سے تھوڑا بہت بہرہ‌ور ہوئے بہت زمانہ نہیں گذرا *

## هندوستانی شاخ کے افراد

سب سے آخر میں هم اپنے خاندان کي اس شاخ پر پہنچتے هیں جس نے اپني ساري عمر هندوستان کي چار دیواري میں تیر کي - وہ بےشمار بولیاں جو اس بےحد بڑے جزیرہ‌نما کو گھیرے ہوئے هیں ناگذار کوہ همالیہ اور بحر هند کے درمیان واقع هیں - سب کي سب تو اندو یورپین سے رشتہ‌داري کا دعویٰ نہیں کر سکتیں مگر وہ بولیاں اس کی مدعي ضرور هیں جو اسکے شمالي حصے یعني هندوستان خاص میں سندہ سے گنگا کے دھانوں تک پھیلتي چلي گئی هیں اور جنہوں نے ساحل بحر کا بھی کچھ حصہ دبا لیا اور اس کے پڑوس میں جانب جنوب دونوں طرف قبضہ کر رکھا ہے - وسطي پہاڑي اضلاع اور حدب دکن ابھي تک اصلی باشندوں کی ملک هیں جنہیں انڈویورپین قوموں نے شمال سے نکالا یا اپنا مطیع و منقاد بنایا تھا - یہہ اسوقت کي بات ہے جب وہ هندوستان میں شمال و مغرب کے دروں سے آگھسے : هر زمانے کے فاتح اس ملک میں انهیں دروں سے داخل ہوئے هیں - تاریخ مرقومہ نہیں بتاسکتی کہ وہ لوگ وهاں کب گئے - اس کے خاص حصے هندي بنگالی اور مرهتي هیں - ان میں سے هرایک کا ادب ہے جس کي عمر چند صدیوں سے زیادہ نہیں ہے - هندوستاني یا اردو هندي‌هی کی ایک شکل ہے جو گیارهویں صدي میں مسلمان فاتحین هند کے لشکروں میں

پیدا ہوئي اور وسطي ہندوستان کي رعایا اور اُن کے درمیان ذریعہ مکالمت تھي - شکل و ہیئت میں زیادہ بگڑي ہوئی ہے اور عربي و فارسي کے لفظ بھرے ہوئے ہیں ، گویا یہہ ہندوستان کی انگریزي ہے - حال کی بولیوں میں یہہ سب سے زیادہ ادبي تربیت سے بہرہ‌ور ہوئی ہے اور قریب قریب تمام جزیرہ‌نما کي سرکاري زبان اور عام گفتگو کا ذریعہ یعنی lingua franca ہے - وہ خانہ‌بدوش جو یورپ بھر میں مارے مارے پھر رہے ہیں انکي زبان اپني خاص ساخت اور مصالح کے لحاظ سے ہندؤں کي گنواري بولي ہے اگرچہ اس پر ان مقامات کا گہرا رنگ چڑھا ہوا ہے جہاں جہاں وہ چکر لگاتے رہے ہیں - یہہ خانہ بدوش ہندوستان کے نکالے ہوئے ہیں *

جن زبانوں کا ابھی ذکر کیا گیا ان سے قدیم تر پراکرت اور پالی ہیں - ان کا ادب اور کتبوں کا ایک حصہ حضرت عیسیٰ سے بھي پہلے کا ہے - پالي بودھوں کے مذہب کي ان ملکوں میں مقدس زبان ہے جو ہندوستان کے مشرق اور جنوب مشرق میں واقع ہیں - پراکرت بولیاں تو اب خاص طور سے سنسکرت کے ناٹکوں ھي میں باقی ہیں - ان ناٹکوں کے ناخواندہ ایکٹر مرد ، عورت اور خدمت‌گار وغیرہ پراکرت بولتے ہیں ، بالکل وھي حال ہے جو آج کل جرمني کے تھیٹروں میں نظر آتا ہے ، ادنیٰ درجے کی پتلیاں تو اپنے اپنے ضلع کی بولي میں باتیں کرتي ہیں مگر اعلیٰ درجے کے لوگ ادبي جرمن میں جو سارے ملک کے تعلیم‌یافتہ لوگوں کي زبان ہے *

## سنسکرت

ان سب بولیوں کی صفاتی ماں سنسکرت ہے - کم سے کم پچیس صدیاں گذریں جب سے اسے کوئی نہیں بولتا لیکن برھمنوں کے مذہب کی مقدس بولي اور ادب و علوم کي زبان ہونے کے خیال سے اس میں ایک مصنوعی روح پھونک کر اسے حیات مستعار بخش رکھي ہے - اسکی وھی حالت ہے جو یورپ میں مغربي سلطنت کے زوال کے بعد سے لاطیني

کي هوئی جو صرف مذهب رومن کیتھولک کي زبان هے اور یورپ کے
تمام علماء اسي کے ذریعه مبادله خیال کرتے هیں - برهمن پجاریون کے
پاتھهشالؤں مین اب بهي پڑهائي جاتی هے ' مذهبي رسمون کے ادا کرنے
میں کام آتي هے اور ان کے بڑے بڑے عالم لکھتے اور بولتے هیں - کچھه
دنوں پهلے لاطیني پر جو گذري تهي وهي اس پر گذری ؛ موجوده زمانے
کي تربیت‌یافته زبانیں اتھه کهڑي هوئیں اور اس کا غاشیهٔ حکومت
کندهوں پر سے پھینک دیا ' مذهبی جوش کا اور اس کا چولی دامن کا
ساتھه تھا مگر وه بهی تهندا پڑگیا اور اس نے ان زبانوں کا هاتھه بتایا -
اس کي همیں دو صورتیں ملتي هیں : کلاسکل سنسکرت اور ویدوں کا '
جنهیں هندو مذهب کي انجیل کهنا چاهئے ' قدیم روزمره - قواعد و
ادب عرصے تک کلاسکل سنسکرت کي مشاطگي کرتے رهے نتیجه یهه هوا
که یهه بهت بدل گئی اور مروج زبان نه رهي - اس خصوص میں
دنیا کی معلوم و معروف ادبي زبانوں میں کوئی اسکی همسري نهیں
کرسکتي - کچھه تو اس سبب سے اور کچھه اس وجهه سے که جب یهه
تمام آریه‌ورت کی علمي زبان بني اور مقرر کي گئی تو اسوقت جو
آریائی زبان کے بهت سے ایسے اختلاف تھے جو مقامی رنگ میں ڈوبے
هوئے تھے اور جن‌سے بعد میں بهت‌سي بولیاں نکلین ان مین سے ایک یهه
بهي تھی ' مین نے‌اسے سطور بالا مین بجائے ان کي اصلی ماں کهنے کے
صفاتي ماں کها - یهه بهت بڑی حد تک اس قدیم اصل کو بتاتي هے
جس سے یهه سب بولیاں مختلف درجے کي داخلي نمو اور مختلف
درجے کي غیر زبانوں کی آمیزش و اثر کے باعث پیدا هوئین - اس کا
تعین و تشخص همارے امکان سے باهر هے که یهه کب اور کهاں پهلے
پهل ایک بولي کي حیثیت سے رائج تھی لیکن اس کو بهت هي ابتدائي
زمانے کی یونانی سے کم‌عمر سمجھنا نامناسب هوگا ؛ اغلب هے که یونانی
سے کئي سو برس بڑي هو - تاریخ کے سوا ادب کے هر شعبے میں
بکثرت تصانیف موجود هیں - اس کي مذهبي اور صوفیانه شاعري '
اِس کے رزمیه ' اِس کي غزل کي پرواز ' اِس کے ناٹک اور فلسفیون ' اور

صرفیوں اور نحویوں کے مسلکوں کی بہت تعریف کی جاتی ھے اور مغربی علماء انہیں قابل مطالعہ تصور کرتے ھیں - اگرچہ یہہ خیال بےجا ھے لیکن بعض کے نزدیک تو یہہ یونانی اور لاطینی ادب کے شہپاروں سے بھی بڑھے چڑھے ھوئے ھیں - اسکی مختلف تصنیفوں کی تاریخیں معین کرنا بہت ھی مشکل کام ھے لیکن ان میں سے بعض کی موجودہ ھیئت اور اکثر کے مباحث سے معلوم ھوتا ھے کہ حضرت عیسیٰ سے بہت پہلے کی ھیں *

ویدوں کی بولی اس سے بھی پرانی ھے - سب سے قدیم مجموعہ یعنی رگوید کے بہت ھی ابتدائی زمانے کے حصے تو خیال کیا جاتا ھے کہ حضرت عیسیٰ سے پورے دو ھزار نہیں تو قریب دو ھزار سال پہلے کے ھیں - جن وجوہ کی بناء پر ان کی عمر اتنی مانی جاتی ھے وہ معمولی اور ناقص ھیں باوجود اس کے ان سے جو نتیجہ نکلنا چاھئے اُسے وہ اچھی خاص طرح بتاتی ھیں — مثلاً ویدوں کی مناجاتیں بالخصوص اُس وقت دریائے سندہ اور اُس کی معاون ندیوں کے کنارہ بنائی گئی تھیں جبکہ آریائی مہاجرین دریائے گنگا کی لق و دق وادیوں سے بےخبر تھے ، ھاتھی کا نام کم سنا تھا اور یہہ اُن کے لئے باعث حیرت و استعجاب تھا حالانکہ غیروں نے ھمیں بہت ھی ابتدائی زمانے میں جو ھندوستان کے فسانے سنائے ھیں اُن سے معلوم ھوتا ھے کہ گنگا کے کنارہ عظیم الشان سلطنتیں قایم تھیں اور انسان نے جنگ و آشتی کے زمانے میں ھاتھی سے خدمت لینی شروع کردی تھی — بودھوں کا مذھب بھی جسے سب جانتے ھیں کہ حضرت عیسیٰ سے کئی سو برس پہلے دنیا میں آیا برھمنی مذھب شاھی کے جور و جفا سے بغاوت و سرکشی کا مترادف ھے - ویدوں میں برھمنیت کے محض جراثیم نظر آتے ھیں ، جنھوں نے ان کی تدوین کے زمانے تک ترقی نہ کی تھی ، نہ مذھب شاھی کا پتا چلتا ھے نہ ورنوں کی تقسیم کا ، عقیدۂ تناسخ کے آثار بھی نہیں پائے جاتے - جو نتائج کہ تاریخ داخلی اور مختلف اقسام کی تصانیف کے جن سے ھندوستان کا مقدس ادب بنا ھے ، تعلق کے مطالعہ سے نکلتے ھیں اُن سے بھی ان کی یہی عمر معلوم ھوتی ھے - یہہ

تصانیف بہت جلد یکے بعد دیگرے لکھی گئی ہیں۔ اُن کے مضامین تشریح، قاعدوں اور تفسیروں پر مشتمل ہیں۔ اُن کا زمانہ آخری زمانے کی مناجاتوں سے شروع ہوکر اُس وقت تک چلا آتا ہے جب تاریخ کا لکھنا شروع ہوا ہے — پس انڈویورپین زبان کی تاریخ کے واسطے جو موادو مصالح ملتا ہے اُس سے وید کسی طرح بھی ایک ہزار برس کم پہلے کے نہیں ہیں — علاوہ اس کے انڈویورپین قوم کے حالات و انظمہ کی تاریخ کے واسطے بھی کارآمد ہیں — معاشری و مدنی نظام، مذہبی مراسم، خرافیاتی خیال آرائیوں، اور آداب و رواج میں، جن کا اُن میں نقشہ کھینچا گیا ہے، ایک خاص طرح کا اصلی و قدیم رنگ جھلکتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی یہہ باتیں سارے انڈویورپین خاندان کی اسی قسم کی زمانہ قدیم کی باتوں سے ملتی ہیں کسی اور شاخ کی اسی قسم کی باتیں اتنی نہیں ملتیں — وید ہندوستانی سے زیادہ انڈویورپین حالات و کوایف کے دفتر معلوم ہوتے ہیں، اور کسی واحد شاخ کی ملک سے زیادہ سارے خاندان کی ملک ہیں *

اسی قسم کا بہت کچھہ وصف کلاسکل سنسکرت میں بھی پایا جاتا ہے — تمام خاندان کی ہر شاخ سے پہلے اس کی مسلسل تاریخوں کا دور شروع ہوتا ہے اور اوصاف باطنی اوروں سے قدیم تر ہیں — اس کی خاص قدر و قیمت کا راز اس میں مضمر ہے کہ اس نے اپنی قدیم شکلیں اور مواد و مصالح کو خاص طور سے محفوظ رکھا — اس کی ساخت آئینہ وار صاف صاف نظر آتی ہے — اس نے تغیر صوتی کے خراب کرنے اور چھپانے والے اثروں سے اپنا دامن بہت بچائے رکھا اور اصلی معنی و استعمال کو محو نہ ہونے دیا — ہم کو ہوشیار رہنا اور یہہ نہ فرض کرلینا چاہئے کہ ہر معاملے اور ساخت کے ہر شعبے میں یہہ اور انڈویورپین زبانوں سے افضل ہے یا یہہ وہ سچا معیار ہے جس کے ذریعہ اُن کے موادو مصالح کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے — اس کے برعکس ہر زبان کوئی کسی اور کوئی کسی بات میں اس سے افضل ہے اور اس میں ابتدائی زمانے کی انڈویورپین زبان کی وہ بات ملتی ہے جو کلاسکل

سنسکرت میں نہیں پائی جاتی - ہاں اس کا فخر اسے ضرور حاصل ھے
کہ اس نے مشترک خزانہ میں سے اتنا محفوظ رکھا کہ ان میں سے کسی
نے نہیں رکھا بلکہ قریب قریب اُس سے بھی زیادہ جتنا ان سبھوں کا
سرمایہ ملاکر ہوتا ھے - جو اس کی اصلی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے
وہ بعض اوقات اس کے بارہ میں مبالغہ آمیز اور بےبنیاد دعوے پیش
کردیتے ھیں — اگرچہ اس کے حروف تہجی کی تعداد اچھی خاصی
ھے اور ان کی ترقی و نمو میں باہم توافق و تناسب پایا جاتا ھے لیکن
انگریزی میں جتنی آوازیں ھیں اُن کے دو تہائی حصے ھی اس سے
ظاہر کئے جاسکتے ھیں — آلۂ اظہار خیال ہونے کی حیثیت سے کلاسکل
سنسکرت میں بہت ھی سخت اور نمایاں عیوب ھیں خاص کر افعال
کے استعمال ( جو فقرے کی جان ھیں ) ، ترتیب الفاظ کی سستی اور
مرکب الفاظ کے بارے میں ؛ اور یہہ یونانی ھی سے کیا کسی ترتیب یافتہ
انڈویورپین زبان سے آنکھہ نہیں ملا سکتی اور (جیسا کہ اس سے پہلے
بیان کیا جاچکا ھے ) کسی کلاسکل زبان کے مقابلے میں ایک لمحہ بھی
نہیں تھیر سکتی - اس کی قدر و منزلت خاص کر اس خیال سے
کرنی چاھئے کہ یہہ ایک تاریخی تحریر ھے اور انڈویورپین خاندان کی
سب سے پرانے زمانے کی مشترک زبان اور اس کے افراد کے تعلق کا حال
بتاتی ھے - اگر اس کا تمام ادب تباہ ہو جاتا اور صرف ایک قواعد اور
الفاظ کی لغات باقی رہ جاتیں تو بھی اس میں یہہ صفت بہت کچھہ باقی
رہتی - اگر میسوگاتھک کی طرح اس کی تحریر کا ایک آدہ ٹکڑا کہیں
بچا بچایا رہ جاتا تو بھی وہ اس کے اس دعوے کو ثابت کرتا کہ اس
خاندان میں اس کا رتبہ سب سے اعلیٰ ھے- اس بیان سے یہہ بات بخوبی
سمجھی جا سکتی ھے کہ مطالعۂ لسان کو جو اسوقت یورپ کی زبانوں
کا آپس میں تقابل کرنے کے بل پر عرصۂ وجود میں آنے کی سعی کر رہا
تھا اس نئی بولی کے انکشاف و تحقیقات نے کسی قدر چمکایا جس
کی ساخت کہہ رھی تھی کہ آؤ میرا تاریخی تجزیہ کرو ، میں سہولتیں
بہم پہنچاتی ہوں اور اپنے مادے ، سالمے اور اضافے پیش کرتی ہوں ،

ملکی فن قواعد نے نہایت احتیاط سے ان کا تار تار کھول کر دکھایا ہے ، انہیں مدوں میں الگ الگ تقسیم کیا اور ان کے معنی و محل استعمال کی تصریح و تشریح کی ہے - انڈویورپین زبان کے آغاز کی تمام تحقیقاتوں میں جس سے مادوں اور شکلوں کی پیدائش کی تحقیقات مراد ہے اسکی مدد کے بغیر چارہ نہیں اور اسکی سند سب سے زیادہ معتبر ہے - ایسے محققین نے جو حزم و احتیاط سے کام نہ لیتے تھے یا جن کی تربیت ناقص تھی اس سے کام لینے میں غلطی کی ہے - کبھی کبھی ایسا ہو تا ہے کہ اسے انڈویورپین بولیوں کی ام الالسنہ اسی طرح تسلیم کر لیا جاتا ہے جسطرح لاطینی موجودہ رومانی زبانوں کی ماں مانی جاتی ہے حالانکہ اس کو صرف ان کی بڑی بہن تصور کرنا چاھئے جیسے کہ میسوگاتھک جرمانی بولیوں کی بڑی بہن سمجھی جاتی ہے ـــ لوگ خواہ مخواہ جو بولیاں ایک واحد شاخ میں داخل ہیں اس کی مدد سے ان کا تقابل کرتے ہیں ، اسکے نغمے اور ساخت کا زبردستی ان پر انطباق کیا جا تا ہے ، جو واقعات کہ یہہ پیش کرتی ہے غلطی سے ان کی نسبت خیال کیاجاتا ہے کہ ان پر تحقیقات کی انتہا ہوتی ہے ان سے آگے کچھہ نہیں ملنے کا اور یہیں تحقیقات ختم کردینی چاھئے ـــ اس کے موجودہ مواد و مصالح کے حصے ، جو دور جدید میں پیدا ہوئے یا ھندؤں کے علم و تبحر کے مصنوعی نتائج ہیں ، انڈویورپین اشتقاقیات کے لئے زبردستی کام میں لائے جاتے ہیں - اس قسم کے استعمال بےجا کا طبعاً یہہ نتیجہ ہوا کہ بعض عالم اس کے حقیقی دعووں کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگے ، لیکن ہر قسم کے مبالغے سے قطع نظر اور جن باتوں کا خیال رکھنا چاھئے اُن کی رعایت کرنے کے بعد بھی انڈویورپین لسانیات کا دارومدار بالخصوص اسی پر ہے - اس کے طفیل میں اس فن نے جو ترقی کی ہے وہ اور کسی چیز کی بدولت نہ کرسکتا تھا - اس کی وجہ سے نتائج جس تکمیل و تحقیق کو پہنچ گئے بغیر اس کے ہرگز نہ پہنچ سکتے تھے

یہہ ہے ساخت نطق انسان کے اُس عظیم‌الشان حصے کی جس سے ہماري زبان کا تعلق ہے – اس کا دعویٰ نہیں کیا جاتا کہ اس کی حدود کا ہرجگہ بالکل صحیح صحیح پتا لگالیا گیا ہے ، ممکن ہے کہ آیندہ اور بولیاں اس میں شریک ہونے کا حق ثابت کردیں؛ اور اس مین تو شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ جس طرح اس کی بہت سی زیر شاخیں معدوم ہوگئیں اور آج اُن کا کوئی نشان باقی نہیں اسی طرح اس کی اور بہت سی شاخیں بھی جلباب خفا میں روپوش ہوگئی ہوں جو اُن شاخوں کي ہم‌پلہ تھیں جن کا ہم ابھی تبصرہ کرچکے ہیں – آؤ اب ایک سرسری نظر ان وجوہ پر ڈال لیں جن کے باعث اسے سب سے بڑھ کر اہمیت حاصل ہے *

## انڈویورپین زبان کي اہمیت اور اس کي قوموں کی تاریخ

انڈویورپین زبان کے مطالعہ سے ہمیں جو خاص طور سے دلچسپی ہے اُس کی ایک وجہ تو یہہ ہے کہ خود ہماري زبان اس کي ایک شاخ ہے – اخلاقی اور خیالی دنیا اور نیز مادي دنیا میں جو چیز جتنی زیادہ ہمارے قریب ہے وہ اتنی ہی زیادہ بڑی نظر آتی ہے — ہر قوم اس وجہ کو موجہ مانےگی کیونکہ ہر ایک کے نزدیک خود اُسی کا ذریعۂ مبادلۂ خیالات اور آلۂ اظہار خیال ہی اُس کی گذشتہ تاریخ کا دفتر ہے اور اسی کی مدد سے وہ آیندہ منازل ارتقاء طے کرےگي پس ضروري ہے کہ بہ نسبت اور زبانوں کے خواہ وہ کیسی ہی اعلیٰ درجے کی قدر و قیمت کیوں نہ رکھتي ہوں وہ اسی کا زیادہ مطالعہ کرے تا کہ اس کو زیادہ اچھی طرح سمجھے ، اس کے ارتقاء و ارتفاع کو بخوبي جانے لیکن علاوہ اس کے ہماري یہہ دل‌چسپي ایک اور وجہ سے بھی موزون ہے ، وہ وجہہ اس کا اور جو قومیں اسے بولتي ہیں ان کا وہ مقام و رتبہ ہے جو اسے دیگر زبانوں اور قوموں کے مقابلے میں حاصل ہے – ہم نے ان لیکچروں کے شروع میں دعویٰ کیا تھا اور بجا دعویٰ کیا تھا کہ لسانیات بحیثیت تاریخ انسان کی ایک شاخ ہونے کے عمومیت کا جویا ہے اور جیسے وہ بہت ہی

تربیت‌یافتہ و ذکی قوم کی زبان کو اپنے مکمل ہونے کے لئے ضروري سمجھتا ہے ویسے ہی بہت ہی ناتربیت‌یافتہ قبیلوں کي زبان کو بھی ، لیکن یہہ بھي سچ ہے کہ تناسب کو مد نظر رکھکر قبیلوں کي زبان سے سرسري بحث کرکے تربیت‌یافتہ و ذکی قوموں کي زبان سے زیادہ عرصے تک اور زیادہ توجہہ کے ساتھہ بحث کرتا ہے - اگرچہ ہر اس شخص کے جو کبھي عدم سے وجود میں آیا ہے رنج و راحت ان باتوں کا ایک جزو ہیں جن سے انسان کو ایک دل‌چسپی ہے اور طبع انسان کا اس رنج و راحت سے ہمدردي رکھنا بجا اور حسب تقاضائے فطرت ہے لیکن اسے ان لوگوں کے واقعات سے سب سے زیادہ دل‌بستگی ہونا اور اس کا ان سے بہت ہی حظ اتھانا بھي ناگزیر سي بات ہے جنھوں نے اپنے ہم‌جنسوں میں بڑے بڑے کار نمایاں کئے ہیں اور جن کے افعال و اقوال کا وسیع و دیرپا اثر ہوا ہے - انڈویورپین قوم کی تو یہہ بہت ہی نمایاں خصوصیت ہے - جسے ہم تاریخ عالم یا فعل و اثر کا وہ ڈراما کہا کرتےہیں جس کا نتیجہ موجودہ یورپین قوموں کي ترقي و تہذیب ہے اس میں جہاں یہہ پہلے پہل ایکٹر بنکر آئی وہ مقام دور دراز مشرق میں ہے یعني سائرس (Cyrus) اور اس کے جانشینوں کي ایراني سلطنت میں - اس نے خود کو اور قوموں کي خود سے زیادہ پراني سلطنتوں اور تہذیبوں کي باقیات اور یادگاروں پر قایم کیا ، ان میں سے کچھہ قومین تو سامی تھیں اور کچھہ کا حال تو نہیں معلوم مگر سامي سے تعلق ضرور رکھتی تھیں ، کیونکہ دنیا کي بڑي حکمراں اور مہذب بنانےوالي قوموں میں انڈویورپین کا دور سب کے آخر میں شروع ہوا - شمع علم صرف عراق هي میں نہیں بلکہ مصر و چین میں بھي ضیاپاش تھي ، لوگ ایسے بڑے بڑے کام کر رہے تھے جن کا نقش دوام جریدۂ عالم پر ثبت ہے مگر ہمارے اعزا و اقربا کے قبائل محض خانہ‌بدوش ، وحشي یا کمزور اور بےحقیقت جماعتیں تھیں‌جو بقائے حیات کي جد و جہدمیں مصروف تھیں ، ایران فتح و ظفرکا پرچم اُڑاتا مغرب کي طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ پہلےپہل ان ہیچ و حقیر جماعتوں میں سے ایک اٹھی اور اسلے

اس کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکا - یہہ جماعت یونان کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور شہروں پر مشتمل تھی جو خود آپس میں مصروف پیکار رہا کرتی تھیں ، ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی مگر کاتب تقدیر نے ان کی قسمت میں لکھہ دیا تھا کہ انڈویورپین عظمت کی اصلی بانی ہونگی - یونان سے قدیم تر اقوام قعرپستی میں گررہی تھیں، اس نے انکی انجمنوں سے خوشہ چینی کرکے ان کے آئین و آداب کو اپنے رنگ میں رنگ لیا ، ان میں جان ڈالدی اور اوروں میں روح پھونکنے کی قوت ایسی ذکاوت و فراست کے ساتھہ پیدا کر دی کہ تاریخ عالم میں اس کی مثال کہیں نہیں ملتی - ہم تاریخ کا جتنا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اتنا ہی یونان کی فہم و ادراک سے بالاتر قابلیت کے قائل ہوتے جاتے ہیں ، فن و ادب و سائنس میں اس کا وہی رتبہ ہے جو عبرانی کا مذہب میں ہے اور زمان و مکان کے لحاظ سے بھی اس کا اثر عبرانی سے شاید ہی کچھہ کم ہو *

ایک وقت تھا کہ نظر آتا تھا کہ یونان ایران کے سریر سلطنت پر متمکن ہوگا اور مہذب دنیا اس کے سامنے سر اطاعت خم کئے ہوگی ، لیکن یہہ چار ہی دن کی چاندنی تھی عصائے جہاں بانئے عالم جانشینان سکندر کے ہاتھہ میں آکر نکل گیا اور بہت جلد ایک اور شاخ کے قبضے میں پہنچا جو یونان سے چھوٹی تھی - روما یونانی تہذیب کے ثمرات سے حسب ضرورت و تقاضائے حالات مستفیض ہوکر اور ان میں ایک انتظامی اور ہمرنگ بنانےوالی قوت کا اضافہ کرکے دیگر اقوام کو درس ہدایت دینے اور ان کی تہذیب اور سیاسی و عمرانی انجمنوں پر وحدت و یکسانی کا رنگ چڑھانے نکلا ؛ اور گو عیسائیت نے سامیوں میں جنم لیا لیکن یونانیوں اور رومانیوں نے اسے عالمگیر مذہب بنا دیا - ان لوگوں کی بارگاہ سے نکالے جانے پر جنہیں اس بچے کی بالخصوص پرورش کرنی چاہئے تھی ، انڈویورپین اقوام نے اسے سینے سے لگا لیا اور پروان چڑھایا اور اسطرح ایک نئی وحدت یعنی وحدت مذہبی کو بھی ان قوتوں کا ممد و معاون بنادیا جن کی مدد سے روما بنی نوع کے مفاد و مضار کو ایک ہی سلک میں منسلک رکھتا تھا

اس کے بعد ایک تیسری قوم جرمانی کی باری آئی- اسے درحقیقت صرف یہہ ادنی درجے کا کام کرنا پڑا کہ اس نے قدیم گرتی ہوئی عمارت کو ایک اور دھکا دیکر گرا دیا اور نئی اور زیادہ طاقتور نمو کے لئے راستہ صاف کردیا - اس کی قوموں نے یورپ کو مشرق سے مغرب تک پامال کردیا اور جنوب کے انتہائی گوشے بھی اس کی دست برد سے مامون و مصؤن نہ رہے - اس براعظم کا کوئی شاذ و نادر ہی ملک ہوگا جس کے حکمران طبقے اور شہنشاہ کو اس سے نسبت کا فخر نہو لیکن اس انقلاب کا یہہ نتیجہ ہوا کہ کئی صدیاں اختلال و انتشار میں گذر گئیں اور کچھہ عرصے تک تو یہہ نظر آتا تھا کہ شاید مشیت ایزدی عنان حکومت عالم ایک چوتھی قوم کے حوالے کرنے والی ہے - سامی ایک نئے مذہب اسلام کے جوش مذن بھرے ہوئے اپنے صحرا سے نکلے اور ایشیا و افریقہ کے عمدہ عمدہ مقامات پر اپنا تسلط جمالیا — ان کے لشکر ظفر پیکر یورپ کے دونوں سروں پر جا اترے اور قدم جمانے کے بعد باقی حصے پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھے — آخر کار اُنہیں اُس اعلیٰتر قوم کی قوت کے مقابلے میں پس‌پا ہونا پڑا جس میں پھر جان پڑنے لگی تھی اور انڈویورپین قوم کا وہ آخری اور بہت ہی با شان و شوکت دور شروع ہوگیا جس میں اب ہم رہتے ہیں — گذشتہ چند صدیوں میں یورپین قومیں تاریخ عالم میں سب سے سبقت لے گئیں اور ان کا کوئی حریف نہیں ، خود زیور شائستگی و تہذیب سے آراستہ ہیں اوربنی‌نوع کو آراستہ کر رہی ہیں - صرف یہی علوم انسان کی حدود میں وسعت پیدا کر رہی ہیں ، خیالی اور مادی عالم کی ماہیت کی تحقیقات میں لگی ہوئی ہیں اور زمین اور زمین کے رہنےوالوں کی گذشتہ تاریخ اور موجودہ حالت میں دماغ اور مادہ نے جو گل‌کاریاں کی ہیں اُن کا پتا لگا رہی ہیں - قدرت نے صرف انہیں کو ضرورت سے زیادہ فہم و فراست سے بہرہ‌ور کیا ہے - اُن کی ذہانت و ذکاوت نے سلاسل حدود قدیم کو توڑ ڈالا اور میدان‌عمل کی تعیین و تحدید کو اپنے لئے باعث ننگ سمجھا — کرۂ ارض‌ان کے دام شغف میں ایک صید زبون ہے ؛ ان کے

جہاز قطبین کے درمیان کے ہر سمندر میں موجود ہیں ، کہیں بحرذخار سے خزانہ اُگلوا رہے ہیں ، کہیں ایک ملک کی صناعیاں دوسرے ملک میں پہنچا رہے ہیں اور کہیں فتح ونصرت کا دروازہ کھول رہے ہیں — کمزور قومیں حلقہ بگوش ہوکر ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کئے تہذیب و شائستگی کا سبق پڑھ رہی ہیں یا تاب مقاومت نہ لاکر صفحۂ ہستی سے مٹ رہی ہیں — جنوبی شرقی سمندروں کا بر اعظم جو جزیرہ کی طرح ہر طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہے اُسے اور مغربی دنیا کی جوزلی بہن کو انہوں نے اپنا بنا لیا اور اپنی قوم کے دور و دراز مراکز میں بدل دیا — کرۂ ارض کے قابل آبادی حصے میں ان کی چھوٹی چھوٹی نوآبادیاں جگہ جگہ اس طرح نظر آتی ہیں جیسے مصحف عارض پر خال - جن کے پاس اگلے وقتوں سے عصائے سلطنت عالم چلا آتا تھا اُن سے اُنہوں نے اسے ورثے میں پایا مگر اب اس سلطنت کی وسعت اس وسعت سے کہیں زیادہ ہے جس میں ازمنۂ ماضیہ کا علم و اقتدار محصور و مقصور تھا — یہہ اس عصائے حکومت پر قابض رہنے کے مستحق بھی ہیں کیوں کہ ان کا تابع فرمان ہونا محکومین کے حق میں بحیثیت مجموعی ایک رحمت ہے وہ ان کے سبب سے مادی، رفاہ و فلاح ، علم ، اخلاق اور مذہب کی نعمتوں سے مالامال ہوجاتے ہیں

## انڈویوریپین زبان کے مطالعہ کی اہمیت

انڈویوریپین قوم ثابت کرچکی ہے کہ وہ سب سے زیادہ ودیعت ربانی سے بہرہ مند ہوئی ہے - طلوع صبح ازل سے جتنی قومیں روئے زمین پر گذریں اس کے اوصاف اُن سب سے اعلی‌تر ہیں اور یہہ افضل‌ترین مقصد تخلیق پورا کر رہی ہے - پھر بھلا اس کی اصل، بہت ہی ابتدائی زمانے کے حالات ، مہاجرت ، باہمی میل جول اور اثر ، اور غیر ملکوں کی قوموں سے اختلاط وغیرہ کی تاریخی تحقیقات میں جو مخصوص دلچسپی ہے وہ بروئے حق اور لابدی طور سے انڈویوریپین لسانیات کا حصہ کیوں نہو *

بے شک یہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ اس قسم کی دلچسپی ہے جو کسی قدر لسانیات سے تعلق نہیں رکھتی ، لسانیات کا مقدم تعلق نفس زبان سے ہے نہ کہ زبان کے بولنے والوں کے عادات و افعال سے ؛ لیکن یہہ پہلے ہی لیکچر میں کہا جا چکا ہے کہ مطالعہ لسانیات کے معنی محض نفس زبان ہی پر نظر ڈالنے کے نہیں ہیں ، جو لوگ یہہ کہتے ہیں کہ محض انہیں واقعات وحقایق سے بحث کرنی چاہئے جو لسانیات سے متعلق ہیں وہ بےوجہ اس مطالعہ کی وسعت میدان تنگ اور حدود عمل کو محصور و مقصور کرتے ہیں - لسانیاتی واقعات و حقایق تاریخی واقعات و حقایق میں اس قدر ملے اور گتھے ہوئے ہیں اور ثانی الذکر پر اُن کا اس قدر حصر ہے اور ان سے وہ اس طرح پیدا ہوئے ہیں کہ بوقت بحث و فکر ایک کا دوسرے سے جدا کرنا غیرممکن ہے - اس علم کے فایدوں میں سے ایک خاص فایدہ تو یہی ہے کہ اس سے تاریخ بنی نوع پر روشنی پڑتی ہے - پس انڈویورپین قوموں کی اہمیت بجا طور سے اس کی مستحق ہے کہ اسے اُن حقوق کی فہرست میں داخل کرلیا جائے جن کی بناء پر انڈویورپین لسانیات دعوی کرتا ہے کہ سب سے پہلے طالب علم لسانیات اس کا مطالعہ کرے - علاوہ اس کے کسی قوم کی قابلیت اور اُس زبان کی نوعیت و ماهیت میں جسے اُس نے پیدا اور وسیع کیا بلاواسطه اور لابدی تعلق ہے پس اُس کے تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں کہ بنی نوع کے اُس حصے کی زبان سب سے اعلی قسم کی اور اُس کا ارتقاء سب سے زیادہ متوازن ہے جو سب سے زیادہ مورد اکرام ایزدی ہے اور جس کو ابر کرم نے سیراب کرتے وقت تناسب و توازن مدنظر رکھا ہے ، اور اس لئے انڈویورپین کی ساخت اور طبیعت و خیال سے اس کا تعلق سب سے بڑھکر قابل مطالعہ ہیں ، یہہ بات انڈویورپین کا مخصوص حصہ ہے دنیا کی زبانوں کے دربار میں یہہ کرسی صدارت پر جلوہ‌گر ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حق کی نسبت چون و چرا کرسکے *

## انڈویورپین زبان کی قدامت و اختلافات

اگرچہ یہہ باتیں اہم ہیں مگر عام لسانیات اور انڈویورپین زبان کے

مطالعہ میں جوگہرا تعلق ہے اسے اچھی طرح نہیں بتاتیں اور ظاہر کرتیں۔ صرف یہی نہیں کہ اس خاندان کی وحدت کا ثابت کردینا اور اس کے افراد کے تعلقات باہم کے مراتب کا تعین اس نئے علم کا سب سے ممتاز کارنامہ ہے بلکہ یہی اثبات وحدت و تعین مراتب تعلقات اس کی اساس وبنیاد بھی ہے۔ اس کی وجہ دریافت کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کہ اس علم کی ابتدا انہیں سے ہوئی اور اس کا ارتقاء و نمو انہیں کے ارتقاء و نمو کے ساتھہ ساتھہ ہوا — فقط انڈویورپین زبان ہی نے وہ عظیم الشان دفتر واقعات مسلسل پیش کیا جو اس علم کی استوار و مستحکم بنیاد کے لئے چاہئے تھا، بلحاظ اختلاف اشکال اورطوالت زمان ارتقاء اس کی بولیوں کو جو وسعت نصیب ہے اسے کسی اور زبان میں تلاش کرنا عبث ہے — جس پیمانے پر کہ وہ اعمال نموئے لسانی کی تشریح و توضیح کرتی ہے کسی خاندان کی بولیاں نہیں کرتیں اور یہہ تشریح وتوضیح ازمنہ ماضیہ میں اس وقت سے شروع ہوتی ہے جس کے اور زبانیں قریب ہی تک پہنچ کر رہ جاتی ہیں — یہہ سچ ہے کہ چینی ادبیات کے بعض بعض حصے قریب قریب یا بالکل اتنے ہی پرانے ہیں جتنے کہ انڈویورپین کے حصے؛ اور، جیسا کہ بعد میں دکھایا جائیگا ، اگر بعض باتوں کو مد نظر رکھا جائے تو دنیا کی کوئی زبان قدامت ساخت کے بارہ میں چینی کی حریف نہیں ہوسکتی مگر جو حالت اسکی روز اول تھی وہی آج بھی ہے ، یہی صرف ایک ایسی زبان ہے جو کوئی تاریخ نہیں رکھتی — مصر ایسی تحریروں کا مالک ہے جن کی عمر دنیا کی اور زبانوں کی معلومہ یادگاروں سے زیادہ ہے لیکن ان کے مضامین اور عبارتیں ذرا ذرا سی ہیں، نہ پڑھنے میں آتی ہیں نہ مطلب سمجھہ میں آتا ہے ، اس پر بیک بینی و دو گوش کی مثل صادق آتی ہے، آپ بہ نفس نفیس ہی ہیں ، نہ ناتا نہ کنبہ نہ رشتہ دار — اسکے بعد بھی سامی زبانیں ایک قابل لحاظ حریف پیش کرتی ہیں لیکن یہہ بھی دورئی منزل دیکھہ تھک کر راستہ ہی میں بیٹھہ جاتا ہے — عبرانی کی بہت ہی ابتدائی زمانے کی یادگاریں اوروں سے قدامت میں بہت زیادہ

برھي ھوئی نہیں ھیں ' علاوہ اس کے عبرانی مع اپنی ھمرشتہ قدیم و جدید بولیوں کے خود ھي ایک بہت ھي باثروت خاندان ھے ، تاھم سامي مال اندویورپین کے مقابلے میں نکما اور تھوڑا ھے - سامي کي ساخت میں ایک سختي و کرختگي پائي جاتی ھے کہ جس کے باعث اس کی تاریخ میں سودمند تغیر بہت ھی کم ملتا ھے ، اور اس کا آغاز وہ شاھد مستور ھے جس کے حجلے میں نظر تحقیق نہیں داخل ھوسکتی ' یوں کہنا چاھئیے کہ سامي آپس میں بہت ھي ملتی جلتي بولیوں کا ایک زمرہ ، ھے کوئي بہت ھی اختلاف رکھنےوالي شاخوں کا خاندان نہیں ھے - لسانیات کو بہ مشکل ان سب سے اتنا فایدہ پہنچتا ھےجتنا کہ اندویورپین‌زبان‌کي‌شاخون میں سے کسي‌ایک شاخ مثلاً جرماني یا رومانی سے پہنچتا ھے - بني نوع کے اور جو بڑے بڑے حصے ھیں ان میں سے کسي حصے کی زبان نہ تو اتنا رقبہ گھیرے ھوئے ھے اور نہ اسے اتنا زمانہ ھوا ھے کہ قابلِ اعتناء ھو - اکثر تو یہہ حال ھے کہ جتنا ان کی موجودہ شکلوں سے معلوم ھوتا ھے اس کے سوا اور کچھہ پتا ھي نہیں چلتا - اب یہہ بات اس قدر صاف ھے کہ اس کے بتانے کی بھي ضرورت نہیں کہ وہ علم جس‌کے اکثر طریقے تاریخي ھیں اور جو زبان کي ماھیت، خدمت اور منبع کو زبان کي تدریجي نشو و نما کا مطالعہ کر کے اور جو تبدیلیان کہ اس میں ایک پشت سے دوسری پشت اور ایک قوم سے دوسري قوم میں منتقل ھونے سے پیدا ھوئیں ان کا پتا لگا کر سمجھنا چاھتا ہے ، اپنے طریقوں کے صحیح اور نتائج کے یقینی ھونے کے لئے ان تاریخی تغیرات‌کي کثرت توضیحات کا کس قدر محتاج ہے جنھیں اُس کے معمول تحقیقات بہم پہنچاے ھیں - ھر زبان کي ساخت‌میں اس کي نشو و نما سے متعلق کچھہ نہ کچھہ باتیں ضرور ایسي ملتی‌ھیں کہ جنھیں مطالعۂ تحلیلی اچھی‌خاصي طرح صاف‌صاف پڑھ لیتا ہے اس‌لئے اس میں تو شک نہیں کہ طالب علم کو اگر قدیم بولیاں نہ ملیں اور وہ ان کی شکلوں کا جدید شکلوں سے مقابلہ نہ کر سکے تو اس کی تاریخي تحقیقاتیں بمحض بےسود تو نہیں ھوتیں پھر بھی ھمرشتہ اور ھمعصر بولیوں کے

مقابلے سے بہت زیادہ باتوں کا پتا لگ جاتا ھے کیوں کہ یہہ قرین قیاس نہیں کہ اپنے ماخذ مشترک سے جدا ہونے کے بعد سے ھرایک نے قدیم مواد و مصالح کا کچھہ نہ کچھہ ایسا حصہ محفوظ نہیں رکھا جو اوروں نے تباہ کر دیا مثلاً (یہاں هم اپنی پچھلی دو ایک مثالوں کی طرف پھر رجوع کرکے اسکی مختصراً صراحت کرتے ھیں ) ھمارے لاحقہ ly کا جو godly اور truly جیسے الفاظ میں پایا جاتا ھے اور اسم صفت like کا ایک ہونا تو فقط انگریزی ھی سے قیاس کرلیا گیا ہوگا اورموجودہ جرمنی (treulich (göttlich, اور نیدرلینڈی (waarlijk, goddelijk) سےمقابلہ کرنے سے یہہ درجۂ یقین تک پہنچ گیا ھے، اس کے ثابت کرنے کے لئے اینگلوسیکسن یا گاتھک جیسی قدیم بولیوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں- علاوہ اس کے سنسکرت اور دیگر قدیم زبانیں ھی asmi (अस्मि) کی' جس سے ھمارا I am نکلا ھے، پوری ھیئت نہیں ظاھر کرتیں بلکہ یہی شکل بہت ھی خفیف ردوبدل کے ساتھہ موجودہ لتھوانی میں بھی ملتی ھے ؛ اسکے یہاں یہہ esmi ھے- لیکن اگر لسانیاتی مہارت و جودت طالب‌علم جرمانی کو اس خیال کی جانب مائل بھی کردیتی کہ I loved کی اصل I love did ھے توبھی یہہ ھمیشہ ایک قیاسی معاملہ اور محض ایک نظرفریب مفروضہ ھی رھتا اگر وہ واقعہ نہ پیش آجاتا جس کی وجہ سے آج تک اسقف Ulfilas کی گاتھک انجیل کے مسودے کا ایک حصہ محفوظ ھے - هم جانتے ھیں کہ اگر ھمارے پاس جرمانی شاخ کی زبانوں کے بہت سے نکات متعلق ساخت کی اُس زمانے کی یادگاریں ہوتیں جب کہ اُنہوں نے الگ ہوکر نمو کرنا شروع کیا تھا تو یہہ کبھی کےحل ہوگئے ہوتے اور آج تک معما نہ بنے رھتے- محض هم عصر بولیوں کا مقابلہ کرکے مجموعۂ السنہ کی تاریخ کا کس حد تک پتا لگایا جاسکتا ھے اس کے مدارج صورت واقعات کے لحاظ سے مختلف ہوں گے - سب سے پہلے تو ان مدارج کا مدار بولیوں کے مدارج تعلقات ، اختلاف اور تعداد پر ہوگا ، اس کے بعد اس پر کہ ان سبھوں نے ملکر اور ھر ایک نے الگ الگ قدیم شکلوں کو کس حدتک محفوظ رکھا ؛ لیکن یہہ ظاھر و باھر ھے کہ موجودہ زبانوں کے بارہ میں اس طرح جو

نتائج اخذ کئے جائیں گے وہ بحثیت مجموعي اُن نتائج کے سامنے مشتبہ ہونگے اور تعداد میں بھي کم جو کہ اُسی اصل کي قدیم بولیوں کا مقابلہ کرنے سے اخذ کئے جائیں گے ، گوکبھي کبھي کسي ایک شاخ یا زمرے کي تنگ چاردیواري میں بھی طالب علم کو اُس ام الالسنہ کی بارگاہ تک رسائي کا فخر بھی حاصل ہوجاتا ھے جس سے کہ موجودہ محاورات نکلے ھیں - مثلاً جب ھم رومانی زبانوں کا تاریخی مطالعہ کرتے اور سوچتے ھیں کہ وہ قانون کیاتھے جن کے ماتحت ان زبانوں نے ترقي کي تو لاطیني کے موجود ہونے کے باعث ھمیں اس مطالعہ اوران قانونوں کے صحیح اور سچے ہونے کا اُس سے کہیں زیادہ یقین ھوتا ھے جتنا اُس صورت میں ھوتا جب ھمیں یہہ خیال ھوتا کہ فلاں فلاں قسم کي ایک ام الالسنہ ضرور ھوگی اور ھم اُس کی شکلوں کو باحتیاط بذریعہ تقابل و استقراء ڈھونڈھ نکالتے —— اھمیت میں دوسرے درجے پر یہہ فائدہ ھے کہ ایک ھي خاندان کي قدیم و جدید بولیوں کا ایک مجموعہ نظر کے سامنے ھوتا ھے جس میں مشترک زبان اپنے منبع سے اپنے قریب و دور کے مناظر پیش کرتي ھے ، جس سے معلوم ھوتاھے کہ یہہ کدھرکدھر نکل گئي اور اس کے سلسلے کي وہ کڑیاں بہت ھي کم شک و شبہ کے ساتھہ پوري کي جاسکتی ھین جن کا اب کوئي تحریري ثبوت باقي نہیں - یہہ دوسرے درجے کا فائدہ ھمیں جرماني ، ایرانی اور انڈویورپین زبان کي ھندوستاني شاخوں کے بارہ میں حاصل ھے ، اور نطق انسان کے بڑے حصوں میں انڈویورپین میں جتنا حاصل ھے کہیں اور نہیں - انڈویورپین ھي لسان کي ملتي جلتي شکلوں کا وہ وسیع و بوقلمون مجموعہ ھے جس کي تاریخ نمو کے خط بہت ھي قدیم زمانے میں ایک نقطہ پر ملنے سے پہلے ھي تین چار ھزار برس کا عرصہ طے کرجاتے ھیں *

## انڈویورپین لسانیات اور لسانیات

انڈو یورپین لسانیات اور عام لسانیات میں جو گہرا تعلق بلکہ قریبي مطابقت پائی جاتی ھے ، جس کا ذکر کیا جاچکا ھے ، اِس کا سبب

یہی ھے - نطق انسان کے ہر حصے کو سمجھنے کے لئے طالب علم چاھتا تو یہہ تھا کہ اُس کي تمام و کمال نمو کی ، جس کا تعلق اُس کے تمام حصوں ، شاخوں اور مختلف ہیئتوں سے ھے ، تشریح ایسے مسودات سے کي جائے جن میں شک و شبہہ کي گنجائش نہ ھو لیکن یہہ بات ناممکن تھي اس لئے جو کچھہ امکان میں تھا کر گذرا - وہ زبان کے اُس حصے میں جا داخل ھوا جس کي تاریخ کے سب سے زیادہ حصے میں یہہ باتیں موجود تھیں اور اس کا مطالعہ کرکے اُس نے کوشش کي کہ اور حصوں کا مطالعہ کرنا سیکھے جن کا مواد و مصالح کم اور غیرمربوط ھے —— یہیں وہ سنگ بنیاد رکھا جاسکتا تھا جس کي تلاش تھي ، یہیں حیات لساني کے عام قانون ھاتھہ آسکتے تھے اور یہیں وہ طریقے اور عمل اخذ کئے جاسکتے تھے جنہیں مختلف تقاضائے کوائف و حالات کے مطابق ترمیم کرکے اور قسم کي زبانوں کي تحقیقات کے لئے کام میں لاسکتے تھے ، یہي نیو اتنی چوڑي تھی کہ اس پر ایک خوبصورت اور کثیرالاضلاع عمارت کھڑی کی جاسکے - باوجود اس کے انڈویورپین زبان کے مطالعہ کو مطالعۂ لسانیات نہ سمجھنا ، نطق انسان کی وحدت میں وہ وہ اختلاف جلوہ گر ھیں کہ محض ایک ھي اختلاف پر جھک پڑنے سے نطق انسان کي تاریخ و ماھیت کا جزوي اور فریبدہ نظارہ ھي دکھائي دیگا - ھمارے خاندان کي بولیوں کے اختلاف کی گو کوئي انتہا نظر نہیں آتی مگر اُن میں صاف صاف ایک وصف مشترک موجود ھے جو اُسي وقت سمجھہ میں آتا ھے جب اُن کا مقابلہ اور خاندانوں کي بولیوں سے کیا جائے - بھلا یہہ کب ھوسکتا ھے کہ اُن گوناگوں اسالیب بیان کا انھیں پر خاتمہ ھوجائے جو دماغ انسان اظہار خیال کے لئے ایجاد کرتا ھے - وہ ماھر لسانیات جو صرف انھیں میں دستگاہ کامل پیداکرتا ھے اغلب ھے کہ تنگ نظر ھو اور جب اور میدانوں میں قدم رکھے تو ٹھوکریں کھائے - ھمارا دعوی تو فقط اتنا ھي ھے کہ ان کے باطنی اوصاف اور خارجي اسباب وکیفیات متفقہ طور سے طالب علم لسانیات کي جناب میں سفارش کرتے ھیں کہ یہہ بلندترین مقام کي مستحق ھیں - گذشتہ کي طرح آیندہ بھی ان کي

تحقیقات اس کے مطالعہ کا جزو اعظم رھے گی - انکی حقیقت کا کامل انکشاف سب سے زیادہ ممکن اور سب سے زیادہ قابل توجہ ھے ' اور لسانیات جس سے سب سے زیادہ مستفیض ھونا چاھتا ھے وہ یہی ھیں *

## تاریخی طریقہ

تحقیقات لسانیاتی کے عام طریقے جیسے جیسے مختلف موقعوں پر آتے گئے بیان ھوتے رھے اور ان کی توضیح کی جاتی رھی ، لیکن اگر ھم ان وجوہ کا حوالہ دیکر جن پر یہہ مبنی ھیں ان اصول کا مختصراً اعادہ کردیں تو شاید بےجا نہوگا - یاد ھوگا کہ سائنٹفک محقق لسان جس بات کو ڈھونڈھتا ھے وہ فقط یہی نہیں ھے کہ محض مظاھر زبان یا نطق انسان یعنی اس کے الفاظ ، اس کی اشکال ، اس کے قواعد اور اس کے مستعملات کو سمجھ لے اور بتادے ، یہہ کام تو قواعددانوں اور لغت نویسوں کا ھے ' وہ تو ھر بات کی وجہ دریافت کرتا ھے - کیوں ان لفظوں اور ان اضافوں کے یہی معنی ھیں کچھہ اور کیوں نہیں ' ان کا محل استعمال کیوں یہی ھے کچھہ اور کیوں نہیں ' کیوں فقط اتنے لفظ اور ایسے ھی لفظ اور شکلیں فلاں زبان میں ملتی ھیں ؛ مختصر یہہ کہ اسی طرح کے دوررس سوال کرتے کرتے وہ یہاں تک جا پہنچتا ھے کہ ھم جس طرح بات چیت کرتے ھیں اسی طرح کیوں کرتے ھیں کسی اور طرح کیوں نہیں کرتے - چون کہ یہہ معلوم ھوتا ھے کہ ھر موجودہ بولی یا وہ بولی جو ضبط تحریر میں آچکی ھے اور ھر وہ لفظ جس سے یہہ بولی بنی ھے کسی اور اپنے سے قدیم تر بولی کی مسخ شدہ جانشین ھے جس کی شکل و معنی دونوں بدل گئے ،اور چونکہ تمام لسان معلومہ جو کچھہ آج نظر آتی ھے وہ کسی اور اصلی زبان سے ان لوگوں کے دماغ کے اعمال کی بدولت نکلی ھے جو اسے بولتے تھے اس لئے اسکی جانچ پرتال کا طور و طریق ویسا ھی تاریخانہ ھونا چاھئے جیسا کہ اور نظاموں اور انجمنوں کی جانچ پرتال کا ھے جنھیں تاریخی ترقی و نشو و نما نصیب ھوئی ھے - انسانی قابلیت نے انسانی ضروریات اور انسانی حالات کے تقاضے کے مطابق مرور ایام کے ساتھہ ساتھہ جز و کل لسان انسان میں

سرمیم کی ہے بلکہ یوں کہنا چاهئے کہ ابتدا میں اسے پیدا کیا ہے ، ان اثروں نے اپنے تدریجی فعل سے اسے جو کچھہ بنا دیا ہے وهي یہہ بن گئی - ایک طرف تو اسے ان ضروریات و کیفیات کا پیدا کیا هوا نتیجہ سمجھنا چاهئے دوسري طرف جو نتائج کہ ان ضروریات و کیفیات نے پیدا کئے انہیں کو ان ضروریات و کیفیات کا آئینہ دار تصور کرنا چاهئے - زبان کی کایا پلٹ کا پتا لگانا یعني اسکي گذشتہ منازل کا یکے بعد دیگرے مطالعہ کرنا حتی کہ رجعت قہقري کرتے کرتے اس کے آغاز تک پہنچ جانا ، بشرطیکہ اس منزل تک رسائي ممکن هو ؛ جو تبدیلیاں اس میں هوچکی هیں یا هو رهی هیں ان سے ان قوتوں کي جن کی یہہ معمول ہے ماهیت اور طریق عمل کا قیاس کرنا ؛ اور مذکورہ باتوں سے اور جو کچھہ حال اس کے آغاز کی نوعیت کے باب میں دریافت هوا ہے اس سے اس کو سمجھنا ؛ یہي باتیں هیں جو طالب علم لسانیات کے واسطے جاذب توجہہ هیں اور یہي آخرش ان نتائج کے لئے شمع هدایت بنیں گی جن کا تعلق ماهیت زبان سے زبان کي اس حیثیت کو مد نظر رکھہ کر مانا گیا ہے کہ وہ ذریعۂ اختلاط و آلۂ اظہار خیالات ہے اور ترقي انسان کا ایک مفید ذریعہ *

## اشتقاقیات

عمل تحقیقات چھوٹی چھوٹي باتوں میں بھي ویسا هي تاریخ کا محتاج ہے جیسا کہ عام باتوں میں ، هم اس سے پہلے هي ( دیکھو صفحہ ۶۸ ) کہہ چکے هیں کہ همارے سائنس کی تمام و کمال عمارت کي بنیاد ایک ایک لفظ کے جداگانہ مطالعہ پر اٹھائي گئی ہے ؛ پہلے اشتقاقیات داں محنت کرلے اور سڑک تیار کر دے تو کچھہ اور هوسکتا ہے - لیکن هر اشتقاقی سوال کلیۃً تاریخی سوال ہے ، اس کا تعلق تاریخي عمل کی منزلوں سے ہے جیسا کہ انہیں تاریخي شواهد بتائیں - اس علم سے شہادت کي قدر و قیمت کے اندازہ لگانے کي قابلیت ظاهر هوتي ہے اور اِس صداقت کے قبول کرنے کي اهلیت جو اِس شہادت سے

منتج ہوتی ہے — ہر مخصوص لفظ کی اصل و تغیر کے بارہ میں اس شہادت سے کیا ثابت ہوتا ہے جو ملتی ہے ایک سوال ہے جو ماہر اشتقاقیات کے دماغ میں ہر وقت چکر لگاتا رہتا ہے — اس سوال کا ٹھیک ٹھیک جواب دینے کے قابل ہونے کے واسطے اُس کا بہت سی صفات کا مجموعہ ہونا لازمی ہے - ایک حامی و معین کی سی ذکاوت و جودت اور استقلال و ہمت اس میں ضرور ہونی چاہئے - اسے ہر شہادت کا ذرہ ذرہ ، ہر مشابہت ، ہر فیصلہ جس کا نفس معاملۂ زیر تحقیقات سے تعلق ہے اکٹھا کرنا پڑے گا — پھر اُسے ایک مخالف مشیر کا روپ بھی بھرنا ہوگا کیوں کہ جو شہادت فراہم کی ہے اس کی بغور چھان بین اور گواہوں کی نوعیت اور بےغرضی کی جانچ پڑتال اور اُن پر جرح کرنی پڑے گی تاکہ اُن کی غلطیوں اور بیان کی بےربطیوں کا بھانڈا پھوٹ جائے — ان سب سے زیادہ اس کی ضرورت ہے کہ وہ ایک منصف کا سا عالم اور آزاد خیال ہو تاکہ سب کا خلاصہ کرکے بےلاگ فیصلہ صادر کرسکے - نہ تو جو کچھ حق ثابت ہوگیا ہے اُس سے کسی کو محروم رکھے اور نہ کسی کو کوئی ایسا حق عطا کرے جس کی بنیاد محض غیرمحقق دعووں اور ناکافی ثبوت پر رکھی گئی ہو — مختصر یہہ کہ وہی اوصاف و عادات جو ایک کامیاب مورخ واقعات کا طغرائے امتیاز ہیں ایک کامیاب مورخ الفاظ کا بھی ہیں *

عام لوگ جس بری نظر سے اشتقاقیات اور طلبائے اشتقاقیات کو دیکھتے ہیں اس سے عیاں ہے کہ اُس کے مطالعہ میں کیا کیا دقتیں ہیں - اس کے مروجہ طریقوں کے من مانے اور غیرمتیقن ہونے اور جو نتائج اُن سے اخذ کئے گئے ہیں ان کی غیرمعقولیت کی وجہ سے لوگوں نے بہت سی چبھتی ہوئی اور بجا پھبتیاں اُڑائی ہیں - اس کی کافرماجرا اداؤں نے ہمیشہ حقیقت‌جو دماغوں کا دامن دل اپنی طرف کھینچا ہے مگر اُس نے ہمیشہ جل ہی دیا - جودت انسانی کا بےقیاس حصہ اِس کے تجسس باطل کی نذر ہوگیا - وہ لوگ جو

دماغی مساعی کے دیگر میدانوں میں اپنی جودت و اصابت رائے کا ڈنکا بجا چکے ہیں اس میدان میں اُن سے وہ وہ لغزشیں ہوئی ہیں کہ توبہ - یہہ مقولہ اکثر سننے میں آیا ہے کہ جب کبھی یونانی اور رومانی اشتقاقی تحقیقات کی طرف متوجہ ہوئے ہیں تو اُنہوں نے عقل و شعور کو بالائے طاق رکھدیا — اس میں کلام نہیں کہ ہندوستانی محققین سنسکرت کو بہت ہی زیادہ موقع حاصل تھے کیوں کہ زبان کی ساخت میں التزام و انتظام موجود ہے اور ایسے لفظ تھوڑے ہیں جن کا حال نہ معلوم ہو مگر اُنہوں نے بھی جہاں معمولی اور صاف صاف مشتقات کی سیدھی سادی شاہ راہ سے باہر قدم نکالا فوراً ٹھوکریں کھانی شروع کیں، اور ان کی مذہبی، فلسفیانہ اور قواعدی تصنیفات ویسے ہی خیالی اور بے سر و پا نسب‌نامہائے الفاظ سے بھری پڑی ہیں جیسی کہ کلاسک مصنفین کی - زمانۂ جدید کا لسانی سائنس کسی بات میں بھی زمانۂ قدیم کے لسانیات سے اپنی فوقیت اتنی صاف صاف ثابت نہیں کرتا جتنی کہ اشتقاقیات کے طرز و طریق کے باب میں- بےشک محض انہیں پر اس کی فضیلت کا دار و مدار ہے *

## طریق تقابل کا مرتبہ لسانیات میں

جدید اشتقاقی تحقیقات کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہہ ہے کہ بہت سی ملتی جلتی شکلوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے - اس سے پہلے جو کچھہ بولیوں کی نمو اور زبانوں کے پیدایشی تعلقات کے بارہ میں بتایا جاچکا ہے اُس سے صاف صاف عیاں ہے کہ مذکورہ تقابل کیونکر اس کا ذریعہ ہے - جو زبانیں بولی جاتی ہیں اگر اُن میں آپس میں کوئی تعلق نہ ہوتا یعنی ہر ایک دوسرے سے جدا اور تنہا شے واحد ہوتی تو طریق تقابل کی گنجائش ہی نہوتی — قدیم لسانیات ہر زبان کو ایک ایسی ہی جدا اور واحد شے سمجھتا تھا یا اگر بعض بعض صورتوں میں بعض بعض زبانوں میں تعلق مانتا تھا تو اسے غلط سمجھے ہوئے تھا اور اس کا استعمال غلط طریقے سے کرتا تھا، مثلاً لاطینی کو

یونانی سے نکلا ہوا مانا جاتا تھا اور اس کے لفظوں کے اشتقاق کی تلاش میں یونانی لغات کی ورق گردانی اس مظنے کی بناء پر کی جاتی تھی کہ یہہ یونانی کے بگڑے ہوئے لفظ ہیں - جدید سائنس ہر موجودہ بولی کو ایک قدیم زبان سے نکلا ہوا تو مانتا ہے مگر موجودہ بولیوں میں سے اور بہتوں کو بھی اسی قدیم زبان سے نکلا ہوا سمجھتا ہے - ارث مشترک میں سے ہر ایک نے بہت کچھہ کھو دیا اور بہت کچھہ بچا لیا اور پھر ہر ایک نے اس کے کچھہ حصے تو جیسے کے تیسے رکھے اور کچھہ ایسے بدل دئے کہ پہچانے نہیں جاتے ، سب کی نسبت یہہ کہنا کہ ان میں تغیر ہوا اور اس اس طریقے سے ہوا درست ہے مگر یہہ کہنا درست نہیں کہ فلاں فلاں تغیر جو ایک میں ہوئے وہ سب میں ہوئے - ہر ایک نے کوئی نہ کوئی بات ایسی بچا لی جو اوروں نے کھودی یا ایک میں ایک بات بالکل ویسی کی ویسی ہی موجود ہے جیسی کہ زمانۂ قدیم میں تھی مگر اوروں نے اسے ایسا بدل دیا کہ اب اصلیت کا پتا نہیں لگتا یا بدلا نہیں تو کچھہ پر نقاشی ہی کر دی ورنہ ان کی مختلف درجے کی بدلی ہوئی شکلوں سے وثوق کے ساتھہ اس اصل کا پتا لگایا جا سکتا تھا جس سے نکل کر ہر ایک نے ایک نئی سمت کا رخ کیا - اسلئے طالب علم لسانیات جب کسی لفظ کی جانچ پرتال کرنے چلے تو پہلے اسے اسکے ان مطابقوں اور مشابہوں کے پہلو میں رکھنا چاہئے جو اور زبانوں میں پائے جاتے ہیں تاکہ اس کی تاریخ کا صحیح صحیح مطالعہ کیا جا سکے ، اس طرح وہ کمی جو ہمرشتہ بولیوں کے زمرے کے ہر فرد میں اپنی پیدائش و نمو کے باب میں موجود ہے تھوڑی بہت باقی کے افراد پوری کردیں گے اور جو تاریخی نتائج اخذ کئے جائیں گے ان میں زیادہ وسعت و تیقن ہوگا - ہمرشتہ زبانوں کے ایسے جید خاندان کے قایم ہونے سے جیسا کہ انڈویوروپین ہے اور افراد کو دیر سویر اوروں کی حالت بتانے میں مدد کرنی ہی پڑتی ہے *

جدید لسانیات میں طریق تقابل کو بہت ہی اہمیت حاصل ہونے کے باعث ہی اس کا نام " تقابلی لسانیات " پڑگیا - یہہ وہ لقب ہے جو

عوام میں اب بھی رائج ہے اگرچہ اب دقیانوسی اور غیر موزوں ہوگیا — ابتدائی زمانے میں جب لسانیات ترقی کررہا تھا اُس وقت تو یہہ نام موزوں تھا کیونکہ مواد و مصالح جمع کیا جارہاتھا اور اُس کی چھان بین ہورہی تھی ، طریقوں میں وسعت پیدا کی جارہی تھی اور قاعدے بنائے اور ابتدائی عام نتیجے نکالے جارہے تھے ، اور اب بھی یہہ اس عمل پر صادق آتا ہے جس سے مطالعہ کو وسعت دی اور اس کی تکمیل کی جاتی ہے ' لیکن کل سائنس کو " تقابل لسانیات " کہنا ایسا ہی نامناسب ہے جیسا کہ حیوانیات کو " تقابل تشریحات " یا " نباتیات " کو " تقابل اشجار " *

لیکن ہمیں یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ طریق تقابل اس کا ضامن نہیں ہوسکتا کہ بوقت جادہ پیمائی اشتقاقیات قدم لغزش نہ کرے گا — جتنی اور اچھی چیزیں بےجا استعمال کی جاسکتی ہیں اتنا ہی یہہ بھی کیا جاسکتا ہے — اگر یہہ مقصود ہے کہ یہہ ترقی علم کے واسطے مفید نتائج بہم پہنچائے تو پھر خودرائی اور بیہودہ سری کو رخصت کردینا چاہئے، اس کے اطلاق اور انطباق کے لئے مسلم و معین قاعدے لازمی ہیں — بعض کا خیال ہے کہ " ماہر تقابل لسانیات " کا خطاب حاصل کرنے کے لئے بس یہی کافی ہے کہ کسی ایک زبان کو لے لیں اور اسے لئے ہوئے ربع مسکون کا چکر لگا کر اس کے مواد و مصالح اور شکلوں کو جن زبانوں کو چاہیں پسند کرکے ان کے مواد و مصالح اور شکلوں سے مقابلہ کر ڈالیں — مگر یاد رکھنا چاہئے کہ جو چیز اس تقابل کی قدر و قیمت کی اساس و بنیاد ہے یعنی پیدایشی تعلق وہی اس طور وطریق کو معین و مقرر بھی کرتی ہے جس سے کہ تقابل قابل اعتناء ہوسکتا ہے — ہمارے مقابلے کی غرض یہہ ہوتی ہے کہ ان مشابہات کے رخ پر سے پردہ اٹھہ جائے جن کی بنیاد اور توجیہہ کا دار و مدار ماخذ کی حقیقی اور تاریخی شباہت پر ہے ، پس جسطرح اور شجروں کی تحقیقات کے وقت ہم عمل پیرا ہوتے ہیں اسیطرح یہاں بھی ہونا چاہئے — رجعت قہقری شروع کر کے مختلف شاخوں کی ایک پشت سے دوسری

پشت میں ہوتے ہوئے ان مقامات تک پہنچ جانا چاہئے جہاں وہ مجتمع ہوتي هیں - مقابله کا کام ان زبانوں سے شروع ہوتا ہے جو بہت هي قریب کا رشته رکھتي هیں اور رفته رفته انہیں بھي اپنے دامن میں لپیت لیتا ہے جن کا بعید سے بعید تعلق ہے - مثلاً سب سے پہلے هم جرماني کا سا ایک زمرہ قایم کرتے هیں اور اسکے باطني تعلقات کے مطالعه سے اس کي تاریخ اس طرح معلوم کرتے هیں که اس کي بولیوں کی تمام وہ باتیں جو از خود پیدا ہوئے تغیر و نمو کا نتیجه هیں پہچان پہچان کر الگ کرتے جاتے هیں یعنی جو چیزیں اس کي ذاتي هیں اور بدیں وجهه اس قابل که ان کا مقابله ان نتائج سے کیا جاسکے جو اسي خاندان کي اور شاخوں پر اسي قسم کے عمل نے پیدا کی هیں جس نے که جرماني میں پیدا کی تھیں انہیں شناخت کرتے جاتے هیں - اس کی اصلا ضرورت نہیں که آگے قدم بڑھانے سے پہلے قدیم جرمانی زبان کو کامل طور سے دوبارہ زندہ کرلیا جائے - انڈویورپین زبان کي تمام هیات مختلفه میں ایسي نمایاں اور محسوس مطابقات موجود هیں که ایک دفعه خاندان کی وحدت قایم ہوجانے کے بعد نظر اُٹھاتے هی دکھائي دیتی هیں اور جو کچھه اُن کي اصلي قدر و قیمت ہے وہ ماننی پڑتی ہے ، لیکن دو بعیدي تعلق رکھنے والي زبانوں کی مشابہات کے تھوڑے هی سے حصے میں یهه وصف پایا جاتا ہے ، اس لئے پہلے ان میں سے هر ایک کے قریب‌تر تعلق رکھنے‌والے همجنس حصوں کا جس قدر زیادہ مطالعه کیا جائےگا اُسي قدر زیادہ بعیدي تعلق رکھنے‌والي زبانوں کي شناخت مکمل و معتبر ہوگي — اگر جرماني زمرے میں آج صرف انگریزي هی زندہ ہوتي تو بھی هم اس کا ایتک یونانی سے مقابله کرسکتے اور بہت سي مشابہات بتا سکتے تھے جو ان دونوں کے اشتراک ماخذ کو ثابت کرتي هیں لیکن بصورت موجودہ جرمانی اور یونانی دونوں زمروں میں سے هر ایک کی بہتسه سی آپس میں تعلق رکھنے والی بولیوں سے چشم‌پوشی کرکے یهه روش تحقیقات اختیار کرنا نامناسب اور اصول لسانیات کے خلاف ہوگا — اس

ہمیں انگریزي کے اُن حصوں پر بھی بہت کچھہ فضول محنت کرني پڑے گی جو مخصوص قسم کے ہیں ، زمانۂ مابعد میں پیدا ہوئے اور جن کا یونانی کے کسی حصے سے بلحاظ پیدائش کوئي تعلق نہیں - اس طرز عمل کي وجہ سے ایک طرف تو ہم شناخت ہیات میں غلطی کریں گے [ جیسے انگریزی کے whole اور یونانی کے holos (پورا) میں ] اور دوسري طرف ہمیں اُن ہیات میں اختلاف نظر آئے گا جو اگر دونوں کی بولیوں کي قدیم‌تر شکلوں سے مدد لي جائے تو معلوم ہوتا ھے کہ آپس میں بہت ملتي ہیں - مثلاً کیا یونانی کے pherousi اور ہمارے bear میں ' جو they bear میں ھے کوئي ، مشابہت نظر آتي ھے مگر اور جرماني بولیوں کے مقابلے سے ہم پتا لگالیتے ہیں کہ bear ایک جرمانی لفظ berand سے بلاواسطہ نکلا ھے اور دورک یوناني میں pheronti ملتا ھے جس سے زبان کے ایک معین اور مقرر اُصول الصانیات کے مطابق pherousi بنا ھے — جرمانی زبانوں کا قانون "مبادلہ" حروف وقفیہ بتاتا ھے کہ اصلي‌ھائي ph لُو جرمن کي بولیوں میں جاکر ہمیشہ b ہوجاتا ھے — پس بلحاظ مادّے اور لاحقے کے جن دولفظوں کا مقابلہ کیا گیا ان کي تاریخی شباھت میں اب چون و چرا کي گنجائش نہیں رھی *

اس سے بھی زیادہ طریق صحیح کے خلاف یہہ ہوگا کہ انگریزي ، پرتگالی ، فارسی اور بنگالي کا باھم براہ راست مقابلہ کیا جائے جو انڈویورپین زبان کي چار بڑي شاخوں سے تعلق رکھتي اور اُن کي نمایندگی کرتي ہیں - انہیں پیدا ہوئے بہت دن نہیں ہوئے اور صورت بہت بدلی ہوئي ھے — سنسکرت سے مقابلہ کرنے پر بنگالي میں یا قدیم اوستی اور ھخامنشی سے مقابلہ کرنے پر فارسي میں یا لاطینی سے مقابلہ کرنے پر پرتگالی میں جو خصوصیات پائی جاتي ہیں وہ سب یا قریب قریب سب ایسی ہیں کہ جن کا ہم انگریزي یا اور کسي جرمانی زبان کی خصوصیات سے کوئي تعلق بروئے تاریخ ثابت نہیں کرسکتے — ان کا

باهمی تعلق تو ان شاخوں یعني سنسکرت وغیرہ کے قدیم تر نمایندوں کے توسط سے ھے اور اس کي تلاش وهیں کی جاني چاهئے *

لیکن سب سے بڑي بیهودگي تو یهه ھے که ایسي زبانوں کے درمیان فرضي مطابقتیں پیدا کردي جائیں اور مشترک ماخذ گهڑ لئے جائیں جیسے که انگریزي ، اور انگریزي هی پر کیا موقوف ھے کوئی انڈویورپین بولي هو ' اور عبراني یا فني یا چینی کے درمیان - عبراني ، فني اور چیني میں سے هر ایک زبانوں کے مسلمه خاندانوں کے مسلمه فرد هیں اور ان میں سے کوئي خاندان انڈویورپین سے قطعی واسطه هی نهیں رکهتا - ان میں سے اگر کوئی انڈویورپین زبان سے کسي طرح کا پیدایشی واسطه رکهتا بهی هوگا تو اس پر دونوں کے تمام و کمال قواعدي ارتقاء کا پردہ پڑا هوا ھے ، ان کا یهه تعلق جبهی ظاهر هو سکتا ھے که دونوں کا تجزیه و تحلیل اس طرح کیا جائے که ان کی ان بولیوں کا جو همرشته مانی گئی هیں بهت هی غایر اور وسیع مطالعه کیا جائے حتی که ان کی اس قدیم شکل تک پهنچ جائیں جس پر کوئي نشان و اثر اس نمو و تغیر کا باقی نهیں رهتا جو صدیوں کي جدائی سے پیدا هوگیا ھے - چاهے ان میں سیکڑوں هزاروں ظاهري مشابهات کیوں نهوں لیکن یهه اسوقت تک به حیثیت علامات تعلق بیکار هیں جب تک اتنی غایر تحقیقات جتني که هم نے بتائي ھے یهه ثابت نه کردے که یهه مشابهتیں محض سطحی اور نظر کو دهوکا دینے والي نهیں هیں *

یهه نه فرض کرلینا چاهئے که هم جو یهه قید لگاتے هیں که دو زبانوں کي مطابقتوں کو ، جن سے ان کا تعلق باهم ظاهر کیا جائیگا ، حقیقی تسلیم کرنے سے پهلے یهه ثابت کرنا ضروري ھے که دونوں زبانوں میں تعلق ھے ، یهه تو مغالطهٔ دوري ھے - هم تو صرف یهه دکهاتے هیں که تعلق لساني کي شهادتوں میں همیشه یهه بات پائی جائےگی که ایک شهادت دوسري شهادت کي تائید و تاسیس کرتی ھے - تقابل کے ابتدائي اعمال تو ، جن کي مدد سے کسی نئی زبان کا مرتبه و تعلقات قایم کئے جانے کی

نوشش کی جاتی ہے، محض تجربہ اور امتحان کا رتبہ رکھتے ہیں - فہمیدہ و سنجیدہ ماہر لسانیات اس کو کبھی نہیں بھولتا کہ اس کے اخذ کردہ نتائج کے یقینی اور متحقق ہونے میں دو باتیں رخنہ‌انداز ہیں جو ایک دوسرے کی نقیض ہیں، یعنی یہہ بھی ممکن ہے کہ دو چیزوں میں جو ظاہری مماثلت پائی جاتی ہے وہ محض اتفاقی اور موہوم ہو اور یہہ بھی کہ ظاہری اختلاف کی تہ میں کوئی بات پوشیدہ ہو جو بتاتی ہو کہ دونوں ایک ہی اصل کی فرع ہیں - ہر نئی مشابہت کے ساتھہ ساتھہ جس کا انکشاف اس کی تحقیقاتوں سے ہوتا ہے اس کے اس اعتماد میں ترقی ہوتی جاتی ہے کہ جن مشابہتوں کا وہ اس سے پہلے پتا لگا چکا ہے وہ حقیقی ہیں اور تاریخی قدر و قیمت رکھتی ہیں - اور ہر حقیقت نفس‌الامری کی تمام امکانی ذریعوں سے جانچ پرتال کرنے کے بعد جب آخرش اسے یقین کامل ہو جاتا ہے کہ دو زبانوں کے تعلق و رشتے کا سنگ بنیاد ایک ہی اساس پر رکھا گیا ہے اور اس کی ظاہری مغائرت و مجانبت کا پردہ اس کی آنکھوں کے سامنے سے اٹھہ جاتا ہے تو اسے بات بات میں ان کے تعلق کی علامات ملنے کی امید ہوتی ہے اور وہ انھیں ان مظاہر میں بھی ڈھونڈھنے لگتا ہے جن کی طرف شاید وہ ایک لمحے کے لئے بھی توجہہ نہ کرتا اگر اس کی امید کا یہہ عالم نہ ہوتا - برخلاف اس کے جب وہ قریب‌تر مدارج تعلقات سے چل کر بعیدتر مدارج تعلقات تک باقاعدہ اور کامل جانچ پرتال کرتا ہوا پہنچتا ہے اور یہہ منکشف ہوتا ہے کہ دو زبانوں کے ماخذ دو الگ الگ خاندان ہیں تو پھر تاریخی شہادتوں کی بناء پر گمان غالب یہہ ہوتا ہے کہ اب دوسرا پلہ گراں ہے اور سطحی مشابہات کے اگر کچھہ معنی لئے جا سکتے ہیں تو فقط یہی کہ وہ اتفاقی ہیں یا عاریت کا نتیجہ

## اشتقاقیات جدید

اشتقاقیات جدید اور اشتقاقیات قدیم میں فرق ہے - اشتقاقیات قدیم جس قسم کے نتائج کو جس قسم کی شہادت کی بناء پر مان لیا کرتا تھا

اشتقاقیات جدید اسی قسم کے نتائج کو اسی قسم کی شہادت پر نہیں مانتا۔ اس کا یہہ حال ہے کہ یہہ lucus (grove کنج) کا ماخذ non lucendo (its not shining there - اس کا وہاں نہ چمکنا) تسلیم کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ اس سے اُس کے مشتق ہونے کا تاریخی ثبوت بہم پہنچادیا جائے — اسے اس کے تسلیم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی کہ ایسے دو لفظ جیسے کہ فرانسیسی کے évêque اور انگریزی کے bishop ہیں ایک ہی ہیں اگرچہ دونوں میں سے کسی کا کوئی حرف یا آواز آپس میں نہیں ملتی، وجہ یہہ ہے کہ یہہ باسانی پتا لگالیتا ہے کہ دونوں یونانی لفظ episkopos سے نکلے ہیں — لیکن اس واقعہ سے ہرگز یہہ نتیجہ نہیں نکالتا کہ دونوں زبانوں کے یا یہہ نہ سہی تو کوئی سی اور دو زبانوں کے دو ہم‌معنی الفاظ کو دیکھکر خواہ ان میں کیساہی ظاہری اختلاف کیوں نہ ہو یہہ سمجھہ لینا چاہئے کہ یہہ ایک ہی اصل کی فرع ہیں یا ممکن ہے کہ انہیں ایک ہی اصل کی فرع ثابت کیا جاسکے — یہہ ہر صورت میں اس کا منتظر رہتا ہے کہ دیکھو تحقیقات سے کیا نتیجہ نکلتا ہے — ہم نے تیسرے لیکچر میں دعوی کیا تھا کہ تاریخ تغیرات صوتی شاہد ہے کہ ہر آواز کا رفتہ رفتہ چاہے جوسی آواز بن جانا اور مفاہیم الفاظ کا ترمیم ہوتے ہوتے اس قدر بدل جانا کہ بالکل الٹے ہوجائیں یا پہلے مفاہیم سے بالکل کوئی واسطہ ہی نہ رہے حیطۂ امکان میں ہے — اس سے اشتقاقیات کی جڑ کٹتی جاتی اور اعتبار اُٹھا جاتا ہے، مگر یہہ خیال غلط ہے کیونکہ وہی تحقیقاتیں جو ہمارے اس دعوی کو ثابت کرتی ہیں یہہ بھی بتاتی ہیں کہ کون کون سے تغیر تو وہ ہیں جن کا باسانی ہرجگہ پتا لگ جائیگا اور کون کون سے وہ خاص تغیر ہیں کہ جن کا کسی زبان میں واقعی وقوع‌پذیر ہونا جب ہی مانا جائیگا جب بلاواسطہ اور یقین دلانےوالی شہادت ہمیں ان کے ماننے کے لئے مجبور کرے — یہہ تحقیقاتیں سکھاتی ہیں کہ جب کسی زبان کی خصوصیات کا مطالعہ کرو تو اس کے قوانین تغیر

حالت کو ان کا جزو سمجھو اور مشکل سوالات کو مشتبہ اور زبردستی کي مشابہات کی مدد سے حل کرنے سے پرہیز کرو *

مختصر یہہ ھے کہ لسانیات جدید اپنے مطالعہ کرنے والوں پر یہہ فرض عائد کرتا ھے کہ جو کچھہ کریں اچھی طرح کریں اور احتیاط سے کام لیں ، اس کا تقاضا ہوتا ھے کہ ہر معاملے کے تمام پہلوؤں کي جانچ پرتال کی جائے ، وہ ایسے نتیجوں کو رد کردیتا ھے جو اس طرح حاصل ھوئے ھیں کہ جو شہادت ملتي تھي اس کو تاحد امکان جانچا پرکھا نہ گیا ، یہہ کوئي ایسا ذریعہ تحقیقات بہم نہیں پہنچاتا جو ناتجربہ کار اور بےپرواہ لوگوں کے ھاتھوں میں پڑکر بےجا استعمال نہ کیا جاسکے اور اس سے غلط نتیجے نہ نکالے جاسکیں ، یہہ کوئی ایسي چیز نہیں دیتا جو علم صحیح اور طبع نقاد کانعم‌البدل ھو ، اور تو اور وہ لوگ بھی جو اس کے طریقوں سے بہت ھی اچھی طرح آگاہ ھیں ان طریقوں کے اطلاق و انطباق میں اکثر اس وقت افسوس‌ناک غلطیاں کرجایا کرتے ھیں جب انہیں کسي زبان کا سطحي علم ھوتاھے یا اس کا بلاواسطہ کسی دور کی زبان سے مقابلہ کرتے اور یہہ بھول جاتے ھیں کہ اپنے خاندان سے اس کے کیا تعلقات ھیں اور ان تعلقات کے مقابلے سے اس کی تاریخ کیاثابت کرتیھے — وہ عالم بھی جو زبانوں کے خاص زمرے کے مقابلے میں ید طولیٰ رکھتاھے اور جسے ھم بخوشی اجازت دے سکتے ھیں کہ ھمیں اُن زبانوں کے ارتقاء کا حال بتائے ، جب وہ اور زمروں کے ، جن کا اسے برائے نام یا کچھہ بھي حال معلوم نہیں ، اپنے زمرےسے بعیدي تعلقات کا پتا لگانے چلے تو ممکن ھے کہ ایسي ایسی باتیں کہے جن کا سننا بھی گوارا نہو — اگرچہ گذشتہ چند سالوں میں لسانیات نے بہت ترقي کي ھے ، لیکن دنیا اب بھي ایسے جلدبازوں سے بھري پڑي ھے جو جھٹ سے عام اُصول گھڑ لیتے ھیں اور بجائے اس کے کہ آھستہ آھستہ اور عرق ریزي سے تحقیقات کرکے وسیع‌الاثر اور مشکل نتائج کے موتی رولیں واقعات کی یونہي سي جانچ پڑتال کرکے دامن مقصود بھر لیتے ھیں — ھمارے علم کي راہ میں جو تودۂ خس و خاشاک حائل ھے اور اُس

کي ترقي کی تیز رفتاري کو مانع ، اس کا بہت بڑا حصہ جن سیدھے سادے اصول سے غفلت برتنے سے پیدا ہوا ہے وہ یہہ ہیں :—
(۱) جو شخص دو زبانوں یا زمروں کا جید عالم نہیں اگر وہ ان کا مقابلہ کرےگا تو اس سے کوئی مفید نتیجہ نہ نکلےگا (۲) کسی زبان کا اور زبانوں سے مقابلہ کرنے سے کچھہ فائدہ نہیں ہوسکتا اگر یہہ زبانیں اُس زبان سے حقیقی یا خیالی بعیدي تعلق رکھتی ہیں تاوقتیکہ اس کا مقابلہ اُن زبانوں سے نہ کرلیا جائے جو اس سے بہت ہی قریبی تعلق رکھتي ہیں *

اس کے علاوہ یہہ کہنا بھی ضروري ہے کہ وہ ماہر تقابل لسانیات اپني عمارت بہت ہی تنگ اور ناقص بنیاد پر اٹھاتے ہیں جو محض ایسے الفاظ کو پہلو بہ پہلو رکھنے پر قناعت کرتے ہیں جن سے بحث کرنا آسان ہے ، جن کے معقول تحقیقات سیدھے سادے لفظوں کي بڑي بڑي یا چھوٹي چھوٹی فہرستیں ہیں جن میں عام خیالوں کی ظاہر کرنےوالي اصطلاحیں درج ہیں — تاریخ لسانیات کا وہ زمانہ گذر گیا جب یہہ طریق تحقیقات حقیقي اور واقعی تصور کیا جاتا تھا ، اب تو یہہ صرف چند ہي شعبوں میں ساقطالاعتبار نہیں ہے — تجربے اور امتحان کے لئے جب قدم اٹھاتے ہیں تو پہلے اسي سے سابقہ پڑتا ہے ، اس کی مدد سے ہم سب سے قریب اور نہایت ظاهري تعلق رکھنےوالے زمروں کا تعین کرسکتے ہیں ، یہہ زیادہ غائر مطالعہ کے لئے شاہراہ تیار کردیتا ہے — ایسے ممالک میں سیاحت کرنےوالے اور اکتشافات کی دھن میں پھرنےوالے جن کے روزمرہ میں بعدالمشرقین ہے اور ادبی تحریریں معدوم ہیں مثلاً امریکہ کے مغربي بیابان یا وسطي افریقہ کے لق و دق میدان اس قسم کا مواد اور مصالح ہی اکتھا کرکے بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں کیونکہ اس سے بہتر چیز تک رسائي کے لئے نہ تو انہیں فرصت ہے نہ موقع نہ مہارت ، لیکن اسے محض تمہید و آغاز اور بدل عارضي سمجھنا چاہئے ، اسے صرف یوں قبول کرلیا جاتا ہے کہ اس سے بہتر چیز نہیں ملتی — کیسي ہي ہوشیاري سے لفظ کیوں نہ چنے جائیں مگر ان کي محدود فہرستیں تو اسي صورت میں پیدایشي مطابقتوں کو نمایاں طور سے ظاہر کرسکتی

هیں کہ جن زبانوں کي مظہر هیں ان میں قریبی رشتہ هو ، اس کے باوجود بھي ممکن هے کہ ان مطابقتوں پر اختلاف پردہ ڈالدے یا ایسا توازن پیدا کردے کہ کوئي رائے نہ قایم کي جاسکے - پس ان کے رشتہ کي حقیقت و مدارج کو قابل اطمینان طور سے عیاں کرنے کے لئے گہرے مطالعہ کی ضرورت هے — لسانی ساخت و نمو کے رازهائے سربستہ تک پہنچنا ، ان مطابقتوں کو دریافت کرنا جن تک بےپروا و ناتربیت یافتہ اشخاص کی نظر نہیں پہنچتی ، اور ان مشابہات کے دام فریب میں نہ پھنسنا جو تاریخ پر مبني نہیں هیں، یہي باتیں طالبعلم لسانیات کے کام کا بہت هي ضروري جزو هیں - پیدایشي تعلقات کا جہاں تک شہادت کی مدد سے تحلیل و تجزیہ کیا جاسکتا هے ، بغیر تجزیہ کئے هوئے محض لفظوں کا پہلو بہ پہلو رکھہ کر مقابلہ کرلینا طریقہائے تقابل لسانیات کا مضحکہ اُڑانا هے *

مطالعہ اشتقاقی کے بارہ میں اکثر ایک اورغلطی یہہ کي جاتي هے کہ لوگ یہہ سمجھتے هیں کہ اس کا کام تو صرف اتنا هي هے کہ لفظوں کي مطابقت ڈھونڈھ نکالے - بے شک ، جیسا کہ هم پہلے کہہ چکے هیں ، یہہ ابتدائی منزل هے اور اسی کے استحکام و استواري پر تمام عمارت کی مضبوطی و پائداری موقوف و محصور هے ، مگر یہہ یاد رکھنا چاهئے کہ یہہ محض ابتدائي منزل هی هے ؛ اس سے زیادہ اس کي وقعت نہیں - علم الکیمیا کي طرح تقابل اشتقاقیات کی تفصیلات کي بھي کوئی انتہا نہیں جن میں اکثر طالب علم پھنس جاتا اور پڑا هوا هاتھہ پاؤں مارا کرتا هے - اس کے اپنے خاص خاص قاعدے اور طریقے هیں اور جو اُن کے اصلی معني و مطالب سے ناواقف هے وہ ان سے کسی حد تک اندھوں کي طرح کام لے سکتا هے — بہت سے آدمی هیں جنہیں لفظوں کی تلاش میں دستگاہ کامل هے اور اُنہوں نے بہت سے لفظوں کا باهمی تعلق دریافت بھی کیا هے لیکن لسانیات کي نسبت بہت هي ناقص و بیہودہ خیالات رکھتے هیں - اس کا نتیجہ یہہ هے کہ وہ اس اچھے سے اچھے انعام هي سے محروم رهتے جو ان کا حق هے یعني اُن وسیع

تعلقات اور عظیم الشان صداقتوں کا پہچاننا جن کا علم لفظوں کے مطالعہ سے ہوتا ہے بلکہ ان کے تمام کام کی بنیاد کسی مناسب و موزوں چیز پر نہیں رکھی جاتی اور اندیشہ رہتا ہے کہ یہہ کہیں کمزور نہو اور گر نہ جائے ، تاریخ الفاظ اور تاریخ خیال و حیات و افعال انسان ایک دوسرے سے ایسی ملی ہوئی ہیں کہ جدا نہیں کی جاسکتیں اور نہ ایک کا مطالعہ بغیر دوسرے کے مطالعہ کے ہوسکتا ہے — ہم کوئی لفظ اچھی طرح سمجھہ ہی نہیں سکتے جب تک یہہ نہ سمجھہ لیں کہ کیوں اور کس صورت میں تو وہ بنا اور اُس کی شکل معین کی گئی مثلاً اس کو لفظ money کی توجیہ و تشریح نہ کرنا چاہئے اگر صرف اس کے جتنے "مطابق" یورپی زبانوں میں ملتے ہیں ان کو اکٹھا کرلیا اور یہہ پتا لگالیا جائے کہ یہہ لاطینی کے لفظ moneta سے نکلا ہے — تاکہ اس لفظ کی حقیقت بخوبی سمجھہ میں آجائے ضروری ہے کہ طالب علم لسانیات دریافت کرے کہ وہ تاریخی اسباب کیا تھے جن کے باعث ایک ایسی اصطلاح جس کا مدلول محض ایک گمنام شہر تھا ایسی عظیم الشان جماعتوں میں کیونکر رائج ہوگئی ، تہذیب و تجارت کی وہ کیا ضرورتیں اور تدبیریں تھیں کہ جنھوں نے وہ شے پیدا کردی جو اس سے موسوم ہے اور اس سے وہ کام لیا جو لیا جاتا ہے ، وہ ظاہری حالات و دماغی ایتلافات کیا تھے جنھوں نے اسے بدل بدل کر ایک ایسے مادہ سے جس کے معنی ہیں "سوچنا" ایک نام تراش لیا ' اور وہ ساخت اعضاء اور عادات تلفظ بلحاظ اعال اور بلحاظ تعلق باہم کیا تھیں جنھوں نے moneta کی کایا پلٹ کرکے اسے money کے رنگ میں نمودار کیا — اتنے ہی پر قناعت نہ کرنی ہوگی بلکہ اس سے بھی کچھہ زیادہ کرنا ہوگا — اس کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے کہ اس طرح ہر لفظ کے عرصہ وجود میں آنے کے اسباب، اُس زبان کی جس سے اُس کا تعلق ہے یا دیگر زبانوں کی ساخت میں کہاں کہاں پنہاں ہوں گے اور اُن لوگوں کی تاریخ میں کہاں کہاں ملیں گے جو اسے بولتے ہیں — اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بہت سے لفظوں کا جتنا حال ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں اتنا معلوم نہیں ہوسکتا اس کے

عشر عشیر هي تک هماري رسائی هوتی هے - مگر اس بناء پر همیں ان کے حال کی تحقیقات سے قطعي دست بردار نہونا چاهئے اور نہ جس حدتک اُن کا حال معلوم هوسکتا هے اس حدتک معلوم کرنے سے گریز کرنا

هم تقابل لسانیات پر اس حیثیت سے غور کرتے رهے هیں کہ اس کي اصل وحقیقت کیاهے یعني اس کے پیدایشی تعلق کي تعیین اور زبانوں کے ارتقائے تاریخی کي تحقیق کا ایک ذریعہ هونے کي حیثیت زیر بحث رهي هے — مگر اس سے کہیں اس غلطی میں نہ پڑجانا کہ تقابل لسانیات کا محض یہي ایک کام هے ، اس سے اور کچھہ فائدہ هی نہیں — جب هم اُن همہ گیر اصول کے استنباط کي منزل پر پہنچتے هیں جہاں نطق ایک قوت تصور کیاجاتا هے جو انسان میں ودیعت کي گئي هے اور اس قوت کے مظاهر کے یہہ معنی لئے جاتے هیں کہ ان سے ماهیت دماغ، اعمال خیال اور ترقی تربیت و تہذیب هویدا هوتي هے تو اُن الفاظ کا پہلو بہ پہلو رکھکر مقابلہ کرناجو تقریري زبان میں بلحاظ استعمال مشابہ مگر بلحاظ ماخذ جدا هیں اتناهي سودمند اور اهم هے جتناکہ اُن الفاظ کا جن کے استعمال اور ماخذمیں کوئی فرق نہیں هے - اسالیب بیان انساني کي کوئي انتہا نہیں اور طالب علم لسانیات کو اس کا کوئي حصہ نہ چھوڑنا چاهئے — اگر طریق تقابل کے شروع کرنے اور اس سے کام لینے میں غلطي نہ کی جائے ، اگر تقابل پیدائش اور تقابل مشابہات کے مقاصد جداگانہ هروقت نظر کے سامنے رهیں اور اُن سے حاصل شدہ نتائج کو خلط ملط نہ کردیا جائے تو پھر کسي نقطے سے چل کر اُس وقت تک کہیں رکنے کي ضرورت نہیں جب تک کہ نطق انسانی کا تمام دائرہ ختم نہوجائے *

# براہ کرم حسب ذیل غلطیاں درست کرلی جائیں

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | ۲۲ | ذکر بھی ضرورہے | ذکر بھی ضروری ہے | ۶۵ | ۵ | معمرر | معمور |
| ۶ | ۱۲ | مد دظر | مد نظر | ۷۰ | ۱۴ | take din-nered | takedinne-red |
| ۸ | ۸ | بھی پر نہیں | بھی نہیں | ۸۱ | ۲۷ | تجزیہ سے کیا | تجزیہ کیا |
| ۱۱ | ۱۲ | مجمہ | مجملاً | ۸۵ | ۲ | لفظ کا تقاضا | کا تقاضا |
| ۱۱ | ۱۴ | ھیئیات | ھیآت | ۸۵ | ۶ | مکانیہ مین سے ایک | میکانیہ کا ایک |
| ۱۶ | ۱۰ | بھی منسوب | بھی ان سے منسوب | ۸۹ | ۴ | موضوء | موضوع |
| ۲۳ | ۹ | اور اردن | اوزاروں | ۹۳ | ۱۷ | زمین پکڑنے | زمین پر مکڑنے |
| ۲۸ | ۱۹ | کرسمتے | کرسکتے | ۱۰۶ | ۱۶ | بس کئی | بس گئی |
| ۳۳ | ۲۵ | اعتباو | اعتبار | ۱۳۵ | ۱۵ | رکتي | رکھتي |
| ۳۵ | ۳ | لفظاظ | لفظ | ۱۳۷ | ۹ | مزکر | مرکز |
| ۳۷ | ۱۹ | معل م | معلوم | ۱۳۷ | ۲۳ | اندازے | اندازہ |
| ۴۱ | ۱۹ | اگلے | پچھلے | ۱۳۹ | ۲۷ | دالت | دلالت |
| ۴۴ | ۵ | "استعال" | "استعمال" | ۱۴۲ | ۱ | اصطلع | اصطلاح |
| ۴۴ | ۹ | ھونے کے | ھونے سے | ۱۴۲ | ۳ | *pono* 'post | *pono)* post |
| ۵۱ | ۱۱ | اُکل | اُگل | ۱۴۲ | ۴ | I place | (I place |
| ۵۴ | ۱۴ | موجودہ | موجود | ۱۴۴ | ۱ | نہیں معنی اگرچہ دونوں معین | نہیں اگرچہ دونوں معنی |
| ۶۰ | ۸ | پر جو - چیز | پر—جو چیز | ۱۴۹ | ۵ | substantial | *substantial* |
| ۶۱ | ۱۵ | اصول | حصول | ۱۴۹ | ۱۵ | قصبہ | ان پر قبضہ |
| ۶۱ | ۱۶ | کیمیاوی، الف | کیمیاوي الف | ۱۵۰ | ۲۸ | مھن | مین |
| ۶۴ | ۳ | ارای | ارادي | ۱۵۱ | ۶ | اُن کی کے | اُن کے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۵۹ | ۸ | کا مترادف ہے، | ... |
| ۱۵۹ | ۹ | ان going | going کا مترادف ہے، ان |
| ۱۶۴ | ۱۴ | استعال | استعمال |
| ۱۷۰ | ۹ | منسرب | منسوب |
| ۱۷۱ | ۱۱ | نفظ | لفظ |
| ۱۷۴ | ۱۷ | نصائیح | نصائح |
| ۱۷۵ | ۵ | استعال | استعمال |
| ۱۸۳ | ۱۵ | پشون | پشتون |
| ۱۸۴ | ۶ | نیشلء | نیشیا |
| ۱۸۵ | ۱۸ | دلنا | بدلنا |
| ۱۹۱ | ۱۲ | اور ابھي | اور |
| ۲۰۳ | ۱۹ | علام | غلام |
| ۲۰۴ | ۲۴ | رمان | زمان |
| ۲۱۰ | ۲۵ | اس کو | ان کو |
| ۲۱۵ | ۲۴ | متانا | متاتا |
| ۲۱۹ | ۱۵ | کا وھي بھی | کا بھی وھي |
| ۲۲۲ | ۱۰ | ایربون | ابریون |
| ۲۲۹ | ۲۱ | پھلي | پھیلی |
| ۲۲۰ | ۶ | اچی | اچھي |
| ۲۳۰ | ۱۱ | برفرار | برقرار |
| ۲۳۱ | ۱۸ | زبان | زمان |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۳۹ | ۱۲ | زبہ نین | زبانیں |
| ۲۴۰ | ۱۲-۱۳ | علمائے لسانیات تقابل | علمائے تقابل لسانیات |
| ۲۴۰ | ۲۴ | کیونکہ کہ یہہ प्रत्बय | کیونکہ یہہ प्रत्यय |
| ۲۴۱ | ۱۷ | اختار | اختیار |
| ۲۴۳ | ۲ | بڑہ چکے | پڑچکے |
| ۲۴۶ | ۱۰ | لوگ اور | لوگ ( اور |
| ۲۶۸ | ۸ | چاھتا کہ ھے اسے چاھئے بوپ | چاھتا ھے اسے چاھئے کہ بوپ |
| ۲۹۵ | ۱۵ | ھونے وا ھے | ھونے والا ھے |
| ۲۹۶ | ۲۶ | استاذہ | اساتذہ |
| ۳۰۲ | ۱۱ | د ور | دور |
| ۳۰۲ | ۱۷ | یوناي | یونانی |
| ۳۰۲ | ۲۱ | عناصر آنے | عناصر آتے |
| ۳۰۲ | ۲۴ | یوتانی | یوناني |
| ۳۰۲ | ۲۷ | روماني | رومانی |
| ۳۰۹ | ۱۲ | خاص | خاصی |
| ۳۰۹ | ۲۴ | ورڈون | ورزون |
| ۳۱۱ | ۲۵ | کسی | کس |
| ۳۱۱ | ۲۷ | پہنچاتہ | پہنچاتی |
| ۳۲۷ | ۲ | بچا | بجا |
| ۳۳۶ | ۱۱ | معقول | معمول |

# فرھنگ الفاظ

نوٹ :—جن لفظوں کے مقابل نشان * ہے وہ زبانوں کے نام ھیں اور جن کے سامنے † نشان ھے وہ زبان اور اس زبان کے بولنے والي قوم دونوں کو ظاھر کرتے ھیں *

| لفظ | معني |
|---|---|
| **A** | |
| Accent | توکید — جزو لفظ پر زور دینا |
| Accented | موکد |
| Acoustic | سماعتي — سماعت سے تعلق رکھنے والا |
| Æolic† | ایولک — عہد قدیم میں یونان کي قوموں میں سے ایک نام تھا - اس کي زبان بھي اسي نام سے مشہور تھي |
| Affix | اضافہ (جمع اضافات) |
| Air, column of | صرصر باد |
| Alemannic* | الماني |
| Americanism | امریکائیت |
| Analogue | مشابہ (جمع مشابھوں) دو چیزیں جو ایک دوسرے سے ملتي جلتي ھوں ان میں سے ایک کو دوسرے کا "مشابہ" کھتے ھیں |
| Analytic / Analytical | تفصیلي - تحلیلي - مجزا |
| Anglo-Saxon† | اینگلو سیکسن |
| Articulate | ملفوظ - موضوع |
| Articulation | تلفظ - (جمع تلفظات) صدائے موضوع |
| Armorican* | آرموریکي - زمانۂ قدیم میں فرانس کے شمالي مشرقي حصے کو آرموریکا کھتے تھے اس حصے کی بولی کا نام۔ |
| Aspirate | ھائی - وہ حرف جن کے تلفظ میں ھائے ھوز کی آواز صاف صاف ادا کي جائے |
| Assimilation, processes of | اعمال مجانست |
| Attic* | ایٹک - وہ بولی جو عہد قدیم میں ایٹکا یا ایتھنز میں بولی جاتی تھي |
| Austerian† | آسٹري |
| **B** | |
| Bactrian* | باختری |
| Basque* | باسک |
| Bavarian* | بویري |
| Bohemian† | بھیمی |
| Brahmanism | برھمنیت |
| Breath, simple | مفرد سانس |
| Breathing, inarticulate | مھمل سانس |
| Bulgarian† | بلغاری |

| لفظ | معني |
|---|---|
| **C** | |
| Case | حالت (قواعد) |
| Case-ending | لاحقۂ حالتی |
| Case, genetive | حالت اضافي |
| Case, oblique | حالت غیرفاعلي |
| Celtic† | سیلٹی |
| Celto-mania | سیلٹیا روگ |
| Choctaw* | چاکٹا |
| Collocation | ترتیب الفاظ |
| Column of air | صرصر باد |
| Combination, law of | قانون اجتماع - اجسام ومقادیرکاکسی مجموعۂ یا مرکب میں یک جا هونا |
| Conglomerate | کنگلہ — چٹانیں جو کنکر پتھرکے ٹکڑوں کے باهم ملکر جمنے سے بنتي هیں |
| Congo* | کانگو |
| Congruency, historical | تاریخي مناسبت و موافقت |
| Connective | حرف عطف - وہ لفظ جو لفظوں یا جملوں کو ملائیں |
| Convention | اجماع |
| Conventional | اجماعی |
| Cords, vocal | تار هائے صوت |
| Cornish* | کارني |
| Correspondent | مطابق (جمع مطابقون) |

| لفظ | معني |
|---|---|
| Cunieform | حروف میخی یامسند - بابل یا ایران میں سنگي کتبوں پر جو تحریریں هیں ان کے حرفوں کي شکل میخ یا تیر کے سروں کي سي هے اس مشابهت کے باعث ان حرفوں کو میخي حرف کهتے هیں |
| Cymric* | کمریائي-باشندگان ویلز کي زبان کا ایک نام |
| **D** | |
| Danish* | ڈینی |
| Dative | مفعول‌له- متعلق فعلي |
| Declension | تصرف بالخصوص تصریف اسما |
| Derivation | اشتقاق |
| Diagraph | دوحرفا (جمع دوحرفے) دو حرف صحیح یا علت کا پهلو بہ پهلو آنا مگر دونوں کا تلفظ صرف ایک آواز سے کیا جانا |
| Discovery | اکتشاف - انکشاف |
| Dissyllable | دوجزا - دو جزوں سے بنا هوا لفظ |
| Dissyllabic | دوجزا |
| Documents, contemporary | تحریرات معاصر |
| Doric† | ڈورک - یونان قدیم کي ایک قوم کي زبان |
| Dutch† | ڈچ |

| لفظ | معني |
|---|---|

## E

| لفظ | معني |
|---|---|
| Element | عنصر |
| Elliptical | محذوف - وہ عبارت جس میں ایک لفظ یا کئي لفظ حذف کردئے گئے هوں |
| Emission, intonated | الحاني-هوا کا خروج |
| Emphasis | تاکید - ایک لفظ یا کئي لفظوں پر زور دینا |
| Emphasised | موکد |
| Ethnography | نسلیات - علم کا وہ شعبہ جو بني نوع کي مختلف نسلوں یا ان کے مخصوص اداب مراسم و مذاهب سے بحث کرتا هے |
| Ethnology *or* ethnological science | قومیات - علم کا وہ شعبہ جو بني نوع کے دماغي اور عضوے اختلاف اور ان قوانین نامیہ سے جن پر ان کا حصر هے بحث کرتا هے |
| Etruscan* | اتروري |
| Etymological | اشتقاقي |
| Etymologist | عالم اشتقاقیات - اشتقاقیات داں |
| Etymology | اشتقاقیات |
| Euphony | الحانیات - خوش نوائي |

## F

| لفظ | معني |
|---|---|
| Facts | حقایق |
| Family | خاندان |
| Fiction | افسانہ |
| Finnish* | فني |
| Flemish* | فلیمي |
| Force, molecular | سالمي قوت |
| Formative | ترکیبي |
| Forms, quasi-modal | ملتبس اجزائے ترکیبي |
| Frankish* | افرنجي |
| Frisian* | فریزی |

## G

| لفظ | معني |
|---|---|
| Gadhelic* | گدهیلک |
| Gaelic* | گیلک |
| Galvanism | گالوانیت |
| Gaulish* | گالي |
| Genesis | پیدایش |
| Genetic | پیدائشي |
| German, Low | لوجرمن |
| German, High | هائي جرمن |
| Germanic | جرماني |
| Grammar | قواعد |
| Grammatical | قواعدي |
| Gutteral | حلقیہ |

## H

| لفظ | معني |
|---|---|
| Hierarchy | مذهب شاهي - وہ حکومت جس میں مقتدایان دین مختار هوں |

| لفظ | معني |
|---|---|
| Hieroglyphic | خط صور |
| Homogenous | هم جنس-متجانس الاجزاء |
| Hungarian† | هنگاري |
| Hyphen | علامت وصل يا اتصال |
| Hypothesis | مفروضه |

**I**

| لفظ | معني |
|---|---|
| Icelandic* | آئيسلينڈي |
| Idiom | روز مره |
| Illyrian* | اليري - اليرين |
| Inelegance | غيرشستگي عبارت |
| Indo-European† | انڈويوروپين |
| Inflected | منصرف - تصريفي |
| Inflection | تصريف افعال |
| Inflective | منصرف - تصريفي |
| Influences, assimilating | اثرات مجانس |
| Integrity | سالميت |
| Ionic* | ايونک - يونان قديم کي ايک بولي کا نام |
| Irregular | سماعي (افعال يا اسماء) |
| Italo-Celtic* | ايطالوسيلٹي |

**J**

| لفظ | معني |
|---|---|
| Japhetic* | يافثي |

**K**

| لفظ | معني |
|---|---|
| Kaleidoscope | سيربين |
| Kamchatka* | کمچاٹکا |
| Kroatian | کروٹي |

**L**

| لفظ | معني |
|---|---|
| Language-making | زبان سازي |
| Larynx | حنجره يا نرخره |
| Lettic, Lettish* | ليٹک |
| Lexicographer | لغات نويس |
| Lithuanian* | لتهواني |
| Livonion* | لواني |

**M**

| لفظ | معني |
|---|---|
| Mannerism | خصوصيت - کسي مصنف يا نقاش وغيره کي تصنيف يا تصوير ميں کسي ايسي بات کا نماياں طور سے پايا جانا جو محض اس کی ذات سے مخصوص هو - |
| Manuscript | مسوده |
| Modal | صورتي ( اسم صفت mood کا ) |
| Mœsia* | ميسيا |
| Mœso-Gothic* | ميسو گاتهک |
| Monosyllabism | يک جزئيت - يک جزاپن |
| Monosyllable | يک جزا - ايک جز والا لفظ |
| Mood | صورت |
| Moral Science | اخلاقيات |
| Morality | اداب و اصول |
| Moravian* | موراوي |
| Morphological | صورياتي |
| Morphology | صوريات |

| لفظ | معني |
|---|---|
| Mummy | ممي - انسان كي لاش جسے مصالح و خوشبو وغيرہ لگائيں تاكہ گلنے سڑنے نہ پائے |
| Mute | وقفيہ - وہ حرف جس كي آواز اعضائے صوت كے ملنے اور ان كي حركت دفعۃً اور قطعي رک جانے سے پيدا ہو |
| **N** | |
| Nasal | غنہ |
| Netherlandish* | نيدرلينڈي |
| Norm | هيولائے اول |
| Norman† | نارمن ( جمع نارمنز - نارمنوں) |
| Norse† | نارس |
| Norwegian† | ناروي |
| Numerals, multiplicative | اعداد اضعافی |
| **O** | |
| Object, direct | مفعول شے |
| Object, indirect | مفعول شخص |
| Open | واضح — جاي، وہ حرف يا جزو لفظ جس كے تلفظ ميں منہ بند نہو يا جو كامل طور سے ادا كيا جائے |
| Opican* | اوپيكن |

| لفظ | معني |
|---|---|
| Optative | دعائيہ — بهلائي اور برائي دونوں ميں كسي كے لئے دعا مانگنا |
| Ordinal | اعداد ترتيبي |
| Organs, articulating | اعضائے تلفظ |
| Oscan* | آسكن |
| Ossetic* | اوسيٹک |
| Ossianic* | اوسيانک |
| **P** | |
| Paraphrases | تشريحات |
| Participle | اسم مفعول |
| Past, imperfect | ماضي ناتمام |
| Permutation, law of | قانون مبادلہ |
| Personification | تخاطب |
| Philology, comparative | تقابل لسانيات |
| Phonetic | صوتی |
| Phonologist | عالم صوتيات |
| Phonology | صوتيات |
| Polabian* | پولابي |
| Polish* | پولي يا پالش |
| Predicative | بياني |
| Prefix | سابقہ |
| Primitive | قديم لفظ |
| Process | عمل (اعمال) |
| Processes, wearing-out | اعمال ساحق |
| Pronominal | ضميري يا ضمايري |

| لفظ | معني |
|---|---|
| Provinçal* | پرووِنس‌ال جنربي فرانس کي بولي |
| Prussian† | پروشي |
| Purity | خالصيت |
| **Q** | |
| Quantity | وزن — جزو لفظ کي ناپ يا وه عرصه جو کسي جزو لفظ کے تلفظ ميں لگے |
| **R** | |
| Radical | اصلی — وه حرف جو ماده لفظ سے تعلق رکھتا هو يا اس سے براه راست مشتق هو |
| Rationale | اسباب وقوع |
| Reasoning, analogical | استدلال بالمشابهات |
| Reasoning, in a vicious circle | مغالطۂ دوري |
| Record | شواهد |
| Reduplicated | مکرر |
| Reduplication | تکرار |
| Regular | قياسي |
| Researches | انکشافات - تحقيقاتيں |
| Resonance | گونج |
| Rhæto-Romanic* | ريٹو روماني |
| Romaic | رومائي |
| Romance | روماں |
| Romanic* | روماني |
| Ruthenian* | روتهاني |

| لفظ | معني |
|---|---|
| **S** | |
| Sabian* | سبائي |
| Samnite* | سماني |
| Scandinavian* | اسکنڈي نيوي |
| Servian* | سوربي |
| Sexagesimal | ستوني — حساب کا ايک طريقه جس ميں ساٹهه ساٹهه کي اکائي ماني جاتي هے |
| Short | مقصوره |
| Sibilant | فصيه — وه لفظ جن کے تلفظ ميں سرسراهت پائي جائے |
| Significance | دلالت |
| Signification, unity of | وحدت دلالت |
| Similarity | مطابقت |
| Slavonian* Slavonic* | سليوانی |
| Slavoki* | سلوواکي |
| Slavo-Lithuanian* | سليو لتهواني |
| Sonant | جلي — وه حرف جن کے تلفظ ميں محض سانس هي نهيں بلکه آواز بهي نکلتي هے |
| Sorbian* | سوربي |
| Spanish* | هسپانی |
| Speech | نطق — کلام |
| Speech, human | نطق انساني |
| Spirant | صادميه |
| Stock | اصل |
| Sub-branches | زيرشاخيں |

| لفظ | معني |
|---|---|
| Sub-dialect | ذيلي بولي |
| Suffix | لاحقه |
| Surd | خفي - وه حرف جن كا تلفظ آواز كي مدد كے بغير محض سانس سے ادا كيا جائے |
| Swabian* | سوابي |
| Swedish* | سويڈنی |
| Syllable | جزو لفظ |
| Synthesis | تركيب |
| Synthetic } Synthetical } | تركيبي |
| System, orthographical | طريق تهجي |

## T

| لفظ | معني |
|---|---|
| Temporal | زماني - اسم صفت هے زمانه (tense) كا- |
| Tense | زمانه |
| Theme | سالمه - اسم يا فعل كا وه حصه جو بوقت تصريف بحال خود قايم رهے |
| Theoretical | نظاري |
| Theoriser | نظريه باز |
| Tone | الحان |
| Tradition | روايت |
| Transcendentalism | مافوقيات (فوق العقليت) فلسفه كي ايک قسم جس مين دعوىٰ كيا گيا هے كه جهان تک پرواز دماغ كام كرسكتي هے دنيا كي تمام مادي و غير مادی چيزون كا صحيح صحيح حال دريافت كرليا گيا هے خواه وه عالم ناسوت سے تعلق ركهتي هون يا لاهوت سے |
| Troubadours | رسيا شاعر - ايک گروه شعرائے فرانس - اس كي شاعري كے مضامين عشقيه و مزاري هوتے تهے |
| Truth | صداقت |

## U

| لفظ | معني |
|---|---|
| Umbrian* | |
| Utterance | |

## V

| لفظ | معني |
|---|---|
| Verb, denominative | مصدر جعلي - وه مصدر جو اسم ذات يا اسم صفت سے بنايا جائے |
| Verb, derivative | مصدر جعلي |
| Verbal | فعلي |
| Vitality | قوت حيات |
| Vocable | لفظ - منه سے نكلي هوئي آواز قطع نظر اس سے كه معني كيا هيں |
| Vocabulary | لفظيات - لغات |
| Volscian* | والسائي |

## W

| لفظ | معني |
|---|---|
| Wallachian* | ويليكين |
| Welsh* | ويليزي |